تم ساتھ ہو جب اپنے

از قلم قانتہ خدیجہ

"ڈسگسٹنگ!!" بال پوائنٹ کو زور سے شیشے کی ٹیبل پر پٹختے میم عظمیٰ نے پہلے اس وجود کو گھورا جو گویا پتھر ہو چکا تھا اور ایک افسردہ سی نگاہ ان چار چہروں پر ڈالی جن کے چہرے آنسوؤں سے تر تھے۔

"ایسا کب تک چلے گا سر حمدانی۔۔۔ مجھے یقین نہیں ہوتا کہ ہماری یونی ایسے کردار کے گرے ہوئے لوگوں کو سپانسر کر رہی تھی۔۔۔ ایک نہیں، دو نہیں بلکہ چار چار۔۔۔ چار چار لڑکیوں کو ہراساں کیا ہے آپ کے اس ہونہار، ہوشیار، باادب اور باتہذیب سٹوڈنٹ نے۔۔۔ جس کے گن گاگا آپ تھکتے نہیں تھے۔۔۔ تو آج دیکھ لیجیئے اس کی اصلیت۔۔۔" میم عظمیٰ یکدم پھٹ پڑی تھی۔

"میم پلیز تحمل۔۔۔" سر حمدانی مدھم آواز میں بولے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تحمل؟ لائیک سیریسلی؟ مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتی کہ آپ نے اسے ابھی تک یہاں رکھا کیوں ہوا ہے؟ نکال باہر پھینکے اس گندے اور گھٹیا انسان کو۔۔۔ ارے اس شخص کو تو پولیس کے حوالے کر دینا چاہیے آپ کو۔۔۔ اور آپ مجھے تحمل سے کام لینے کو بول رہے ہیں؟" اپنی چیئر سے ایک جھٹکے سے اٹھتی وہ اونچی آواز میں چلائی تھی۔

سر حمدانی نے پریشانی نے ماتھا مسلا تھا اور ایک نگاہ اس پر ڈالی جس کا پورا وجود جامد ہو گیا تھا۔۔۔ گویا اس کے اعصاب صلب کر لیے گئے ہو۔

ہاتھ میں موجود موبائل پر میسجیز کو پڑھ کر ڈین کے چہرے کا رنگ بھی بدلا تھا۔۔۔

"میم عظمیٰ پلیز۔۔۔ کول ڈاؤن!!" اب کی بار ڈین کا مہذب اور سخت لہجہ انہیں ڈین کی جانب متوجہ کر گیا تھا۔

"مگر سر۔۔۔"

"میم!!" ڈین کا اٹل لہجہ انہیں خاموش کروا گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"حمدانی صاحب آپ کچھ کہنا چاہے گے اپنے سٹوڈنٹ کے ڈیفینس میں؟" ڈین اب سر حمدانی کی جانب متوجہ ہوئے تھے جو بس اسے تکے جا رہے تھے۔

"مجھے یقین نہیں!" سر حمدانی کا سر نفی میں ہلا تھا۔

"سر ئیسلی؟" میم عظمیٰ پھر سے بھڑک اٹھی۔

"میم عظمیٰ" ڈین نے اب کی بار درشت لہجے میں انہیں ٹوکا تھا۔

"مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔۔ میں، میں بہت اچھے سے جانتا ہوں اسے۔۔۔ یہ نہیں ہے ایسا۔۔۔ بہت شفاف کردار ہے اسکا بلکل ایک صاف بہتے جھرنے کی طرح!!" اس وجود کو دیکھتے وہ اپنے لہجے میں ہلکی نمی لیے بولے تھے۔

"اچھا!! شفاف کردار؟ تو آپ کیا کہنا چاہتے ہے کہ یہ سب میری سٹوڈنٹس کا کیا دھرا ہے؟ انہوں نے خود اپنے کردار پر کیچڑ اچھالا ہے؟ آپ بتائے سر کیا کوئی لڑکی؟ کوئی عورت کیا ایسا کر سکتی ہے؟" میم عظمیٰ ڈین کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ڈین نے ایک نگاہ سر حمدانی اور دوسری اس وجود پر ڈالی تھی اور پھر ان چاروں کو دیکھا جن کے سر جھکے ہوئے تھے اور ایک آخری نگاہ غصے سے بھری میم عظمیٰ پر۔۔۔

"سر حمدانی میں آخری بار آپ سے پوچھ رہا ہوں کیا آپ کے پاس اپنے سٹوڈنٹ کو انوسینٹ ڈکلئیر کرنے کے لیے کوئی ثبوت ہے؟"ڈین سر حمدانی کی جانب متوجہ ہوئے۔

"نہیں مگر اس کا کردار۔۔۔"

"فار گاڈ سیک سر حمدانی۔۔۔ کردار، کردار، کردار۔۔۔ اس کردار کی گردان کر دینے سے آپ کا سٹوڈنٹ گلٹی ہونے سے بچ نہیں جائے گا۔۔۔ کیا آپ کے سٹوڈنٹ کے پاس اپنی انوسینس کا کوئی پرووف ہے؟ اگر نہیں تو آئی ایم سوری مگر مجھے ایک سخت قدم اٹھانا ہو گا۔۔۔ میں کسی کے ساتھ زیادتی نہیں کر سکتا!! ان بچیوں نے جو ایلیگیشن (الزام) لگایا اس کا پروف ہے ان کے پاس، مگر آپ کے سٹوڈنٹ نے ابھی تک اپنے ڈیفینس میں ایک لفظ تک نہیں بولا۔۔۔ سوری ٹو سے سر حمدانی مگر اس

All Rights Reserved by Novels lounge

اٹیٹیوڈ کے بعد میں آپ کے اس انمول رتن کو اپنی یونی میں نہیں رکھ سکتا۔۔“ڈین کے سخت الفاظ ان دونوں نفوس کا دل چیر گئے تھے۔

میم عظمیٰ گردن اکڑائے اپنی سٹوڈنٹس کو مسکرا کر دیکھا تھا انہوں نے بھی مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"سر حمدانی اب مجھے ایک فیصلہ لینا ہوگا!!“ڈین ایک ایک لفظ پر زور دیے بولا تھا۔

آفس سے نکلتے ہی اس کے قدم ایک ہارے ہوئے جواری کی مانند تھے۔۔ سن ہوتے دماغ اور جامد وجود کو گھسیٹتا وہ آفس کی حدود سے نکلتا حال میں داخل ہوا تھا۔۔

"چچچ!!" آواز پر اس نے نگاہیں اٹھائے سامنے دیکھا جہاں چہرے پر فتح مند مسکراہٹ سجائے وہ اسے دیکھ کر ہنسی تھیں۔ اوپر دل جلا دینی والی مسکراہٹ۔۔۔

All Rights Reserved by Novels lounge

اس کی آنکھیں نم ہوئیں تھی۔۔۔ان پر ایک آخری نگاہ ڈالتا وہ گراؤنڈ میں آیا تھا جہاں پوری یونی اکٹھی تھی۔

"وہ دیکھو وہ رہا!!" کوئی زور سے چلایا تھا۔

اس سے پہلے وہ سمجھ سکتا اس کے پورے منہ پر کالا رنگ مل دیا گیا تھا۔۔اس کی قمیض پھاڑ دی گئی تھی۔۔۔اس پر پتھروں سے بارش کی گئی تھی۔۔۔زمین پر گرا اس کا خونی وجود مدھم سانسیں لے رہا تھا۔۔۔اس کے خون آلود وجود کو ہاکی سے پیٹا جا رہا تھا۔

ایسے میں ایک چاہا، من پسند احساس محسوس کیے اس نے بامشکل پلکیں وا کی تھی۔۔۔

وہ وہی تھی اس کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔اس کا پورا چہرہ آنسوؤں سے بھیگ ہوا تھا۔۔۔

اسے یوں روتے دیکھ کر اس تمام عرصے میں پہلی بار اس کے لبوں سے سسکی نکلی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"مم۔۔۔ماورا!!" کپکپاتے لہجے میں اس کا نام ادا کیے اس نے اپنا ہاتھ بامشکل اس کی جانب بڑھایا تھا۔

آنکھوں میں نفرت، حقارت لیے وہ سر کو نفی میں ہلائے الٹے قدموں وہاں سے بھاگی تھی۔

"مم۔۔۔ماورا!!" نقاہت زدہ لہجے میں پکارا گیا وہ نام۔۔۔اس کا ہاتھ وہی ڈھیہ گیا تھا۔۔۔آنکھوں سے آنسوؤں مسلسل بہہ رہے تھے۔۔۔خون اور گرد میں لپٹا وہ وجود اب ناکارہ ہو چکا تھا۔

۔۔۔۔۔۔

"معتسیم!!۔۔۔معتسیم!!۔۔۔معتسیم!!" ہوا میں اڑتے آنچل کو سنبھالے وہ کوئل سی آواز اسے اپنے آس پاس گونجتی محسوس ہوئی تھی۔

اس گھنے جنگل میں وہ نجانے کب سے اس آواز کی تلاش میں بھٹک رہا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ماورا!!" وہ پاگلوں کی طرح بالوں میں ہاتھ پھیرتا ادھر ادھر بھاگ رہا تھا۔

"معتسیم۔۔۔" وہ کھکھلا کر ہنسی تھی۔

"ماورا!!" اس گھنے جنگل میں اس کی چاروں اور سے آتی آواز اسے پاگل کر دینے کو تھی۔

"معتسیم۔۔۔!!" وہ دردناک آواز میں چیخی تھی۔

"ماورا!!" اس کی چیخ سن کر وہ دھاڑا تھا۔

"معتسیم!" اس سسکی اسے اپنے پیچھے سے سنائی دی تھی۔

"ماورا!" وہ تڑپ کر پلٹا تھا۔

"ماورا!" اس نے آنکھیں پھیلائیں اس کے چوٹ زدہ وجود کو دیکھا تھا۔۔۔ اس کانوچا گیا جسم، اس کا خون آلود چہرہ اور اس کی ویران آنکھیں۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"معتسیم۔۔۔" وہ ایک بار پھر سسکی۔

"ماورا۔۔۔" ڈگمگاتے قدموں سمیت وہ اس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔فاصلے تھے کے سمیٹنے کی جگہ بڑھتے جا رہے تھے۔

"ایم سوری معتسیم!!" وہ روئی تھی اور قدم پیچھے کو اٹھائے تھی۔

"نوماورا۔۔۔ماورا نہیں۔۔۔" وہ تڑپا تھا، اس کی جانب بڑھا تھا۔اس کے پیچھے گہری کھائی تھی جس کو دیکھ اس کے ہوش اڑے تھے۔

لبوں پر مسکراہٹ، آنکھوں میں آنسو اور تکالیف کا انبار لیے اس نے آخری قدم پیچھے کو لیے تھا۔

"ماورا!!!" وہ چلا کر نیند سے بیدار ہوا تھا۔

پورا چہرہ پسینے میں بھیگا ہوا تھا۔لمبے لمبے سانس لیے اس نے خود کو کمپوز کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ماورا!!" اب کی بار اس نام کی پکار میں صرف اور صرف کرواہٹ تھی۔

"مم۔۔۔میں۔۔۔میں کہاں جاؤں گی؟" رونے کی وجہ سے اس کی تھوڑی ہل رہی تھی۔

سرمئی آنکھوں میں خوف لیے اس نے اپنے سامنے کھڑی عورت سے سوال کیا تھا۔

"بے بی کہی بھی چلی جائے مگر یہاں سے بھاگ جائے، ورنہ یہ لوگ آپ کو نہیں چھوڑے گے!!" وہ اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیے دباتے بولی تھی۔

"مم۔۔۔مگر۔۔۔" آنسو آنکھوں سے پھسل کر گالوں پر بہہ گئے تھے۔

"زویا بے بی پلیز۔۔۔۔بھاگ جائے یہاں سے۔۔۔"

"سس۔۔۔سر!!" اس کے لہجے میں خوف ہی خوف شامل تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"میں سنبھال لوں گی کسی نا کسی طرح۔۔۔ آپ جائے!!" مارتھا اس کے معصوم چہرے کو فکرمندی سے تکتے بولی۔

"مم۔۔ میں کیسے؟" خوف زدہ آنکھیں، کپکپاتے سرخ یاقوتی لب۔۔۔ چھوٹی سی ناک۔۔۔ وہ بلاشبہ خوبصورتی کا ایک مکمل پیکر تھی۔

مارتھا نے افسوس سے اس حسین بلا کو دیکھا تھا۔۔۔ اگر آج وہ اسے نا بچاتی تو مشکل تھا کہ وہ اسے بعد میں بچا سکے۔۔۔

"اچھا میری بات سنے۔۔۔ غور سے۔۔۔ آیئے یہاں!" اس بیڈ پر بٹھائے مارتھا اس کے پاس بیٹھ گئی تھی اور ہلکی آواز میں اس کچھ سمجھا رہی تھی۔۔۔ جس پر کبھی وہ سر نفی میں ہلاتی تو کبھی چہرے پر خوف چھلک آتا۔۔

"آپ سمجھ رہی ہے نا بے بی؟" ارتھا نے اس کے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں بھرا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

مارتھا کے پوچھنے پر اس نے سر آہستہ سے اثبات میں ہلایا تھا۔

باتھ لیے وہ فریش سا کمرے میں آیا تھا۔۔۔ایک نظر وال کلاک پر ڈالے، بالوں میں برش پھیرے خود پر سپرے کیے وہ کمرے سے نکلا تھا۔

ڈائنگ ٹیبل پر پہنچتے ہی اس کے قدم رکے تھے۔۔۔

"سنان شاہ؟" اس کے لبوں نے سرگوشی کی۔۔۔وہ یہاں کیا کر رہا تھا۔۔۔۔اسے تو آج سیڈنی جانا تھا۔

"گڈ مارننگ!" سر جھٹکتا وہ خود کو کمپوز کیے اسے وش کرتا کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

"مارننگ!" سخت و سپاٹ لہجہ اس کے کانوں سے ٹکرایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"آج پھر سے اس سے ملاقات ہوئی کیا؟" سنان شاہ کا استہزائیہ انداز میں پوچھا گیا سوال۔۔۔ معتسیم کا جوس کی جانب بڑھتا ہاتھ راہ میں ہی رک گیا تھا۔

"ایسا کچھ نہیں!" اس نے نظریں چرائی تھی اس سے بھی اور خود سے بھی۔

"ہوں!! آنکھیں اندر چھپے تمام راز عیاں کر دیتی ہیں معتسیم آفندی۔۔۔ اچھا ہی ہو اگر تم ان پر پہرے بٹھالو!" اتنی دیر میں پہلی بار معتسیم نے نگاہیں اٹھائے اسے دیکھا تھا جس کی آنکھیں بھی چہرے کی طرح سپاٹ تھی۔

"وہ بہت تکلیف میں تھی۔۔۔" سرد آہ بھرے وہ بولا

"تو؟" سنان شاہ نے ابرو اچکائے سوال کیا۔

"اس نے تمہیں بھی تکلیف دی ہے معتسیم آفندی مت بھولو اس بات کو۔۔۔ اور جو تکلیف کا باعث بنے ان کی تکلیف کو محسوس کرنا سراسر بے وقوفی ہے۔۔۔ یا ابھی بھی اس کی محبت کا نشہ نہیں اترا؟" سنان شاہ نے جوس کا گلاس لبوں کو لگایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ایسی بات نہیں ہے۔۔۔مجھے اس سے کوئی محبت وحبت نہیں۔۔۔مگر معلوم نہیں کیوں اس کا خیال میرا پیچھا نہیں چھوڑتا۔۔۔وہ ایک کالے سائے کی مانند میرے وجود سے جڑ چکی ہے۔۔۔جو بس میرے لیے باعث تکلیف ہے۔"

"تو اس خیال کو جھٹک کیوں نہیں دیتے؟ نکال پھینکو اس کالے سائے کو اپنی زندگی سے!"سنان شاہ کا اشارہ باخوبی سمجھتے ہوئے اس نے لب بھینچے تھے۔

"تمہیں تو سڈنی جانا تھا نا؟ گئے نہیں؟"اس کے بات بدلنے پر سنان شاہ مسکرایا تھا۔

"دو گھنٹے بعد کی فلائیٹ ہے۔"سنان شاہ کے جواب پر معتسیم نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"سر!! مسٹر کریم آئے ہے آپ سے ملنے!"اتنے میں میڈ نے آکر اسے اطلاع دی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ہمم!! ٹھیک بھیجوا سے!" سنان شاہ نے محض سر ہلایا تھا جبکہ معتسیم اپنے ناشتے میں مگن ہو گیا تھا۔

"سر!" تھوڑی ہی دیر بعد کریم اسکارائٹ ہینڈ ہاتھ میں ایک فائل لیے وہاں پہنچا تھا اور وہ فائل سنان شاہ کے آگے رکھی تھی۔۔۔ سنان شاہ نے ایک نظر اس فائل کو دیکھ اور پھر کریم کو جس نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"گڈ!!" اس شاباشی دیتے سنان شاہ نے جانے کا اشارہ کیا تھا اور فائل معتسیم کے آگے کھسکائی تھی۔

"یہ کیا؟" معتسیم نے چونک کر سوال کیا تھا۔

"اللہ نے تمہیں ہاتھ اور آنکھیں دونوں دی ہیں۔۔۔ جو صحیح سلامت بھی ہے تو خود دیکھ لو!" سنان شاہ کی بات پر اسے زبردست گھوری سے نوازے معتسیم نے وہ فائل کھولی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"یہ "اس کی آنکھیں پھیلی تھیں۔

"تمہارا لندن کا ویزہ، پاسپورٹ اور ٹکٹ ہے۔۔۔ تم آج ہی لندن جا رہے ہو۔۔۔ شام چار بجے کی فلائیٹ سے۔۔" سنان شاہ نے مصروف انداز میں موبائل چلاتے اسے جواب دیا تھا۔

"مگر میں کیوں؟ وائے۔زی ہے نا وہاں؟" معتسیم نے حیرت سے سوال کیا تھا۔

"وائے۔زی کی ہی عقل ٹھکانے لگانے جانا ہے تمہیں۔۔۔ وہ اپنے مقصد سے ہٹ رہا ہے۔۔۔ آج کل کسی بار ڈانسر کے پیچھے پڑا ہوا ہے وہ۔۔۔۔ نجانے اس کے ٹیسٹ کو کیا ہو گیا ہے!" سنان شاہ نے نخوت سے سر جھٹکا تھا۔

"وقتی کشش بھی تو ہو سکتی ہے؟" معتسیم نے ایک وجہ پیش کی۔

"سنان شاہ اتنا بے وقوف نہیں ہے کہ وقتی کشش اور پاگل پن کے مابین فرق نہ کر سکے۔۔۔ تم وہاں جاؤ گے اس کے پاس۔۔۔ اور جب تک عقل ٹھکانے نہ آجائے

All Rights Reserved by Novels lounge

اسکی وہی رہنا تم۔۔۔ سمجھے ؟" معتسیم نے گہری سانس اندر کھینچے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

کلب میں بار کاؤنٹر پر بیٹھے وہ بظاہر آس پاس کے نظاروں سے لطف اندوز ہوتا ڈانس فلور پر نظریں جمائے بیٹھا تھا۔

ایک نظر ہاتھ میں موجود گھڑی پر ڈالے اس نے دوبارہ ڈانس فلور کی جانب دیکھا تھا جہاں کئی پول ڈانسرز اس وقت دل پھینک منچلوں کو لبھانے میں مصروف تھی۔

صرف پانچ منٹ باقی تھے۔۔۔ پانچ منٹ بعد لیلیٰ کو اس فلور پر جلوہ افروز ہونا تھا۔۔۔ وائن کی چسکی بھرے اس نے لب مسکرائے تھے۔۔۔

نشے سے بھی زیادہ خطرناک ثابت ہوئی تھی وہ ہرنی جیسی آنکھوں والی دوشیزہ۔۔۔ جس نے پہلی ہی بار میں وائے۔زی کے دل پر ایک زبردست قسم کا وار کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

وہ اسی کے خیالوں میں گم تھا جب اچانک منچلوں کی زور و شور سے ہوٹنگ شروع ہوئی تھی۔۔۔ اپنے خیالوں کی دنیا سے باہر نکل کر اس نے سامنے ڈانس فلور کو دیکھا تھا جہاں وہ پر اعتمادی لیے پول کے ساتھ کھڑی بس تھوڑی ہی دیر میں اپنے جلوے دکھانے والی تھی۔

سلیو لیس گھٹنوں تک آتی ڈریس پہنے جس کا گلا آگے اور پیچھے دونوں جانب سے گہرا تھا۔۔۔ وائے۔زی نے سر تا پیر اپنی ایکسرے کرتی نگاہوں سے اس کا جائزہ لیے ہونٹوں کو گول شیپ دیے اسے داد دی تھی۔۔۔ سرخ لپ اسٹک سے سجے ہونٹ اور سموکی آئیز۔۔۔ آج تو وہ واقعی قتل کر دینے کا ارادہ رکھتی تھی۔

تھوڑی ہی دیر میں میوزیک شروع ہوا تھا اور ساتھ ہی اس نے اپنے ڈانس سٹیپس لیے۔۔۔ وہ ہر ایک اسٹیپ اتنی مہارت سے کر رہی تھی کہ اس پر سے ایک پل کو بھی نظر ہٹانا وائے۔زی کے لیے نا ممکن ہو گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

تھوڑی ہی دیر میں اپنے ڈانس کو ختم کرتی وہ منچلوں کو آنکھ مارتی اپنے ڈریسنگ روم کی جانب بڑھی تھی۔۔۔وائن کا گلاس کاؤنٹر پر رکھے وائے۔زی بھی اسکے پیچھے گیا تھا۔۔ڈریسنگ روم میں داخل ہوتے ہی وائے۔زی نے فورا دروازے کو لاک کیے اس دیکھا تھا جو شیشے کے سامنے کھڑی میک اپ صاف کرنے لگی تھی۔

کسی مرد کو یوں روم میں دیکھ کر لیلیٰ چونک کر مڑی تھی۔

"ہو آر یو؟(کون ہو تم؟)"لیلیٰ نے سخت لہجے میں سوال کیا تھا۔

لیلیٰ اوہ لیلیٰ

ایسی میں لیلیٰ

ہر کوئی چاہے مجھ کو ملنا اکیلا

لبوں پر کمینی سی مسکراہٹ لیے وہ گنگناتا اس کے سر پر جا پہنچا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"آئی آسکڈ ہوں آر یوں؟(میں نے پوچھا کون ہو تم؟)"اتنا تو وہ سمجھ چکی تھی کہ وہ کوئی انڈین یا پاکستانی تھا۔

"واٹ آر یو ڈوئینگ ہیئر اینڈ ہوں دا ہیل الاؤ یو ٹو کم ہیئر؟(تم یہاں کیا کر رہے ہو اور اس خبیث نے تمہیں یہاں آنے دیا؟)"

"ارے میری جان اتنا غصہ؟نو نو اس خوبصورت چہرے پر اتنا غصہ سجتا نہیں۔۔۔" اس کے بالکل قریب کھڑے ہوئے اس کے گالوں پر انگلیاں پھیرتے وہ بولا تھا۔

"سٹے ان یور لمٹس!!ڈونٹ کراس دیم(اپنی حد میں رہو!!ان سے باہر نکلنے کی کوشش مت کرو)"اس کا ہاتھ غصے سے جھٹک کر اس نے وائے۔زی کو خود سے پرے دھکیلا تھا۔

"حد؟حد ابھی پار ہی کہاں کی ہے میں نے۔۔۔جانتی ہو حد پار کرنا کسے کہتے ہے؟" سوال کرتے ہی اس نے لیلیٰ کو اپنی جانب کھینچے اپنی باہوں میں قید کر لیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

اس کی مہک کو اپنے اندر اتارتا وہ اپنا منہ اس کے بالوں میں چھپا گیا تھا۔

"یو باسٹرڈ۔۔۔لیو می!" وہ اسے گالی دیتی غصے سے چلاتی اس کی گرفت میں مچلنے لگی تھی۔

"شش!!اتنے خوبصورت ہونٹوں پر ایسے الفاظ نہیں جچتے۔۔۔"اس کے لبوں پر انگلی رکھے وہ دلکشی سے مسکرایا تھا۔

لیلیٰ کی آنکھیں پل بھر میں پھیلی تھی۔۔۔اس کی گرفت سے آزاد ہونے کو وہ مزید مچلی تھی۔۔۔آخرکار اس پر ترس کھاتے ایک بار پھر اس کی مہک کو اپنے اندر اتارے وائے۔زی نے اسے آزاد کر دیا تھا۔

لمبے لمبے سانس لیے لیلیٰ نے غصے سے اسے گھورا تھا جو اب چئیر پر بیٹھا مزے سے ایک ٹانگ پر دوسری ٹانگ رکھے اس کے چہرے پر چھائی غم و غصے کی سرخی دیکھ لطف اندوز ہوا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ویل لیٹس کم ٹو دی پوائنٹ۔۔۔ آئی وانٹ آ پرائیویٹ ڈانس فرام یو (چلو کام کی بات کرتے ہیں۔۔۔ میں چاہتا ہوں کہ تم میرے لیے پرائیویٹ ڈانس کرو)" اس کی بات پر لیلیٰ کی آنکھیں مزید پھیلی تھیں۔

"آئی ڈونٹ (میں ایسا کچھ نہیں کرتی)" اس نے سختی سے نفی کی تھی۔

"سون مائی ڈیئر سون یو ول ڈو دس فار می (بہت جلد میری جان، بہت جلد تم میرے لیے یہ کرو گی)" اپنی جگہ سے اٹھتا وہ ایک بار پھر اس کے قریب آیا تھا۔۔۔ لیلیٰ نے چند قدم پیچھے کو لیے تھے۔

"یور امیجینیشن (سوچ ہے تمہاری)" وہ تمسخرانہ ہنسی تھی۔

اس کی بات کا کوئی جواب دیے بنا اس نے مسکرا کر اپنے لبوں پر اپنی انگلیوں کو رکھے ان کو لیلیٰ کے گالوں سے مس کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"بہت جلد لیلیٰ بہت جلد۔۔۔" اس کے کان میں کی گئی سرگوشی، لیلیٰ کو سانس لینا مشکل ترین عمل لگا تھا۔

"اور بائے داوے جہاں تک بات رہی کہ میں کون ہوں۔۔۔ تو لوگ پیار سے مجھے لیلیٰ کا مجنوں بلاتے ہیں" دروازے کی جانب جاتا وہ پھر سے مڑا تھا اور ایک آنکھ دبائے وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔

لیلیٰ او لیلیٰ

ایسی میں لیلیٰ

ہر کوئی چاہے مجھ سے ملنا اکیلا

ایک بار پھر گنگناتا وہ نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا جبکہ لیلیٰ ابھی تک سکتے کی کیفیت میں وہی کھڑی تھی۔

۔۔۔۔۔۔

All Rights Reserved by Novels lounge

لندن کی سرزمین پر اترتے ہی ایک مانوس سی خوشبو نے اس کے وجود سے ٹکراتی اس کی روح تک میں اتر چکی تھی۔۔۔اس خشبو نے جس حد تک اسے سرشار کیا تھا وہی وہ جھنجھلا بھی گیا تھا۔

وہ جھنجھلا گیا تھا اپنے دل میں پنپتے عشق کے اس منہ زور جذبے سے جو اتنے سالوں بعد بھی ختم ہونے کی بجائے مزید زور پکڑ گیا تھا۔

گہری سانس اندر کھینچتا خود کو کافی حد تک کمپوز کیے وہ ہینڈ کیری تھامے گاڑی کی جانب بڑھا تھا۔۔سنان کے حکم کے مطابق وائے۔زی کو اس نے اپنے آنے کی اطلاع سے بے خبر ہی رکھا تھا۔۔۔اسے ابھی بھی سنان کی کسی بات پر یقین نہیں آیا تھا۔۔۔ وائے۔زی اور ایک بار ڈانسر؟۔۔۔وہ چاہے جتنا مرضی کمینہ ہی کیوں نا تھا مگر ایک بار ڈانسر کے پیچھے اپنے مقصد کو بھول جانا؟ناممکن۔۔۔کچھ تو تھا جو معتسیم کو برے سے خٹک رہا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ڈیسٹینیشن (منزل)!" گاڑی میں سوار وہ ڈرائیور کے پوچھنے سے پہلے ہی بول پڑا تھا۔

"ہے ڈارلنگ!" اسکے گال پر کس کیے وہ اس کے سامنے کرسی سنبھال چکا تھا، لیلیٰ نے اسے دیکھتے ہی منہ پھلا لیا تھا۔

"واٹ ہیپینڈ؟" اس کا خراب موڈ دیکھ اس نے بھنویں اچکائی تھی۔

"نتھنگ ایٹ آل!" لیلیٰ نے کندھے اچکائے کولڈ کافی کا گھونٹ لیا تھا مگر سامنے والا بھی حماد زبیری تھا، لیلیٰ کا عشق، اس کا جنون۔۔۔اس کی ڈھڑکنوں کا سکون، اس کی روح کا مکین۔۔۔وہ دونوں دو جسم ایک جان تھے۔۔۔اگر لیلیٰ حماد کی دیوانی تھی تو حماد بھی اس کا عاشق تھا۔۔۔وہ دونوں دو جسم ایک جان تھے۔۔۔حماد کو نہیں معلوم کب؟ مگر سامنے بیٹھا یہ وجود اس کی زندگی کی سب سے بڑی خواہش بن گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

وہ بارہ سال کا تھا جب ایک دن اس کا باپ اس ڈری سہمی بچی کو اپنے ساتھ اپنے گھر لایا تھا۔۔۔ایک حادثے میں اس کی یاداشت کھو گئی تھی اور کوئی بھی اسے پہچاننے سے انکاری تھا۔

"ہے کیا ہوا ہے ادھر میری طرف دیکھو بتاؤں مجھے؟" اس کا ہاتھ تھامے نرمی سے اس پر اپنا انگوٹھا پھیرتے حماد نے لہجے میں محبت سموئے پوچھا تھا۔۔۔حماد کے پوچھنے پر اس کی آنکھیں بھیگ گئیں تھی۔

"شزا!!" تڑپ کر وہ اسے اس کے اصل نام سے بلاتا اس کے پاس بیٹھ گیا تھا۔

"یہ سب مجھے کب تک کرتے رہنا ہو گا حماد؟ میں یہ سب نہیں کرنا چاہتی۔۔۔اب بس تھک گئی ہوں۔۔۔مجھے تم چاہیے ہو حماد۔۔۔" اس کی غمگین لہجہ حماد کو بھی افسردہ کر گیا تھا۔

"شزا!!" حماد بے بس سا بولا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"پلیز حماد۔۔۔ میں، میں اب تم سے مزید دور نہیں رہ سکتی اور اوپر سے وہ مجنو۔۔۔"

بولتے بولتے اچانک ہی وہ رکی۔

"کون؟" حماد پورا کا پورا اس کی جانب گھوما تھا۔

"کوئی نہیں!" سر نفی میں ہلائے وہ گلاس وال سے باہر دیکھنے لگ گئی تھی جب حماد نے اس کی تھوڑی سے اسے تھامے رخ اپنی جانب کیا تھا۔

"شزا مجھے پوری بات بتاؤ۔" حماد کا لہجہ سخت ہوا۔

"کک۔۔۔ کچھ نہیں ہے۔۔۔ تو بب۔۔ بتاؤں کیا؟" اس کے غصے سے ڈرتی وہ تھوک نگلتے بولی تھی۔

"شزا!!" اس کی تھوڑی پر گرفت سخت کیے حماد نے وارننگ زدہ لہجے میں بولا تھا۔

اس کی آنکھوں میں مچلتے غصے کو دیکھ اس کا اپنا غصہ ایک پل میں ہوا ہوا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ایک رٹے رٹائے طوطے کی طرح وہ اس نے روز اول سے اب تک وائے۔زی نامی بلا کے بارے میں سب کچھ بتا چکی تھی۔

"پہلے تو بس گھورتا تھا وہ مجھے مگر کل تو میرا پیچھا کرتے روم تک آگیا تھا۔۔۔!!" سر جھکائے وہ مدھم لہجے میں بولتی اس کے غصے بھرے چہرے کو دیکھتی دوبارہ نظریں جھکا گئی تھی۔

"تم نے کچھ کہا کیوں نہیں اسے؟" ضبط کرتے اس نے سوال کیا۔

"میں نہیں چاہتی کہ میری کسی بے وقوفی کی وجہ سے انکل اپنے مقصد کو حاصل کرنے میں ناکام ہو جائے۔۔۔اور اگر ایسا کچھ ہوا تو وہ تمہیں دور کر دے گے مجھ سے۔۔۔!" شزا کی بات سن حماد سے سر افسوس سے نفی میں ہلایا تھا۔

" میں۔۔۔میں بہت ڈر گئی تھی حماد۔۔۔وہ میرے اس قدر قریب۔۔۔"

All Rights Reserved by Novels lounge

"شش!!بس خاموش۔۔۔"اس کے لبوں پر انگلی رکھے اس نے اسے مزید بولنے سے منع کیا تھا۔

"اب تمہیں مزید ڈرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔آج سے میں تمہیں ایک پل کو بھی اکیلا نہیں چھوڑوں گا۔۔۔یہ بات یاد رکھنا ہمیشہ ساتھ پاؤ گی مجھے اپنے!"اس کی گال پر ہاتھ رکھے وہ ایک جذب سے بولا تھا۔

"پکا وعدہ؟"اپنے چہرے پر موجود اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے اس نے سوال کیا تھا۔

"پکا وعدہ!!"وہ مسکرائی اور سر اس کے کندھے پر ٹکائے اپنی انگلیوں کو آپس میں ملائے پرسکون سی آنکھیں موند گئی تھی۔

"کم آن ایوری ون۔۔۔ووئی ہیو ویری لیس ٹائم!!"اپنی گھڑی کو گھورتی وہ دونوں تالی بجاتی بولی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

مختلف ورکرز اس کی بات سنتے ہی مزید تیزی سے کام سمیٹنے لگ گئے تھے۔

سیڈنی میں موجود یہ محل نما ولا چوہانز کی ملکیت تھا۔۔۔مافیا کی دنیا میں چوہانز ایک جانا مانا نام تھا۔۔۔۔ہر سال یہاں مختلف ملکوں سے آئی لڑکیوں کی بڑے پیمانے پر نیلامی کی جاتی تھی۔

یہاں آئی تمام لڑکیوں کو پر ٹیگ لگایا جاتا تھا جس پر ایک نمبر درج ہوتا تھا اور پھر اس کی بولی۔

آج نیلامی کا دن تھا اور وہ سب لڑکیاں جو اب اٹھارہ کی ہو چکی تھی انہیں نیلام ہو جانا تھا آج۔۔۔اس نیلامی میں مختلف ممالک سے بڑے بڑے بزنس مین، سیاست دان۔۔۔ دوسرے مافیا گروپس کے ممبران بھی آتے تھے۔

"میم ؟" دروازے پر ناک کیے مارتھا کمرے میں داخل ہوئی تھی اور ایک نظر مسز چوہان کو دیکھا جو ہیروں کا ایک مہنگا ترین نیکلیس اپنے گلے سے لگائے بیٹھی اسے جانچ رہی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ارے مارتھا اندر آؤ! کہو کیا خبر لائی ہو میرے لیے؟" نیکلیس کو باکس میں رکھے وہ مسکرا کر بولتی مارتھا کی جانب گھومی تھی۔

"جو کہا تھا وہ ہو گیا کیا؟" آنکھیں مارتھا پر ٹکائے انہوں نے سوال کیا تھا لبوں سے مسکراہٹ ابھی بھی جدا نہیں ہوئی تھی۔

مارتھا نے گہری سانس خارج کیے اپنے سامنے بیٹھی خوبصورتی کی اس مورت کو دیکھا تھا جو بڑھاپے کی دہلیز پر آکھڑی ہوئی تھی مگر جوانی ابھی تک برقرار تھی۔

ان خوبصورت لبوں پر سجی وہ خوبصورت مسکراہٹ جو آج بھی نجانے کتنے دل دھڑکا دیتی مگر اس خوبصورتی کے پیچھے چھپا وہ مکروہ چہرہ جس سے مارتھا بالکل بھی انجان نہ تھی۔

"میں نے بات کی تھی۔۔۔"

All Rights Reserved by Novels lounge

"آہا!!بات نہیں کرنی تھی تمہیں میرا فیصلہ سنانا تھا!" مارتھا کی بات کو کاٹتے وہ بولی تھی۔

لبوں پر مسکراہٹ ابھی بھی موجود تھی مگر آنکھوں میں موجود سفاکی دیکھ ایک پل کو مارتھا کا دل کپکپا اٹھا تھا۔۔۔

"تو بتاؤ مارتھا کیا بنا؟" اپنے مینیکیور ہوئے ناخنوں کو دیکھ ایک بار پھر سے سوال دھرایا گیا۔

"جی میم وہ دراصل۔۔۔" اس سے پہلے مارتھا سے کوئی جواب بن پاتا کمرے میں ایک شور برپا ہوا۔

مرینہ چوہان نے ناگوار نظروں سے بیڈ کی جانب دیکھا جہاں موجود فون پوری آواز سے چنگھاڑ رہا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"مارتھا!" وہ ناگوار لہجے میں بولی تو ان کا مطلب سمجھتے مارتھا سر اثبات میں ہلائے بیڈ کی جانب بڑھی اور فون اٹھایا تھا۔

"کس کی کال ہے؟"

"جیک سر کی" مرینہ کے پوچھنے پر اس نے جواب دیا تھا۔

مارتھا کا جواب سن کر جہاں مرینہ کی آنکھیں پھیلی تھی وہی مارتھا نے سکون کا سانس لیا تھا۔

"جیک میرا بیٹا لاؤ دو!" لہجے میں محبت سموئے وہ خوشگوار لہجے میں بولی تھی۔

مارتھا نے موبائل مرینہ کو پکڑائے سر افسوس میں ہلایا تھا۔

"ہیلو جیک مائی بے بی!" وہ شیریں لہجے میں بولی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"بے بی؟" اچانک ماتھے پر بل آگئے تھے اور ساتھ ہی آنکھوں میں ناگواری اور نفرت اتر آئی تھی۔

"جیک۔۔۔ جیک۔۔۔ لسن ٹومی۔۔۔ جیک۔۔۔" مرینہ نے تین چار بار نام پکارا تھا مگر آگے سے کال کاٹ دی گئی تھی۔

"آہ!!" موبائل زور سے زمین پر مارے وہ دھاڑی تھی۔

"کک۔۔ کیا ہوا میم؟" خوف سے پیچھے ہوئی مارتھا نے جھجک کر سوال کیا تھا۔

"جیک!! اسے، اسے کسی نے مخبری کر دی ہے زویا کے حوالے سے۔۔۔ وہ جان چکا ہے کہ ہمیں آج کی نیلامی زویا کو بھی بیچنا تھا اور اب وہ غصے سے بپھرا شیر آرہا ہے واپس سڈنی۔۔۔" مرینہ کی بات سن مارتھا نے شکر کی گہری سانس خارج کی تھی۔

"مگر زویا مان گئی ہے۔۔" مارتھا نے مسکراہٹ دبائے جواب دیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ہمم مگر اب کوئی فائدہ نہیں۔۔۔بس ایک بار میرے ہاتھ وہ مخبر لگ جائے تو جان نکال دوں گی میں اس کی۔۔۔افففف اللہ اب مجھے ایک سال مزید اس بوجھ کو اپنے گھر میں برداشت کرنا ہوگا!!" وہ تنفر سے بولی تھی۔

"میم۔۔۔میم۔۔۔وہ۔۔۔۔" اتنی دیر میں ایک میڈ بھاگتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی تھی۔

"اب تمہیں کیا موت پڑ گئی ہے؟" وہ غصے سے بولی۔

"میم وہ لڑکی۔۔۔وہ پری۔۔۔وہ بے قابو ہو گئی ہے چوہان سر بھی اسے سنبھال نہیں پا رہے!" پھولے سانس سمیت اس نے بات مکمل کی تھی۔

مرینہ نے غصے سے مٹھیاں بھینچے آنکھیں بند کی تھی۔

"چلو!!" آنکھیں کھولے وہ غصے سے کھولتی کمرے سے باہر نکلی تھی۔

مارتھا اور وہ جولیا(میڈ) بھی اس کے پیچھے پیچھے چلتی تہہ خانے تک پہنچی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

یہ ایک جیل نما تہہ خانہ تھا۔۔۔جہاں سلاخوں کے پیچھے خوبصورتی سے سجے کمروں میں نجانے کتنی ہی کم عمر حسینائیں موجود تھی۔

مرینہ کو دیکھ ہر ایک خوبصورت حسینہ خوف سے دبک گئی تھی۔

وہ قید تھی ایک ایسے پنجرے میں جو سونے کا تھا۔

مغرورانہ چال چلتی وہ تمام جیلوں کو پیچھے چھوڑتی ایک جیل تک پہنچی جہاں سے رونے دھونے اور چیخنیں چلانے کی آواز آرہی تھی۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں؟" اس کی اونچی آواز پر سب لوگ پیچھے ہوئے تھے۔۔۔

وہی زمین پر گرے سسکتے وجود کو دیکھے مرینہ نے اب اپنے شوہر (غلام) کو گھورا تھا جس کے ہاتھ میں ہنٹر موجود تھا اور جو ہانپ رہا تھا۔

"ڈارلنگ تم یہاں کیوں آگئی میں سنبھال رہا تھا نا سب!" ویلیم چوہان خوشامدید لہجے میں بولا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ہمم نظر آرہا ہے مجھے!" مرینہ سلگھتے لہجے میں اسے جواب دیے زمین پر گرے اس سسکتے وجود کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔۔۔اس کی حالت دیکھ مرینہ کا غصہ مزید بڑھ گیا تھا۔

"دیکھو کیا حال کر دیا ہے تم نے اس کا؟ کیا اب ایسے میں اسے نیلامی میں پیش کروں گی؟ حالت دیکھ رہو اس کی؟ اب کون خریدے گا اسے۔۔۔ نجانے کتنے کڑوڑ ضائع ہو جائے گے میرے۔۔۔وہ کون بھرے گا تمہارا شرابی باپ یا تمہاری آوارہ ماں؟" مرینہ ویلیم کے سر پر کھڑی چلارہی تھی جس نے سر جھکا لیا تھا۔

"بلڈی ہیل! جولیا!" غصے سے دھاڑتے اس نے سر زرا سا موڑے جولیا کی پکارا۔

"کچھ بھی ہو جائے نیلامی تو آج اس کی ہو کر رہے گی! جولیا!! اب یہ تمہارے حوالے اسے اچھا سا تیار کرو۔۔۔" جولیا کو آرڈر دیے اس نے پری کو دیکھا جبکہ جولیا نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

" کبھی بھی نہیں۔۔۔ایسا کبھی نہیں ہو گا۔۔۔میں تمہیں تمہارے ان ناپاک عزائم میں کبھی بھی کامیاب نہیں ہونے دونگی!" پری مندی مندی آنکھوں سے اسے گھورتے بولی تھی۔

" اچھا!!اور کیا کرے گی ہماری پری صاحبہ ؟" اس کے پاس بیٹھتی ایک تمسخرانہ نگاہ اس کے وجود پر ڈالے وہ ہنسی تھی۔

غصے کی شدت سے بھرپور پری نے اس کے منہ پر تھوکا تھا۔توہین اور ذلت سے مرینہ کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔ہاتھ ہوا میں بلند کیے اس نے اتنی زور سے پری کے منہ پر تھپڑ مارا تھا کہ اس کا ہونٹ پھٹ گیا تھا۔

" صرف تین گھنٹے ہیں تمہارے پاس جو لیا تیار کرو اسے۔۔۔اور آج سب سے مہنگی بولی اسی کی لگے گی!" پری کا چہرہ ہاتھ میں دبوچے وہ غرائی تھی اور ایک جھٹکے سے اس کا چہرہ چھوڑتی،اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی وہ وہاں سے چلی گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

معتسیم آفندی کو ابھی تک اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔سنان شاہ کا کہا ٹھیک نکلا تھا، وائے۔زی واقعی میں اپنے تمام کام پس پشت ڈالے اس بار ڈانسر کے لیے گھنٹوں اس کلب میں خوار ہوتا تھا۔۔۔

آج کا پورا دن اس نے وائے۔زی پر نظر رکھی تھی اور وہ اسے بار کے آس پاس ہی ملا تھا۔

"لیلیٰ، لیلیٰ!!" منچلوں کے شور مچانے پر وائے۔زی کے لبوں پر خوبصورت مسکراہٹ در آئی تھی اور آنکھوں میں ایک انوکھی چمک۔

معتسیم نے بھی اس کی نظروں کی سمت دیکھا تھا جہاں پول پر ایک ڈانسر کھڑی تھی۔۔۔

"لیلیٰ؟" وہ بڑبڑایا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

تو یہ ہے وہ ڈانسر جس کے پیچھے وہ سب کچھ بھلائے بیٹھا تھا؟ معتسیم کا دل چاہا کہ اسے شوٹ کر دے۔۔۔اس نے نفرت بھری نگاہ اس لڑکی پر ڈالی تھی۔۔۔ کتنی نفرت تھی اسے اس لفظ "عورت" سے۔۔۔اس کا سب کچھ چھین لیا تھا اس ایک لفظ نے۔۔۔کتنا مقدس مانتا تھا وہ اس ذات کو، کتنی عزت دیتا تھا! مگر وہ غلط تھا۔۔۔ عورت وہ شے ہی نہیں جسے عزت دی جائے، محبت کی جائے۔۔۔ماضی کو سوچتے اس کی آنکھوں میں نمی اور نفرت دونوں اپنے آپ در آئی تھیں۔

ایک آخری نگاہ وائے۔زی پر ڈالے وہ کلب سے باہر نکل گیا تھا۔

دیوار کو اوٹ سے ہلکا سا چہرہ نکالے وہ باہر موجود بھیڑ کو ایک نظر دیکھتی دوبارہ چہرہ پیچھے کر لیتی۔۔۔ مسلسل ایک گھنٹے کی اس کوشش کے بعد کلب کے باہر موجود لوگوں کا رش چھٹ ہی گیا تھا۔۔۔اب وہ با آسانی اپنا کام کر سکتی تھی۔۔۔اس وقت گارڈز بھی

All Rights Reserved by Novels lounge

اپنی جگہ سے ہٹ جاتے تھے۔۔۔اب بس اسے انتظار تھا تو کسی کے باہر آنے کا۔۔۔ مگر اس انتظار نے اسے بے بس کر دیا تھا۔

اسکے پورے جسم میں نشے کی قلت کی وجہ سے کھجلی شروع ہو گئی تھی جبکہ سانس لینا اسے دشوار لگ رہا تھا۔

آخر کار انتظار کی گھڑیاں ختم ہونے کو آئی تھی جب اسے ایک شخص کلب سے باہر نکلتا نظر آیا۔

اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ دوڑ آئی تھی۔

اس نے دوبارہ ایک نگاہ اس آدمی پر ڈالی جو موبائل کان کو لگائے اس کی جانب آرہا تھا۔۔۔اس کو اپنی جانب آتا دیکھ وہ فوراً اسے مڑی اور اپنے سے پانچ منٹ کی دوری پر بیٹھے بچے کی جانب بڑھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اٹھو!!!جاؤ!!" وہ اس کا کندھا جھنجھوڑتی آواز میں زرا سا غصہ پیدا کرتے بولی تھی جس میں وہ بری طرح ناکام رہی تھی۔ آواز نہ تھی، تھی تو بس ایک مدھم سرگوشی۔

سر نفی میں ہلائے وہ بچہ اپنی جگہ سے اٹھتا اپنی پھٹی پینٹ جھاڑے اس شخص کی جانب بڑھا تھا۔ اسکو جاتے دیکھ لبوں پر ایک بڑی سی مسکان در آئی تھی۔

سنان کی کال سنتا معتسیم جو اسی جانب آرہا تھا اپنے سامنے سردی سے ٹھٹھرتے بچے کو دیکھ بیچ راہ میں رک گیا تھا۔

"ہمم!!ٹھیک بعد میں بات کرتا ہوں!" کال کاٹے وہ اس بچے کی جانب متوجہ ہوا جو آنکھوں میں خوف لیے اسے دیکھ رہا تھا۔

"ہہ۔۔۔ہیلو مسٹر!!اک۔۔کین۔۔۔یٔ۔۔یو۔۔۔ہہ۔۔۔ہیلپ می؟" وہ تیز طرار بچہ معصومیت لبوں پر سجائے معتسیم کو دیکھتے بولا۔

"واٹ یو وانٹ؟" معتسیم نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"کین یو گیو می سم منی، آئی ہیونا ٹ ایٹ اینی تھنگ فرام مارننگ (کیا تم مجھے کچھ پیسے دے سکتے ہو، میں نے صبح سے کچھ نہیں کھایا)" وہ معصوم آنکھیں پٹپٹائے بولا تو معتسیم نے گہری سانس خارج کیے سر نفی میں ہلایا۔

ان چھوٹے شیطانوں کے ایسے بڑے ڈراموں سے وہ اچھے سے واقف تھا۔

دیوار کی اوٹ سے ان کو دیکھتی وہ ماتھے پر گہرے بل سجا چکی تھی۔۔۔ابھی تک تو اس شخص کو اپنا والٹ نکال لینا چاہیے تھا۔

غصے سے اس نے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بنالی تھی۔۔۔ہاں مگر وہ غصہ کہاں تھا؟ وہ تو بس معتسیم کو گھورے جا رہی تھی۔

"نکالو!!" وہ مدھم آواز میں یوں بولی جیسے حکم دے رہی ہو اور وہ سن کر نکال لے گا۔

ماتھے پر موجود بل اگلے ہی لمحے ختم ہوئے تھے جب معتسیم نے کوٹ کی پاکٹ سے والٹ نکالا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

والٹ میں سے چند نوٹ نکالے معتسیم نے اس چھوٹے شیطان کی جانب بڑھائے تھے جس نے نوٹ تھامے دیوار کی اوٹ میں کھڑی اس بے تاب روح کو اشارہ کیا تھا۔

معتسیم سے پیسے لیے وہ چھوٹا شیطان دوسری جانب بھاگ گیا تھا۔۔۔والٹ بند کیے معتسیم نے اسے دیکھ سر افسوس سے نفی میں ہلایا تھا۔

اس سے پہلے وہ والٹ واپس رکھتا، آندھی طوفان کی طرح آتی وہ اس سے ٹکراتی، اسے دھکا دیے اس کے ہاتھ سے والٹ کھینچے بھاگ نکلی تھی۔

ایک پل کو تو معتسیم کو کچھ سمجھ نہیں آیا مگر جیسے ہی بات سمجھ میں آئی وہ فوراً اس کے پیچھے بھاگا تھا۔

گھٹنوں تک آتی شارٹس، عجیب بوسیدہ رنگ کا اپر۔۔۔ننگے پاؤں وہ اس ٹھر ٹھراتی سردی میں خرگوش کی سپیڈ سے بھاگ رہی تھی۔۔۔معتسیم کو اس تک پہنچنا مشکل لگ رہا تھا۔۔۔اس کی سپیڈ اتنی تیز تھی کہ پانچ منٹ کے اندر اندر ہی وہ معتسیم کی

All Rights Reserved by Novels lounge

آنکھوں سے اوجھل ہو گئی تھی۔ اس کے پیچھے بھاگتا وہ اس گلی تک پہنچا تھا جہاں وہ غائب ہوئی تھی۔

کچھ سوچتا ہوا وہ اس گلی میں داخل ہوا تھا مگر آگے جو کچھ اسے دیکھنے کو ملا، اسے سخت کوفت ہوئی تھی۔۔۔ وہ وہاں کے نشئیوں کا بسیرا تھا۔

آہستہ آہستہ سے ان تمام لوگوں کو پار کرتا وہ کچرے میں ڈھیر کے قریب پہنچا تھا جس کے آگے گلی ختم ہو گئی تھی۔

"کہاں گئی وہ؟" وہ غصے سے بڑبڑایا تھا جب کچرے کے ڈھیر کے پیچھے اسے کوئی آواز آئی تھی۔ قدم آگے بڑھاتا وہ اس جگہ پہنچا جب اپنے جوتے تلے کچھ محسوس ہوا،،، نظریں جھکائے دیکھا تو وہ انجیکشن تھا۔۔۔ وہ جان چکا تھا کہ یہ نشے کا انجیکشن ہے۔

انجیکشن کو پیر کی مدد سے پرے کیے وہ اب اس وجود تک پہنچ چکا تھا جو نشہ لیے اب پرسکون سی آنکھیں موند گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

اس کے سامنے بیٹھا وہ غصے سے اسے گھور رہا تھا، پاس ہی اس کا والٹ پڑا تھا جس میں سے تمام پیسے غائب تھے۔ تمام بات اسے سمجھ آچکی تھی۔۔۔اس لڑکی نے نشے کی خاطر چوری کی تھی۔

معتسیم نے نفرت سے اس کے حلیے کو دیکھا تھا۔۔۔لمبے مگر مٹی اور گند سے اٹکے بال اس کا چہرہ چھپائے ہوئے تھے۔

"درشن تو کیا جائے اس چھوٹے خرگوش کا!!" اس کی ہائیٹ اور بھاگنے کی سپیڈ پر چوٹ کیے ہاتھ آگے بڑھائے اس نے بال چہرے پر سے ہٹائے تھے۔

مگر یہ کیا؟ معتسیم آفندی کو اپنا سانس بند ہوتا وہ محسوس ہوا تھا۔ یہ کیسا کھیل کھیلا تھا قسمت نے اس کے ساتھ؟ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔مگر ایسا ہو گیا تھا

"ماورا!" آنکھیں پھیلائے نام بڑبڑاتا وہ خوف سے پیچھے ہوا تھا۔

"'ہوں؟" غنودگی میں جاتی وہ بڑبڑائی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

آنکھیں اس چہرے پر سے پلٹنے کو انکاری تھی تو دماغ ماننے سے۔

اپنا کانپتا ہاتھ آگے بڑھائے اس نے اسے چھونا چاہا تھا جو اب مکمل غنودگی میں جا چکی تھی۔

"ماورا!!"لبوں نے ایک بار پھر اس کا نام لیا۔

"بب۔۔۔ باہر۔۔۔ کک۔۔۔ کیا ہوا؟" مارتھا کے کمرے میں آتے ہی اس نے خوف سے پوچھا اور ماتھے پر آئے پسینے کو صاف کرنے لگ گئی۔

"کچھ نہیں ہوا بے بی۔۔۔ آپ سب چھوڑے اور مجھے بتائیے جو کہاں تھا وہ سب یاد ہے نا؟" مارتھا کی بات پر اس نے سر زور سے اثبات میں ہلایا۔

"مم۔۔ مگر۔۔۔ مگر۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ۔۔۔" اس نے خشک لبوں پر زبان پھیری تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"فکر مت کرے۔۔۔ میم آپ کو کچھ نہیں کہے گی۔۔۔ وہ آپ کے بارے میں کوئی فیصلہ اس وقت نہیں لے سکتی۔۔۔ اس وقت وہ بالکل بے بس ہے۔۔۔ جیک سر آرہے ہے!" مارتھا اپنی دھن میں بولی ایک دم رکی تھی۔

اس نے زویا کی جانب دیکھا جس کا چہرہ خوف کی وجہ سے سفید ہو گیا تھا۔

"بے بی۔۔۔" مارتھا اس کی جانب بڑھی جو سر نفی میں ہلائے پیچھے کو ہوتی بے دردی سے اپنے بال نوچنے لگ گئی تھی۔

"سس۔۔۔ سر نہیں۔۔۔۔ س۔۔ سر نہیں۔۔۔ ن۔۔۔ نہیں!" وہ پیچھے کو ہوتی دیوار سے جالگی تھی۔

"بے بی۔۔۔ زویا بے بی کچھ نہیں ہو گا میں ہوں نا بے بی!" اس کی بگڑتی حالت دیکھ مارتھا کو اپنی جلد بازی پر افسوس ہوا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

جیک اس کے لیے ایک ڈراؤنا خواب ہی نہیں ایک تلخ حقیقت بھی تھی جسے زویا مرتے دم تک بھول نہیں سکتی تھی۔

"وو۔۔۔وہ۔۔۔۔نن۔۔۔نہیں۔۔۔چھوڑے گا۔۔۔مم۔۔۔مارے گا۔۔۔مارے گا!" وہ سر تیزی سے نفی میں ہلائے روتے بولی تھی۔

"وہ کچھ نہیں کرے گے میں ہوں نا آپ کے ساتھ۔۔۔آئی پرامس۔۔۔وعدہ!" مارتھا اسے اپنی باہوں میں بھرے میٹھے لہجے میں بولی تھی۔

"وو۔۔۔وعدہ؟" اس نے خوف سے آنکھیں ہلکی سی وا کیے اس سے پوچھا تھا۔

"پکا وعدہ!" مارتھا کے بولتے ہی زویا نے اپنی چھوٹی انگلی اس کے سامنے کی تھی۔

مارتھا نے ہنستے ہوئے اپنی چھوٹی انگلی اس کی انگلی سے ملائی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"توتم چاہتے ہو کہ میں چوہانز مینشن جاؤں اور وہاں سے تمہاری منگیتر کو نیلامی سے خرید کر بازیاب کرواؤں؟" سنان شاہ کے پوچھتے ہی سامنے بیٹھے شخص نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"مگر یہ کام تو تم خود بھی کر سکتے ہو نا؟ پھر میری مدد کی کیا ضرورت ہے؟" سنان شاہ نے آبرو اچکائے سوال کیا تھا۔

"مجھے صرف پری کو ہی نہیں باقی سب کو بھی بچانا ہے، مگر میں چاہتا ہوں کہ پہلے پری محفوظ ہو جائے۔۔۔ اور یہ کام تمہارے علاوہ کوئی اور نہیں کر سکتا سنان!" کافی کا گھونٹ بھرے وہ بھاری لہجے میں بولا تھا۔

"ٹھیک ہے کروں گا تمہارا کام۔۔۔ مگر اسے ایک فیور سمجھنا۔۔۔ مدد نہیں!" سنان شاہ لبوں پر مسکراہٹ سجائے بولا تھا۔

"فکر مت کرو مان زارون شیخ کو احسان ادھار رکھنے کی عادت نہیں۔۔۔ بہت جلد چکا دوں گا میں!" وہ بولا تو سنان مسکرایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تمہارا کام پکا سمجھو!" اپنی جگہ سے اٹھتے وہ بولا تھا۔

مان سے ہاتھ ملائے وہ وہاں سے جا چکا تھا۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی سنان شاہ کی نظر سامنے موجود فلاور شاپ پر پڑی تھی جہاں ایک لڑکا کندھے پر گٹار لٹکائے، ہاتھوں میں ایک پھول لیے اس لڑکی کے سامنے بیٹھا تھا، جبکہ وہ لڑکی خوشی سے سن کھڑی بس اس کا اقرار سن رہی تھی۔

یہ دیکھتے ہی ایک سرد آہ اس کے لبوں سے خارج ہوئی تھی۔ موبائل نکالے اس نے کیلینڈر دیکھا جہاں ایک ہفتے بعد کی ڈیٹ مارک تھی۔

اس کا ڈھانچہ نما وجود اٹھائے معتسیم گلی کی نکر میں آ گیا تھا جب چھوٹا شیطان اسے وہاں دیکھ چونکا اور پھر اس کی باہوں میں موجود اس بیتاب روح کو دیکھ اس کی آنکھیں پھیلی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

وہ انہی بڑی بڑی آنکھوں سے معتسیم کو گھور رہا تھا جس پر معتسیم نے اسے ایک زبردست گھوری سے نوازہ کے وہ ہڑبڑا کر چہرہ موڑ گیا تھا۔

نظروں کا زاویہ بدلے معتسیم نے اپنی باہوں میں موجود اس بے خبر وجود کو دیکھا تھا۔۔۔ جس کے جسم سے اٹھتی بدبو اور نشے کی سمیل اس کے اعصاب سلب کر رہے تھے۔۔۔ نجانے کتنے عرصے سے وہ نہائی نہ تھی۔۔۔ اوپر سے اس کا حلیہ۔۔۔ کیا وہ اسی حلیے میں یہاں رہتی۔

مگر ان تمام باتوں میں جس بات نے اسے بری طرح ڈسٹرب کیا تھا وہ تھا اس کا یہاں ہونا۔۔۔ خبر کے مطابق تو اس وقت اس کی شادی ہو چکی ہوتی اور وہ اپنے شوہر کے ساتھ اسلام آباد میں ہی کہی رہائیش پذیر ہوتی۔

"بہت جلد، بہت جلد تم سے تمام سوالوں کا جواب لوں گا میں مس ماورا۔۔۔ اور پھر شروع ہو گا میرا انتقام۔۔۔ جس کے لیے میں اتنے سال ایک بے نام سی آگ میں

All Rights Reserved by Novels lounge

جھلسا ہوں! جسٹ ویٹ اینڈ واچ!" اس کے وجود کو گاڑی کی بیک سیٹ پر پٹختا وہ غصے سے بولا تھا۔

ایک آخری نظر اس کے وجود پر ڈالے وہ گاڑی زن سے وہاں سے بھگا لے گیا تھا۔۔۔ بھول گیا تھا کہ وہ یہاں کیوں اور کس لیے ہے۔۔۔ بس اب دماغ میں تھا تو صرف انتقام۔

انتقام!

غموں نے کی سازش انتقام لے رہے ہیں

ہے انتقام کی یہ حد، صبح شام لے رہے ہیں

سیڑھیاں اترتا وہ منہ میں کچھ بڑبڑاتا، گھڑی کلائی پر باندھے بیرونی دروازے کی جانب بڑھا تھا جب آواز پر پیر رکے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ناشتہ کرکے جاؤ معتسیم!" ایک سخت مگر احساس سے بھری آواز اس کے کانوں سے ٹکڑائی تھی۔

مسکراتا وہ آواز کی جانب مڑا جہاں اس کی جنت، اس کی ماں عظمیٰ بیگم ٹرے ہاتھ میں لیے کھڑی تھی اور غصے سے اسے گھور رہی تھی۔

ان کی گھوری پر اس نے کان کھجایا تھا۔۔ وہ ایسا ہی کرتا تھا جتنا وہ اپنے بیٹے کو ناشتے کی تاکید کرتی اتنا ہی وہ ناشتہ کرنے میں لاپرواہ ثابت ہوا تھا۔

"ماما لیٹ ہو رہا ہوں پیپر کے لیے۔" اس نے جواب دیا۔

اس کا جواب سن انہوں نے ایک نظر وال کلاک کو دیکھا اور پھر اسے جو نظریں جھکا گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"پیپر شروع ہونے میں ایک گھنٹا ہے اور تم پندرہ منٹ میں بائیک پر پہنچ جاتے ہو۔۔۔ ناشتہ کرو اور جہاں تک بات رہی حسان کی تو اس کا پیپر تمہاری ذمہ داری نہیں۔۔۔وہ خود پڑھ کر کر سکتا ہے۔"ناشتہ ٹیبل پر سیٹ کرتی وہ سادہ لہجے میں بولی تھی۔

"ماما اسے سمجھ نہیں آتی ٹیچرز کی۔"اس نے بہانہ گڑھا جس پر ایک زبردست گھوری ملی تھی اسے۔

"مجھے تمہارا وہ دوست بالکل پسند نہیں معتسیم۔۔۔وہ ایک اچھا لڑکا نہیں ہے میری جان۔۔۔اس سے بچو!"چائے کا کپ تھامے اس کے سامنے کرسی پر بیٹھتی وہ اسے سمجھانے لگی۔

"کم آن ماما آپ اس سے صرف ایک بار ملی ہے وہ بھی محض دس، پندرہ منٹ کے لیے۔۔۔ آپ کیسے کسی کو اتنی جلدی جج کر سکتی ہے؟ میں اسے پانچ سالوں سے جانتا ہوں!"اس نے جواب دیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اور مجھے محض ان دس پندرہ منٹوں میں سمجھ آگئی تھی کہ وہ کیسا لڑکا ہے۔۔۔ اسی لیے تو اسے گھر لانے سے منع کیا تمہیں۔۔۔ میری جان وہ اچھا نہیں ہے سمجھو اس بات کو!"

"امم!! پراٹھے بہت مزے کے بنے ہیں۔۔۔ لو ویو مام!" اس کی بات گھمانے پر وہ محض سر ہلا کر رہ گئی تھی۔

"اچھا میں چلتا ہوں دیر ہو رہی ہے۔۔۔ اللہ حافظ!!" ان کا گال چومتا وہ جلدی سے ہیلمٹ اٹھائے باہر کو بھاگا تھا۔

افف!! کب سمجھے گا یہ لڑکا!" افسوس سے سر نفی میں ہلائے انہوں نے چائے کا" گھونٹ بھرا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اوئے معتسیم کدھر؟" پیپر ختم ہوتے ہی اسے پارکنگ ایریا کی جانب جاتے دیکھ حمزہ نے پکارا تھا۔

"گھر۔" ایک لفظی جواب دیا گیا۔

"ابے یار تھوڑی دیر تک چلے گے۔۔۔بلکہ مجھے بھی چھوڑ دینا، بائیک خراب تھی بھائی نے ڈراپ کیا تھا آتے ہوئے، فلحال آجا فٹبال کھیلتے ہیں، عرصہ ہوا ہے!" حمزہ کی بات سنے کچھ پل کو سوچتے اس نے آخر کار سر اثبات میں ہلا دیا تھا۔

"چل ٹھیک ہے۔" اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے وہ دونوں گراؤنڈ کی جانب چلے گئے تھے۔

"تم تو گھر نہیں جارہے تھے؟" اسے گراؤنڈ میں آتے دیکھ حسان نے ماتھے پر بل سجائے سوال کیا، آنکھوں میں ناگواری واضع طور پر در آئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"میں نے روکا ہے، تاکہ وہ بھی کھیل لے ہمارے ساتھ! کوئی مسئلہ ؟" حمزہ نے بھی اسی کی طرح ماتھے پر بل سجائے سوال کیا تھا۔

"ارے نہیں ایسی بات نہیں، مجھے تو بہت خوشی ہوئی ہے۔۔۔ آخر کو معتسیم میرا بیسٹ فرینڈ ہے۔۔۔ کیوں ہے نا معتسیم!" اچانک سے لبوں پر مسکراہٹ سجائے۔۔۔ اپنے تاثرات بدلتا وہ یکدم میٹھا ہو گیا تھا۔۔۔۔ اس کے سوال پوچھنے پر معتسیم نے سر اثبات میں ہلایا جبکہ حمزہ نے افسوس سے سر نفی میں ہلایا۔

"ہم چینج کر کے آئے!" حسان سے بولتا وہ اسے لیے اپنے ساتھ چینجنگ روم کی جانب چلا گیا تھا۔

"حسان سے دور رہو معتسیم وہ ایک اچھا انسان نہیں ہے۔" ٹی۔شرٹ چینج کرتے حمزہ بولا تھا

"کم آن یار تم بھی نہیں۔" معتسیم جھنجھلایا

All Rights Reserved by Novels lounge

"میں بھی نہیں سے کیا مراد؟ کیا کسی اور نے بھی؟" حمزہ نے چونک کر سوال کیا

"جی ماما نے بھی۔۔۔۔یار پتہ نہیں تم لوگوں کو حسان سے کیا مسئلہ ہے اتنا اچھا تو ہے۔" وہاں موجود صوفہ پر بیٹھتا شیوز لیس باندھتے وہ چڑ کر بولا تھا۔

"دیکھ معتسیم میں یا آنٹی دونوں میں سے کوئی بھی تیرا برا نہیں چاہتے اسی لیے سمجھا رہے ہیں!" حمزہ نے اسے کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

"لیٹ ہو رہے ہیں چلے؟" معتسیم بولتا وہاں سے نکل گیا تھا جبکہ حمزہ نے بھ افسوس بھری نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔

"امم!! میں کھاؤں گی ایک پیزا شوارما"

"مجھے کوک کے ساتھ لیز کھانی ہے"

All Rights Reserved by Novels lounge

"میں تو رشئین سیلڈ کھاؤں گی"

"اور مجھے بریانی کھانی ہے۔۔۔"

وہ چاروں اسے اپنی اپنی فیوریٹ کھانے کی چیزیں بتا رہیں تھی جو سر اثبات میں ہلائے جا رہی تھی۔

"اوکے میں لیکر آئی!" اپنی جگہ سے اٹھتی وہ بولی۔

"ایک منٹ یار ماورا اکیلی کیسے لاؤں گی؟ ان تینوں میں سے ایک کو لے جاؤ!" زرتاشہ اسے روکتے بولی تھی۔

"میں؟ میں تو نہیں جا رہی انتارش ہوتا ہے۔۔۔ دم گھٹتا ہے میرا" دعا جھٹ سے بولی۔

"میں نے تو اسائنمنٹ کمپلیٹ کرنی ہے۔" عائزہ نے فورا بہانہ گڑھا۔

"سوری مگر میں نہیں جا رہی۔" موبائل میں مصروف صوفیہ نے کندھے اچکائے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"کوئی بات نہیں میں لے آؤں گی۔" نرم سی مسکراہٹ سے زرتاشہ کو دیکھتی وہ وہاں سے چلی گئی تھی۔

اس کے جاتے ہی ان تینوں نے سکون کی سانس خارج کی تھی۔

"یہ کیا حرکت تھی وہ کیسے لائے گی یہ سب؟" زرتاشہ کی گھوری پر ان تینوں نے کندھے اچکائے تھے۔

"اوہ پلیز زرتاشہ اتنی فکر تھی تو خود چلی جاتی۔" دعا ناک سکیڑے بولی۔

"ہاں اگر پاؤں ٹھیک ہوتا تو ضرور۔۔۔ پلیز گائز وہ ہمارے لیے اتنا کچھ کرتی ہے۔۔۔ اسے ایک فرینڈ کی طرح ٹریٹ کرو۔۔۔ وہ دوست ہے نوکرانی نہیں!" زرتاشہ کے افسوس سے بولنے پر ان تینوں نے موبائلز اٹھا لیے تھے۔

"اوہ!! یار یہ کیا کیا؟" بال گراؤنڈ سے باہر اڑتی دیکھ حمزہ بولا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"میں لاتا ہوں!" معتسیم اڑتی بال کے پیچھے بھاگا تھا۔

"آہ!!" نہایت مشکل سے تمام چیزوں کو گراؤنڈ کی جانب لیجاتی ماورا بال کے ٹکرانے پر چیخی تھی۔

سارا کھانا زمین بوس ہو گیا تھا۔

"آپ ٹھیک ہے مس؟" بال اٹھائے معتسیم فکر مندی سے اس کی جانب متوجہ ہوا تھا جو افسوس سے اپنے گرے ہوئے کھانے کو دیکھ رہی تھی۔

آنکھوں میں نمی لیے اس نے نظریں اٹھائے معتسیم کو دیکھا تھا۔۔۔اور اسی لمحے وہ لائف ٹائم گول کیے اس کے دل کو فتح کر گئی تھی۔

کالے بال، گندمی رنگ، متناسب سراپہ اور مناسب نین نقش۔۔۔وہ زیادہ خوبصورت نہ تھی مگر آنکھوں میں ایک جادو سا تھا جو معتسیم آفندی پر چل چکا تھا۔

"آپ نے میرا سارا کھانا گرا دیا!" اس نے شکوہ کیا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"یہ سب آپ نے کھانا تھا؟" زمین پر بکھرے اتنے سارے کھانے کو دیکھ اس کی آنکھیں پھیلی تھی۔

"نن۔۔۔ نہیں وہ سب دوستوں کے لیے تھا!" وہ گھبرا کر بولی۔

"ہمم!! اب بھرپائی تو کرنی پڑے گی!" کچھ سوچتے اس نے سر اثبات میں ہلایا۔

"ایک منٹ یہی رہیے گا!" بال واپس گراونڈ کی جانب لیجاتا وہ اسے رکنے کا بول گیا تھا۔

بال واپس کرتا وہ بھاگتا ہوا اس کی جانب آیا تھا۔

"چلیے!" وہ بولا

"کک۔۔۔ کہاں؟" ماورا بھوکلائی تھی

All Rights Reserved by Novels lounge

"آپ کے نقصان کی بھرپائی کرنے۔" سادہ سی مسکراہٹ سے اسے نوازتا ساتھ لیے کینٹین کی جانب بڑھا تھا۔

"تو آپ کیا کرتی ہے؟" تمام آرڈر دوبارہ دیتے اس نے ماورا کی جانب دیکھتے سوال کیا تھا۔

"میں بی۔ایس فرسٹ سمسٹر کی سٹوڈنٹ ہوں۔۔۔!" ماورا نے لب کچلتے جواب دیا تھا۔

"فیلڈ؟" بل پے کرتے اس نے دوسرا سوال کیا۔

"سائیکولوجی!"

"رئیلی پھر تو آپ میری جونیئر ہوئی۔۔۔" اب وہ دونوں ساتھ ساتھ باتیں کرتے گراؤنڈ کی جانب بڑھے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"جب بھی کسی مدد کی ضرورت ہو تو مجھے یاد کر لیجیے گا!! خادم خاضر رہے گا!" وہ ایک ادا سے بولا جس پر ماورا کھکھلا دی تھی۔

ان چاروں نے چونک کر اسے اور پھر ساتھ کھڑے اس معتسیم کو دیکھا تھا۔۔ معنی خیز سی نگاہوں کا تبادلہ کیے وہ اب ماورا کی کلاس لینے کا پلان بنا چکی تھی۔

"یہ مجھے دے دیجیے میں لیجاؤں گی اب!" اس نے سامان پکڑنا چاہا جب دعا اور عائزہ دونوں وہاں آئی تھیں۔

"لائے ہمیں دے دے ہم پکڑ لے گے!۔۔۔ بائے داوے یہ کون ہے ماورا؟" عائزہ نے کندھے سے کندھا مارے سوال کیا تھا۔

"ماورا؟" وہ دھیمی آواز میں اس کا نام لیتا مسکرایا تھا۔

"وہ! یہ؟ یہ سینئیر ہے ہمارے!" وہ جواب دیتی نظیں جھکا گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اوہو سینئیر کا نام بھی تو ہو گا۔۔۔اور وہ بھی جب تک سینئیر اتنا ہینڈ سم ہو!" دعا اسے دیکھتی بولی

چھ فٹ تک کو چھوتا قد، بھورے بال، بھوری ہی آنکھیں۔۔۔رنگ تو اسکا بھی گندمی تھا مگر اس کے نین نقش اسے ہینڈ سم بنا دیتے تھے۔

"مجھے نہیں معلوم!" وہ شرمندہ سی نظریں جھکائے بولی۔

"واٹ؟" عائزہ اور دعا نے آنکھیں بڑی کیے اسے گھورا جو لب چبا رہی تھی۔

"ہاہاہا۔۔۔لیڈیز ٹینشن مت لے۔۔۔ہم ابھی ابھی ملے ہیں۔۔۔اور ان کا نام تو مجھے بھی معلوم نہیں۔۔۔تو مس؟" وہ ماورا کی جانب متوجہ ہوا تھا جس کی نظریں جھکی ہوئی تھی۔

"وہ تم سے پوچھ رہا ہے ماورا!" عائزہ نے اسے ہلایا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ہاں!!۔۔۔۔ماورا۔۔ماوراعباسی۔۔۔"ایک نظر اس پر ڈالے وہ دوبارہ نظریں جھکا گئی تھی۔

"مل کر خوشی ہوئی۔۔۔ویسے موصوف کو معتسیم آفندی کہتے ہیں!"ایک آخری مسکراتی نگاہ اس پر ڈالتا وہ وہاں سے چلا گیا تھا۔

"افففف!!سوہاٹ۔۔۔مجھے زرا پکڑنا عائزہ!"دعا بیہوش ہونے کی اداکاری کرتی اس کی باہوں میں گری تھی،ماورا نے مسکراہٹ دبائے سر نفی میں ہلایا تھا۔

"تم کچھ نہیں لائی کھانے کو؟"سب کو کھاتے دیکھ زرتاشہ نے اس سے سوال کیا تھا جس نے جھٹ سر نفی میں ہلایا

"نہیں وہ دل نہیں تھا!"اس نے مسکرا کر جواب دیا۔

اب کیا بتاتی کے لیے اپنے لیے خریدہ گیا برگر وہ بال شہید کر گئی تھی۔۔۔دوسرا خریدنے کے پیسے نہ تھے اور نہ اس لڑکے نے لیکر دیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اوکے!" اپنے سیلڈ کی جانب متوجہ ہوتی اس نے کندھے اچکائے۔

ہاتھ میں برگر لیے وہ اس وقت فرسٹ سمسٹر کی کلاس کے باہر کھڑا تھا۔۔۔ کل سے وہ حواسوں پر چھائی ہوئی تھی۔۔۔

کل اس نے ماورا کے لیے برگر نہیں خریدہ تھا۔۔۔ اور آج وہی بھرپائی کرنے آیا تھا۔

ایک سٹوڈنٹ سے اس کے بارے میں پوچھتا وہ اس کی کلاس کی جانب بڑھا تھا جب راستے میں ہی وہ اسے اپنی ایک دوست (زرتاشہ) کے ساتھ آتی دکھائی دی تھی۔

اس کے پاس گزرتی وہ اس پر دھیان دیے بنا آگے کو نکل گئی تھی جب مسکرا کر وہ پلٹا تھا۔

"ایکسکیوز می مس ماورا!" اس کی آواز پر ان دونوں کے قدم رکے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"جی؟" اس کی جانب پلٹتے اس نے آبرو اچکائی تھی۔

وہ شائد جلدی میں تھی، اس کی باڈی لینگویج کو سمجھتے دیکھ وہ مسکرایا تھا۔

"وہ یہ برگر دینے آیا تھا۔۔۔ کل آپ کا نقصان کر دیا تھا۔۔۔ اس وقت پیسے نہیں بچے تھے تو سوچا آج دے دوں!" اس نے مسکرا کر برگر اس کی جانب بڑھایا تھا۔

"اس کی ضرورت نہیں تھی۔" آنکھیں بڑی کیے وہ جھجھک کر بولتی دوبارہ مڑی تھی۔

"ارے ایسے کیسے؟ آپ کا نقصان ہوا تھا بھرپائی ضروری تھی۔"

"لسن ماورا میں جا رہی ہوں تم آجانا!" موبائل پر آتے میسج کو دیکھ زرتاشہ فوراً وہاں سے نکلی تھی۔

"میں نے کہاں نا ضرورت نہیں!" اب کی بار آنکھوں میں ناگواری واضع در آئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"یقین کرو ایسے کام نہیں کرتا جو غیر ضروری ہو۔۔۔ تم ضروری ہو اسی لیے آیا!"

آپ سے تم پر ایک پل میں آتا وہ اسکے برابر جھکتا بولا تھا۔

اس کی مسکراتی آنکھوں کو دیکھ ماورا نے اپنی نظریں جھکالی تھی۔

"اور یہ برگر" اس کے ہاتھ میں برگر رکھے وہ وہاں سے نکل گیا تھا جب کہ ماورا ابھی تک اپنی جگہ جمی ہوئی تھی۔

"یہ کیا تھا؟" وہ چونکتی خود سے بڑبڑائی۔

اب تو یہ روز کا ڈرامہ ہو گیا تھا معتسیم کسی نا کسی بات کو وجہ بناتا روزانہ ماورا سے ملنے جاتا تھا۔۔۔ اس نے ماورا کے ساتھ زیادہ تر زرتاشہ کو ہی پایا تھا، جو اس کے ساتھ مخلص تھی۔۔۔ جبکہ باقی تینوں تو صرف اسے کام کی حد تک ہی بلاتی تھیں۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"آج کل بڑے چکر لگ رہے ہیں فرسٹ سمسٹر کے ؟" چہرے پر شرارتی سی مسکراہٹ سجائے حمزہ نے اس سے سوال کیا تھا۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ؟" اس نے نظریں چرائی تھی۔

"رئیلی ؟" حمزہ کی مسکراہٹ مزید پھیلی تھی۔

"بکواس نہ کر!" اس کے سینے پر بک مارے معتسیم نے آنکھیں دکھائی تھی جس پر اس کا بے ساختہ قہقہ گونجا تھا۔۔۔ منہ موڑے وہ بھی مسکرایا تھا۔

"افففف ماورا روؤں تو مت! رونے سے کیا ہو گا؟ اسائنمنٹ تو نہیں ملنی!" زرتاشہ اسے سمجھا بجھا تھک گئی تھی۔

"مگر میں نے بہت محنت کی تھی۔۔۔ پوری رات جاگی تھی میں۔۔۔" وہ آنسوؤں صاف کرتے بولی جو دوبارہ سے بہنے لگ گئے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اب کیا کر سکتے ہیں ہم؟ جس نے اٹھانی تھی اٹھالی۔۔۔اور جمع بھی کروادی!" ایک افسوس بھری نگاہ صوفیہ پر ڈالتی وہ ماورا سے مخاطب ہوئی جبکہ صوفیہ پر اس کی نظروں کا ذرا اثر نہیں ہوا تھا۔

"دیکھو رونے سے اچھا ہے دوبارہ بنالو۔۔۔۔میٹیریئل تو ہے نا تمہارے پاس اور ٹائم بھی آج شام تک کا ہے۔۔۔بس سکتی ہے آرام سے۔" عائزہ کے آئیڈیا پر صوفیہ ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی۔

"آریو میڈ عائزہ؟ تم ایسا کچھ نہیں کروگی ماورا۔۔۔میرا مطلب کے اگر تم نے سیم میٹیریئل بنا کر دی تو سر کو لگے گا کہ تم نے کاپی کی ہے۔۔۔اور تمہارے نمبر کٹے گے۔۔۔جب کہ جس نے چرائی ہے اس نے تو اب تک سبمیٹ بھی کروادی ہوگی!" صوفیہ غصے سے بولتی نرم لہجہ اختیار کر گئی تھی۔

"واؤ صوفیہ کتنی اچھی ہو تم۔۔۔کتنا خیال ہے تمہیں اسکا!" زرتاشہ کا طنز وہ اچھے سے سمجھ گئی تھی مگر زبان بند ہی رکھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

اس سے پہلے وہ مزید کوئی دلاسہ دیتی ان چاروں کے موبائل پر ایک میسج آیا تھا۔۔۔ ایک دوسرے کو دیکھتی وہ چاروں بہانہ کرتی وہاں سے نکل گئیں تھی، ماورا ابھی تک آنسو بہانے میں مصروف تھی۔

"ماورا!!" معتسیم جو مسکراتا اس کی جانب آیا تھا اسے یوں روتے دیکھ فوراً اس کے پاس جا بیٹھا تھا۔

"ہے کیا ہوا؟ رو کیوں رہی ہو؟" اس نے پریشانی سے سوال کیا۔

اسے دیکھتی وہ پھر سے رونا شروع ہو گئی تھی۔

"یار رونا بند کرو اور مسئلہ بتاؤ۔۔۔ ٹینشن دے رہی ہو مجھے!" بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہ جھنجھلا کر بولا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اا۔۔اسائنمنٹ بنا۔۔بنائی تھی۔۔۔ چچ۔۔۔چوری ہو گئی۔۔۔دوبارہ بناؤں گی۔۔۔تو،۔۔۔تو کاپی لگے گا۔۔۔اور شام تک سبمیٹ کروانا ہے۔۔۔" بتاتی وہ پھر سے رونا شروع ہو گئی تھی۔

اس کی بات سنتے اس نے گہری سانس خارج کی تھی۔

"کس سر کی؟"

"سر حمدانی کی" جھکے سر کے ساتھ جواب دیا گیا تھا۔

"اوکے یہی رکو میں آیا!" اسے بولتا وہ فوراً وہاں سے نکلا تھا۔

تقریباً دس منٹ بعد وہ اپنا لیپ ٹاپ اٹھائے اس کی جانب آیا تھا ساتھ ہی اس کے حمزہ بھی آیا تھا۔۔۔جب اسے وہی بیٹھے دیکھا۔

"چلو لڑکی تمہارا مسئلہ سولو کرے۔۔۔" اس کے پاس بیٹھتا وہ مزے سے بولا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"کیسے ؟" اس نے چونک کر سوال کیا

"ایسے ؟" لیپ ٹاپ پر سے اپنی اسائنمنٹ نکالے اس نے جواب دیا تھا۔

"یہ ؟" اس کی آنکھیں پھیلی جب معتسیم نے اپنے نام اور رولنمبر کی جگہ اس کا ایڈیٹ کر دیا تھا۔

"اب نیٹ سے کچھ اور میٹیریئل ڈھونڈے گے تا کہ تمہاری سیم میری والی نہ ہو۔۔۔ ویسے بھی حمدانی سر کی یادداشت بہت اچھی ہے۔۔۔ فوراجان جائے گے۔۔۔ اب ہم ایسا تو نہیں نہ چاہتے کہ میری ماورا پر چوری کا الزام لگے ؟" اس کے بولنے پر حمزہ کھانستا ہوا مسکرایا تھا۔

"میری ماورا؟ میری ؟" اسکے کان میں پھسپھسائے اس نے مسکراہٹ سمیٹنی چاہی تھی۔۔۔ معتسیم نے آنکھیں دکھائے اس کے پیٹ میں کہنی ماری تھی جبکہ ماورا ان دونوں سے انجان اسائنمنٹ پڑھنے میں مصروف تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

تقریباً دو گھنٹے بعد وہ لوگ اسائنمنٹ بنا کر فارغ ہوئے تھے۔

"فائنلی!" اپنی جگہ سے اٹھتے حمزہ نے انگڑائی لی تھی۔

"اب کیا ہوا ہے؟" اس کا لٹکا منہ دیکھ معتسیم نے سوال کیا

"کچھ نہیں!" اپنے بیگ کو زور سے پکڑتی وہ بولی تھی۔

اس کی گھبراہٹ کو دیکھتا وہ اس کا مسئلہ بھانپ گیا تھا۔

"اچھا یہی رہنا ابھی آیا!" اس کی بات پر ماورا نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

کچھ دیر بعد ہی وہ فائل میں اسائنمنٹ لگائے اس کے پاس آیا اور اسے تھما دی تھی۔

"یہ؟" وہ چونکی

"وہ مجھے کچھ نوٹس نکلوانے تھے۔۔۔ تو سوچا تمہاری اسائنمنٹ بھی نکلوا لاتا ہوں!"

آرام سے کندھے اچکائے

All Rights Reserved by Novels lounge

"اچھا وہ پیسے۔۔۔"

"ارے تم لیٹ ہو رہی ہو۔۔۔ سر حمدانی جانے والے ہیں جلدی جاؤ اور اسائنمنٹ جمع کرواؤں!" اس کی بات کاٹتا وہ واچ دیکھتا جلدی سے بولا۔

ماورا بھی جلدی سے وہاں سے اٹھی تھی۔

"کہی جایئے گا مت یہی رہیئے گا۔۔۔ میں ابھی آئی!" اسے سمجھاتی وہ وہاں سے نکلی تھی۔

"پاگل!" اسے جاتے دیکھ وہ مسکرایا تھا۔

"یہ اسائنمنٹ آپ نے بنائی ہے؟" اسائنمنٹ کو ایک نظر دیکھ لینے کے بعد سر حمدانی نے چشمے کے پیچھے سے آنکھیں اٹھائے ماورا سے سوال کیا تھا جس پر وہ گڑبڑا گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"جج۔۔۔جی!" کانپتے لہجے میں اس نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"اکیلے؟" ایک اور سوال تیار تھا

سر اثبات میں ہلائے اس نے فورا نفی میں ہلایا تھا۔

"ہاں یاناں؟" سر حمدانی ہلکا سا مسکرائے تھے۔

"وہ۔۔۔وہ مدد کی تھی۔" نظریں جھکائے جواب دیا گیا۔

"کس نے؟" جانتے تھے مگر پھر بھی پوچھا۔

"وہ۔۔۔۔وہ۔۔۔۔وہ کچھ موسم جیسا نام ہے ان کا!" ایک نظر سر حمدانی کو دیکھے وہ پھر سے نظریں جھکا گئی تھی جبکہ حمدانی سر کا دل قہقہہ لگانے کو چاہا تھا۔

"معتسیم آفندی" انہوں نے نام درست کیا۔

"جج۔۔۔جی وہی" ماورا نے ہاں میں ہاں ملائی

All Rights Reserved by Novels lounge

"تو آپ بتانا پسند کرے گی کہ معتسیم صاحب نے کیوں مدد کی آپ کی؟" اب وہ فراغت سے اس کے چہرے کے تاثرات جانچ رہیں تھے۔

ماورا نے ویسے ہی سر اور نظریں دونوں جھکائے انہیں تمام کہانی سنائی تھی۔

"اسائنمنٹ گم ہو گئی، انہوں نے پوچھا تو بتا دیا۔۔۔ اور پھر انہوں نے مدد کی۔" ہاتھ مسلتی وہ ادھر ادھر بھی نگاہ دوڑا رہی تھی جیسے فرار کا راستہ تلاش کر رہی ہو۔

"ٹھیک ہے آپ جائے!" ان کی اجازت ملتے ہی وہ الٹے قدموں وہاں سے بھاگی تھی۔

ماورا کے جاتے ہی سر حمدانی نے ڈرا سے ایک اور اسائنمنٹ نکالی تھی۔

"صوفیہ راجپوت!" نام پڑھے انہوں نے سر افسوس سے نفی میں ہلایا تھا۔

صوفیہ نے نام کا فرنٹ پیج تو چینج کر لیا تھا مگر اسائنمنٹ کے درمیان میں بھی ماورا کا نام لیپ ٹاپ کے ایشو کی وجہ سے دو تین بار کاپی پیسٹ ہو گیا تھا۔ جس سے شائد وہ خود بھی لاعلم تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اب آپ کیا کہنا چاہے کی میڈم ؟" عظمیٰ راجپوت کے سامنے ان کی بیٹی کا کارنامہ پھینکے سر حمدانی نے سوال کیا تھا

میم عظمیٰ کا چہرہ خفت کے مارے سرخ ہو گیا تھا۔

"آپ جانتی ہے میں چاہتا تو آپ کی بیٹی کے خلاف کیس کر سکتا تھا۔۔۔ اسے فیل کر دیتا مگر میں نے آپ سے بات کرنا ضروری سمجھا۔۔۔ دیکھیے میڈم آج کے بچے ایک دوسرے کی اسائنمنٹ کاپی پیسٹ کرتے ہیں، مگر یوں کسی اور کی محنت کو چوری کرنا؟۔۔۔ یہ ایتھکس کے شدید خلاف ہے!" سر حمدانی نے تحمل سے اپنی بات مکمل کی تھی۔

"جج۔۔۔جی سر آپ فکر مت کرے میں کروں گی بات!" بامشکل خود پر ضبط کیے وہ وہاں سے اٹھتی تیزی سے کمرے سے نکلی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

سیٹی کی دھن پر وہ مگن سا گھر میں داخل ہوا تھا جب اس کے ماتھے پر بل ڈالے وہ عظمیٰ بیگم اور جاوید آفندی کی جانب بڑھا تھا جن کے ماتھے پر بل تھیں۔۔۔

جاوید آفندی نے نجانے ایسا کیا کہا تھا کہ عظمیٰ بیگم کی آنکھیں خوف سے پھیل گئیں تھی۔

"ماما بابا؟ کیا ہوا؟" اس کی آواز پر وہ دونوں چونکے تھے۔

"ارے معتسیم تم کب آئے۔۔۔ کھانا لگاؤ؟" عظمیٰ بیگم نے فوراً سے پہلے اپنے تاثرات بدلے تھے۔

"نہیں کھانا ابھی نہیں کھاؤں گا۔۔۔ آپ بتائیے کیا ہوا ہے۔۔۔ آپ اور بابا اتنے پریشان کیوں لگ رہے ہیں؟" وہ ان کے تاثرات جانچتا بولا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ارے صاحبزادے ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ تم یہاں آؤ بیٹھو میرے پاس!۔۔۔ کبھی ہم سے بھی ہمکلام ہو جایا کرو۔۔۔ یہ کیا بچوں کی طرح ماں کے پلو سے بندھے رہتے ہو!" جاوید صاحب برامناتے بولے تھے جس پر مسکرائے اس نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

عظمیٰ بیگم موقع فرار پاتی چائے بنانے چلی گئی تھی۔

جاوید آفندی پولیس ڈیپارٹمنٹ کے ایک ایمان دار پولیس آفیسر تھے۔۔۔ آج کل وہ مافیا گروپ کو پکڑنے کا کام سرانجام دے رہے تھے۔۔۔ یہ ایک نیا مگر چھوٹا مافیا گروپ تھا جن کا کام فلحال لوٹ مار، قتل وغارت اور بھتہ خوری تھا۔

"بتاؤ مجھے، ہاں بتاؤ مجھے۔۔۔ کیا اس لیے؟ اس لیے پیسہ لگاتی ہوں تم لوگوں پر کہ تم لوگ ایسی حرکتیں کرتے پھیروں؟" بیلٹ سے اس کے جسم پر وار کرتی وہ پاگلوں کی

All Rights Reserved by Novels lounge

طرح اونچا اونچا چلا رہی تھی۔۔۔صوفیہ کی چیخیں پورے کمرے میں گونج رہیں تھی جبکہ باہر دروازے پر کھڑا احسان دھڑ ادھڑ دروازہ بجائے جارہا تھا۔

"مام۔۔۔مام پلیز دروازہ کھولے مام۔۔۔وہ مر جائے گی!" اپنی بہن کی چیخیں سنتا وہ چلایا تھا۔

"تو کمینی بتا مجھے! کیوں لگایا تھا میں نے اتنا پیسہ تجھ پر؟ کیا اس لیے کہ تو میرے منہ پر کالک مل دے۔۔۔میں نے کیا کہا تھا تجھے کہ تو نے ٹاپ کرنا ہے۔۔۔یوں! یوں ٹاپ کرے گی؟ یوں میرا پیسہ حلال کرے گی حرام خور!!" پے در پے بیلٹ کے وار نے اس کا جسم چھلنی کر دیا تھا۔

بیلٹ ایک جانب پھینکے وہ دروازہ کھولتی حسان پر ایک نگاہ بھی ڈالے بغیر وہاں سے نکل گئی تھی۔

"صوفیہ۔۔۔صوفیہ میری جان آنکھیں کھولو!" اس کا گال تھپتھپائے حسان نے اسے ہوش میں لانے کی کوشش کی تھی مگر بے سود۔

All Rights Reserved by Novels lounge

باہوں میں اسے اٹھائے وہ فورا باہر کی جانب بھاگا تھا۔

گھر میں داخل ہوتے ہی اس نے ایک سرد سانس خارج کی تھی۔۔۔لاؤنج میں ہی طوفان بدتمیزی مچا ہوا تھا تو نجانے پورے گھر کا کیا حشر ہوتا۔

"ماورا!!" دس سال کا وہ بندر اچھلتا کودتا اس پر چڑھ گیا تھا۔

"آہ!!عالیان دور ہٹو مجھ سے!" ماورا نے اسے خود سے دور کرنا چاہا تھا جو ایک بندر کی طرح اس سے چپک گیا تھا۔

"میرے لیے کیا لائی ہو؟" اس نے اس کا بیگ چھیننا چاہا تھا جس پر ماورا نے اسے زبردست گھوری سے نوازہ تھا۔

"ماورا" پیچھے سے ہی وہ پریوں جیسا فراک پہنی گڑیا بھی معصومیت سے آکر اس کے پیر سے لپیٹ گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"میلے لیے چاکلیٹ لائی؟" اس نے معصومیت سے سوال کیا تھا۔

ایک اور سانس خارج کیے وہ خود کو گھسیٹتی صوفہ تک لائی تھی کیونکہ یہ تو چپک گئے تھے اس سے۔۔۔

"ماورا آگئی تم؟" چچی کی آواز پر آنکھیں کھول کر انہیں دیکھ وہ مسکرائی تھی۔

"جی ابھی آئی ہوں!"

"اچھا ایسا کروں کھانا بنا دیا ہے وہ کھالینا اور ہاں ریسٹ لیکر پلیز یہ لاؤنج سمیٹ لینا۔۔۔ مجھے بازار جانا ہے!" چچی کی بات پر وہ مسکرا دی تھی۔

"اوکے آپ جائے کر دوں گی میں۔"

"تو بچوں اگر چاکلیٹ چاہیے تو پہلے یہ بتاؤ کہ تائی جان کہاں ہے؟"

"کمرے میں!" ماورا کے پوچھتے ہی وہ دونوں جھٹ بولے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تائی جان میں آجاؤں؟" دروازہ ناک کیے اس نے اجازات چاہی تھی

"ارے ماورا میری بچی آؤ!" کپڑے الماری میں رکھتی تائی اسے دیکھ کر مسکرائی تھی۔

"کب آئی ہو؟" فارغ ہوتے وہ اس کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔

"ابھی!" وہ مسکراتی ہاتھ مسلنے لگی۔

"کیا ہوا کچھ پریشان ہو؟" انہوں نے اس کی پریشانی بھانپ لی تھی۔

"جی وہ بات کرنی ہے آپ سے۔" بولتے ہی اس نے کھلے دروازے کی جانب دیکھا تھا۔

"دروازہ بند کر کے آجاؤ!" سر اثبات میں ہلائے اس نے دروازہ بند کیا تھا۔

"اب بولو۔۔۔ کیا بات ہے؟" اس کے جھکے سر کو دیکھتے انہوں نے فوراً سوال کیا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تائی جان وہ تقی۔۔۔" وہ پل بھر کو رکی۔

" تقی کیا؟" کسی انہونی کا احساس ہوا تھا انہیں۔

"تائی جان تقی کا اٹھنا بیٹھنا آج کل غلط لڑکوں کے ساتھ ہے۔۔۔ میں نے پہلے بھی اسے منع کیا تھا اور دھمکی دی تھی کہ آپ کو اور تایا ابو کو بتا دوں گی مگر اس نے وعدہ کیا کہ چھوڑ دے گا دوستوں کو مگر اب"

"اب کیا؟"

"اس نے سیگریٹ شروع کر دی ہے تائی جان۔۔۔ ایک دن اسے میں نے گندی مووی بھی دیکھتے پکڑا اور اب تو اس نے حد کر دی،۔۔۔ اس نے، اس نے دو بار چوری کی ہے میرے پرس سے۔۔۔ پہلے بھی اس نے ایک دن پیسے نکال لیے تھے اور اب آج بھی۔۔۔"

All Rights Reserved by Novels lounge

"تم جانتی ہو ماورا کہ تم کیا بول رہی ہو؟ تم میری اولاد پر الزام لگا رہی ہو۔۔ اور اگر یہ تہمت ہوئی تو۔۔"

"قسم لے لے تائی جان جھوٹ نہیں بول رہی۔۔ یقین کیجیئے۔۔۔ پہلے آپ کو نہیں بتایا کیونکہ لگا تھا کہ وہ ہٹ جائے گا، مگر اس سے پہلے وہ ہاتھ سے نکل جائے آپ کو بتا دیا۔۔ تاکہ آپ خود اس کا نوٹس لے۔۔ بہن ہوں اس کی فکر رہتی ہے۔۔۔ اور آپ سے جھوٹ بول نہیں سکتی کیونکہ آپ میری تائی کے ساتھ ساتھ ماں بھی ہے۔۔!!" ان کے دونوں ہاتھ تھامے وہ لجاجت سے بولی تھی۔

"ٹھیک ہے میری جان تم فکر مت کرو۔۔ میں بات کروں گی تمہارے تایا ابو۔۔ بس اس بات کا خیال رکھنا کہ یہ بات صرف تمہارے اور میرے درمیان رہے۔۔ سمجھی؟" ان کی بات پر اس نے جھٹ سر اثبات میں ہلایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"یہ میم عظمیٰ خود کو سمجھتی کیا ہے؟ رزلٹ دیکھا ہے تو نے؟ کتنے کم مارکس دیے ہیں اور غلطی بتائی بھی نہیں!" حمزہ غصے سے بولا تھا

"چھوڑ نا یار۔۔" معتسیم نے اس کا غصہ کم کرنا چاہا تھا

"میم عظمیٰ سے زیادہ تو مجھے حسان کی ٹینشن لگی ہوئی ہے۔۔۔ ایک ہفتے سے غائب ہے۔۔۔ نجانے کدھر ہے اور نمبر بھی بند ہے۔۔۔" معتسیم پریشان سا بولا۔

"ہاں فکر تو مجھے بھی ہو رہی ہے۔۔۔ میم سے پوچھے؟" حمزہ نے جھٹ آئیڈیا دیا۔

"پاگل ہے تو؟ لاسٹ ٹائم کی عزت افزائی بھول گیا؟" معتسیم نے جیسے اسے کچھ یاد دلایا ہو۔

لاسٹ ٹائم بھی حسان ایک بار یونہی پندرہ دنوں کے لیے غائب ہو گیا تھا اور میم کے پوچھنے پر ملا گیا جواب ان کی بولتی بند کروا گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"آپ اس ادارے میں پڑھنے آتے ہیں، دوستیاں یاریاں پالنے نہیں تو اپنے کام سے کام رکھے۔۔۔" ٹکا سا جواب دیے وہ یہ جا وہ جا تھی۔

"ویسے یار میں پکا کہہ رہا ہوں کہ یہ میم جو ہے نا یہ سر حمدانی کی شہرت سے جلتی ہے۔۔۔ اور تو جو کہ ان کا فیوریٹ سٹوڈنٹ ہے نا تو تجھ سے بدلا لیتی ہے ان ڈائیریکٹلی۔۔۔۔"

"پاگل ہے تو؟" حمزی کی بات پر اس نے سر نفی میں ہلایا تھا۔

"نہیں تو پھر تو بتا کیا ریزن تھی تیرے نمبر کاٹنے کی؟ میں کہہ رہا ہوں یہ سب جلن کی وجہ سے کر رہی ہے وہ اور ایک تو ہے جو انہیں کچھ کہتا نہیں ہے۔" حمزہ کو اب اس پر غصہ آ رہا تھا

"اچھا!! اور کیا کہوں میں انہیں؟ وہ میری ٹیچر ہے حمزہ! روحانی ماں۔۔۔ وہ حسان کی مدر ہے۔۔۔ اور اوپر سے ان کا نام بھی عظمیٰ ہے اور میری ماما کا بھی۔۔۔ ایسے میں انہیں برا بھلا کہنا ان ڈائیریکٹلی اپنی ماں کی تربیت کو برا بھلا کہنا ہے۔۔۔۔ ویسے بھی

All Rights Reserved by Novels lounge

ایک ہی تو سمسٹر رہ گیا ہے۔۔۔وہ بھی انٹرنشپ آجائے گی۔۔۔تو چھوڑ چل مار!" حمزہ کے کندھے پر ہاتھ رکھے وہ مسکرا کر بولا تھا۔

"اللہ جانے کس اے۔سی کی گرتی ہے تجھے جو اتنا کول رہتا ہے۔۔۔۔" حمزہ کے تیکھے لہجے میں کیے گئے طنز پر وہ قہقہہ لگائے ہنسا تھا۔

"ایکسکیوز می!" وہ بھاگتی ہوئی اس کے پیچھے آکھڑی ہوئی تھی اور اسے پکارا تھا۔

"جی؟" اس آواز پر تو وہ جی جان سے متوجہ ہوا تھا۔

"وہ مجھے یہ دینا ہے آپ کو!" ساتھ ہی اس نے اسائنمنٹ کے پیسے اس کی جانب بڑھائے تھے۔

"یہ کس لیے؟" معتسیم نے حیرت سے سوال کیا تھا۔

"وہ کل آپ نے میری اسائنمنٹ کے پرنٹس نکلوائے تھے تو بس اسی کے ہیں۔۔۔" وہ پیسے اس کی جانب کیے مزید آگے بڑھی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ہاں مگر اس کی ضرورت نہیں۔۔۔"

"ضرورت ہے۔۔۔ اچھا نہیں لگتا آپ کا یوں میرے پیسے دینا۔۔۔ اور ویسے بھی ہمارے مابین ایسا کوئی رشتہ بھی نہیں ہے۔۔۔ تو پلیز یہ لے لیجیئے۔۔" ایک لمحے میں اس کا لہجہ تھوڑا سخت ہوا تھا۔

"لے لے معتسیم۔۔۔ نہیں لے گا تو یہ غلط مطلب لے لے گی تیری اس عنایت کا۔۔۔ اور سٹوری شروع ہونے سے پہلے ہی ختم!" حمزہ اس کے کان میں پھسپھسایا تھا۔۔۔ اسے ایک گھوری سے نوازے معتسیم نے آگے بڑھ کر پیسے لیے تھے۔

ماوراجانے کو فورا مڑی۔

"سنو!" معتسیم کی پکار پر مڑتے مڑتے پلٹی۔

"جی؟" ایک آبرو اچکائے سوال کیا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اسے کسی قسم کی عنایت مت سمجھنا۔۔اور یہ بھی نہیں کہ پیسے نہ لیکر کوئی امپریشن بنانا چاہ رہا ہوں تم۔۔۔۔ کھرا بندہ ہوں ایک دم۔۔۔جب بھی کروں گا اظہار کروں گا!" مسکرا کر بولتا اس کے حیرت زدہ چہرے پر نگاہ ڈالے وہ الٹے قدموں پلٹا تھا۔

"یہ۔۔۔یہ کیا تھا؟" ماورا ہڑبڑائی۔

"کیا بات ہے کیا سوچ کر مسکرایا جا رہا ہے؟ یا میں کہوں کسے سوچ کر؟" اسے یونہی سوچوں میں گم مسکاتے دیکھ عظمیٰ بیگم اس کے پاس بیٹھی شرارت سے بولی تھی۔

"بس ہے کوئی۔" معتسیم نے مسکرا کر کندھے اچکائے تھے۔

"کیا سچ میں؟" ان کی آنکھیں پھیلی تھی۔

"آپ سے جھوٹ بولوں گا؟" اس نے سوال کیا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"فلرٹ تو نہیں کر رہے؟"

"اپنی تربیت پر بھروسہ نہیں؟" اس نے برا مناتے سوال کیا۔

"ایسی بات نہیں ہے بس ڈر لگتا ہے۔۔۔ تمہارے لیے بھی اور اس کے لیے بھی۔" اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے وہ بولی

"ڈر کیسا؟" معتسیم نے حیرت سے سوال کیا۔

"عزت کا ڈر!"

"اچھا یہ سب چھوڑو نام بتاؤ اور یہ بھی کہ کیا کرتی ہے؟" انہوں نے اشتیاق سے سوال کیا

"ماورا نام ہے اسکا۔۔۔ جونئیر ہے۔۔ مطلب کہ کافی جونئیر ہے۔۔۔ فرسٹ سمسٹر!" ان کی گود میں سر رکھے وہ بولا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"سیریس ہو؟"

"بہت زیادہ"

"محبت کرتے ہو؟"

"بہت زیادہ"

"کب سے؟"

"معلوم نہیں!"

"شادی بھی کروگے؟"

"آپ کروائے گی تو ضرور۔۔۔"

"اور اگر میں انکار کردوں تو؟"

All Rights Reserved by Novels lounge

"تو؟؟؟؟؟ بھگالیجاؤ گا۔۔۔۔۔اغوا کر کے آپ سب سے بہت دور!" وہ شرارت سے بولا تو عظمیٰ بیگم نے محبت سے اس کے چہرے کو ہلکا سا تھپکا۔

"بدمعاش!!۔۔۔تو رشتہ کب لیجاؤں؟"

"اوہو مسز جاوید زرا آرام سے پہلے لڑکی تو پٹا میرا مطلب منالوں!" عظمیٰ بیگم کی آنکھیں دکھانے پر وہ پڑبڑا کر بولا تھا۔

"اور کب سرانجام دے گے یہ نیک کام آپ؟"

"ایک دو دن تک!!" وہ مسکرا کر بولا۔

"کچھ زیادہ ہی جلدی نہیں شہزادے صاحب کو؟" انہوں نے مسکرا کر سوال کیا تھا۔

"دیکھیے میں نے ناسب کچھ ڈیسائیڈ کر لیا ہے۔۔کل یا پرسوں میں اسے پرپوز کروں گا،اس کے بعد آپ رشتہ لیکر جائے گی اس کے گھر۔۔۔میرا بی۔ایس مکمل ہوتے ہی

All Rights Reserved by Novels lounge

منگنی ہو گی اور دو سال تک شادی۔۔۔وہ فائنل ائیر اسی گھر میں آکر مکمل کرے گی۔۔۔"اس کی بات سنے عظمیٰ بیگم کا منہ کھل گیا تھا۔

ان کا بیٹا کچھ زیادہ ہی آگے کی تیاری کیے بیٹھا تھا۔

"معتسیم!!" وہ شاک سے بولی

"کیا؟"

"تمہارے باپ کو بتاؤں؟" انہوں نے آبرو اچکائے سوال کیا

"اتنی جلدی ہے رشتہ لیجانے کی تو ضرور!" وہ مسکرایا۔۔۔ عظمیٰ بیگم نے سر نفی میں ہلایا

"شرم۔۔۔"

"وہ کیا ہوتی ہے؟"اس نے حیرانگی سے آنکھیں پھیلائیں سوال کیا

All Rights Reserved by Novels lounge

"اچھا سب باتیں بعد میں۔۔۔ لیکن پہلے میں خود اس سے ملوں گی اور جانچوں گی۔۔۔ اگر لڑکی مجھے پسند آئی تو ہی بات آگے بڑھے گی!" وہ کچھ سنجیدگی سے بولی

"افففف!! میں بھی کہوں آپ اتنی جلدی کیسے مان گئی۔۔۔ مجھے اچھے سے اپنی باتوں میں لپیٹ کر اب صحیح معنوں میں دیسی ماما بنی ہے آپ!" وہ شرارت سے بولا اور وہ مسکراتی یونہی اس کی باتوں کو سنتی رہی۔

انگلی پر رکھے سفید پاوڈر کو ناک کے ذریعے اندر کھینچے ان تینوں کو دیکھ مسکرائی تھی۔۔۔ یونیورسٹی کی بیک سائڈ جہاں سٹور روم واقع تھا۔۔۔ یہاں سٹوڈنٹس کبھی بھی نہیں آیا کرتے تھیں۔

دعا، آئزہ اور زرتاشہ تینوں مسکراتی، مسرور سی اس پاؤڈر کو سونگھ رہی تھی۔

"کم آن گرلز اٹس ٹائم ٹو لیو!" وہ سپاٹ لہجے میں بولی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"یار کانٹ آئی گیٹ اینی مور؟(یار کیا مجھے اور نہیں مل سکتی؟)" آئزہ نے منہ بسورے سوال کیا۔

"منی بیبز(پیسہ میری جان)" صوفیہ کے جواب پر اس نے ایک گہری سانس کھینچی تھی۔

"اب جلدی کرو۔۔۔ حسان چلا گیا ہے۔۔۔ ہم بھی نکلے!" اب کی بار آواز زرا سی سخت ہوئی تھی۔

"اوکے!" وہ تینوں بھی منہ بناتی اس کے پیچھے نکل گئی تھی۔

"تو شیور ہے تجھے یہ کرنا ہے؟" حمزہ نے ایک آخری بار اس سے سوال کیا تھا۔

"ہاں! اور اب پلیز مجھے ڈرامت۔۔۔" معتسیم نے اسے آنکھیں دکھائی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"پھر بھی یار سب کے سامنے ؟اگر اس نے انکار کر دیا؟ یا تھپڑ مار دیا؟ پھر وہ آلریڈی کہی کمیٹیڈ ہوئی تو؟" حمزہ نے ایک ساتھ کئی خدشات پیش کیے۔

"افف حمزہ بکواس نہ کر۔۔۔۔۔۔۔۔اور یہ حسان کہاں ہے؟"

"کیا کسی نے مجھے یاد کیا؟" حسان مسکراتا ان کی جانب بڑھا۔

"کہاں رہ گئے تھے تم؟ میں یہاں پینیک ہو رہا ہوں اور تو غائب ہے عجیب!" معتسیم نے گلہ کیا۔

"اچھا نالا لے اب تو آ گیا نا۔۔۔وہ مام سے ملنے گیا تھا کام تھا۔۔۔ویسے اس کا نام تو بتا دے مجھے۔" حسان اس کے بٹنز کو ٹھیک کرتا بولا۔

"سرپرائز!" معتسیم گہرا مسکرایا۔

"اب مجھ سے چھپائے گا؟" حسان نے برا مناتے بولا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"چھپا نہیں رہا۔۔۔ابھی کچھ دیر میں جان جائے گا تو بھی۔۔۔" معتسیم نے آنکھ مارے گلاب کا پھول ہاتھ میں اٹھایا اور گہری سانس بھری تھی۔

"میری می!" اس کے سامنے گھٹنے کے بل بیٹھا پھول اس کی جانب بڑھائے وہ مسکرا کر بولا تھا۔

پوری کلاس آنکھیں اور منہ کھولے اسے دکھ رہی تھی جبکہ ماورا کے چہرے کا رنگ اڑا ہوا تھا۔

ابھی دس منٹ پہلے ہی وہ تین سینئیرز اس کی کلاس میں آئے تھے۔۔۔ نجانے کیسے سینیرز تھے جنہیں آدھا سمسٹر گزر جانے کے بعد ریگنگ یاد آئی تھی۔ یہ دعا کا کہنا تھا۔

مگر اس کی نظر تو صرف اس پر ٹکی تھی جو اسے کچھ پریشان سا لگ رہا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

بلآخر خود کو کمپوز کیے اس نے ماورا کو پکارا تھا جو یوں اپنے پکارے جانے پر گھبرا سی گئی تھی۔

اپنی تمام دوستوں اور کلاس کے سٹوڈنٹس کو دیکھتی وہ شش و پنج کی حالت میں ڈائس کی جانب بڑھی تھی۔

نجانے وہ اسے کیا کرنے کو کہتے۔۔۔ کیا گانا گواتے یا پھر ڈانس ؟ڈانس سوچ کر ہی اس نے جھرجھری لی تھی۔۔۔ گانا تو پھر بہتر تھا۔۔۔

اپنی انہی سوچوں میں غلطاں اس کی آنکھیں معتسیم کو یوں اپنے سامنے بیٹھے دیکھ پھیلی تھی۔

پوری کلاس تو اپنی جگہ شاک مگر صوفیہ نے جس طرح خود کو گرتے گرتے سنبھالا تھا یہ وہی جانتی تھی۔۔۔ اسے یقین نہیں آیا تھا۔

"مم۔۔۔ میں ؟"

All Rights Reserved by Novels lounge

"ماورا تمہارا نام ہی ہے نا؟" معتسیم نے آبرو اچکایا تھا۔

ایک نظر تمام کلاس پر ڈالے، ان کی معنی خیز نگاہوں سے کنفیوز ہوتی، وہ نم آنکھوں سے معتسیم کو گھورتی وہاں سے فورا بھاگی تھی۔

"اب اس میں رونے والی کیا بات تھی؟" حمزہ نے حسان کے کان میں پوچھا جس نے کندھے اچکائے تھے۔

"ایکسپیکٹڈ ری۔ ایکشن!" معتسیم کو یہی امید تھی۔

"تم پر میری ایک سٹوڈنٹ کو ہراس کرنے کا الزام ہے معتسیم آفندی!" سپاٹ لہجے میں وہ دونوں بازو ٹیبل پر ٹکائے اسے گھور رہے تھے جو شریف بچہ بنا سر جھکائے ان کے سامنے بیٹھا تھا۔۔۔ جبکہ اس کے بائیں جانب وہ نم آنکھوں سے اسے گھور رہی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"یہ الزام سراسر الزام ہے۔۔۔ میں نے تو بس زرا سی اظہارِ محبت کی تھی!" تڑپ کر سر اٹھائے وہ بولا

"یونی میں، سب کے سامنے۔۔۔ کلاس روم میں؟ سب لوگ میرے بارے میں کیا سوچتے ہوگے کہ کس کردار کی ہوں میں۔" وہ پر شکوہ لہجے میں بولی تھی۔

"مطلب تمہیں رشتے سے اعتراض نہیں لوگوں سے ہے؟" وہ چہک کر بولا

"سر!" وہ شکایتی انداز سے سر حمدانی کی جانب مڑی۔

"معتسیم آفندی تم میرے سامنے ہی میری سٹوڈنٹ کو ہراساں کر رہے ہو اور پھر پوچھتے ہو کہ تم نے کیا کیا؟"

"سر!" اب کی بار اس نے انہیں شکایتی انداز میں دیکھا تھا جس پر وہ مسکراہٹ چھپا گئے۔

"تو ماورا آپ کیا چاہتی ہے بیٹا؟" انہوں نے محبت سے اس سے پوچھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"انہیں کہیے سب سے کہے کہ یہ صرف مزاق تھا اور یہ مجھے بہن مانتے ہیں!" اس کی بات سن کر معتسیم مزید تڑپ اٹھا تھا۔

"ہاں تو بھئی۔۔۔"

"مر جاؤں گا، مٹ جاؤں گا یہ گناہ نہیں کروں گا!" وہ سر حمدانی کی بات کاٹتا بولا۔

"میرا دماغ خراب ہے جو تمہیں اپنی بہن مانوں؟ حد ہے بھئی۔۔۔ مجھے کیا ان ناکام عاشقوں جیسا سمجھ رکھا ہے جو پہلی محبت نا ملنے پر غمزدہ ہو جائے اور پھر اس کے بچوں کے ماموں بن جائے؟" وہ کلس کر بولا تھا۔

"ویسے ماموں کی جگہ پاپا بن سکتا ہوں اگر تم مان جاؤ!" اس کی بات پر جہاں ماورا سرخ ہوئی تھی وہی سر حمدانی نے اسے غصے سے گھورا تھا۔ بھلے جتنی مرضی فرینکنیس صحیح مگر ایسی بات انہیں سخت ناگوار گزری تھی۔

"معتسیم!" ان کا سخت لہجہ معتسیم کو اس کے بے اختیار لہجے کا احساس دلا گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"سس۔۔۔ سوری سر۔۔۔مائی مسٹیک آئندہ سے نہیں ہو گا ایسا!" وہ سر جھکائے شرمندہ سا بولا۔

"اس سے پوچھے اسے مسئلہ کس چیز سے ہے میرے پرپوز کرنے سے یالوگوں سے؟" وہ دوبارہ ماورا کو دیکھتے بولا تھا۔

"دونوں سے!" وہ نظریں پھیرے بولی۔

"دیکھو تم۔۔۔"

"معتسیم تم باہر جاؤ مجھے بات کرنے دو اس سے!" سر حمدانی شائد ماورا کی ہچکچاہٹ سمجھ چکے تھے اسی لیے معتسیم کو جانے کو بولا۔

"مگر۔۔۔ مگر سر!" معتسیم سے کچھ بولنا چاہا جب سر نے ہاتھ اٹھائے اسے بولنے سے روکا اور باہر جانے کا اشارہ کیا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اور سنو باہر دروازے پر مت رکنا چلے جانا میں بلالوں گا تمہیں خود میسج کر کے۔"

اسے دروازے سے باہر جاتے دیکھ وہ بولے تھے۔

"اوئے کیا بنا؟" باہر آتے ہی اسے حسان اور حمزہ نے گھیر لیا تھا۔

"ہراسمنٹ کا الزام لگایا محترمہ نے مجھ پر!"

"ہیں!!!" اس کے جواب پر دونوں کے منہ کھل گئے تھے۔

"ہاں تو اب شریف لڑکی کو یوں سرے عام پھول پیش کرے گا تو وہ گلے تو لگنے سے رہی۔" حمزہ تڑخ کر بولا تھا

"آئیڈیا کس کا تھا اسے یوں پرپوز کرنے کا؟" معتسیم نے اسے تیکھی نگاہوں سے گھورا تھا۔

"بٹ سیریسلی معتسیم میں واقعی تم سے یہ ایکسپیکٹ نہیں کر رہا تھا۔۔۔ مینز کہ تم اور ایسا کچھ۔۔۔ سیریسلی انبلیوایبل!" حسان بھی حیران کن انداز میں بولا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

کوریڈور کراس کرتے وہ لوگ یونہی اسے چھیڑنے میں مصروف تھے جب اسے سر حمدانی کا میسج آیا تھا۔

"ماورا بچے اب بتائے کیا پرابلم ہے؟ آپ مجھ پر ٹرسٹ کر سکتی ہے!" سر حمدانی کے پر شفقت انداز پر اس کی آنکھیں بھیگی تھیں۔

"میں۔۔۔میں ایک یتیم و مسکین لڑکی ہوں سر، جس کی پرورش اس کے تایا تائی نے بڑی محبت سے کی ہے۔۔۔مجھے سگی اولاد سے بڑھ کر چاہا ہے، ہمیشہ ان سے آگے رکھا۔۔۔جانتے ہیں بچپن سے ہی یہی سنتی پلی بڑھی ہوں کہ بھئی دیکھ لو پرائی اولاد ہے، پرورش کرنا کوئی آسان کام نہیں۔۔۔چچیاں، پھوپھو۔۔۔سب خاندان جب تائی اماں سے کہتا کہ غیر اولاد ہے کہی کل کو کوئی غلط قدم نا اٹھالے، نظر رکھا کرو تو جانتے ہیں وہ کیا کرتی؟ وہ مسکراتی اور بولتی۔۔۔ماورا تو میری اولاد ہے، اس کی پرورش میں نے کی ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ ایسا کوئی کام نہیں کرے گی جس سے اس کی تائی

All Rights Reserved by Novels lounge

اماں کا سر جھکے، اس کے تایا ابو لوگوں میں مزاق یا طنز کا نشانہ بنے۔۔۔ اور آج یہ سب؟ لوگ، خاندان۔۔۔ سب انہیں کوسے گے، وہ بے اعتبار ہو جائے گی اور ان کا اعتبار نہیں کھو سکتی میں!" ٹپ ٹپ کرتے آنسو اس کی گود میں موجود ہاتھوں پر گرے تھے۔

سر حمدانی نے ایک لمبی سانس کھینچی تھی۔

"ٹھیک ہے آپ جائے اور فکر مت کرے میں ہوں نا۔۔۔ آپ کا ٹیچر ہوں بالکل آپ کے باپ کی طرح میں ہینڈل کرلوں گا سب!" اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے وہ دھیما سا مسکرائے تھے۔

"مگر وہ سب سٹوڈنٹس۔۔۔" اس نے نظریں اٹھائے سوال کیا۔

"فلحال تو آپکی کلاس کے تمام سٹوڈنٹس کو آف ہو چکا ہے اور مجھے امید ہے کہ آپ کی کلاس کا کوئی بھی سٹوڈنٹ اس وقت کیمپیس میں نہیں ہو گا۔۔۔ باقی بعد کی بات تو

All Rights Reserved by Novels lounge

ویک اینڈ آرہا ہے۔۔۔منڈے تک سب ہینڈل ہو جائے گا!" وہ تحمل سے بولے تھے۔

"وعدہ؟" اس نے بے یقین نگاہوں سے پوچھا۔

"وعدہ!!" ان کی بات پر وہ مسکرائی تھی اور دروازے کی جانب بڑھی تھی۔

اس کے نکلتے ہی انہوں نے معتسیم کو میسج کیا تھا۔

سیڑھیاں اترتے اس کی نظریں بے ساختہ سیڑھیاں چڑھتے معتسیم سے جا ٹکرائی تھی۔۔۔ایک لمحے کا یہ ٹکراؤ، نظریں پھیرے وہ وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔کوریڈور سے گزرتے اسے حسان اور حمزہ نظر آئیں تھے۔۔۔جنہیں دیکھتے ہی اس کے پیر کانپنے لگ گئے تھے۔۔۔وہ دونوں بھی اس کی حالت کا اندازہ لگاتے، بنا کوئی تاثر دیے وہاں سے نکل گئے تھے۔

پرسکون مگر گہری سانس خارج کیے وہ وہاں سے نکل چکی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تو اب بتاؤ برخودار تم کیا کہتے ہو؟" سر حمدانی اس سے تمام بات ڈسکس کر چکے تھے۔

"میں کیا بولوں؟ آپ بتائیے کہ اب میں کیا کروں؟ میں نے تو بیٹھے بیٹھائے اسے مشکل میں پھنسا دیا!" وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتے بولا۔

"ایک تجویز ہے اگر تمہیں پسند آجائے؟"

"جی ضرور سر کہیے!" وہ خوش ہوا۔

"یہ سب اتنی جلدی اور پھر بابا!!" وہ پریشان ہوا سر کی تجویز سن کر

"کیا مطلب؟ کیا تمہارا باپ نہیں جانتا تمہارے حالِ دل کو؟" ان کے پوچھنے پر اس نے نفی میں سر ہلایا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تو تمہیں کس بات کی آگ لگی تھی؟ کہی بھاگی جا رہی تھی وہ؟" انہوں نے لطیف سا طنز کیا۔

"ماما جانتی ہے" وہ برا مناتے بولا۔

"بڑا احسان کیا لارڈ صاحب نے۔" ایک اور میٹھا طنز۔

"اچھا نا اب سوچے بابا کو کیسے منائے؟ مجھ سے نہیں ہو گا!" وہ ہاتھ آپس میں مسلتا بولا۔

سر حمدانی نے فقط سر افسوس سے ہلایا تھا۔

"باپ سے بات کرنے کی ہمت نہیں اور چلے ہے موصوف عشق و محبت کے عہد و پیمان نبھانے۔" ایک اور میٹھا طنز جس پر وہ جی بھر کر بدمزہ ہونے کے ساتھ ساتھ شرمندہ بھی ہوا تھا۔

"جاؤں میں؟" اس نے جانا ہی بہتر سمجھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تمہاری آرتی اتارنے سے تو رہا میں۔۔۔ جاؤ۔۔۔" وہ کلس کر بولے۔

معتسیم نے بھی فلحال جانا ہی بہتر سمجھا۔

"اور بھئی کیا بنا؟" اسے کلاس روم کی جانب جاتے دیکھ حمزہ نے بیچ راہ میں جکڑ لیا تھا۔

"تجھے جاننے کا زیادہ شوق ہے؟" معتسیم نے مسکرا کر پوچھا۔

"ہوں!" حمزہ نے دانت دکھائے سر ہلایا۔

"شٹ اپ!۔۔۔ کلاس میں بیگ لینے جا رہا ہوں۔۔۔ یہ چابی پکڑ اور بائیک نکال۔۔۔ آیا ابھی۔" اس کی جانب چابی اچھالتا وہ کلاس کی جانب چلا گیا تھا۔

بیگ میں کتاب رکھتے اس نے زپ لاک کی تھی جب وہ کھٹکے کی آواز پر مڑا اور سامنے کھڑی صوفیہ کو دیکھ حیران ہوا۔

"صوفیہ تم اس وقت یہاں؟" رسٹ واچ پر ٹائم دیکھتا وہ حیران ہوا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

فرسٹ سمسٹر کی کلاس کو ختم ہوئے تین گھنٹے ہو چکے تھے۔

اس نے دوبارہ صوفیہ کی جانب دیکھا جس کی آنکھیں سرخ، لال انگارہ ہوئی پڑی تھی۔

"صوفیہ!" اس کی حالت دیکھ وہ کچھ پریشانی سے اس کی جانب بڑھا۔

"تم ایسا کیسے کر سکتے ہو معتسیم؟ تم میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو؟۔۔۔ کیسے؟" اس نے خود پر ضبط کیے سوال کیا۔

"ایکسکیوز می؟" معتسیم نے اسے عجیب نگاہوں سے دیکھا۔

"تم نے مجھے دھوکا دیا۔۔۔ یو چیٹ می۔۔۔ ہاؤ ڈیئر یو ٹو ڈو دس ود می؟" اونچی آواز میں چلاتی وہ اسکے گریبان تک جا پہنچی تھی جبکہ معتسیم اس کی اس حرکت پر بھوکلا گیا تھا۔

"واٹ دا ہیل صوفیہ۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔ بی ان یور لمیٹس!" اپنا گریبان چھڑواتا وہ دو تین قدم پیچھے ہوا

All Rights Reserved by Novels lounge

گہرے سانس بھرتی خود کو پر سکون کیے وہ دوبارہ معتسیم کی جانب متوجہ ہوئی تھی جو اسے ابھی تک بے یقین نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

"اوکے۔۔۔ لسن۔۔۔ پلیز معتسیم!" دونوں ہاتھ اٹھائے وہ خود کو پر سکون ظاہر کرتی بولی تھی۔

"آئی۔۔۔ آئی لو ویو معتسیم۔۔۔ آئی رئیلی لو ویوں معتسیم۔۔۔ ناجانے کب سے۔۔۔ آئی ڈونٹ نو بٹ آئی رئیلی ڈو۔۔۔ پلیز معتسیم میرے ساتھ ایسا مت کرو۔۔۔ وہ ماورا اس میں کیا ہے معتسیم؟ کچھ بھی نہیں۔۔۔ آئی ایم مچ بیٹر دین ہر۔۔۔ پلیز اسے چھوڑ دو معتسیم۔۔۔ آئی لو ویو۔۔۔ پلیز ڈونٹ ڈو دس ود می۔۔۔ میں، میں نہیں برداشت کر پاؤں گی۔۔۔ تمہیں اس کے ساتھ۔۔۔ نہیں ہرگز نہیں۔۔۔ اینڈ آئی نو یو ٹو۔۔۔ تم بھی مجھ سے محبت کرتے ہو۔۔۔ بس تمہیں ابھی تک احساس نہیں ہوا۔۔۔ اور وہ ماوراوہ محبت نہیں ہے معتسیم۔۔۔ محبت نہیں، وہ تو فقط ایک اٹریکشن ہے۔۔۔ ہو جاتی ہے ایسی چھوٹی موٹی اٹریکشن۔۔۔ ہو جاتا ہے کرش، آجاتا ہے پسند کوئی نا کوئی۔۔۔ مگر محبت۔۔۔ محبت تو صرف تمہیں مجھ سے کرنی تھی

All Rights Reserved by Novels lounge

معتسیم مجھ سے۔۔۔ یہ ماورا۔۔۔ماورا نہیں۔۔۔ میں معتسیم۔۔۔ پلیز اسے چھوڑ دو!۔۔۔" وہ پاگلوں کی طرح بڑبڑائے جا رہی تھی جبکہ معتسیم کی آنکھیں پھیل گئیں تھی اس کی یہ باتیں سن کر۔

"انففف صوفیہ! کیا بکواس کیے جا رہی ہو تب سے میں تم سے نہیں ماورا سے محبت کرتا ہوں یہ بات جتنی جلدی ہو سکے اتنی جلدی اپنے دماغ میں بٹھالو ابھی تک میں تمہیں حسان کی سسٹر کی وجہ سے ٹریٹ کر رہا تھا۔ آئندہ سے ایسی فضول گوئی سے پرہیز کرنا اور میرے سامنے آنے سے بھی!" اسے سپاٹ مگر سخت لہجے میں سمجھاتا وہ اس کی سائڈ سے گزرتا دروازہ پار کر گیا تھا۔

ٹیبل سے ڈسٹر اٹھائے زور سے زمین پر مارے وہ اونچی آواز میں چلائی تھی۔

"ماورا بیٹا کھانا کیوں نہیں کھا رہی ٹھیک ہے؟" اسے کھانے کے ساتھ کھیلتے دیکھ تایا ابو نے پریشانی سے سوال کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"کیا ہوا بچے کچھ پریشان لگ رہی ہو؟" وہ اس کی شکل دیکھ کر بے چین ہوئے۔

"نن۔۔۔ نہیں۔۔۔ کک۔۔۔ کچھ نہیں" وہ زبردستی مسکرائی اور چاول کا چمچ منہ میں ڈالا۔

"بھئی کسی لڑکے وڑکے کا چکر تو نہیں؟" چچی کی بات پر اسے بری طرح سے کھانسی ہوئی تھی۔

"بیگم!" چاچا نے انہیں گھورا تھا۔

"بیٹا پانی پیو!" تائی اماں نے فوراً گلاس اس کے آگے رکھا تھا۔۔۔ سامنے بیٹھے تقی نے غصے سے اسے دیکھا تھا۔

وہ اس کے ماں باپ تھے مگر اس سے زیادہ انہیں اس یتیم کی فکر لگی رہتی تھی۔

"میری جان آرام سے اور جواد اپنی بیوی کو سمجھا دوں آئندہ سے میری بیٹی کے بارے میں ایسی بکواس کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا!" تایا جان کی سخت آواز پر جواد

All Rights Reserved by Novels lounge

صاحب نے غصے سے اپنی بیوی کو گھورا تھا۔۔۔جو منہ بناتی کھانے کی جانب متوجہ ہو گئی تھی۔

"ایکسکیوزمی!" چچی کی بات پر غمزدہ ہوتی، وہ اجازت لیتی وہاں سے چلی گئی تھی۔

تایا ابو اور تائی امی نے افسوس سے اس کی پشت کو دیکھا تو اور پھر ان لوگوں کو جو اپنے تھے۔۔۔تائی نے ایک افسردہ نگاہ اس عورت پر ڈالی جو ڈرامے میں موجود یتیم و مسکین پر ہوئے ظلم پر خوب روتی مگر حقیقی میں خود کسی یتیم کے کردار پر کیچڑ اچھالنے سے زرا بعض نہ آئی۔

"صوفیہ!" حسان اس کے کمرے میں داخل ہوتا حیران ہوا۔

پورا کمرہ ٹوٹا بکھرا پڑا تھا۔۔۔یوں مانو جیسے کوئی طوفان آیا ہو۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"صوفیہ میری جان یہ سب؟" حسان تڑپ کر اس کی جانب بڑھا جس کے پاس کچھ سفید پاؤڈر گرا ہوا تھا جسے دیکھ وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ کیا ہے۔

"صوفیہ ادھر دیکھو میری جان۔۔۔بتاؤ مجھے کیا ہوا؟" اس نے اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھاما تھا

"وہ۔۔۔وہ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا ہے بھائی؟ میں اس سے محبت کرتی ہوں۔۔۔بہت محبت۔۔۔ مگر وہ۔۔۔اس نے میری قدر نہیں کی، میری محبت کی قدر نہیں کی۔۔۔مجھے ٹھکرا دیا اس نے۔۔۔وہ اس (گالی) کے لیے۔۔۔میں چھوڑوں گی نہیں اسے مار ڈالوں گی اسے۔۔۔جان سے مار ڈالوں گی اسے۔۔۔کسی کو نہیں چھوڑوں گی!" وہ سرخ انگارہ نگاہوں سے حسان کو گھورتی بولی۔

"کون صوفیہ؟ کس سے محبت کرتی ہو؟ کس نے ٹھکرایا مجھے بتاؤ۔۔۔میں ہوں نا تمہارا بھائی۔۔۔دیکھنا اسے تمہارے قدموں میں لے آؤں گا!" حسان اس کی بات سنتا خوفزدہ ہوا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"کیا سچ میں؟" اس نے پر امید لہجے میں سوال کیا۔

"ہاں بالکل میری جان۔۔۔ بتاؤ مجھے کون ہے وہ۔۔" حسان وعدہ کرتے بولا تھا۔

"معتسیم!! مجھے وہ چاہیے۔۔۔ مجھے معتسیم چاہیے بھائی، وہ میرا ہے نا کہ اس ماورا کا اسے مجھے دے دے۔ جانتے ہو میں نے اس سے اظہارِ محبت کیا مگر اس نے ٹھکڑا دیا۔۔ اس نے مجھے، مجھے ٹھکڑا دیا!" انگلی سے اپنی جانب اشارہ کرتی وہ بولی

"معتسیم؟" حسان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

وہ شخص جس سے اس نے زندگی میں سب سے زیادہ نفرت کی تھی، اس کی بہن اسی کی عاشق نکلی اور اس نے اسے ٹھکڑا دیا۔

حسان کی آنکھوں میں غصہ اترنا شروع ہو گیا تھا۔۔۔ ماورا کو دیکھ کر اسے معتسیم کی پسند پر ہنسی آئی تھی۔۔۔ ایک عام اور سادہ نقوش کی حامل اس لڑکی میں کچھ نہیں تھا کچھ بھی نہیں۔۔۔ حسان کو لگا تھا کہ کل کو وہ معتسیم کے مقابلے میں ایک خوبصورت

All Rights Reserved by Novels lounge

لڑکی کو ہمسفر کو چن کر اسے نیچے دکھائے گا۔۔۔ مگر معتسیم نے اس کی بہن کو ریجیکٹ کر کے بری طرح سے اس کی انا کو ٹھیس پہنچائی تھی۔

"میری بہن کو ریجیکٹ کر کے تم نے اچھا نہیں کیا معتسیم۔۔۔ اس کا خمیازہ تمہیں بھگتنا ہو گا۔۔۔ تم صرف میری بہن کا نصیب بنو گے۔۔۔ تمہیں کسی اور کا نہیں ہونے دوں گا میں۔۔۔ تم صرف صوفیہ کے ہو!" وہ خود سے عہد کرتا خطرناک انداز میں بولا تھا۔

"کیا بات ہے کچھ پریشان لگ رہے ہیں؟" کمال صاحب کے پاس بیٹھتے انہوں نے پریشانی سے پوچھا۔

"ہوں!! مجھے لگتا ہے یونیورسٹی میں کوئی بات ہوئی ہے۔" وہ پرسوچ انداز میں بولے۔

"مطلب؟" انہوں نے ناسمجھی سے سوال کیا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"آج ماورا بیٹی کھانے کی ٹیبل پر کافی پریشان سی تھی۔۔۔اور پھر مجھے شام میں اس کے ٹیچر کی کال آئی تھی انہوں نے کل مجھے ملنے کو بلوایا ہے۔۔۔اب نجانے کیا بات ہے۔۔۔بہت پریشانی ہو رہی ہے۔۔۔لڑکی ذات کا سوال ہے۔۔۔ عجیب وسوسے دل میں خیال کیے ہوئے ہیں!" وہ کچھ پریشانی سے بولے۔

آپ فکر مت کرے کمال۔۔۔یقیناً کوئی اور بات ہو گی۔۔۔ہماری ماورا کیسی ہے ہم دونوں جانتے ہیں۔۔۔ مگر اس وقت مجھے ماورا کی جگہ تقی کی فکر ستائے جا رہی ہے۔" وہ پریشان لہجے میں بولی

"مطلب؟" وہ سیدھے ہو کر بیٹھے۔

ان کے پوچھتے ہی تائی اماں نے ماورا کی بتائی گئی تقی کے حوالے سے تمام باتیں انہیں بتا دی تھی۔

کمال صاحب نے پریشانی سے ماتھا مسلا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"آپ فکر مت کرے۔۔۔ کرتا ہوں اس کا علاج بھی میں۔۔۔ بس پہلے ماورا کا جو بھی مسئلہ ہے وہ حل ہو جائے۔" وہ تسلی آمیز لہجے میں بولے تھے۔

"بابا!" گلا کھنکھارتے اس نے دروازہ ناک کیا تھا۔

"ارے معتسیم بچے آؤ!" وہ جو اپنی فائل میں بری طرح سے غرق تھے، اسے آتا دیکھ مسکرائے۔

"وہ۔۔۔وہ یہ۔۔۔یہ آپ کو دینا تھا۔" اس نے فوراً موبائل ان کی جانب بڑھایا۔

"یہ کیا؟" نگاہ اٹھائے سوال ہوا۔

"وہ میرے سر کو آپ سے بات کرنی ہے۔" گلا تر کرتا وہ بولا۔

"اس وقت؟" وہ گھڑی کو گیارہ کا ہندسہ پار کرتے دیکھ چونک کر بولے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"جی ضروری ہے۔" وہ مؤدب سا بولا۔

"ہمم ٹھیک!" سر اثبات میں ہلائے انہوں نے موبائل تھاما۔

"ہمم

اچھا

ٹھیک

چلے صحیح

کل صبح گیارہ بجے؟

چلے جیسا آپ مناسب سمجھے!"

معتسیم کو نگاہوں میں رکھے انہوں نے جواب دیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تمہارے ٹیچر نے کل بلایا ہے پیرنٹس ٹیچر میٹنگ کے لیے۔۔۔ کیا تم جانتے ہو کیوں؟" انہوں نے کڑی نگاہوں سے اسے گھورتے سوال کیا۔

"نن۔۔۔ نہیں!" وہ سنبھل کر بولا۔

"ہمم ٹھیک!" انہوں نے ہنکارہ بھرا۔

ان سے موبائل لیے وہ جلدی سے باہر کی جانب بھاگا جبکہ آفندی صاحب دوبارہ سے فائل کی جانب متوجہ ہو گئے۔

"بابا!" وہ جاتے جاتے پلٹا۔

"ہمم؟" فائل پر سے نظریں ہٹائے اس کی جانب دیکھا۔

"آپ آج کل کچھ پریشان رہتے ہے۔۔۔ کیا سب کچ ٹھیک ہے نا؟" اس کے پوچھنے پر وہ مسکرا دیے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

اولاد بھی کیسی انمول شے ہوتی ہے نا۔۔۔ان کے الفاظ ہی فقط ماں باپ کو ایک نئی طاقت دے دیتے ہیں۔۔۔انہیں پھر سے جوان اور مضبوط بنا دیتے ہیں۔۔۔

"نہیں میری جان کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔تم جاؤ سو جاؤ۔۔۔اور سنو۔۔۔اب سو جانا موبائل استعمال مت کرنا!" انہوں نے مسکرا کر تنبیہ کی۔

"اوکے ٹھیک! مگر ایک بات یاد رکھیے گا جب بھی زندگی میں کوئی پریشانی ہو تو اپنے بیٹے سے ضرور شئیر کیجیے گا۔میں آپ کا سہارا، آپ کا کندھا بننا چاہتا ہوں۔۔۔بوجھ نہیں!" اس کے ان چند الفاظوں نے پھر سے آفندی صاحب میں ایک نئی اور تازہ روح پھونک دی تھی۔

"اوکے۔۔۔اب تم جاؤ۔۔۔سو جاؤ۔۔۔شب بخیر!" وہ مسکرائے تو وہ بھی مسکراتا سٹڈی کا دروازہ پار کر گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

اس کے جاتے ہی وہ دوبارہ سا سخت وسپاٹ چہرہ لیے فائل کی جانب متوجہ ہو گئے تھے۔۔۔یہ گینگ تو دن بدن مضبوط ہوتا چلا جا رہا تھا۔۔۔ضرور اس گینگ کی پشت پناہی کوئی بڑا گینگ کر رہا تھا۔

"چھوڑوں گا تو میں کسی کو بھی نہیں!" انہوں نے خود سے جیسے عہد کیا۔

کمرے میں موجود وہ تینوں نفوس اس وقت بالکل خاموش تھے۔۔۔جہاں جاوید آفندی گہری سوچ میں مبتلا تھے وہی کمال صاحب کا سر جھکا ہوا تھا۔۔۔سر حمدانی دونوں کا گہری نگاہوں سے جائزہ لینے میں مصروف تھے۔

"میری بیٹی اس تمام قصے میں کس حد تک انوالو ہے؟" کمال صاحب نے بلآخر خاموشی توڑی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"یہ سب یک طرفہ ہے اس کا اس سب قصے میں کوئی عمل دخل نہیں!" ان کی پریشانی بھانپتے سر حمدانی بولے تھے۔

"تو بس میری جانب سے انکار سمجھیے۔۔۔مجھے میری بیٹی کا رشتہ کسی انجان انسان سے نہیں کرنا اور ایسے انسان سے تو بالکل بھی نہیں جو بھرے مجمعے میں اس کی عزت کا جنازہ نکال دے فقط اپنی منہ زور خواہشات پر۔۔۔ نجانے کیسی تربیت کی گئی ہے اس کی جسے عورتوں کی عزت کرنا نہیں آتا۔۔۔میری بچی کو اس کے کردار کو اس نے لوگوں کی گپ شپ کا موضوع بنا دیا۔۔۔اور معاف کیجیئے کا میں اپنی بیٹی کو اندھے کنویں میں نہیں دھکیل سکتا!!۔۔۔ویسے بھی ہم نے اس کا رشتہ اس کی پھوپھو کے ہاں طے کر دیا ہے۔" اپنی جگہ سے اٹھتے کمال صاحب ان کے سروں پر بم پھوڑتے وہاں سے نکل چکے تھے۔

"اس کو میں چھوڑوں گا نہیں!" اپنے خیال میں معتسیم کو کوستے جاوید آفندی نے دانت پیسے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

سر حمدانی گہری سانس بھر کر رہ گئے تھے۔

"بھائی میرے بیٹھ جا سکون سے کیا ہو گیا ہے تجھے؟" اسے یہاں وہاں چکر لگاتے دیکھ حمزہ چڑ کر بولا تھا۔

"نجانے کیا ہوا ہو گا؟ کیا بات ہوئی ہو گی؟ بابا تو تب سے مجھے بس گھورے جا رہے تھے جب سے سر حمدانی کی کال آئی تھی۔۔۔ اب سر نے معلوم نہیں بات کیسے کی ہو گی۔۔۔ یارر!!" یہاں سے وہاں چکر کاٹتا وہ خود سے بولتا جھنجھلا اٹھا تھا۔

"معتسیم یہ لے ڈیو پی!" اچانک حمزہ نے پاس پڑا سوڈا کا کین اس کی جانب اچھالا تھا۔

"اس کا کیا کروں؟" معتسیم نے ابرو اچکایا

"اپنے اندر کا ڈر ختم کر۔۔۔ کیونکہ کے ڈر کے آگے جیت ہے!" حمزہ کی اس فضول بات پر معتسیم نے اسے گھورا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ہاہاہاہا۔۔۔سو فنی!" معتسیم طنزیہ ہنسا تھا۔

"تو بھی کچھ بول۔۔۔کب سے چپ کا روزہ رکھے بیٹھا ہوا ہے!" اب کی بار وہ حسان کو دیکھ چڑ کر بولا تھا۔

"میں؟ میں کیا بولوں؟ مجھے تو ابھی تک تمہارے لیے گئے فیصلے کی سمجھ نہیں آئی۔۔۔"

"مطلب؟"

"مطلب کہ دیکھ نا یار۔۔۔ابھی تو نے بی۔ایس کمپلیٹ نہیں کیا، اس کے بعد ہائیر ایجوکیشن۔۔۔پھر آگے جاب۔۔۔اور ایسے میں یہ نیا جھنجھٹ۔۔۔مطلب کے دنیا میں کونسا لڑکیوں کی کمی ہیں، یا تمام لڑکیاں ختم ہو گئی ہیں جو تو اس لڑکی کے پیچھے پڑ گیا ہے۔۔۔میری مان تو چھوڑ اسے۔۔۔اپنے فیوچر پر دھیان دے۔۔۔ویسے بھی یو ڈیزرو و بیٹر۔۔۔اس سے زیادہ اچھی اور خوبصورت لڑکی مل جائے گی تجھے۔۔۔کیا

All Rights Reserved by Novels lounge

فرق پڑتا ہے؟" حسان کا انداز بھلے نارمل تھا مگر الفاظ ذو معنی تھے جنہیں سمجھنے سے معتسیم فلحال قاصر تھا۔

"یار حسان میں جانتا ہوں کہ تجھے میری فکر ہے مگر میں۔۔۔ میں تجھے وہ فلنگز۔۔۔ تو ان فیلنگز کا اندازہ نہیں لگا سکتا جو اسے دیکھ کر میں نے محسوس کی ہے۔۔۔ میرا دل۔۔۔ آہ میں کیسے سمجھاؤں تجھے یہ سب۔۔۔ تو نہیں سمجھے گا۔۔۔ کوئی نہیں سمجھے گا۔۔۔ اور جہاں تک بات رہی فیوچر کی تو میں کونسا ابھی شادی کا کہہ رہا ہوں۔۔۔ منگنی۔۔ نہیں نہیں نکاح کر لوں گا۔۔۔ رخصتی چند سال بعد صحیح۔۔۔ ویسے بھی مجھے منگنی پر بھروسہ نہیں!" اس کے جواب پر حسان غصہ اندر دباتا زبردستی کا مسکرایا تھا۔

وہ تینوں ابھی یونہی باتوں میں مصروف تھے جب جاوید آفندی گھر میں داخل ہوئے تھے۔

"السلام علیکم بابا!" معتسیم نے جھٹ انہیں سلام پیش کیا جو اس نے غصے بھری نگاہوں سے گھورتے بنا جواب دیے اندر چلے گئے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"مجھے کچھ برا ہونے کی بو کیوں آ رہی ہے؟" حمزہ بولا

"مجھے بھی!" حسان نے بھی فوراً جواب دیا۔

اور بہت جلد وہ برا ان کے سامنے آ گیا تھا جب جاوید آفندی نے معتسیم کی اس کے دوستوں کے سامنے اچھی خاصی لعن تعن کی تھی۔

"جاوید اب بس بھی کر دے!" عظمیٰ آفندی کو یوں اس کے دوستوں کے سامنے ان کا اسے ذلیل کرنا اچھا نہیں لگا تھا۔

"میں بس کر دوں؟ آپ جانتی بھی ہے اس بچی کے تایا نے کیا کیا سنایا ہے مجھے۔۔۔ نجانے کیسی تربیت کی ہے ہم نے اپنے بیٹے کی جس کو عورتوں کی عزت کرنا نہیں آتا، ان کی بیٹی کے کرادر کو مشکوک کر دیا لوگوں میں وجہ موضوع بنا دیا۔۔۔ جانتی ہے کتنی شرمندگی اٹھانی پڑی مجھے!" وہ غصے سے بھرے بیٹھے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ہاں کی یاناں؟" اتنی عزت افزائی کے باوجود بھی اس نے سوال کرنے کی ہمت کی تھی۔

"ماشااللہ دیکھ رہی ہے اپنے بیٹے کی غیرت؟ باپ کو اتنا ذلیل کروا کر بھی اسے سکون نہیں ملا۔۔۔ تو سنیے برخودار منہ پر انکار کیا ہے انہوں نے۔۔۔ ان کا ایک ایک لفظ تمانچے کی صورت بڑا ہے تمہارے باپ کے چہرے پر۔۔۔ اور یہ بھی کہہ کر گئے ہے کہ انہوں نے اپنی بیٹی کا رشتہ اس کی پھوپھو کے گھر طے کر دیا ہے!" جاوید صاحب کی بات مکمل ہوتے ہی جہاں معتسیم اسٹیچو ہوا تھا وہی حسان کا چہرہ چمک اٹھا تھا۔

"آپ۔۔۔ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ انہوں نے؟ انہوں نے انکار کر دیا؟" معتسیم کے الفاظ کسی سرگوشی سے کم نہیں تھے۔۔۔ اپنے اندر اٹھتے طوفان کو دل میں دبائے وہ الٹے قدموں کمرے کی جانب بھاگا تھا۔

"معتیسم۔۔۔"

All Rights Reserved by Novels lounge

"آنٹی ہم دیکھتے ہیں!" انہیں روکتا حمزہ اس کے پیچھے بھاگا تھا جبکہ حسان پر سکون سا باہر نکل گیا تھا۔ جاوید آفندی نے فقط ہنکارا بھرا تھا۔

"نی میں لٹ گئی برباد ہو گئی۔۔۔ کہی کی نہیں رہی میں۔۔۔ اس بدبخت، بے حیا، بے شرم لڑکی نے مجھے کئی منہ دکھانے قابل نہیں چھوڑا!" پھوپھو صوفہ پر بیٹھی اپنا سینہ پیٹتی اسے کوسے جا رہی تھی جو ایک کونے میں چور سی بنی کھڑی تھی۔

"آپا بتایئے تو سہی ہوا کیا ہے؟" جواد چچا نے فکرمندی سے پوچھا۔

"ارے مجھ سے کیا پوچھتا ہے اس منحوس ماری سے پوچھ جس نے پورے زمانے میں رسوا کر دیا ہمیں۔۔۔" ماورا کو گھورتی وہ پھر سے بین ڈالنا شروع ہو گئی تھی۔۔۔ چچا کی گھوری پر ماورا بھی کپکپا گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ارے آپا آپ کب آئی؟" کمال صاحب جو ابھی ابھی دفتر سے تھکے ہارے لوٹے تھے اپنی بہن کو یوں دیکھ کر حیران رہ گئے۔

"کمال۔۔۔ہائے کمال میرا بھائی۔۔۔دیکھ کیا ہو گیا؟ دیکھ آج پرائی اولاد کو پالنے کا کیا صلہ ملا ہے تجھے۔۔۔ جس نے زمانے بھر میں تجھے بدنام کر دیا۔۔۔ کالک مل دی۔۔۔ نی تو مر کیوں نہیں گئی عشق و معشوقی کا چکر چلانے سے پہلے۔۔۔ میرے سسرال بھر میں مجھے ذلیل کروا کر رکھ دیا۔!!" پھوپھی کی بات پر ایک لمحے کو سب سکت ہو گئے تھے حتیٰ کہ تائی امی بھی جنہوں نے بے یقین نگاہوں سے ماورا کو دیکھا تھا جو نگاہیں جھکائے لب کچلتی آنسو پینے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

دراصل ماورا کی ہی ایک کلاس فیلو نے معتسیم اور ماورا کے واقع کو مزید چٹ پٹا کر کے اپنی کزن کو سنایا تھا جو ماورا کے متوقع منگیتر اور کزن کی محبوبہ تھی جس نے تمام واقع اسے مزید مسالے لگائے سنایا تھا۔۔۔ اور بات ہوتی ہوتی پھوپھو تک پہنچ گئی تھی جو فورا گھر آدھمکی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تم۔۔۔ تمہیں میں مار دوں گا!!" جواد چچا فوراً ماورا کی جانب بڑھے تھے جب کمال تایا نے بیچ میں انہیں روک دیا تھا۔

"اپنے ہاتھ اپنے تک رکھو جواد۔۔۔ماورا میری بیٹی ہے اسے سزا دینے کا فیصلہ بھی میرا ہونا چاہیے تمہارا یا کسی اور کا نہیں۔۔۔اور ویسے بھی میری بیٹی کا اس تمام قصے میں کوئی عمل دخل نہیں تو اسے سزا دینے کا بھی کوئی فائدہ نہیں!" کمال صاحب ٹھوس لہجے میں ایک ایک حرف پر زور دیتے بولے تھے۔

"یہ بھی کمال کہی تم نے کمال۔۔۔ خیر یہ تم لوگوں کے گھر کا معاملہ ہے۔۔۔ میں تو بس یہی بتانے آئی تھی کہ اب اس لڑکی کا رشتہ میں اپنے بیٹے سے نہیں کروں گی۔۔۔ میرا بیٹا معاشرے میں عزت اور غیرت رکھتا ہے۔۔۔ ایسی لڑکی کو نہیں اپنائے گا!" پھوپھو مزید الفاظ بولتی، پھوپھاں کرتی وہاں سے چلی گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اب اس گھر میں کوئی اس حوالے سے کوئی بات نہیں کرے گا۔۔۔اور اگر کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں!" کمال صاحب سب کو انگلی دکھائے، وارننگ کے انداز میں بولتے وہ اپنے کمرے میں چلے گئے تھے۔

"میں نے قسم سے کچھ نہیں کیا تائی اماں۔۔۔" ان کے گود میں سر رکھے وہ بہتی آنکھوں سے بولی تھی۔

"میری جان مجھے یقین ہے" تائی ماں نے پیار سے سر میں ہاتھ پھیرا تھا۔

"میں قسم۔۔۔ قسم۔۔۔"

"کوئی قسم کھانے وانے کی ضرورت نہیں۔۔۔ میں نے کہا نا مجھے یقین ہے۔۔۔ چلو بس اب رونا بند کرو۔۔۔ شاباش!" پیار سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے وہ بولی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"آپ۔۔۔ آپ سچ کہہ رہے ہے نا بھائی؟ معتسیم کا اس سے کوئی تعلق نہیں نا؟" صوفیہ کو ابھی تک یقین نہیں آ رہا تھا۔

"ہاں میری جان بالکل سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔ ابھی ابھی آیا ہوں اس کے گھر سے۔۔۔" حسان اپنی بہن کی آنکھوں کی چمک دیکھ مسکرایا تھا۔

"معتسیم میرا ہے بھائی۔۔۔ وہ صرف میرا ہے، دیکھیے گا میں اسے کسی کا نہیں ہونے دوں گی۔۔۔ صرف میرا رہے گا وہ" اس کا پاگل پن اس کا جنون۔۔۔ حسان ایک پل کو تو ششدر رہ گیا تھا۔

"لو بھئی آ گئی ہیر۔۔۔" کلاس میں داخل ہوتے ہی ایک اور جملہ اس کے کانوں سے ٹکرایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

خود پر مزید جبر کرتی وہ اپنی جگہ پر جا بیٹھی تھی۔۔۔زرتاشہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے اسے دلاسہ دیا تھا۔

"بس!!اب کسی اور نے ایک اور لفظ میری دوست کے بارے میں بولا تو زبان کھینچ لوں گی تم سب لوگوں کی۔۔۔اور یہ جو تم سب اتنی باتیں کر رہے ہو نا اس کے کردار کے بارے میں تو سب کا معلوم ہے مجھے کہ کون کتنے پانی میں ہیں۔۔۔ایک اور لفظ اور پھر دیکھنا تم سب کیا کرتی ہوں میں!"صوفیہ ان سب پر بلآخر چلائی تھی۔

وجہ ماورا سے دوستی نہیں بلکہ وہ ماورا اور معتسیم کا نام بھی ایک ساتھ برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔اور جب اسے انکار کا علم ہوا تھا تو اسے سو فیصد یقین تھا کہ معتسیم اب اس کی جانب جلد ہی راغب ہو جائے گا

لوگوں کی زبانوں کو تو سکون آ گیا تھا مگر وہ تمسخرانہ نگاہیں۔۔۔ان آنکھوں کا کیا کرتی وہ؟

All Rights Reserved by Novels lounge

تیزی سے کلاس سے باہر نکلتی وہ کوریڈور سے گزرتی سامنے سے حمزہ کے ساتھ آتے معتسیم سے ٹکراتے ٹکراتے بچی تھی۔

اپنی غصیلی مگر سرخ نگاہوں سے اسے ایک نظر دیکھتی وہ وہاں سے چلی گئ تھی۔

معتسیم کی نگاہوں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔۔۔بہت جلد تمام سٹوڈنٹس کی باتوں سے دلبر داشتہ ہوتی وہ جلد ہی یونی سے لوٹ آئی تھی مگر گھر آتے ہی اسے تائی اماں کا پریشان چہرہ دیکھنے کو ملا تھا۔

پھوپھو نے بات پورے خاندان میں پھیلا دی تھی اور اب سب کی کالز آئے جا رہی تھی۔نا صرف یہ بلکہ کلاس میں سے کسی نے معتسیم اور ماورا کی پرپوز والی پک کھینچ یونی کے آفیشل پیج پر دے دی تھی۔

ہر طرف سے ہوتی باتوں نے ماورا کا دماغ سن کر دیا تھا۔

http:/www.novelslounge.com
All Rights Reserved by Novels lounge

اپنے چکراتے سر کو تھامتی وہ بند ہوتی آنکھوں سے سب لوگوں کا ہیولا سا دیکھ رہی تھی۔ اس نے اپنی انگلی سے ناک کو چھوا تھا جہاں سے خون نکلا تھا۔

بہت جلد وہ لہرا کر زمین پر گر گئی تھی۔

"مارو ا!!! مارو ا!!" تائی کی چیخ وپکار پورے گھر میں گونج اٹھی تھی۔

"اسے کیا ہوا ڈاکٹر؟" تایا جان نے ڈاکٹر کے باہر آتے ہی ان سے سوال کیا تھا۔

"دیکھیے انہوں نے کسی بات کی بہت ٹینشن لی ہے۔۔۔ انہیں نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے۔۔۔ کنڈیشن کافی کریٹیکل ہے ان کی!" ڈاکٹر کی بات پر وہ سن رہ گئے تھے۔

کچھ سوچتے ہوئے، لب بھینچے انہوں نے موبائل نکالے سرحمدانی کو کال کی اور تمام واقع انہیں سنا دیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ان کی بات سنتے ہی سر حمدانی نے فوراً جاوید آفندی کو کال کر کے تمام تر صورتحال سے آگاہ کیا تھا۔

"اب وہ کیا چاہتے ہیں؟ تم نے پوچھا ان سے؟" جاوید آفندی جو اپنے کیس میں الجھے ہوئے تھے، انہوں نے گہری سانس لیے پوچھا تھا۔

"وہ ماورا اور معتسیم کا نکاح چاہتے ہیں۔۔۔ وہ چاہتے ہیں کہ جس دلدل میں وہ پھنس چکی ہے اس میں سے معتسیم اسے نکالے!"

"اور انہیں ایسا کیوں لگا کہ ان کی بات پر حامی بھری جائے گی؟ کیا وہ بھول گئے اس تذلیل کو جو انہوں نے میری کی تھی؟" جاوید آفندی کی بات پر سر حمدانی جھنجھلا گئے تھے۔

"یار جاوید چھوڑ بھی دو اس بات کو۔۔۔ اس سے زیادہ سننے کی عادت ہے تمہیں! اور یہاں مسئلہ ضرورت سے زیادہ گھمبیر ہو گیا ہے! وہ بچی ہسپتال میں ہے اس وقت۔۔۔

All Rights Reserved by Novels lounge

جو کچھ ان تین چار دنوں میں اس کے ساتھ ہو چکا ہے۔۔۔ تم سمجھو یار!" سر حمدانی جھنجھلا گئے تھے۔

"ہمم ٹھیک ہے مجھے منظور ہے مگر صرف اس لیے کہ قصوروار میرا بیٹا ہے اور مجرم کو سزا سنانا میرا پیشہ ہے۔۔۔ جیسے ہی بچی کو ہوش آئے انفارم کر دینا مجھے۔۔۔ میں آجاؤں گا معتسیم کو لیکر!" اپنی بات مکمل کرتے ہی انہوں نے کال کاٹ دی تھی۔

"اللہ خیر کرے!" سر حمدانی فوراً ہسپتال کے لیے نکلے تھے۔

کمال صاحب نے کال تو کر دی تھی مگر انہیں اب اس بات کی فکر لاحق تھی کہ کیا معلوم انکار نہ ہو جائے۔۔۔ اس وقت انہیں اپنے کہے گئے ایک ایک لفظ پر غصہ آرہا تھا جو وہ جاوید آفندی کو بول کر آئے تھے۔۔۔ ان کے علم میں بھی نا تھا کہ بات اس حد تک پھیل جائے گی۔۔۔ پھوپھو نے خاندان کے بعد کمال صاحب کی سوسائٹی میں

All Rights Reserved by Novels lounge

بھی بات پھیلا دی تھی۔۔۔ وہ لوگ وہاں شروع سے آباد تھے۔۔۔ اور پھوپھو نے ایک ایک گھر میں جا کر رونا رویا تھا۔

سر تھا کہ درد سے پھٹا جا رہا تھا۔۔۔ تھوڑی ہی دیر میں سر حمدانی بھی ہسپتال ان سے ملنے چلے آئے تھے۔۔۔ ایک ڈیڑھ گھنٹے کے بعد انہوں نے بھی گھر کی راہ لی تھی اور ساتھ ہی ساتھ جاوید آفندی کا فیصلہ سنا کر انہیں کافی حد تک پر سکون بھی کر دیا تھا۔

ادھر تایا ابا پریشان تھے تو دوسری جانب گھر میں تائی ماں جائے نماز پر بیٹھی دعا میں مگن تھی۔۔۔ باقی کسی کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔

بلآخر اڑتالیس گھنٹوں کے لمبے انتظار کے بعد اسے ہوش آ ہی گیا تھا مگر وہ ابھی بھی مکمل طور پر ٹھیک نہیں ہوئی تھی۔

"تا۔ تایا ابو!" ان کے کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ کمزور لہجے میں بولی جب آنسوؤں پلکوں کی باڑ توڑے گالوں پر بہہ گئے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"مم۔۔۔میں۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا!" اس کے الفاظ سن ان کے دل کو تکلیف ہوئی تھی۔

"میں جانتا ہوں میری جان!" اس کا ہاتھ تھامے اس کے پاس بیٹھے وہ محبت سے بولے۔

وہ ادھر ادھر کی باتیں کرتے وہ اس کی سوچ کو بٹانے میں کافی حد تک کامیاب ہو گئے تھے۔

"ماورا میری بچا ایک بات تو بتاؤ اگر آپ کے تایا ابو آپ کے لیے کوئی فیصلہ لے تو مانو گی؟" ان کی بات پر اس نے بنا ہچکچائے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"خوش رہو میری جان!" اس کا ماتھا چومتے وہ باہر نکل گئے تھے۔

سر حمدانی کو کال کرنے کے بعد انہوں نے تائی اماں کو کال کی تھی اور خاموشی سے ہسپتال آنے کو کہاں تھا۔۔۔فلحال وہ کسی کو بھی اس کے بارے میں نہیں بتانا چاہتے

All Rights Reserved by Novels lounge

تھے ورنہ خاندان کے لوگ اس کا جینا مزید حرام کر دیتے۔اس پر لگے الزام کو سچ مان لیا جاتا۔

تائی امی کے آتے ہی تایا ابو نے مختصر تمام بات انہیں بتادی تھی۔

تھوڑی دیر میں انہیں سرحمدانی کے ساتھ جاوید آفندی اور معتسیم آتے نظر آئے تھے۔۔۔نکاح خواں بھی ان کے ساتھ تھا۔

معتسیم کو جاوید آفندی اپنے ساتھ بنا اسے بتائے کہی لیجانے کو لائے تھے۔۔۔مگر پہلے نکاح خواں، پھر ہسپتال اور اب سامنے موجود شخص کو دیکھ اسے کچھ غلط ہونے کا شدت سے احساس ہوا تھا۔

سلام دعا کے بعد کمال تایا انہیں لیے ماورا کے کمرے میں آئے تھے جہاں تائی اماں پہلے ہی اس کے پاس بیٹھی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

بیڈ پر موجود ماورا کو اس حالت میں دیکھ معتسیم کی آنکھیں پھیلی تھیں اس نے فورا سر حمدانی کو دیکھا جنہوں نے اس کا کندھا تھپتھائے اسے اندر جانے کو بولا تھا۔

"جی تو نکاح شروع کروایا جائے؟" نکاح خواں کے پوچھتے ہی جاوید آفندی نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

ماورا سے پوچھنے پر اس نے فورا کمال تایا کی جانب دیکھا تھا جنہوں نے آنکھوں کے اشارے سے اسے اقرار کرنے کو بولا تو وہ اپنی کمزور و نحیف آواز میں اقرار کر گئی تھی۔

معتسیم کو تو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ یہ کیا ہوا تھا۔۔۔وہ یہ سب چاہتا تھا مگر یوں ایسے؟ اس طرح اور ماورا اس حالت میں۔۔۔ نکاح خواں کے پوچھنے پر لب بھینچے اس نے بھی سر اثبات میں ہلا دیا تھا۔

نکاح کے فورا بعد سر حمدانی، جاوید آفندی اور کمال تایا نے اسے گلے لگ کر مبارک باد دی تھی۔۔۔ تائی نے محبت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

وہ سب سے ملتا بس اسے دیکھے جا رہا تھا جو نکاح ہوتے ہی آنکھیں موندے بے نیاز سی لیٹی ہوئی تھی۔

"وہ فلحال دوائیوں کے زیر اثر ہے۔۔۔ غنودگی میں ہے۔۔۔ فکر مت کرو اس کے ہوش میں آتے ہی مل لینا اس سے!" معتسیم کو معلوم ہی نہ ہوا کہ کب وہ تینوں مرد نکاح خواں سمیت وہاں سے چلے گئے اب صرف تائی وہاں موجود تھی جنہوں نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھے اسے دلاسہ دیا تھا جس پر وہ زبردستی کا مسکرا دیا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔

"تم نے نکاح کر لیا!" اس کی بات سنتے وہ دونوں چلا اٹھے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"گائز!!" آس پاس موجود لوگوں کو اپنی جانب متوجہ پا کر معتسیم نے انہیں گھر کا تھا۔۔۔ وہ پہلے ہی پریشان تھا۔

نکاح کا یوں اتنی جلدی میں ہونا؟ پہلے اسے کچھ سمجھ نہیں آیا تھا۔۔ مگر بعد میں جاوید آفندی کے انکشاف پر وہ کمال صاحب اور ان کی بیوی سے نظریں ملانے کے قابل نہ رہا تھا۔

بات اس حد تک پہنچ جائے گی اس نے سوچا تک نہ تھا۔

"مگر یہ سب اتنی جلدی۔۔۔ معتسیم۔۔۔" حسان کی تو زبان نے ساتھ چھوڑ دیا تھا۔

"بتا تو رہا ہوں اس وقت کچھ سمجھ نہیں آئی کہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔ اور پھر مار وا۔۔۔ اس کی حالت کچھ سوچنے سمجھنے کا موقع نہ ملا۔"

"اچھا چل کوئی نہ ٹینشن نہ لے۔۔۔ اللہ بہتر کرے گا!" حمزہ نے اس کا کندھا تھپتھپایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

معتسیم نے مسکرا کر ان دونوں کو دیکھا۔۔۔ حسان زبردستی کا مسکرایا تھا، اس وقت اسے صوفیہ کی فکر لاحق ہو گئی تھی۔۔۔ اگر اسے معلوم ہو گیا تو؟

"آہ!!!" چیختی چلاتی وہ تمام کمرہ تہس نہس کر چکی تھی۔

آج ہی زرتاشہ ماورا سے ملنے ہسپتال گئی تھی جہاں اسے ماورا کے نکاح کا علم ہوا تھا۔

اس نے یہ بات ان تینوں سے بھی شئیر کی تھی۔۔۔ جہاں عائزہ اور دعا نے اس نیوز کو نارمل لیا وہی صوفیہ کے ہاتھ سے موبائل چھوٹ کر زمین پر گر گیا تھا۔

"تم میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو معتسیم؟ کیسے۔۔۔ تم میرے ہو صرف میرے۔۔۔ وہ ماروا!!!۔ کیسے اپنا سکتے ہو اسے، میں مار ڈالوں گی سب کو، ختم کر دوں گی سب۔ نہیں چھوڑو گی ماورا کو بالکل بھی نہیں۔" سفید پاوڈر کا پیکیٹ نکالے وہ خود کو

All Rights Reserved by Novels lounge

پر سکون کرنے لگ گئی تھی، مگر بہت جلد ہی ہوش وحواس سے بیگانہ ہوتی وہ زمین پر گر گئی تھی۔

رش ڈرائیونگ کرتا وہ گھر پہنچا تھا۔۔۔اسے ملازمہ کی کال آئی تھی جس نے اسے صوفیہ کی حالت کے بارے میں بتایا تھا۔۔۔اس وقت وہ دوڑتا ہوا اس کے کمرے کی جانب آیا تھا اور زور زور سے دروازہ بجا رہا تھا۔

عظمیٰ ایک کانفرینس کے لیے آؤٹ آف سٹی گئی ہوئی تھی۔

کوئی جواب نہ پا کر اس نے دروازہ توڑ ڈالا تھا جب وہ اسے سامنے زمین پر بے ہوش نظر آئی تھی۔۔۔

اسے باہوں میں اٹھائے حسان فورا باہر کی جانب بھاگا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ہسپتال آتے ہی اسے فورا آئی۔سی۔یو میں لیجایا گیا تھا۔۔۔حسان پریشان سا ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔۔۔اس کی آنکھیں لال انگارہ ہو گئی تھیں۔

گھنٹے بعد نرس نے حسان کو آکر ڈاکٹر کے کیبین جانے کی اطلاع دی تھی۔

"مسٹر حسان آپ کی بہن نے بہت ہیوی اماؤنٹ میں ڈرگز لی ہیں۔۔۔ان کی حالت فلحال بہت تشو تشناک ہے۔۔۔میں نے پہلے بھی آپ کو وارن کیا تھا مگر لگتا ہے کہ آپ کو اپنی بہن کی فکر نہیں۔۔۔اگر یونہی چلتا رہا تو بہت جلد وہ کسی بڑی مشکل میں پڑ جائے گی۔۔۔اور آپ کچھ بھی نہیں کر سکے گے۔"ڈاکٹر کے سخت الفاظ پر حسان نے لب بھینچ لیے تھے۔

"میں۔۔۔میں آئیندہ سے خیال رکھوں گا!"اس سے زیادہ وہ کچھ بول نہیں سکا تھا۔

تھکے ہارے قدموں سمیت وہ روم میں داخل ہوا تھا جہاں بیڈ پر وہ گم صم سی بیٹھی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تم نے ایسا کیوں کیا صوفیہ ؟" اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیے حسان نے تکلیف دہ لہجے میں سوال کیا تھا۔

"میں جھوٹے لوگوں سے بات کرنا پسند نہیں کرتی" اپنے ہاتھ کھینچتی وہ تلخی سے بولی تھی۔

"صوفیہ۔۔۔"

"آپ نے کہاں تھا وہ میرا ہے، وہ مجھے ملے گا اسے میرا ہونا تھا تو وہ اس ماورا کا کیسے ہو گیا ؟ اور تم !! تم نے ہونے دیا ایسا؟"

"مجھے معلوم نہیں۔۔۔"

"جھوٹ۔۔۔ جھوٹے ہو تم، سب جھوٹے ہیں، تم نے جھوٹ بولا کہ معتسیم میرا ہے مگر وہ اس ماورا کا ہو گیا۔ مجھے نفرت ہے تم سے، جھوٹے ہو تم۔ آئی ہیٹ یو!" اسے دھکیلتی وہ غصے سے بولی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"صوفیہ" حسان آگے بڑھ کر اسے سینے سے لگایا تھا۔

"معتسیم! میں، میں مر جاؤں گی اس کے بنا مجھے وہ چاہیے، پلیز مجھے اسے دے دو۔۔وہ، وہ میرا ہے۔۔۔اس ماورا کا نہیں۔۔۔میں مر جاؤں گی۔" وہ اس کے سینے سے لگی رو رہی تھی۔

حسان کے پاس اسے دلاسہ دینے کو الفاظ تک نہ تھے۔

"آرام سے میری جان۔۔۔ادھر آؤ بیٹھو!" اسے احتیاط سے بیڈ پر بٹھاتی وہ بولی تھی۔

"ماما مجھے میری گرین شرٹ پریس کر دے۔۔۔دوستوں کے ساتھ جانا ہے۔" تقی کمرے میں داخل ہوا اسے اگنور کرتا تائی کی جانب دیکھ کر بولا تھا۔

"تقی بیٹا بہن سے اس کا حال نہیں پوچھو گے؟ ہسپتال سے آئی ہے وہ۔" تائی جان نے اسے آنکھوں سے اشارہ کیا تھا۔

http:/www.novelslounge.com
All Rights Reserved by Novels lounge

"تو؟ مری تھوڑی نہ ہے۔۔۔ اچھی بھلی ہے۔۔۔ میرے حال چال پوچھنے سے کیا ہو جانا ہے۔۔۔ اور ویسے بھی اب جب اپنی کرتوتوں کے باعث ہسپتال پہنچے گی تو کہاں کا حال اور کونسی فکر۔" تائی اماں تو اس کی زبان کے جوہر دیکھ سن رہ گئی تھی جبکہ ماورا آنسوؤں روکتی سر جھکا گئی تھی۔

" تقی۔۔۔" تائی اماں کے پاس الفاظ ختم ہو گئے تھے۔

"ماما پلیز لیٹ ہو رہا ہوں شرٹ دے دے۔" وہ کوفت سے بولا۔

"تائی اماں اسے دے دے وہ لیٹ ہو رہا ہے۔" ماورا نقاہت بھری آواز میں بولی تھی۔

ایک پل کو تو تقی کو تکلیف ہوئی تھی مگر اگلے ہی لمحے وہ لب بھینچ گیا تھا۔

تائی اماں اپنی اولاد پر افسردہ نگاہ ڈالتی کمرے سے نکل گئی تھی۔۔۔ ان کے قدموں پر چلتا وہ بھی ان کے پیچھے چلا گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ایک دم سے آنسوؤں روانی سے اس کی آنکھوں سے بہنا شروع ہو گئے تھے۔۔۔اس وقت اسے شدت سے معتسیم سے نفرت محسوس ہو رہی تھی جس کی وجہ سے وہ آج اس حال تک پہنچ گئی تھی۔

"کبھی معاف نہیں کروں گی میں تمہیں۔۔۔بدلا ضرور لوں گی تم سے" وہ بے دردی سے آنسو صاف کرتی بڑبڑائی تھی۔

ایک ہفتہ ہو گیا تھا مگر وہ یونی نہیں آرہی تھی۔۔۔فائنلز سر پر کھڑے تھے مگر معتسیم کو اس کی فکر کھائے جا رہی تھی۔ سر حمدانی کے بقول وہ ڈسچارج ہو کر گھر چلی گئی تھی اور اب پہلے سے بہت بہتر بھی تھی مگر وہ کیوں نہیں آرہی تھی۔

جاوید آفندی اور عظمیٰ بیگم دونوں مل آئے تھے اس سے۔۔۔کمال صاحب نے گھر میں ان کا تعارف ایک دوست کی حیثیت سے کروایا تھا۔۔۔فلحال انہوں نے نکاح کو

All Rights Reserved by Novels lounge

سب سے چھپانا ہی بہتر سمجھا تھا۔۔۔ورنہ یوں بیٹی کا نکاح۔۔۔وہ مزید ماورا کی ذات کو لوگوں کی تنقید کا نشانہ بنتے نہیں دیکھ سکتے تھے۔

"معتسیم آفندی؟" ایک سٹوڈنٹ نے آکر اس سے سوال کیا تھا۔

"یس؟" معتسیم اس کی جانب متوجہ ہوا تھا۔

"وہ سر دانش نے آپ کو بلایا ہے روم نمبر ۱۰ میں۔۔۔پروجیکٹر مسئلہ کر رہا ہے۔۔۔ آپ آکر دیکھ لے!" اس کی بات سنتا وہ سر اثبات میں ہلائے روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔

وہ کلاس روم میں اینٹر ہوا تھا تو روم خالی دیکھ کر چونکا تھا۔۔۔اس سے پہلے وہ باہر نکلتا صوفیہ روم کو لاک کر چکی تھی۔

معتسیم نے تعجب سے اسے دیکھا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

سرخ لپ اسٹک لگائے۔۔۔فٹنگ والے کپڑے پہنے۔۔۔وہ معتسیم کو دیکھ کر ایک ادا سے مسکرائی تھی۔

"تو تم نے ماورا سے نکاح کر لیا؟" اس نے آبرو اچکائے سوال کیا تھا۔

"ہاں!" خود کو پر سکون کرتے معتسیم نے جواب دیا تھا اور اس کے پاس سے گزر کر باہر جانے کی راہ لی جب وہ اس کا ہاتھ تھام چکی تھی۔

"اتنی جلدی بھی کیا ہے۔۔۔ایک نگاہ کرم مجھے پر بھی ڈال لو۔۔۔آج خاص تمہارے لیے اتنا تیار ہو کر آئی ہوں۔۔۔اتنی بے رخی بھی اچھی نہیں!" اس کے گال پر انگلی پھیرتی وہ سرگوشانہ لہجے میں بولی تھی۔

معتسیم نے نفرت بھری نگاہ اس پر ڈالی تھی۔

"اف ایک تو یہ آنکھیں!" اس نے دل پر ہاتھ رکھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"آج میں تمہیں یہاں سے کہی نہیں جانے دوں گی معتسیم۔۔۔بلکہ تمہیں اس بات کا احساس دلاؤں گی کہ تم نے ہیرے کو چھوڑ کر کس کوئلے کو اپنا لیا۔۔۔ آج تم یہاں سے میرے بن کر ہی نکلو گے۔"اس پیچھے کی جانب دکھا دیتی وہ مسکرا کر بولی تھی۔

اسے اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے دیکھ معتسیم کی آنکھیں پھیلی تھی۔

"کیا کوئی لڑکی اس حد تک بھی گر سکتی ہے؟"معتسیم کو یقین نہیں آرہا تھا۔

"ٹوڈے یو آر گوئنگ ٹو بی مائین معتسیم۔"اس سے پہلے وہ ہر حد پار کر دیتی معتسیم کا بھاری ہاتھ اس کے گال پر نشان چھوڑ گیا تھا۔

صوفیہ نے بے یقینی سے معتسیم کو دیکھا جیسے ابھی تک یقین نہ آرہا ہو اسے۔

"تم ایک انتہائی گھٹیا اور گری ہوئی لڑکی ہو۔۔۔میں نے تم جیسی بے شرم اور بے حیا لڑکی اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھی۔۔۔تم میں زرا شرم زرا حیا نہیں ہے کہ کیا کرنے چلی تھی تم؟اگر میری جگہ کوئی اور مرد ہوتا تو تم سے فائدہ بھی حاصل کرتا اور

All Rights Reserved by Novels lounge

اپنا تا بھی نہ۔۔۔ مگر تم جیسی لڑکیوں کو یہ بات کہاں سمجھ آتی ہے۔۔۔ تف ہے تم پر صوفیہ۔۔۔ تف ہے تم پر۔۔۔" افسوس سے سر نفی میں ہلائے وہ دروازے کی جانب بڑھا تھا۔

"اور ہاں ایک آخری بات۔۔۔ میں نے ماورا کو کیوں چنا۔۔۔ تو بھلے وہ تم جتنی خوبصوت نہ ہو، مگر کردار تم سے اعلیٰ ہے اس کا۔۔۔ تم خود کو ہیرا اور اس کو کوئلہ سمجھتی ہو مگر اصل میں کوئلہ تو تم ہو۔۔۔ آج کے بعد میری نگاہوں کے سامنے نہ آنا۔۔۔ اور ہاں یہ بات بھی اپنے پلے باندھ لو کہ تم جیسی عورتوں سے مرد صرف دل لگی کرتا ہے جو خود اپنے آپ کو سامنے پیش کر دے۔۔۔ تم اس قابل نہیں کہ تم سے محبت کی جائے یا گھر بسایا جائے!" اس پر حقارت بھری نگاہ ڈالے وہ وہاں سے چلا گیا تھا۔

صوفیہ تو ابھی تک اپنے گال پر ہاتھ رکھے بے یقین کھڑی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"یہ تم نے اچھا نہیں کیا معتسیم۔۔۔مجھے دھتکار کر بالکل اچھا نہیں کیا۔۔۔بہت برا ہو گا تمہارے ساتھ۔۔۔چھوڑو گی نہیں تمہیں میں!" وہ پاگلوں کی طرح بڑبڑائی تھی۔

آج وہ کافی دنوں بعد یونی آئی تھی۔۔۔سر جھکائے وہ سب کو اگنور کیے اپنی کلاس کی جانب بڑھی تھی۔اسے یوں لگ رہا تھا جیسے سب اسے ہی دیکھ رہے ہو۔۔۔اس نے کسی سے بھی نظریں ملانے کے کوشش نہیں کی تھی۔

"ماورا!" زرتاشہ کے پکارنے پر وہ چونکی تھی۔

"کیا ہوا؟" اس کے سوال پر اس نے تمام کلاس کو دیکھا تھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"کچھ نہیں" اس کے جواب پر زرتاشہ نے گہری سانس خارج کی تھی۔

"ان کی جانب دھیان نہ دو۔۔۔جتنا سوچو گی اتنی ہی تمہیں تکلیف ہو گی۔" زرتاشہ کی بات پر اس نے محض سر ہلایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

زرتاشہ کے ہمت دلانے پر وہ ان کے ساتھ کینٹین میں آگئی تھی اس کے پیر راستے میں رک گئے تھے جب سامنے ہی وہ ٹیبل پر بیٹھا حمزہ سے کوئی اہم بات کر رہا تھا۔

اس کے ماتھے پر لکیریں واضع تھیں۔

کسی احساس کے تحت معتسیم نے سر اٹھائے سامنے دیکھا جہاں وہ کھڑی آنکھیں پھیلائیں اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"ماورا" وہ فوراً اس کی جانب بڑھا تھا جبکہ سر نفی میں ہلائے وہ الٹے قدموں وہاں سے بھاگی تھی۔

معتسیم بھی اس کے پیچھے ہی بھاگا تھا۔۔۔یہی صحیح وقت تھا اس کے تمام گلے شکوے مٹانے کا کیونکہ اس کے بعد اسے ہاتھ نہیں آنا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

بھاگتی ہوئی وہ پھولی سانسوں سمیت وہ یونی کی بیک پر موجود سٹور روم کی جانب آگئی تھی۔

وہاں موجود ایک بینچ پر بیٹھی لمبے لمبے سانس بھرتی رونے میں مصروف تھی جب معتسیم بھاگتا ہوا اس کی جانب آیا تھا

"ماورا۔۔"اس کی پکار وہ غصے سے منہ پھیر گئی تھی۔۔۔اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہوتا تمتمانے لگ گیا تھا۔

"ہے لسن ٹومی پلیز۔۔"اس سے پہلے وہ اس کے ہاتھ تھامتا ماورا نے غصے سے اس کے ہاتھوں کو جھٹکا تھا۔

"اللہ اللہ اتنا غصہ ؟"وہ مصنوعی حیرانگی سے بولا جبکہ آنکھوں میں شرارت واضع ناچ رہی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تم بدتمیز، گھٹیا انسان۔۔۔ تمہاری وجہ سے صرف تمہاری وجہ سے مجھے اتنا کچھ برداشت کرنا پڑا۔۔۔ سب لوگوں نے مجھے برا بھلا کہا۔۔۔ مجھ پر ہنسے۔۔۔ پھوپھو، چاچا، چچیاں سب لوگ مجھے نفرت اور حقارت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔۔۔ سب سٹوڈنٹ مجھ پر باتیں کرتے ہیں اور تم۔۔۔ تم یہاں کھڑے مجھ پر ہنس رہے ہو۔۔۔ آئی ہیٹ یو۔۔۔ سنا تم نے آئی ہیٹ یو۔۔" اسے پیچھے کو دھکا دیے وہ زور زور سے چلاتی رو دی تھی۔

معتسیم بھی اب سنجیدہ ہو گیا تھا۔۔۔ اس نے افسوس سے ماورا کو دیکھا تھا جو سر جھکائے رو رہی تھی۔

ایک آخری شکایتی نگاہ اس پر ڈالتے اس نے چند قدم آگے لیے تھے جب چکر آنے کی وجہ سے وہ لڑکھڑا گئی تھی۔

"ماورا!" معتسیم نے جلدی آگے بڑھ کر اسے تھاما تھا اور اسے بینچ پر بٹھایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"کیا ہوا طبیعت ٹھیک ہے۔۔۔کچھ کھایا تم نے؟"اس کے سوال کو ماورا نے برے سے نظر انداز کر دیا تھا۔

"میں نے کچھ پوچھا ہے ماورا کچھ کھایا تم نے؟"معتسیم کو اب اس پر غصہ آنے لگ گیا تھا۔۔۔اسی لیے زرا سخت لہجے میں سوال کیا مگر پھر سے خاموشی۔

"ماورا۔"اب کی بات اس نے دانت پیسے تھے۔۔۔ماورا نے نگاہ اٹھائے اسے دیکھا تھا جواب غصے سے اسے گھور رہا تھا۔

خفگی سے اسے گھورے اس نے سر جھکائے نفی میں ہلایا تھا۔۔۔ معتسیم نے گہری سانس خارج کی تھی۔

پینٹ کی جیب کو ٹٹولے اس نے بسکٹ کا پیکٹ نکالا تھا۔۔۔پیک میں سے ایک بسکٹ نکالے اس کے لبوں کی جانب لے گیا تھا جس پر ماورا لب بھینچ گئی تھی۔

"کھاؤ"اس نے آنکھیں دکھائی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"نہیں کھاؤ گی۔۔۔ بالکل بھی کھاؤ گی اور تمہارے ہاتھوں سے تو کبھی بھی نہیں" وہ روتی ہوئی تڑخ کر بولی تھی۔

"میں بھی دیکھتا ہوں کیسے نہیں کھاؤ گی۔۔۔ تمہارے تو نخرے ہی ختم نہیں ہو رہے" اس کے چہرے کو جبڑے سے تھامے اسے نے زبردستی بسکٹ اس کے منہ میں ڈالا تھا۔

"آئی ہیٹ یو۔۔۔ تم، تم بہت برے ہو۔۔۔ نہیں چھوڑو گی تمہیں۔۔۔ دیکھنا ضرور بدلا لوں گی تم سے میں" وہ غصے کی شدت سے چلائی تھی۔

"تو چھوڑنے کو کون کافر کہہ رہا ہے؟" وہ اپنی مطلب کی بات نکالتا لب دبائے بولا تھا۔

"تم جاؤ یہاں سے۔۔۔ جاؤ، چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔ ورنہ۔۔۔" اس کے ہاتھوں کو جھٹکتی وہ مزید آگ بگولا ہوئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ہے اتنا غصہ؟ اچھا نہیں میری جان۔۔۔ ابھی ابھی تو بیماری سے اٹھی ہو۔۔۔ دوبارہ بیمار ہونے کا ارادہ ہے؟" اسے اپنے گھیرے میں لیے معتسیم نے دونوں ابرو اچکائے سوال کیا تھا۔

"تم، تم کتنے گھٹیا ہو تم۔۔۔ تمہاری وجہ سے میں نے اتنی اذیت، اتنی تکلیف سہی مگر تمہیں کوئی پرواہ نہیں۔۔۔ تم کتنے بے حس ہو۔۔۔" رونے کی وجہ سے اس کی تھوڑی ہلنے لگ گئی تھی۔

"تم نے مجھے حاصل کرنا تھا نا؟ مگر ایک بات سن لو غور سے تم مجھے پا کر بھی کبھی پا نہیں سکو گے۔۔۔ آئی ہیٹ یو معتسیم۔۔۔ اور تم سے بدلا ضرور لوں گی میں۔۔۔ تم میری ہر اذیت کا حساب چکاؤ گے۔۔۔ جیسے میں روئی ہوں دیکھنا تم بھی روؤں گے!" غصے سے اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں بھینچے وہ چیخی تھی۔

"میں انتظار کروں گا جانِ معتسیم!" اس کے کان میں سرگوشی کرتا، اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے وہ اسے ساکن کر گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"چچ۔۔۔ چھوڑو مجھے" غصہ ایک پل میں ہوا ہوا تھا۔

"ویسے ایک بار پھر بولو نا!" وہ مسکراہٹ دبائے بولا۔

"کک۔۔۔ کیا؟" ماورا گڑبڑائی۔

"میرا نام۔۔۔ سن کر اچھا لگا۔۔۔ لونا!" اس کی بات سن کر ماورا نے مزید اس کی پناہوں میں سے نکلنے کی کوشش کی تھی۔

آخر کار ہنستے ہوئے معتسیم نے اسے آزاد کر دیا تھا۔

"اللہ!! میری معصوم بلی!" ایک آخری بار اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھتا وہ وہاں سے چلا گیا تھا۔

ماورا نے غصے سے اس کی پشت کو تکا اور بینچ پر بیٹھتے زور سے وہاں ہاتھ مارا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

مگر وہ اکیلی نہیں تھی۔۔۔وہاں موجود ایک اور وجود نے بھی سلگتی آنکھوں سے یہ منظر دیکھا تھا۔

کافی دیر بعد جب وہ پر سکون ہو گئی تھی تو بیگ اٹھاتی غصے سے وہاں سے واک آؤٹ کر گئی تھی۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

پریشانی سے ادھر ادھر ٹہلتی وہ رونے کے در پر پہنچ گئی تھی۔۔۔ آج اسے سر حمدانی کی فائنل اسائنمنٹ جمع کروانی تو جو پھر سے غائب تھی۔

"ایک تو نجانے سر حمدانی کے لیکچر میں میرے ساتھ ایسا کیوں ہوتا ہے؟" غصے سے سوچتے اس کی آنکھوں کے گوشے بھیگ گئے تھے۔

"ماورا؟ تم یہاں؟ کیا سب ٹھیک ہے؟" حمزہ جو کلاس کے لیے لیٹ ہو گیا تھا اسے گراؤنڈ میں یہاں سے وہاں چکر لگاتے دیکھ اس کی جانب آیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"نہیں کچھ ٹھیک نہیں۔۔۔اور میری لائف سب ٹھیک کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔وہ بھی تب، جب آپ کا منہوس دوست میری زندگی میں زبردستی شامل ہو گیا ہے!" وہ چڑ کر بولی تھی۔

"او۔۔۔او۔۔۔کے" حمزہ اس کے غصے سے گھبراتا کچھ قدم پیچھے ہوا تھا اور ساتھ ہی معتسیم کو کال ملائی تھی۔

تھوڑی دیر میں معتسیم بھاگتا ہوا وہاں آیا تھا۔

"کیا ہوا اپنی پرابلم؟"

"مجھ سے کیا پوچھ رہا ہے اپنی بیوی سے پوچھ" حمزہ کی بات پر اس نے ماورا کو دیکھا جو پھر سے رو رہی تھی۔

"میں جا رہا ہوں کلاس میں اپنی بیوی کو اب خود سنبھال!" حمزہ بولتا وہاں سے نو دو گیارہ ہو گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ایک تو لڑکیاں معلوم نہیں اتنا رو کیسے لیتی ہیں؟" بڑبڑاتا وہ اس کی جانب بڑھا تھا۔

"کیا ہوا ہے؟" اس کے پاس بیٹھے معتسیم نے سوال کیا۔

"سر حمدانی کی اسائنمنٹ اتنی محنت سے بنائی تھی۔۔۔"

"پھر سے گما دی؟" معتسیم کی بات پر ماورا نے اسے گھورا تھا۔

"میں نے گمائی۔۔۔ وہ، وہ خود گم گئی!" سر جھکائے اس نے جرم کا اعتراف کیا۔

"واللہ خود گم گئی۔۔۔ ماشا اللہ" معتسیم نے اسے داد دی۔

"مدد نہیں کرنی تو مت کرو۔۔۔ یوں طعنہ بھی مت دو" وہ چڑ کر بولی۔

"اچھا آخری بار کہاں تھی کلاس سے پہلے؟ کچھ یاد ہے؟" معتسیم کی بات پر اس نے جھٹ سر اثبات میں ہلایا تھا

All Rights Reserved by Novels lounge

"یونی کی بیک پر۔۔۔" وہ اسے گھورتی سر جھکا گئی تھی جبکہ معتسیم کے لبوں پر خوبصورت سی مسکان آٹھہری تھی۔

"اچھا تم یہی رکو میں وہاں سے دیکھ کر آتا ہوں۔۔۔ اوکے!" معتسیم کی بات پر اس نے پہلے دن کی طرح سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"اور ہاں زیادہ ٹینشن مت لیا کرو" اس کے ماتھے پر انگلی مارتا وہ مسکرایا تھا۔

"بدتمیز" ماتھا مسلتی وہ بڑبڑائی تھی۔

"ہے صوفیہ اٹس انفف۔۔۔ بس کر دو اور کتنی ڈوز لو گی تم!" زرتاشہ نے اسے پریشانی سے دیکھا تھا جس کی آنکھیں سرخ ہو گئیں تھی۔۔۔ اب اس نے سیگریٹ سلگائی تھی اور اپنے اندر کی گھٹن کو کم کرنے کی کوشش میں تھی۔۔

All Rights Reserved by Novels lounge

نظروں کے سامنے بار بار معتسیم کی والہانہ نگاہیں گھوم رہی تھی جو کسی اور کے لیے تھے۔۔۔اس کی آنکھیں پانی سے بھر گئیں تھی۔

"کہاں رکھ دی ہو گی اس نے فائل، ارے یہ رہی" فائل ڈھنوڈتے اس نے زرا سا رخ موڑا تو بینچ کی سائڈ پر گری ملی۔

"یہ لڑکی بھی نہ۔۔۔دھمکیاں دیکھو اور کام دیکھو" اس کی فائل اٹھائے اس نے سر افسوس سے نفی میں ہلایا۔

اس سے پہلے وہ وہاں سے نکلتا کچھ آوازیں اس کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔

"یہاں کون ہو سکتا ہے؟" متجسس سا وہ سٹور روم کی جانب بڑھا تھا جس کے ساتھ ہی ایک تنگ گلی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

مگر وہاں پہنچتے ہی اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی جہاں سامنے ہی وہ چاروں ڈرگز لینے میں مصروف تھی۔

"یہ۔۔۔یہ کیا ہو رہا ہے؟" معتسیم کی آواز پر وہ تینوں اپنی جگہ سے اچھلی تھی۔۔۔ جبکہ صوفیہ دوبارہ سیگریٹ پینے لگ گئی تھی۔

"تم لوگ۔۔۔ تم لوگ ڈرگز لے رہیں تھی؟" اس کی آواز میں بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔

"معتسیم۔۔۔وہ۔۔۔" اس سے پہلے زرتاشہ کچھ بولتی معتسیم نے اسے بولنے سے روک دیا تھا۔

"مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سننی زرتاشہ اب جو بات بھی ہو گی وہ ایچ۔او۔ڈی اور باقی سٹاف لے سامنے ہو گی۔" ان سب کو غضب ناک نگاہوں سے گھورتا وہ فوراً وہاں سے پلٹا تھا

All Rights Reserved by Novels lounge

"معتسیم!" دعا، عائزہ اور زرتاشہ ان تینوں کے چہروں کا رنگ بدل چکا تھا۔

"ہمیں، ہمیں اسے روکنا ہو گا!" اس وقت وہ چاروں صوفیہ کے گھر اس کے روم میں موجود تھیں۔

زرتاشہ ادھر سے ادھر چکر کاٹتی بولی تھی۔

"مجھے تو بہت ڈر لگ رہا ہے!" دعا پریشانی سے بولی تھی۔

"ریلیکس گائز وہ کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔ اس نے صرف ہمیں ڈرگز لیتے دیکھا ہے۔۔۔ اس کے پاس کوئی پروف نہیں۔۔۔ تو اس کے دیکھنے سے کیا فرق پڑتا ہے؟" صوفیہ نے مزے سے کندھے اچکائے تھے۔

"فرق پڑتا ہے صوفیہ۔۔۔ وہ معتسیم۔۔۔ پورا ڈیپارٹمنٹ اس کی سچائی اور ایمانداری کے گن گاتا ہیں۔۔۔ اور اگر اس نے یہ بات ایچ۔او۔ڈی سے کر دی تو

All Rights Reserved by Novels lounge

جانتی ہو کیا ہو گا؟ ایک کمیٹی بیٹھے گی اور ہمارا میڈیکل ہو گا۔۔۔ اور میڈیکل اس بات کو کلئیر کر دے گا کہ ہم ڈرگز لیتے ہیں!" زرتاشہ کی بات پر اب صوفیہ بھی پریشان ہو رہی تھی۔

"افففف وہ معتسیم نجانے کیا کرے گا وہ!" عائزہ ہاتھ مڑوڑتی بولی تھی۔

"وہ کچھ کرے اس سے پہلے ہم کچھ ایسا کر دے گے کہ وہ شخص ہمیں زرا سا بھی نقصان نہیں پہنچا پائے گا!" صوفیہ کچھ سوچتی یکدم مسکرائی تھی۔

"کیا مطلب؟" زرتاشہ کے چونک کر پوچھنے پر صوفیہ مسکرائی تھی، ایک عجیب مسکراہٹ۔

"ننن۔۔۔ نہیں، نہیں ہم ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔ صوفیہ یہ غلط ہے۔" زرتاشہ نے اس کی بات سن کر سر زور سے نفی میں ہلایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں۔۔ دیکھو زرتاشہ وہ مرد ہے، آج لوگ اسے گالیاں نکالے گے تو کل کو بھول جائے گے جب کہ ہم لڑکیاں۔۔۔ ہمیں تا عمر، مرتے دم تک طعنے ملتے رہیں گے۔۔۔ اب تم خود سمجھدار ہو!" صوفیہ نے بات نہایت خوبصورت انداز میں گھمائی تھی۔

"مگر۔۔۔"

"نو نو صوفیہ ٹھیک کہہ رہی زرتاشہ۔۔۔ یہ ہم سب کے فیوچر کا سوال ہے۔۔۔ اس کا کیا اگر سائکائٹرسٹ نہ بھی بنا تو اس کا باپ پولیس میں ہے سفارش پر لگوا دے گا نوکری پر مگر ہم۔۔۔ نہیں میں اپنا فیوچر برباد نہیں ہونے دے سکتی۔۔۔ پلیز زرتاشہ!" عائزہ باقاعدہ رونے لگ گئی تھی۔

زرتاشہ نے لب کچلتے ان تینوں کی جانب دیکھا اور آخر کار ہار مان لی۔۔۔ مگر وہ نہیں جانتی تھی کہ ان کا اٹھایا یہ قدم نجانے کتنی زندگیوں کو نگل لے گا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اچھاتو کب واپس آئے گا تو؟" معتسیم نے حمزہ نے سوال کیا تھا جس نے آج ہی اسے اپنے یورپ جانے کے بارے میں بتایا تھا۔

"یار آجاؤں گا ایک ہفتے تک۔۔۔فائنلز سے پہلے پہلے آجاؤں گا میں!" حمزہ نے اسے جواب دیا۔

سر اثبات میں ہلائے معتسیم پھر سے شیک کی جانب متوجہ ہو گیا تھا۔

"کیاہوا معتسیم تو کچھ پریشان لگ رہاہے؟" حمزہ نے اس کی پریشانی بھانپ لی تھی۔

"یار معلوم نہیں۔۔۔ماما، باباوہ کچھ پریشان ہے آج کل۔۔۔ معلوم نہیں جب کوئی کال آتی ہے تو ماما مجھے منع کر دیتی ہے اٹینڈ کرنے سے۔۔۔ ہر وقت ٹینشن میں رہتے ہیں وہ دونوں!" معتسیم گہری سانس خارج کرتے بولا۔

"اچھا فکر مت کر سب ٹھیک ہو جائے گا!" حمزہ نے اسے دلاسہ دیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"صوفیہ۔۔۔صوفیہ میری جان کیا ہوا؟" اسے یوں روتے دیکھ حسان پریشان ہوا تھا۔

"بھائی۔۔۔بھائی وہ مع۔۔۔ معتسیم۔۔۔بھائی!" وہ بری طرح سے رو دی تھی۔

"معتسیم کیا؟ کیا کیا اس نے؟" حسان جلدی سے اس کے پاس بیٹھا تھا۔

"بھائی وہ یہ۔۔۔" صوفیہ نے اپنا موبائل اس کے آگے کیا تھا۔۔۔حسان کی آنکھیں پھیل گئیں تھی۔

"یہ۔۔۔یہ سب کیا ہے؟" ماورا کو جیسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا تھا۔

"یہ۔۔۔یہ سچ ہے ماورا!" زرتاشہ نے نظریں چرائی۔

"نن۔۔۔نہیں ایسا، ایسا نہیں ہو سکتا۔" موبائل اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گر گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

آنکھوں میں نمی لیے وہ وہاں سے بھاگ گئی تھی۔

زرتاشہ نے تکلیف سے لب کچلے تھے۔

"میں اسے چھوڑوں گا نہیں قتل کردوں گا میں اس کا!" حسان پاگل سا ہو کر چلایا تھا۔

"نہیں بھائی آپ ایسا کچھ نہیں کرے گے! اب جو بھی کروں گی وہ میں کروں گی۔۔۔ آپ کو بس میرا ساتھ دینا ہے! دے گے نا؟" صوفیہ کے پوچھتے ہی حسان نے اسے گلے لگایا تھا۔

"تم نے مجھے ٹھکرا کر اچھا نہیں کیا معتسیم آفندی اب وقت آگیا ہے کہ تم سزا بھگتو!" وہ من ہی من بولتی مسکرائی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ڈسگسٹنگ!!" بال پوائنٹ کو زور سے شیشے کی ٹیبل پر پٹخے میم عظمیٰ نے پہلے اس وجود کو گھورا جو گویا پتھر ہو چکا تھا اور ایک افسردہ سی نگاہ ان چار چہروں پر ڈالی جن کے چہرے آنسوؤں سے تر تھے۔

"ایسا کب تک چلے گا سر حمدانی۔۔۔مجھے یقین نہیں ہوتا کہ ہماری یونی ایسے کردار کے گرے ہوئے لوگوں کو سپانسر کر رہی تھی۔۔۔ایک نہیں، دو نہیں بلکہ چار چار۔۔۔چار چار لڑکیوں کو ہراساں کیا ہے آپ کے اس ہونہار، ہوشیار، باادب اور باتہذیب سٹوڈنٹ نے۔۔۔جس کے گن گا گا آپ تھکتے نہیں تھے۔۔۔تو آج دیکھ لیجیئے اس کی اصلیت۔۔۔" میم عظمیٰ یکدم پھٹ پڑی تھی۔

"میم پلیز تحمل۔۔۔" سر حمدانی مدھم آواز میں بولے تھے۔

"تحمل؟ لائیک سیریسلی؟ مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتی کہ آپ نے اسے ابھی تک یہاں رکھا کیوں ہوا ہے؟ نکال باہر پھینکے اس گندے اور گھٹیا انسان کو۔۔۔ارے اس شخص کو تو

All Rights Reserved by Novels lounge

پولیس کے حوالے کر دینا چاہیے آپ کو۔۔۔اور آپ مجھے تحمل سے کام لینے کو بول رہے ہیں؟" اپنی چیئر سے ایک جھٹکے سے اٹھتی وہ اونچی آواز میں چلائی تھی۔

سر حمدانی نے پریشانی نے ماتھا مسلا تھا اور ایک نگاہ اس پر ڈالی جس کا پورا وجود جامد ہو گیا تھا۔۔۔ گویا اس کے اعصاب صلب کر لیے گئے ہو۔

ہاتھ میں موجود موبائل پر میسیجز کو پڑھ کر ڈین کے چہرے کا رنگ بھی بدلا تھا۔۔۔

"میم عظمیٰ پلیز۔۔۔ کول ڈاؤن!!" اب کی بار ڈین کا مہذب اور سخت لہجہ انہیں ڈین کی جانب متوجہ کر گیا تھا۔

"مگر سر۔۔۔"

"میم!!" ڈین کا اٹل لہجہ انہیں خاموش کروا گیا تھا۔

"حمدانی صاحب آپ کچھ کہنا چاہے گے اپنے سٹوڈنٹ کے ڈیفینس میں؟" ڈین اب سر حمدانی کی جانب متوجہ ہوئے تھے جو بس اسے تکے جا رہے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"مجھے یقین نہیں!" سر حمدانی کا سر نفی میں ہلا تھا۔

"سرئیسلی؟" میم عظمیٰ پھر سے بھڑک اٹھی۔

"میم عظمیٰ" ڈین نے اب کی بار درشت لہجے میں انہیں ٹوکا تھا۔

"مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔۔ میں، میں بہت اچھے سے جانتا ہوں اسے۔۔۔ یہ نہیں ہے ایسا۔۔۔ بہت شفاف کردار ہے اسکا بلکل ایک صاف بہتے جھرنے کی طرح!!" اس وجود کو دیکھتے وہ اپنے لہجے میں ہلکی نمی لیے بولے تھے۔

"اچھا!! شفاف کردار؟ تو آپ کیا کہنا چاہتے ہے کہ یہ سب میری سٹوڈنٹس کا کیا دھرا ہے؟ انہوں نے خود اپنے کردار پر کیچڑ اچھالا ہے؟ آپ بتائے سر کیا کوئی لڑکی؟ کوئی عورت کیا ایسا کر سکتی ہے؟" میم عظمیٰ ڈین کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔

ڈین نے ایک نگاہ سر حمدانی اور دوسری اس وجود پر ڈالی تھی اور پھر ان چاروں کو دیکھا جن کے سر جھکے ہوئے تھے اور ایک آخری نگاہ غصے سے بھری میم عظمیٰ پر۔۔۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"سر حمدانی میں آخری بار آپ سے پوچھ رہا ہوں کیا آپ کے پاس اپنے سٹوڈنٹ کو انوسینٹ ڈکلئیر کرنے کے لیے کوئی ثبوت ہے؟" ڈین سر حمدانی کی جانب متوجہ ہوئے۔

"نہیں مگر اس کا کردار۔۔۔"

"فار گاڈ سیک سر حمدانی۔۔۔ کردار، کردار، کردار۔۔۔ اس کردار کی گردان کر دینے سے آپ کا سٹوڈنٹ گلٹی ہونے سے بچ نہیں جائے گا۔۔۔ کیا آپ کے سٹوڈنٹ کے پاس اپنی انوسینس کا کوئی پرووف ہے؟ اگر نہیں تو آئی ایم سوری مگر مجھے ایک سخت قدم اٹھانا ہو گا۔۔۔ میں کسی کے ساتھ زیادتی نہیں کر سکتا!! ان بچیوں نے جو ایلیگیشن (الزام) لگایا اس کا پروف ہے ان کے پاس، مگر آپ کے سٹوڈنٹ نے ابھی تک اپنے ڈیفینس میں ایک لفظ تک نہیں بولا۔۔۔ سوری ٹو سے سر حمدانی مگر اس ایٹیٹیوڈ کے بعد میں آپ کے اس انمول رتن کو اپنی یونی میں نہیں رکھ سکتا۔۔۔" ڈین کے سخت الفاظ ان دونوں نفوس کا دل چیر گئے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

میم عظمیٰ گردن اکڑائے اپنی سٹوڈنٹس کو مسکرا کر دیکھا تھا انہوں نے بھی مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"سر حمدانی اب مجھے ایک فیصلہ لینا ہوگا!!" ڈین ایک ایک لفظ پر زور دیے بولا تھا۔

آفس سے نکلتے ہی اس کے قدم ایک ہارے ہوئے جواری کی مانند تھے۔۔۔ سن ہوتے دماغ اور جامد وجود کو گھسیٹتا وہ آفس کی حدود سے نکلتا حال میں داخل ہوا تھا۔۔۔

اسے یونی سے نکال دیا گیا تھا بلکہ اب وہ کسی بھی یونی میں ایڈمیشن نہیں لے سکتا تھا۔۔۔۔ اس کے خلاف ہراسمنٹ کیس پر لیگل ایکشن لیا گیا تھا۔

"چچچ!!" آواز پر اس نے نگاہیں اٹھائے سامنے دیکھا جہاں چہرے پر فتح مند مسکراہٹ سجائے وہ اسے دیکھ کر ہنسی تھیں۔ اوپر دل جلا دینی والی مسکراہٹ۔۔۔

All Rights Reserved by Novels lounge

اس کی آنکھیں نم ہوئیں تھی۔۔۔ان پر ایک آخری نگاہ ڈالتا وہ گراؤنڈ میں آیا تھا جہاں پوری یونی اکٹھی تھی۔

"وہ دیکھو وہ رہا!!" حسان زور سے چلایا تھا۔

اس سے پہلے وہ سمجھ سکتا اس کے پورے منہ پر کالا رنگ مل دیا گیا تھا۔۔اس کی قمیض پھاڑ دی گئی تھی۔۔۔اس پر پتھروں سے بارش کی گئی تھی۔۔۔زمین پر گرا اس کا خونی وجود مدھم سانسیں لے رہا تھا۔۔۔اس کے خون آلود وجود کو ہاکی سے پیٹا جا رہا تھا۔

ایسے میں ایک چاہا، من پسند احساس محسوس کیے اس نے بامشکل پلکیں وا کی تھی۔۔۔

وہ وہی تھی اس کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔اس کا پورا چہرہ آنسوؤں سے بھیگ ہوا تھا۔۔۔

اسے یوں روتے دیکھ کر اس تمام عرصے میں پہلی بار اس کے لبوں سے سسکی نکلی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"مم۔۔۔ماورا!!" کپکپاتے لہجے میں اس کا نام ادا کیے اس نے اپنا ہاتھ بامشکل اس کی جانب بڑھایا تھا۔

آنکھوں میں نفرت، حقارت لیے وہ سر کو نفی میں ہلائے الٹے قدموں وہاں سے بھاگی تھی۔

"مم۔۔۔ماورا!!" نقاہت زدہ لہجے میں پکارا گیا وہ نام۔۔۔اس کا ہاتھ وہی ڈھہ گیا تھا۔۔۔آنکھوں سے آنسوؤں مسلسل بہہ رہے تھے۔۔۔خون اور گرد میں لپٹا وہ وجود اب ناکارہ ہو چکا تھا۔

"معتسیم۔۔۔معتسیم۔۔۔" پرشفقت، نرم آواز پر اس نے دھیرے سے آنکھیں کھول پلکیں جھپکائی تھیں۔

آہستہ آہستہ ذہن کے پردوں پر آج کا واقع در آیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

آنکھوں سے اشک رواں ہوئے تھے۔

"مم۔۔۔ماما!!" وہ سسکا۔

"مم۔۔۔ میں، میں نے کچھ نہیں کیا!!" وہ انہیں یقین دلا رہا تھا۔

"میں جانتی ہوں میری جان!" اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی وہ نم آنکھوں سے بولی۔

"با۔۔۔بابا!" دروازے میں کھڑے جاوید آفندی کو دیکھ اس کی آنکھوں سے پھر سے آنسوؤں نکل آئے تھے۔

"بس میرے شیر روتے نہیں۔۔۔ تم بچے تھوڑی نہ ہو!" وہ اس کے پاس بیٹھتے مسکرائے تھے۔

"مم۔۔۔میرا۔۔۔یی۔۔۔یقین۔۔۔"

All Rights Reserved by Novels lounge

"شش!!! مجھے یقین ہے کہ میرا بیٹا ایسا نہیں ہے۔" اس کے لبوں پر انگلی رکھے انہوں نے اسے خاموش کروایا تھا۔

"دیکھیے سر جو بھی ہے مگر ہم آپ کے پیشنٹ کو یہاں نہیں رکھ سکتے!۔۔۔ میڈیا پر یہ بات آگ کی طرح پھیل گئی ہے۔۔۔ آپ کا بیٹا ہے آپ کو تو وہ صحیح لگے گا مگر باقی سب کو نہیں۔۔۔ چار چار لڑکیوں کو ہراساں کیا ہے اس نے۔۔ جانتے بھی ہے کتنا بڑا جرم ہے یہ۔۔۔ آپ تو خود پولیس میں ہے آپ کو معلوم ہو گا۔۔۔ اس سے پہلے کہ آپ کے بیٹے کی وجہ سے ہمارے ہسپتال کا نام خراب ہو اسے یہاں سے لے جائے!" ڈاکٹر کی بات باہر ویل چیئر پر بیٹھے معتسیم اور اس کی چیئر کو تھامے کھڑی عظمیٰ بیگم نے برابر سنی تھی۔

تکلیف سے اس نے آنکھیں موند لی تھی۔ عظمیٰ بیگم نے اس کے بازو پر ہاتھ رکھے اسے تسلی دی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

جس پر وہ زبردستی کا مسکرایا تھا۔

"مم۔۔۔ماما۔۔۔" تکلیف برداشت کرتے اس نے عظمیٰ بیگم کو پکارا تھا جو اس کی سیٹ کے پاس اس کی ویل چیئر فولڈ کر کے رکھ رہی تھی۔

"جی میری جان۔" پیار سے انہوں نے سوال کیا۔

"مم۔۔۔ماورا!!" ایک امید سے اس نے پوچھا تھا اس کے بارے میں۔

عظمیٰ آفندی آنکھیں چرا گئی تھی۔

کئی آنسو اندر اتارے اس نے آنکھیں موندے سیٹ کے ساتھ سر ٹکا لیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"بس کر جاؤ میری بچی کتنا روؤں گی؟" تائی جان نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے سوال کیا تھا۔

جب سے کمال صاحب نے ٹی۔وی پر چلتی نیوز دیکھی تھی، انہوں نے سر حمدانی کو کال کر کے ان کی خوب تذلیل کی تھی۔

وہ تو اپنے فیصلے پر پچھتا رہے تھے۔ مگر فیصلہ کر چکے تھے کہ وہ ماورا کو اس حیوان سے بچا لے گے۔۔۔ جس خاموشی سے یہ رشتہ جڑا تھا اتنی ہی خاموشی سے ٹوڑنے کا بھی ارادہ تھا ان کا۔

ماورا کو اپنی اور زرتاشہ کی آخری ملاقات یاد آئی تھی۔

"زرتاشہ۔۔۔ تم۔۔۔ تم یقین سے کہہ سکتی ہو کہ۔یہ۔۔۔ یہ معتسیم نے کیا؟" اس کی آنکھوں میں دیکھ زرتاشہ ایک پل کو نظریں چرا گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تم کیا کہنا چاہتی ہو ماورا کہ میں جھوٹ بول رہی ہوں؟" اگلے ہی لمحے ضمیر کی آواز کو دباتی وہ غصے سے بولی تھی۔

"نن۔۔۔ نہیں ایسا نہیں۔۔۔ مم۔۔۔ میرا۔۔۔ مطلب۔۔۔ وہ، وہ ایسا نہیں۔۔۔ نہیں لگتا!" وہ دھیمی آواز میں بولی تھی۔

"اوہ تو اب تمہیں مجھ سے زیادہ اس پر یقین ہے؟ اور ہو گا کیوں نہیں "شوہر" جو وہ ہے تمہارا!!۔۔۔ میری باتوں پر کیوں یقین کرو گی تم؟ ہے نا؟" زرتاشہ چلائی تھی جس پر ماورا ڈر گئی تھی۔

"اگر۔۔۔ اگر ایسا تھا تو پہلے، پہلے کیوں نہیں بتایا۔۔۔ میرے نکاح کا سن کر بھی نہیں۔۔۔

تمہارے نکاح تک سب کچھ ٹھیک تھا ماورا۔۔۔ اس سے پہلے بھی اس نے میسیجز کیے تھے مجھے۔۔۔ مگر میں نے تمہارے حوالے سے کوئی نوٹس نہیں لیا۔۔۔ مگر اس کے بعد!۔۔۔ اس نے، اس نے میسجز کرنا شروع کر دی۔۔۔ عجیب۔۔ عجیب

All Rights Reserved by Novels lounge

وغریب۔۔۔ میں ڈر گئی کسی کو بتایا نہیں۔۔۔ ایک دن صوفیہ میرا موبائل استعمال کر رہی تھی جو اس نے پڑھ لیے۔۔۔ اور تب معلوم ہوا کہ میں، میں اکیلی ان سب کا شکار نہیں تھی۔۔۔ بہت دفع کوشش کی تمہیں بتانے کی۔۔۔ مگر، مگر تم اس وقت جن حالات سے گزر رہی تھی۔۔۔ مگر اب بات بڑھ گئی تھی۔۔۔ وہ میسجز میم عظمیٰ (صوفیہ کی ماما) نے پڑھ لیے تھے۔۔۔ اور باقی سب تمہارے سامنے ہے۔۔۔ میں بہت ڈر گئی تھی، تمہارے لیے سب سے زیادہ!" بولتے ہی وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔ اس کی حالت کے پیش نظر ماورا نے نم آنکھوں سے سختی سے لب کچلے تھے۔

دل و دماغ میں ایک عجیب سی جنگ چھڑ گئی تھی۔

کس پر یقین کرتی اپنی دوست پر یا اس رشتے پر جو سب رشتوں میں مضبوط ترین رشتہ تھا۔

"وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ ایسا نہیں لگتا تھا تائی اماں!" وہ سسکی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

انہوں نے افسوس سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔

"اچھا ایک بات بتاؤ ماورا کیا تمہیں بھی لگتا ہے کہ معتسیم ایسا کر سکتا ہے؟" وہ اس سے بس دس منٹ کے لیے ملی تھی مگر ماں تھی وہ۔۔۔ انہیں یقین نہیں تھا کہ وہ ایسا بھی کچھ کر سکتا ہے۔

"زرتاشہ جھوٹ کیوں بولے گی وہ میری بہت اچھی اور پرانی دوست ہے۔۔۔ کالج سے دوست ہیں ہم!" سوال کے بدلے میں ملنے والے جواب پر وہ گہری سانس بھر کر رہ گئی تھی۔

یہ ان کے سوال کا جواب نہیں تھا۔

اس واقع کو ایک ہفتہ گزر چکا تھا۔۔۔ اسٹک کی مدد سے وہ قریبی پارک میں ایک الگ تھلگ بینچ پر آ بیٹھا تھا اندر کی گھٹن کم کرنے کے لیے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

اس ایک ہفتے میں اس نے کئی بار ماورا سے کانٹیکٹ کرنے کی کوشش کی تھی مگر آج آنے والی کال نے اسے ہلا کر رکھ دیا تھا۔

اس کے تایا جان نے طلاق کا مطالبہ کیا تھا جو معتسیم کی جانب سے رد کر دیا گیا تھا اور اب وہ خلع کا نوٹس بھجوانے والے تھے۔۔ موبائل فون پر اس کی گرفت سخت ہو گئی تھی۔

حمزہ کا نمبر بھی بند جا رہا تھا مگر اسے کال کرنے کا کیا فائدہ؟ جب حسان جیسا دوست پیٹھ میں چھرا کھونپ سکتا ہے تو حمزہ پر کیسے بھروسہ کر لیتا۔

ایک آخری بار اس نے واٹس ایپ اون کر کے ایک وائس ناٹ ماورا کو بھیجا تھا۔

"ماورا۔۔۔ پلیز۔۔ ڈونٹ لیو می۔۔۔ میں نے، میں نے کچھ نہیں کیا ماورا ٹرسٹ می۔۔۔ پلیز فار وان ٹائم لسن ٹو می۔" اسے معلوم ہی نہ ہوا کہ کب اس کی آنکھیں لال ہو گئیں تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اوہ میری بال!" ایک بال اس کی جانب اڑتی ہوئی آئی تھی۔ ساتھ ہی اس کے محلے کی ایک نو سال کی بچی اس کی جانب بھاگ کر آئی مگر پھر رک گئی تھی۔

"ارے گڑیا رک کیوں گئی۔۔۔ آؤ بال لے لو۔۔۔" معتسیم اسے دیکھ کر مسکرایا تھا۔

"مگر ماما نے منع کیا ہے۔۔۔" اس نے جواب دیا۔

"ارے مگر مجھے تو آپ کو آپ کی فیورٹ چاکلیٹ دینی ہے یہ دیکھو!" ساتھ ہی اس نے ایک ڈیری ملک نکال کر اسے دکھائی تھی۔

"نو میں نہیں لوں گی۔۔۔ آپ بیڈ انکل ہو۔۔۔ گندے۔۔۔ آپ کا ٹچ بیڈ ہے۔۔۔ گندے ہو آپ۔۔۔" اس کی باتیں معتسیم کا دل چیر رہی تھی۔

"گڑیا۔۔۔ گڑیا!" تب ہی ایک عورت بھاگتی ہوئی اس کی جانب آئی اور فوراً اس کو اپنے پیچھے چھپایا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ناگوار نگاہوں سے معتسیم کو دیکھتے نظر اس کے ہاتھ میں موجود چاکلیٹ پر پڑی تھی۔۔۔ان کی آنکھیں ابل پڑی اور ساتھ ہی اس میں حقارت اور نفرت در آئی۔

"کم از کم بچی کو تو چھوڑ دو۔۔۔چاکلیٹ دے کر میری بچی کی معصومیت کا فائدہ اٹھانا چاہتے ہو؟۔۔۔کس قدر گھٹیا ہو تم؟ کیسے بے ضمیر شخص ہو تم۔۔۔۔حیوان کہی کا!" گڑیا کا ہاتھ تھامتی وہ وہاں سے چلی گئی تھی۔

"ماما حیوان کیا ہوتا ہے؟" ننھی گڑیا کی آواز کانوں سے ٹکرائی۔۔۔چاکلیٹ ہاتھ سے چھوٹ پر زمین پر گر گئی تھی۔۔۔وہ سختی سے آنکھیں بھینچ گیا تھا۔

شام کے سائے چارسو پھیل گئے تھے۔۔۔اس نے ایک آخری بار واٹس ایپ کو دیکھا جہاں وائس میسج سین ہو گیا تھا، سن بھی لیا گیا تھا مگر کوئی جواب نہ آیا تھا۔

ایک تلخ مسکراہٹ اس کے لبوں پر در آئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

اسٹک کے سہارے چلتاوہ گھر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔لوگوں کی حقارت بھری نگاہیں اس کے جسم کے آر پار ہوتی اسے محسوس ہو رہی تھی۔

چند دن پہلے جب وہ ہسپتال سے واپس آیا تھا تو وہاں سب موجود پہلے سے ہی تماشہ دیکھنے کو موجود تھے جو گھر کے باہر موجود میڈیا تھوڑی دیر میں لگانے والی تھی۔

گہری سانس کھینچتے اس نے گھر کا دروازہ کھولا تھا جب اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں تھی۔

"ماما پاپا!" اسکے لب ہلے، نم آنکھوں سے وہ اپنے سامنے جھولتی اپنے ماں باپ کی لاشوں کو دیکھ رہا تھا۔

بس ایک حادثہ، ایک غلطی نے اس سے اسکا سب کچھ چھین لیا، اسکا نام، اسکی پہچان، اسکی عزت، اسکا کیرئیر اور اسکے ماں باپ، سب کچھ۔

All Rights Reserved by Novels lounge

وہ گھٹنوں کے بل زمین پر گرا، بالوں کو دونوں ہاتھوں سے دبوچے وہ اونچی اونچی آواز میں رونے لگا، چلانے لگا، اب درد تو وہ کہی دور بھول بھلا گیا تھا۔

یہ کیسا ستم کیا تھا زندگی نے اس پر، بے قصور ہوتے ہوئے بھی وہ قصوروار ٹھہرایا گیا تھا۔

"اللہ!" اسکی دل دہلا دینے والی چیخ نے فرش تا عرش ہر شے کو ہلا کر رکھ دیا تھا، مگر ان زمینی خداؤں کہ تو کانوں سے جوں تک نہ رینگی۔

باہر موجود تمام لوگوں نے نفرت اور حقارت سے اسے دیکھا تھا۔

"تم اسی قابل ہو!" ان کی آنکھیں بول رہی تھی جبکہ لب جامد تھے۔

دو ماہ بعد:

All Rights Reserved by Novels lounge

"اس پر سائن کر دو!" اس کے سامنے پیپر پھینکتے وہ بے لچک لہجے میں بولے تھے۔

"کیا ہے یہ؟" کھڑکی کے پار ڈھلتے سورج کو دیکھ اس نے سوال کیا تھا۔

"تحفہ ہے تمہارے لیے خلع نامہ کا!۔۔اس نے سائن کر کے بھیجے ہیں۔۔۔اب تم بھی کر دو۔۔۔اور آزاد کر دو اسے بھی اور خود کو بھی اس دوہری تکلیف سے۔" ان کے الفاظ معتسیم کے کانوں میں پگاہوا سیسہ انڈیل رہے تھے۔۔۔اسے لگا اب وہ سانس نہ لے سکے گا۔

آنکھیں بند کیے خود پر ضبط کے کڑے پہرے بٹھائے اس نے بنا اس کاغذ پر نگاہ ڈالے سائن کر دیے تھے۔

ارحام شاہ کاغذ کا وہ ٹکڑا اٹھائے وہاں سے جا چکے تھے۔

تو یہ تھا اس کا اختتام، اس کی محبت کا اختتام۔

اس کی آنکھیں بھیگ گئیں تھیں۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ماورا!" ہچکی کی صورت یہ نام اس کے لبوں سے ادا ہوا تھا۔

دو ماہ پہلے ہی جاوید آفندی اور عظمیٰ آفندی کو ان کے گھر میں قتل کر کے لاشوں کو پنکھے سے لٹکا دیا گیا تھا۔

اس کی چیخ و پکار سن کر کچھ محلے دار گھر میں دوڑ آئے تھے جہاں ان کی آنکھیں بھی شاک سے پھیل گئیں تھی مگر معتسیم ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گیا تھا۔

آنکھیں کھلنے پر اس نے اپنے آپ ایک الگ ہی کمرے، ایک الگ ہی گھر میں پایا تھا۔ وہ ایک ہفتے سے ہوش و حواس سے بیگانہ رہا تھا اور یہاں بھی سب سے پہلے ملاقات اس کی حنان شاہ سے ہوئی تھی۔۔۔ حنان شاہ مافیا ورلڈ میں ایک کھوچکا نام تھا۔ جس کی دہشت آج بھی چار سو تھی۔۔۔ ہوش میں آتے ہی سب سے پہلا سوال اسکے اپنے ماں باپ کا تھا مگر انہیں دفنا دیا گیا تھا۔ اس کے ماں باپ کو گھر میں گھس کر بے دردی سے قتل کر کے لاشوں کو پنکھے سے لٹکا دیا گیا تھا۔ اس کی زندگی میں موجود سب سے مخلص رشتے اس سے چھین لیے گئے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

حنان شاہ جو نا صرف جاوید آفندی کے بچپن کے دوست بلکہ مافیا ورلڈ سے بھی تعلق رکھتے تھے اسے اپنے ساتھ لے آئے تھے۔

دو ماہ سے اس کمرے میں موجود وہ سسک رہا تھا۔۔ نجانے کس گناہ کی اتنی بڑی سزا ملی تھی اسے؟

اور آج آخری رشتہ بھی اس سے چھینا جا چکا تھا۔۔ اس کی ماورا!!! اس کی محبت اب اس کی نہ رہی تھی۔

"کب تک ماضی میں رہو گے؟ ماضی بہت تکلیف دہ ہوتا ہے۔۔ اس سے نکل کر حال اور مستقبل کا سوچو!۔۔ ان لوگوں سے بدلا لینے کے بارے میں سوچو جنہوں نے تم سے تمہارے ماں باپ کو چھین لیا۔۔ کیا انہیں یونہی جانے دو گے؟۔۔" حنان شاہ کی بات پر اس نے سرخ آنکھیں اٹھائے انہیں دیکھا تھا جو گہرا سانس بھرتے اس کا کندھا تھپتھپائے کمرے سے جا چکے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اسے ڈھونڈے بھائی۔۔۔مجھے وہ چاہیے ہر قیمت پر۔۔۔اب، اب تو وہ ماورا بھی نہیں آئے گی۔۔۔اسے ڈھونڈے بھائی ورنہ میں خود کو ختم کرلوں گی!" وہ ایک بار پھر سے پورے گھر کو سر پر اٹھا چکی تھی۔

ڈھائی ماہ سے وہ غائب تھا یوں جیسے ہو ہی نا!

"اوکے۔۔۔اوکے میں پتہ کرتا ہوں۔۔۔بس تم خود کو تکلیف نہ دو میری جان!"

حسان نے اس کے آگے ہتھیار ڈال دیے تھے۔۔۔اب اسے ہر قیمت، ہر صورت پر معتسیم آفندی کو ڈھونڈنا تھا۔

دو ماہ پہلے جب اسے معتسیم کے ماں باپ کی خودکشی کی علم ہوا تو وہ شاک ہو گیا تھا۔۔۔شاک تو حمزہ بھی ہو گیا تھا۔۔۔ان دونوں نے ہر جگہ معتسیم کو ڈھونڈا تھا مگر اسے نہیں ملنا تھا اور نہ وہ ملا۔

دنیا کی نظر میں معتسیم جیسے بیٹے کی حرکت کی وجہ سے اس کے ماں باپ نے خودکشی کرلی تھی، ان کے قتل سے تمام لوگ انجان تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ائیر پورٹ پر کھڑے اس نے اپنے ہاتھ میں موجود ٹکٹ کو غور سے دیکھا تھا۔۔۔وہ پاکستان چھوڑ کر جا رہا تھا اٹلی۔۔۔شائد ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔۔۔

"معتسیم!" یہ آواز!! معتسیم فوراً پلٹا تھا۔

سامنے ہی وہ لبوں پر مسکراہٹ سجائے اسے دیکھ رہی تھی۔

"تو آخر کار میں نے تمہیں ڈھونڈ ہی لیا!" وہ مسکراتی اس کی جانب بڑھی تھی۔

"میں نے تمہیں کتنا تلاش کیا۔۔۔کتنا ڈھونڈا۔۔۔تم کہاں چلے گئے تھے معتسیم؟" آگے بڑھتی وہ اس کا ہاتھ تھام چکی تھی۔

معتسیم نے ایک جھٹکے سے اس سے اپنا بازو چھڑوایا اور غصے سے اسے گھورا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اوہ تم۔۔۔ تم تو ناراض ہو نا۔۔۔ کوئی بات نہیں۔۔۔ تم ایسا کرو میرے ساتھ چلو واپس۔۔۔ میں، میں سب کو بتا دوں گی کہ جو بھی ہوا وہ ایک غلط فہمی تھی۔۔۔ کسی نے تمہاری فیک آئی۔ڈی بنا کر مجھے اور باقی سب کو میسجز کیے تھے۔۔۔ اور پھر سب کچھ۔۔۔ سب کچھ بالکل ٹھیک ہو جائے گا معتسیم۔۔۔ اور اس کے بعد صرف میں اور تم ہو گے میری جان!" اس کے گال پر ہاتھ رکھتی وہ مسکرائی تھی جسے معتسیم نے زور سے جھٹکا تھا۔

"میری بات مان لو معتسیم۔۔۔ اپنا لو مجھے نہیں تو میں تمہاری سانسیں بھی تم پر حرام کر دوں گی۔" ایک پل کا لگا تھا اسے بدلنے میں۔

"میں نے تم جیسی گھٹیا لڑکی اپنی پوری زندگی میں نہیں دیکھی صوفیہ رحمان۔۔۔ اتنا کچھ کرنے کے بعد بھی تم میں اتنی ہمت ہے کہ تم میرا سامنے آسکو؟ اپنا یہ گھٹیا چہرہ میرے سامنے لا سکو۔۔۔ تف ہے تم پر! ایک بات یاد رکھنا تم سونے کی بھی بن کر آجاؤ نا تو معتسیم آفندی تم سے نفرت ہی کرے گا۔۔۔ میں نفرت کرتا ہوں تم سے۔۔۔ شدید نفرت" ایک ایک لفظ چبا کر بولتا وہ مڑ گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

اس کی بات سن کر صوفیہ کی آنکھوں میں مرچی سی چبھنے لگ گئی تھی۔

"مجھ سے نفرت کرتے ہو؟ ہمم ٹھیک ہے! تو محبت کس سے کرتے ہو؟ اس ماورا سے جس کی بدولت تم آج اس حال میں پہنچے ہو؟ جو ہے تمہاری بربادی کی اصل وجہ؟" وہ اونچی آواز بمیں چلائی تھی۔۔۔ معتسیم کے بڑھتے قدم ٹھٹھک کر رکے تھے۔

صوفیہ مسکراتی اس کے سامنے آکھڑی ہوئی تھی۔

"اس نے تمہیں کہا تھا کہ وہ تمہیں برباد کر دے گی۔۔۔ تم اسے پا کر بھی نہ پا سکو گے۔۔۔ وہ نفرت کرتی ہے تم سے اور بدلہ ضرور لے گی!۔۔۔ دیکھو بدلا لے لیا اس نے۔۔۔ کر دیا برباد تمہیں۔۔۔ اس کی نفرت تمہاری خوشیاں, تمہارا سب کچھ کھا گئی۔۔۔ تم برباد ہو گئے معتسیم برباد!!!!" ہونٹوں پر جلا دینے والی مسکراہٹ لیے وہ مسلسل اس کے دل پر تیز خنجر سے وار کیے جا رہی تھی۔

"گیٹ لاسٹ!!!" وہ دھیمے لہجے میں غرایا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"واٹ؟" صوفیہ چونکی۔

"اس سے پہلے کہ میں تمہاری جان لے لوں اور تمہارا حشر بگاڑ دوں یہاں سے دفع ہو جاؤ۔۔" اسے بازو سے پکڑتے پیچھے کو دھکیلے وہ سنان شاہ کی جانب بڑھ گیا تھا جو بے تاثر چہرہ لیے اس کے انتظار میں تھا۔

"اسے چھوڑ دو معتسیم۔۔۔ اور اپنا لو مجھے وہ تمہیں کچھ نہیں دے سکتی سوائے دکھ کے" صوفیہ پوری آواز میں چلائی تھی۔

"میں اسے چھوڑ چکا ہوں!!!!" وہ چلانا چاہتا تھا مگر لب ساکت تھے۔

لب بھینچے وہ سرخ آنکھوں پر چشمہ لگائے اس کی نظروں سے ہمیشہ کے لیے اوجھل ہو گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

کچن سے آتی کھٹ پٹ کی آواز پر اس کی آنکھیں فورا کھلی تھی۔۔۔آنکھیں مسلتے اس نے وال کلاک کی جانب دیکھا تھا جہاں صبح کے گیارہ بج رہے تھے۔

وہ رات کو ایزی چیئر پر جھولتا وہی سو گیا تھا۔

آنکھیں ملتا وہ کمرے سے باہر نکل کر کچن پار کر کے ٹی۔وی لاؤنج میں آیا تھا جہاں سامنے ہی وہ اپنے بے پرواہ حلیے میں جاہلوں اور ندیدوں کی طرح کھانے پر ٹوٹ پڑی ہوئی تھی۔۔۔اس کا پورا چہرہ کھانے سے گندہ ہونا مزید خوفناک ہو گیا تھا جب اچانک اس نے ں طریں اٹھائے معتسیم کو دیکھا اور چونک اٹھی تھی۔

گارڈز کی سنگت میں اپنی گاڑی سے باہر نکلے اس نے برقی قمقموں سے سجے اس محل کو دیکھا تھا جہاں ایک وسیع پیمانے پر لڑکیوں کی بولی لگنے والی تھی۔

ایک گہری سانس اندر کھینچے اپنے ساتھیوں کو اشارہ دیتا وہ وہاں داخل ہوا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ایک خوبصورت مگر کالے ماسک کے پیچھے اس کا پورا چہرہ ڈھکا ہوا تھا۔

یہ آج کا اسپیشل ڈریس کوڈ تھا۔۔۔ اندر موجود چھبیس سے ساٹھ سال۔۔۔ تمام عمر کے آدمی اس کی طرح تھری پیس بلیک سوٹ میں ملبوس، چہروں کو ماسک سے ڈھکے شراب اور شباب دونوں سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

اس سب پر ایک اچٹتی نگاہ ڈالے وہ ایک کونے والی ٹیبل پر جا بیٹھا تھا۔

اب انتظار تھا تو اس گھڑی کا جب وہ اپنی دوستی نبھاتا ماں زارون رستم کی محبت کو یہاں سے نکال لے جاتا۔

بیڈ پر موجود ڈریس پر ایک حقارت بھری نگاہ ڈالے اس نے سامنے موجود خوبصورت چہرے کے پیچھے چھپی بدنما عورت کو نفرت بھری نگاہوں سے دیکھا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

تمہارے پاس صرف ایک گھنٹہ ہے میری جان، جلدی سے تیار ہو جانا نہیں تو آج رات ہی کو اپنے کتے کے آگے پھینک دوں گی تمہیں۔۔۔جو تیرے جسم کو نوچنے کو پل پل انتظار میں مر رہے ہیں!" اس کے گال پر اپنا ناخن پھیرتی وہ مسکرائی اور کمرے سے باہر نکل گئی تھی۔

پری نے بے بسی سے اس ڈریس کو دیکھا اور سر ہاتھوں میں گرائے وہی بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔

کب آؤ گے مان!" وہ سسکی تھی۔

"مارتھا مم۔۔۔میں کیسی لل۔۔۔لگ رہی ہوں؟" سرخ گھیر دار سلیو لیس فراک پہنے وہ خوشی سے مارتھا کے سامنے گھومتی خود کو پرنسس تصور کر رہی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

مارتھا پھیکا سا مسکرائی تھی اور ان روشن آنکھوں کو دیکھا جو بہت امید سے مارتھا کو تک رہیں تھی۔

"ویری بیوٹیفل!" مارتھا کے بولتے ہی وہ کھکھلا کر ہنسی تھی جب مرینہ چوہان ہیل کی ٹک ٹک پر اس کے کمرے میں داخل ہوئی۔

اس کی خوبصورتی دیکھ کر ایک پل کو وہ ٹھٹھکی تھی۔۔۔ اگلے ہی لمحے آنکھوں میں نفرت اور دل میں حسد نے جگہ لے لی تھی۔۔۔ دل چاہا تھا کہ ابھی اس خوبصورت چہرے پر تیزاب پھینک ڈالے مگر اپنے اس سر پھیرے بیٹے کا کیا کرتی جو اس دوشیزہ کے پیچھے دیوانہ ہو گیا تھا۔۔۔ جیک کے لیے زویا اس کا جنون اس کی ضد بن چکی تھی۔۔۔ آج بھی اس نے مرینہ چوہان کو کال کر کے انہیں سخت لہجے میں وارن کیا تھا کہ وہ زویا کو آج کی نیلامی میں پیش نہیں کرے گی وہ صرف اس کی ہے اور اس پر سب سے پہلا حق اسی کا ہے۔

اس کی جانب قدم بڑھاتے مرینہ چوہان نے غور سے اس کا جائزہ لیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

سرمئی بڑی آنکھیں، سفید رنگ، گلابی ہونٹ اور ویسے ہی گال، سرخ فراک میں وہ واقعی ایک ڈول لگ رہی تھی۔

وہ بالکل ویسی ہے تھی، ہو بہو اس جیسی۔۔۔ نفرت کی آگ سینے میں مزید بھڑک اٹھی تھی۔

"مارتھا!!" یکدم وہ اونچی آواز میں دھاڑی۔۔۔ زویا کا رواں رواں کانپ اٹھا تھا جبکہ مارتھا بھی ہڑبڑا کر ان تک پہنچی تھی۔

"جج۔۔۔جی؟"

"اسے آدھے گھنٹے میں نیچے لے آنا!" اس پر ایک آخری نگاہ ڈالے وہ حکم دیتی اور مڑی تھی۔

"اور سنو" جاتے جاتے وہ پلٹی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"کسی قسم کی کوئی ہوشیاری نہیں" انگلی دائیں بائیں ہلاتے انہوں نے وارننگ دی تھی جس پر مارتھا نے فوراً سر اثبات میں ہلایا جب کہ زویا ابھی بھی خوف سے کانپ رہی تھی۔

اس کے ڈر کو محسوس کرتی وہ مسکراتی کمرے سے باہر نکل گئی تھی۔

دل میں اٹھتی انتقام کی آگ کو بجھانے کے لیے وہ فیصلہ لے چکی تھی۔۔۔زویا شہباز کو نیلام کرنے کا فیصلہ۔۔۔بیٹے کی دھمکیاں، وہ سب کچھ بھلا چکی تھی یاد تھا تو بس اپنا انتقام۔

"نہیں نیلم۔۔۔اس بار نہیں۔۔۔اس بار میں تمہیں خود سے جیتنے نہیں دوں گی۔۔۔ اس بار ہار تمہارا مقدر بنے گی۔۔۔" خود سے بڑبڑاتی وہ نیلام گھر میں داخل ہوئی تھی جہاں تمام ٹیبلز ارینج کر دیے گئے تھے۔

"پندرہ منٹ ہیں تمہارے پاس نیلامی شروع کرو!" اس نے اپنے ماتحت کو حکم دیا تھا جو سر اثبات میں ہلائے وہاں سے نکل گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

مندی مندی آنکھیں کھولتی وہ خود کو نرم گرم بستر میں محسوس کرتی مزید لحاف میں گھس گئی تھی۔۔۔ ہونٹوں پر ایک خوبصورت مسکراہٹ اپنے آپ در آئی تھی۔

لیکن! پٹ سے آنکھیں کھولتی وہ سوتے سے اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔ آنکھیں ملتے اس نے پورے کمرے پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالی تھی۔۔۔ آنکھوں کے ساتھ ساتھ اس کا منہ بھی کھل چکا تھا۔

وہ غور سے اس بڑے، شاندار روم کو دیکھ رہی تھی۔

پیٹ سے آتی آواز اسے یکدم ہوش میں لائی تھی۔ لحاف اپنے اوپر سے سرکائے وہ بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور بالوں میں خارش کرتی منہ بنائے دروازے کی جانب بڑھی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"میں یہاں کیسے آئی۔۔۔اوہ!۔۔۔کئی اس کالے بڑے دیو ہیکل مجھ پر نسز کو کیڈنیپ تو نہیں کرلیا؟"خود سے قیاس آرائی کرتی وہ چونکی تھی۔

"مجھے اس سے چھپ کر یہاں سے بھاگنا ہو گا!"بڑبڑاتی وہ دروازے تک جا پہنچی تھی۔

آہستہ سے دروازہ کھولے اس نے پہلے منہ باہر نکالا اور آس پاس کا جائزہ لیا تھا۔۔۔ کسی کو وہاں نہ پا کر وہ ایک قدم باہر نکلاتی تیزی سے دیوار کی اوٹ میں چھپ گئی تھی۔۔۔دیوار کے ساتھ لگی وہ خود کو گھسیٹتی سیڑھیوں تک پہنچی تھی۔

سیڑھیوں پر پہنچتی کہنی کے بل جھکتی وہ بچوں کی طرح کرال کرتی نیچے اتری تھی ہاں وہ الگ بات تھی کہ یہ سب کرتے ہوئے اسے کافی درد محسوس ہوا تھا مگر فلحال کالے دیو ہیکل سے بچنے کا یہی طریقہ تھا۔

ڈائنیگ ہال میں داخل ہوتے ہی اسے داخلی دروازہ نظر آ گیا تھا۔۔۔پورے دانت نکالے وہ اسی جانب بڑھ رہی تھی جب راستے میں آتے کچن پر اس کے قدم رکے اور ساتھ ہی پیٹ میں مزید اونچی آواز آئی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"شش۔۔۔" ہونٹوں پر انگلی رکھے اس نے اپنے پیٹ کو خاموش کروانا چاہا مگر کچن میں نظر آتے سرخ تازہ سیبوں کو دیکھ کر اس کے اپنے منہ میں پانی آ گیا تھا۔

بھاگنے کے پلان کو پس پشت ڈالے وہ جلدی سے کچن میں گھسی تھی۔۔۔ تمام برتن چھانتی، فریج کھنگالے وہ اپنے لیے ڈھیر سارا کھانا اکٹھا کرنے میں کامیاب رہی تھی۔

دونوں ہاتھوں میں چاروں پلیٹیں فکس کرتی وہ بڑی مشکل سے لاؤنج تک انہیں لے ہی آئی تھی اور اب صوفہ کے سامنے پڑے ٹیبل پر انہیں رکھتی وہ دوبارہ سے کچن میں جوس لینے چلی گئی تھی جب ایک گلاس ہاتھ سے چھوٹا زمین بوس ہو گیا تھا۔

سر کھجائے اس نے ٹوٹے گلاس کو دیکھا اور پھر کندھے اچکائے پورا کا پورا جگ ہی اٹھا کر لاؤنج میں لے آئی تھی۔

صوفہ کے اوپر چوکڑی مار کر بیٹھتی وہ کھانے پر ٹوٹ پڑی تھی۔۔۔ وہ ایک ساتھ سارا کھانا منہ میں ڈالے جا رہی تھی جب معتصیم وہاں آیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

لاؤنج میں آتے ہی اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں تھی۔۔۔وہ سامنے ہی گندے، میلے کچلے حلیے میں کھانے پر ٹوٹی پڑی تھی۔۔۔اس کو دیکھ یہ بات صاف ظاہر ہو رہی تھی کہ جیسے وہ صدیوں کی بھوکی ہو۔

یکدم ذہن میں کئی سوالوں نے جنم لیا تھا۔۔۔وہ یہاں کیسے؟ کیوں؟اس کی شادی؟۔۔۔اور اس حالت میں؟

تمام سوچوں کو پیچھے جھٹکتا وہ خاموشی سے اس کے سامنے آبیٹھا تھا۔

کسی کو محسوس کرتے ماورا نے فوراً آنکھیں اوپر اٹھائی اور غور سے معتصیم کو دیکھنے لگ گئی تھی۔

یہ تو وہ دیو ہیکل نہیں۔۔۔تو یہ کون تھا؟اس کے دماغ میں خیال آیا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تم کون ہو؟" آنکھوں میں مصنوعی غصہ سجائے اسے ڈرانے کی غرض سے اس نے زرا سخت لہجے میں سوال کیا۔۔۔اس کا سوال معتصیم کو ایک پل کو چونکا گیا تھا۔۔۔ اسے ماورا کی ذہنی حالت پر شک سا گزرا

"معتصیم!" اپنا نام بتاتا وہ پرسکون سا اس کے چہرے کے بدلتے زاویوں کو دیکھ رہا تھا۔

"معتصیم؟۔۔۔میرے معتصیم؟" اس کا نام لبوں سے ادا کرتے, ایک دم اس نے پرجوش انداز میں سوال کیا تھا۔

"نہیں میں تمہارا نہیں" سر نفی میں ہلائے وہ دوبارہ سکون سے بولا تھا۔

"ہاں تم نہیں ہوسکتے۔۔۔" چہرہ جھکائے وہ افسردہ لہجے میں بولی تھا۔

"میرا معتصیم۔۔۔وہ تو گم گیا تم وہ کیسے ہوسکتے ہو؟" آنکھوں میں تعجب لیے وہ بولی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"سنو!۔۔۔تم اسے ڈھونڈ دو گے؟" کچھ پل کی خاموشی کے بعد اس نے دھیمی آواز میں سوال کیا تھا۔

"کسے؟" معتصیم نے سوال کیا۔

"معتصیم کو" اس نے جواب دیا۔

"وہ نا۔۔۔" پلکوں کی جھالر سے آس پاس نگاہیں دوڑائیں وہ کسی کو نا پا کر اس کے زرا قریب ہوئی تھی۔

"مجھے اسے کچھ بتانا ہے" دھیمی آواز میں وہ بولی۔

"کیا بتانا ہے؟" معتصیم نے بھی ویسے ہی سوال کیا۔

"نن۔۔۔نہیں وہ سیکریٹ ہے" ماورا نے اپنا چہرہ فورا پیچھے کیا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"کم آن بتادو مجھے میں بھی تو معتصیم ہوں نا!!" معتصیم نے اسے بچوں کی طرح پچکارا۔

"ہو۔۔۔ مگر میرے معتصیم نہیں۔" سر زور سے نفی میں ہلائے وہ دوبارہ سے گود میں موجود کھانے کی پلیٹ کی جانب متوجہ ہو گئی تھی۔

"اچھا میں نا اب جا رہی ہوں!" کھانا کھاتے ہی وہ فورا اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔

"تم یہاں سے کئی نہیں جا رہی۔" یکدم معتصیم نے اس کی کلائی تھامی تھی۔

"کیوں؟" اس نے گھورتے ہوئے سوال کیا۔

"تمہیں معتصیم کو نہیں ڈھونڈنا؟" معتصیم کے سوال پر وہ ایک پل کو سوچ میں پڑ گئی تھی۔

"ہاں ڈھونڈنا ہے!" اس نے اقرار کیا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تو یہیں رہو میں تمہاری مدد کروں گا"

"کیا سچ میں؟" اس نے بے یقینی سے سوال کیا۔

"ہاں سچ میں!" ہونٹوں پر جبری مسکراہٹ سجائے وہ بولا تھا۔

فراک کو دونوں ہاتھوں سے تھامتی وہ سہج سہج کر سیڑھیاں اترتی نجانے کتنے چہروں کو اپنی جانب متوجہ کرواگئی تھی۔

لال ماسک کے پیچھے چھپی اس کی سرمئی آنکھوں، جن پر پلکوں کی جھالر گرائے وہ سیڑھیاں اتر رہی تھی۔

"واٹ آ بیوٹی!" سنان شاہ کے ساتھ کھڑا وہ نوجوان آنکھوں میں عجیب سی چمک لیے بولا تھا۔۔۔

All Rights Reserved by Novels lounge

لوگوں کی مدبھیڑ میں آتے اس نے ہچکچا کر پورے ہال میں نگاہیں دوڑائی تھی۔ نظریں مارتھا کو ڈھونڈنے میں مصروف تھی جو نجانے کہاں غائب ہو گئی تھی۔

ان تمام لوگوں کی نظروں سے خائف ہوتی وہ ایک بار کے کارنر میں جا کھڑی ہوئی تھی۔

ایکدم سے پورے ہال کی لائٹس آف ہو گئی تھی اور سپاٹ لائٹ میں اسٹیج پر کھڑا وہ شخص اپنی تقریر جھاڑنے میں مصروف تھا۔

"سو لیٹس بگین دس ایوننگ ود ڈانس!" اس کے لفظوں پر وہاں موجود سب لوگوں نے ہاتھ میں موجود شراب کا گلاس اٹھائے خوشی کا اظہار کیا تھا۔

چار سو ڈانس کرتے کپلز کو دیکھ اس نے بیزاری سے ایک بار ہال میں نگاہ ڈورائی تھی جب آخر کار مارتھا اسے نظر آ ہی گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ہونٹوں پر بڑی سی مسکراہٹ لیے وہ ڈانس کرتے لوگوں کے بیچ سے گزرتی اب ہال کے بیچ و بیچ آگئی تھی۔

اس سے پہلے وہ مزید ایک قدم آگے بڑھائی ایک مردانہ ہاتھ نے اسے بازو سے تھامے اپنی جانب کھینچا تھا

زویا کی پیٹھ اس سے جا ٹکرائی تھی۔

مردانہ، جانی پہچانی کلون کو محسوس کرتی اس کی آنکھیں ابل پڑی تھی۔

"ہے بیوٹی!! مس می؟" وہی پراسرار لہجہ۔

"جج۔۔۔جیک۔۔۔ سس۔۔۔ سر۔۔۔" وہ اس کی گرفت میں مچلتی سسکی تھی۔

"اوہوں!۔۔۔نہ جیک، نہ سر۔۔۔ صرف جہانگیر۔۔۔زویا کا جہانگیر۔۔" مسکراتا اس کی خوشبو اپنے اندر اتارے وہ زویا کا رخ اپنی جانب کرتا اسے اپنی باہوں میں قید کر چکا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

آنکھیں میچے اس نے دونوں ہاتھ اس کے سینے پر ٹکائے دوری پیدا کرنے کی کوشش کی تھی مگر وہ ناکام رہی۔

I found a love for me

Oh darling, just dive right in and follow my lead

Well, I found a girl, beautiful and sweet

Oh, I never knew you were the someone waiting for me

Cause we were just kids when we fell in love

Not knowing what it was

I will not give you up this time

But darling, just kiss me slow, your heart is all I own

All Rights Reserved by Novels lounge

And in your eyes, you're holding mine

Baby, I'm dancing in the dark with you between my arms

Barefoot on the grass, listening to our favorite song

When you said you looked a mess, I whispered underneath my breath

But you heard it, darling, you look perfect tonight

Well, I found a woman, stronger than anyone I know

She shares my dreams, I hope that someday I'll share her home

I found a love, to carry more than just my secrets

All Rights Reserved by Novels lounge

To carry love, to carry children of our own

We are still kids, but we're so in love

Fighting against all odds

I know we'll be alright this time

Darling, just hold my hand

Be my girl, I'll be your man

I see my future in your eyes

Baby, I'm dancing in the dark, with you between my arms

Barefoot on the grass, listening to our favorite song

When I saw you in that dress, looking so beautiful

All Rights Reserved by Novels lounge

I don't deserve this, darling, you look perfect tonight

Baby, I'm dancing in the dark, with you between my arms

Barefoot on the grass, listening to our favorite song

I have faith in what I see

Now I know I have met an angel in person

And she looks perfect

I don't deserve this

You look perfect tonight

"کیا تم محسوس کر سکتی ہو وہ جو میں محسوس کر رہا ہوں؟" اس کے ماتھے سے اپنا ماتھا ٹکائے اس نے سرگوشی نما آواز میں سوال کیا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"نن۔۔۔۔ نہیں۔۔۔" اس کی آواز کانپتی اور بھیگی ہوئی تھی۔

آنکھیں کھولے جہانگیر نے اس کانپتے وجود کو دیکھ تھا جو پہلے اس کی ضد، پھر اس کا جنون اور اب عشق بن گئی تھی۔

"لک ایٹ می زویا!" وہ بھاری مگر مدھم آواز میں بولا

زویا کا سر تیزی سے نفی میں ہلا تھا۔

"زویا" اس کی سخت آواز پر اس نے خوف سے آنکھیں کھولے اسے دیکھا تھا جو اپنی بھوری آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"مائین۔۔۔ اونلی مائین۔۔۔" اسے اپنے سینے میں بھینچے وہ اتنی شدت اختیار کر گیا تھا کہ خوف سے زویا کی آنکھیں پھیل گئیں تھی۔

"چچ۔۔۔ چھوڑو۔۔۔" اس کے سینے پر مکے مارتی وہ سسکی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"چھوڑ دیا۔۔۔ مگر صرف ابھی کے لیے۔۔۔ صرف ایک ہفتہ میری جان۔۔۔ جسٹ ون ویک۔۔۔" اس اپنی قید سے آزاد کرتے وہ مسکرا کر بولا تھا۔

اس کی بات سنتے ہی وہ تیزی سے مارتھا کی جانب بھاگی تھی۔

"جیک مائی سن۔۔۔" مرینہ چوہان اسے وہاں دیکھ کر چونکی تھی۔

وہ جیک کی آمد کو لیکر بالکل لاعلم تھی۔

"ان آفس ناؤ۔۔۔ ضروری بات کرنی ہے!" مرینہ چوہان کی آواز سنتے ہی وہ سپاٹ لہجے میں بولتا دونوں ہاتھ پینٹ کی جیبوں میں ڈالے آفس کی جانب بڑھ گیا تھا

اس کے اس انداز پر وہ کڑھ کر رہ گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"جب میں نے منع کیا تھا کہ زویا آج کی نیلامی میں شامل نہیں ہوگی تو پھر وہ اس پارٹی میں کیا کر رہی تھی؟" دونوں ہاتھ ٹیبل پر ٹکائے اس نے غصے سے سوال کیا تھا۔

"وہ۔۔۔وہ۔۔۔"

"وہ، وہ کیا ہاں؟ میری بات ایک دھیان سے، کان کھول کر سن لے اور حفظ کر لے۔۔۔ زویا میری ہے۔۔۔ وہ اپنے سر کی ضد۔۔۔ جیک کا جنون اور اب جہانگیر کا عشق بن چکی ہے۔۔۔ اگر اسے کچھ بھی ہوا تو وہ حشر کروں گا سب کا کہ عبرت کا نشان بن جاؤ گے سب کے سب۔" اس کی وارننگ پر مرینہ چوہان نے خوف سے تھوک نگلا تھا۔

"آئی سمجھ؟" زور سے ٹیبل پر ہاتھ مارتے اس نے سوال کیا تھا۔

"ہہ۔۔۔ہاں!" مرینہ کا سر تیزی سے اثبات میں ہلا تھا۔

"گڈ!!۔۔۔ ناؤ آوٹ!" انگلی دروازے کی جانب کیے وہ کھڑکی کی جانب رخ کر چکا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

غصے سے پیر پٹختی وہ کمرے سے نکل چکی تھی۔

"مم۔۔۔مارتھا۔۔۔مارتھا۔۔۔وہ۔۔۔وہ۔۔۔سر۔۔۔" مارتھا کے گلے لگی وہ سسک رہی تھی۔

"بب۔۔۔بچالو۔۔۔" اسے یوں روتے دیکھ مارتھا کو شدید تکلیف ہوئی تھی۔

"اچھا رونا بند کرے بے بی۔۔۔" اس کے آنسو صاف کیے مارتھا نے اس کے چہرے کو دونوں ہاتھوں سے تھاما تھا۔

"اب میری بات غور سے سنے۔۔۔"

نیلامی کا وقت شروع ہو چکا تھا اور تمام لوگ اس وقت نیلام گھر کی جانب جا چکے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

بڑی سے چادر میں اپنے وجود کو چھپاتی۔۔۔وہ ارد گرد نگاہیں دوڑائیں گیٹ کی جانب آئی تھی۔۔۔اس وقت وہاں کوئی بھی گارڈ موجود نہ تھا۔

"زویا بی بی ؟۔۔۔زویا بی بی!" گارڈ جو گیٹ کی جانب آیا تھا چادر میں سے زویا کے فراک کو پہچانتا اونچی آواز میں چلایا تھا۔

اس کی آواز سن کر زویا کی رفتار مزید تیز ہو گئی تھی۔

"جیک سر کو بتانا پڑے گا۔" خود سے بولتا وہ فوراً اندر بھاگا تھا۔

پارکنگ ایریا میں داخل ہوتے ہی اس نے لمبی لمبی سانسیں لیے خود کو پر سکون کیا تھا۔

خوف اور ڈر سے آس پاس نگاہ دوڑائے وہ گاڑیوں کے بیچ سے چلنے لگی تھی جب اسے دور سے اپنے نام کی پکار سنائی دی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"زویا!" جہانگیر کی آواز سن کر اس کی آنکھیں پھیلی تھی اور وہ فوراً سے وہاں موجود گاڑیوں میں سے ایک کی جانب بڑھی تھی جس کی ڈکی تھوڑی سی کھلی ہوئی تھی۔

ڈکی میں چھپتی وہ خود کو مکمل طور پر چادر سے چھپا چکی تھی۔

زبان پر ہنوز کلمہ جاری تھا۔

"یہاں کیا ہو رہا ہے؟" تمام نوکروں کو یہاں سے وہاں بھاگتے دیکھ شزا حماد کی جانب مڑی تھی جس نے لاعلمی سے کندھے اچکا دیے تھے۔

"گڈ ایوینگ ایوری ون!" لاؤنج میں داخل ہوتے ہی وہ بلند آواز بولا تھا۔

"ارے تم لوگ آ گئے؟" مسز زبیری حماد کو دیکھ مسکرائی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"جی آ گئے۔۔۔اب آپ بتائیے یہ سب کیا ہو رہا ہے؟ یہ اتنی بھاگم بھاگ کیوں؟" ان کے کندھے پر ہاتھ رکھے، ان کے ساتھ بیٹھے اس نے سوال کیا تھا۔

"بھئی ہم تو خود لاعلم ہیں!۔۔۔تمہارے ڈیڈ کے کوئی دوست آ رہے ہیں!"

"اوکے!" ان کے جواب پر اس نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"میم۔۔۔وہ شزا کو سر آفس میں بلا رہے ہیں!"

میڈ کی بات پر حماد نے شزا کو دیکھا تھا جو مسکراتے لبوں اور محبت بھری آنکھوں سے اسے دیکھے جا رہی تھی۔۔۔میڈ کی آواز پر بھی اس کی نظریں حماد پر ہی ٹکی ہوئی تھی۔

"اے لڑکی!" مسز زبیری کی پاٹ دار آواز پر وہ ہڑبڑا کر ہوش میں آئی تھی۔

"جج۔۔۔جی۔۔۔؟"

All Rights Reserved by Novels lounge

"جی کی بچی کانوں نے کام کرنا بند کر دیا ہے کیا؟ سنائی نہیں دیا؟ شبیر نے بلایا ہے تمہیں جاؤ ان کی بات سنو!" وہ تڑخ کر بولی تو شنزا بھوکلاتی سر اثبات میں ہلائے میڈ کی پیروی کرتی ان کے کمرے تک جا پہنچی تھی۔

"مامامت کیا کرے ایسے بات۔۔۔ ہونے والی بہو ہے آپکی!" حماد کی بات سنتے ہی ان کا منہ بن گیا تھا۔

"دیکھ لو اس لڑکی نے ابھی سے میرے بیٹے کو اپنے قابو میں کر لیا ہے۔۔۔" ان کی بات پر وہ فقط مسکرا کر رہ گیا تھا۔

"چچی ٹھیک کہہ رہی ہے حماد۔۔۔ نجانے کیوں اس شنزا کے پیچھے بھاگتے پھیرتے ہو، حالانکہ اس سے بہتر آپشن ہیں تمہارے پاس!" عالیہ جل کر بولی تھی۔

مگر حماد اسے سن کہاں رہا تھا۔۔۔ نظریں اس راہ پر ٹکی تھی جہاں سے وہ ابھی ابھی غائب ہوئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"سر!۔۔۔ آپ نے بلایا؟" دروازہ ناک کیے اس نے اجازت چاہی۔

"ارے شزا۔۔۔ آؤ۔۔" اسے دیکھ وہ فائل ٹیبل پر رکھتے اس کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔

"جی وہ آپ نے بلایا؟" دونوں ہاتھوں کو مسلتی نظریں جھکائے اس نے سوال کیا تھا۔

"تم جانتی ہو میں نے تمہیں کیوں بلایا ہے؟ سوال نہیں پوچھو گا وہ تم جانتی ہو۔۔۔ جواب چاہیے۔۔۔ جس کا مجھے انتظار ہے!" دونوں بازو سینے پر باندھے وہ پرسکون انداز میں بولے تھے۔

"کام ٹھیک جا رہا تھا۔۔۔ مگر۔۔۔" ایک نظر ان پر ڈالتے وہ نظریں جھکا گئی تھی۔

"مگر؟" ان کے مگر میں وہ انہیں وائے۔ذی نامی اس بلا کے بارے میں سب کچھ بتا چکی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تو تمہیں کیا لگتا ہے؟ کیا انہیں تم پر شک ہو گیا ہے؟" شبیر زبیری اب پریشان نظر آرہے تھے۔۔۔ یہ کلب انہیں ہر حال میں چاہیے تھا۔۔۔ ان کے اللیگل بزنس کے لیے یہ بیسٹ لوکیشن تھی۔

"مجھے نہیں لگتا۔۔۔ وہ بس ایک سرپھیرا انسان ہے جس کی وجہ سے مجھے مشکل درپیش آرہی ہے!" شزا نے گہری سانس خارج کی تھی۔

"ہمم!! نام کیا ہے اس کا؟"

"کہتا ہے کہ لوگ اسے لیلیٰ کا مجنوں بلاتے ہیں۔" وہ منہ کے زاویے بگاڑ کر بولی تھی۔

"یہ تو واقعی کوئی سرپھیرا ہے۔۔۔ فکر مت کرو۔۔۔ تم اپنے کام پر فوکس کرو۔۔۔ اسے میں ہینڈل کر لوں گا!" ان کی بات پر اس نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"سر!! وہ مجھے آپ کو یہ دینا تھا!" جاتے جاتے وہ پلٹی اور جیکٹ کی جیب میں سے ایک پین ڈرائیو نکال کر اس نے ان کی جانب بڑھائی تھی۔

http:/www.novelslounge.com
All Rights Reserved by Novels lounge

"یہ ؟" پین ڈرائیو اس کے ہاتھ سے پکڑ کر انہوں نے غور سے اسے دیکھا تھا۔

"اس میں اس کلب میں ہوئے تمام اللیگل بزنسز کی ڈیٹیلز ہیں۔۔۔ سوچا آپ کے کام آئے گی!" وہ دھیما سا مسکرائی تھی۔

شبیر زبیری نے فوراوہ پین ڈرائیو تھامی تھی۔

"آوٹ!" پین ڈرائیو لیپ ٹاپ میں فٹ کرتے وہ بنا اس کی جانب دیکھ کر بولے تھے جو سر نفی میں ہلائے وہاں سے واک آوٹ کر گئی تھی۔

پین ڈرائیو اوپن کیے انہوں نے تمام پیپرز چیک کیے تھے مگر اچانک ان کی انگلیاں تھمی تھی۔ آنکھیں باہر کو نکل آئی تھیں۔

"یہ ؟۔۔۔ یہ کیسے ؟۔۔۔ آہ!!ڈیورڈ۔۔۔ آئی ول کل یو!" زور سے لیپ ٹاپ زمین پر مارے وہ چلائے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اگر یہ زار باہر آگیا تو؟۔۔۔نن۔۔۔نہیں۔۔۔میں ایسا کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔۔ تمہیں میں چھوڑوں گا نہیں ڈیورڈ!!۔۔۔۔"وہ غصے سے بڑبڑائے تھے اور ساتھ ہی ایک فیصلہ لیا تھا انہوں نے۔

\-----------

ڈگی میں چھپی وہ نجانے خدا نے اپنے بچ جانے کی کتنی دعائیں کر چکی تھی۔

اگر وہ جیک کے ہاتھ لگ گئی تو نجانے وہ اس کے ساتھ کیا کرتا!خوف اس کے پورے بدن میں پھیل گیا تھا۔

"زویا!زویا!"جیک کی غصیلی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔اسے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا کرے

"سر اس جانب کوئی بھاگا ہے۔"اس سے پہلے وہ گاڑی کی جانب بڑھتا ایک گارڈ کے بولنے پر وہ دوسری جانب بھاگا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"زویا۔۔" وہ اس وقت بے بسی ہی بے بسی محسوس کر رہا تھا۔۔ ابھی تو جی بھر کر اسے دیکھا بھی نہیں تھا اور وہ غائب ہو گئی تھی۔

"میں تمہیں ڈھونڈ لوں گا زویا" اس نے خود سے وعدہ کیا تھا جب کہ آنکھیں ہلکی سی نم ہو گئیں تھی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

"چچ۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔ میں کہہ رہی ہوں مجھے چھوڑ دو!" سنان کی گرفت میں مچلتی وہ چلائی تھی۔

زویا جو گاڑی سے باہر نکلنے لگی تھی پاس سے آتی آوازوں کو سن کر دوبارہ اندر چھپ گئی تھی۔

"یا اللہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ میری مدد کیجیے!" اس نے آنکھیں سختی سے میچیں دعا کی تھی۔

"پپ۔۔۔ پلیز مجھے چھوڑ دو!" اب کی بار پری منتوں پر اتر آئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

سنان شاہ نے کان لپیٹے اس گاڑی میں دھکا دیا اور خود ڈرائیور کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر آ بیٹھا تھا۔

پری بے بسی سے آنکھیں میچ کر رہ گئی تھی۔۔۔بچنے کا اب کوئی بھی راستہ اسے نظر آ رہا تھا۔

اس نے نم آنکھوں سے اس شخص کی پشت کو گھورا تھا جو اسے کروڑوں کی قیمت ادا کیے خرید چکا تھا اپنی مسٹریس کے طور پر۔

گاڑی سٹارٹ ہوتے ہی زویا کی آنکھیں خوف سے کھلی تھی۔۔۔اس نے ہلتی گاڑی کو دیکھا تھا جو اب اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

وہ جیک کے چنگل سے تو نکل آئی تھی مگر اب کہاں جا رہی تھی اسے کوئی آئیڈیا نہیں تھا۔بس وہ اب دعا ہی کر سکتی تھی کہ اللہ اس کی مدد کرے اور اس کو اپنے حفظ و ایمان میں رکھے۔

بنگلو کے باہر رکتے ہی گاڑی کا دروازہ کھول کر وہ شخص باہر نکلا تھا۔۔۔سوٹڈ بوٹڈ وہ شخص، مسکراتے اس نے آنکھوں سے گلاسز اتاری اور اس شاندار عمارت کو دیکھا تھا۔

"فہام جونیجو!"شبیر زبیری مسکراتے اس کی جانب بڑھے تھے اور اسے زور سے گلے لگایا تھا۔

چھبیس، ستائیس سال کا وہ خوش شکل انسان ان کی جانب دیکھ کر مسکرایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

اسے اپنی سنگت میں ڈرائینگ روم میں لاتے وہ صوفہ کی جانب بیٹھنے کا اشارہ کرتے خود بھی اس کے سامنے بیٹھ گئے تھے۔

"جی تو کہیے فہام صاحب کیا خدمت کر سکتا ہوں میں آپ کی؟" چائے اور سنیکس کے سرو ہونے کے بعد شبیر صاحب اصل مقصد کی جانب آئے تھے۔

فہام جونیجو ذرا سا مسکرایا اور کوٹ کی پاکٹ میں سے ایک لفافہ نکال کر ان کے سامنے رکھ دیا۔

شبیر زبیری نے حیرانگی سے اس لفافے کو دیکھا اور پھر اسے کھولا تھا۔

اندر موجود تصویر کو آنکھیں چھوٹی کیے انہوں نے گھورا تھا۔

"یہ کون ہے؟"

"یہ کون ہے؟ اس سے تمہارا کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیے۔۔۔ یہ کہاں ہے؟ اس سے مطلب رکھو۔۔۔ اور اسے ڈھونڈو!" فہام جونیجو کا لہجہ سپاٹ تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"کتنا بڑا نقصان کروایا ہے اس نے تمہارا؟"شبیر زبیری نے دھیما سا مسکرا کر سوال کیا تھا۔

"تمہارا اس سے بھی کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیے"فہام زبیری نے کندھے اچکائے تھے۔

"تمہیں اسے ڈھونڈنا ہے اور صحیح سلامت مجھ تک لانا ہے۔۔۔اس کی سزا میں خود تعین کروں گا!امید ہے میرا کام ہو جائے گا اور تم مجھے مایوس نہیں کرو گے!"اپنی جگہ سے اٹھتا،کوٹ کو جھٹکا دیے وہ دھیما سا مسکرایا تھا اور قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے۔

"نام تو بتاتے جاؤ"ان کے پوچھنے پر اس کے قدم رکے تھے۔

"ماورا عباسی!"جواب دیتا وہ دہلیز پار کر گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

شبیر زبیری نے دوبارہ اس تصویر کو دیکھا تھا۔۔۔ جہاں ایک عام سی شکل وصورت کی حامل لڑکی کھڑی مسکرا رہی تھی۔

اس کی مسکراہٹ بہت خوبصورت تھی۔۔۔ انہوں نے اعتراف کیا تھا۔

"دیکھیے مسٹر معتصیم جو بات آپ کی پیشنٹ کے چیک اپ کے بعد مجھے سمجھ آئی ہے وہ یہی ہے کہ ڈرگز کی ہیوی ڈوز کی وجہ سے وہ اپنا پاسٹ تقریبا بھول گئی ہے۔۔۔ انہیں صرف چند ایک اہم چیزیں، لوگ یا رشتے ہی یاد ہیں۔۔۔ اس کے علاوہ ان کا دماغ بالکل بلینک ہو گیا ہے" ڈاکٹر کی بات ابھی جاری ہی تھی کہ ماورا کی چیخنے چلانے کی آواز پر وہ دونوں بھاگ کر اس روم میں داخل ہوئے۔۔۔ وہ پورے کمرے کا نقشہ بگاڑ چکی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ماورا۔۔۔ماورا!!ماورا!!" وہ فوراً ماورا کی جانب بھاگا تھا جو اس وقت بالکل بھی اپنے ہوش میں نہیں تھی۔۔۔اس کے جسم کے کئی حصوں پر زخم سے ہونا شروع ہو گئے تھے۔

"ڈاکٹر!!" اسے بے قابو ہوتے دیکھ وہ چلایا تھا۔

ڈاکٹر نے فوراً نرس کو اشارہ کیا تھا جو انجیکشن لیکر آگے بڑھی اور اس کے بازو میں پیوست کیا تھا۔

تھوڑی ہی دیر میں انجیکشن نے اپنا اثر دکھانا شروع کر دیا تھا اور وہ معتصیم کی باہوں میں جھول گئی تھی۔

"یہ سب کیا تھا ڈاکٹر؟" معتصیم نے جھنجھلا کر پوچھا تھا۔

"ماورا جیسے کیسیز میں یہ سب عام ہے۔۔۔اس کی باڈی کو اس وقت ڈرگز کی ضرورت تھی جس کی وجہ سے اس نے یوں ری۔ایکٹ کیا تھا مسٹر آفندی۔۔۔"

All Rights Reserved by Novels lounge

"اور یہ زخم؟" معتصیم کی بات پر ڈاکٹر نے ماورا کا ہاتھ اٹھا کر معتصیم کو دکھایا تھا۔۔۔ میل کی وجہ سے اس کے بڑھے ہوئے ناخنوں میں اندر تک میل بھر گئی تھی مگر پھر بھی وہ ناخنوں میں ہلکا سا خون دیکھ کر سب سمجھ چکا تھا۔

"یہ بھی نارمل ہے مسٹر آفندی۔۔۔ڈرگز نہ ملنے کی وجہ سے ان کی باڈی پر ری۔ایکشن ہوا تھا۔۔۔اور یہ زخم بھی اسی وجہ سے ہوئے ہیں!"

"تو اب؟ مینز کہ ایسا کیا کیا جائے کہ وہ ڈرگز لینا چھوڑ دے؟" اس نے ماتھے پر بل ڈالے سوال کیا تھا۔

"دیکھیے یہ اتنا آسان نہیں۔۔۔ان کی باڈی کو دیکھ کر یہ بات کلیئر ہے کہ وہ ہیوی ڈوز لیتی ہے ایسے میں ہمیں انہیں فوراً ہی ڈرگز سے دور نہیں کرنا بلکہ آہستہ آہستہ اس کی مقدار کم کرنا ہو گی یہاں تک کہ انہیں دینا بند کر دیا جائے!" ڈاکٹر نے تفصیلی جواب دیا تھا۔

"مگر یہ بہت رسکی ہے اس کے لیے!" نظریں سوئی ہوئی ماورا پر ٹکی ہوئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ایک دوسرا راستہ بھی ہے!"

"کیا؟" اس نے فوراً پوچھا۔

"نیچر!"

"نیچر؟"

"جی مسٹر آفندی نیچر۔۔۔ نیچر از دا بیسٹ ڈاکٹر!۔۔۔ انہیں تازہ یا کھلی ہوا والے ماحول میں لے جائے۔۔۔ جہاں سکون ہو۔۔۔ دنیا کے شور اور ہنگامے سے کوسوں دور" ڈاکٹر کی بات سمجھتے اس نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"اور ایک اور بات مسٹر آفندی!" جاتے جاتے ڈاکٹر پلٹا تھا۔

"آپ کے پیشنٹ کو شاور کی اشد ضرورت ہے!" ڈاکٹر کی بات وہ شرمندہ سے مسکرا دیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

اسے خود بھی ماورا کی حالت دیکھ کر اب اس بات کا احساس ہوا تھا۔

"یہ۔۔۔یہ۔۔۔یہ تم مجھے کہاں لائے ہو؟" ایک سنسان سڑک پر گاڑی رکتے دیکھ پری برے سے ڈری تھی۔

خوف سے اس نے کانپنا شروع کر دیا تھا۔

اس وقت وہ اور سنان ہی یہاں موجود تھے۔۔۔بیچ راہ میں ہی سنان نے اپنے ڈرائیور کو گارڈز کے ساتھ اپنے پینٹ ہاؤس بھیج دیا تھا اور خود ڈرائیو کر کے پری کو یہاں لایا تھا۔

اس سے پہلے پری مزید کوئی سوال کرتی ایک گاڑی بالکل ان کے سامنے آرکی تھی اور اس میں نکلتے شخص کو دیکھ کر اس کی آنکھیں پھیل گئیں تھی۔

"مم۔۔۔مان!" اس کے لب ہلے، آنکھوں پر جیسے یقین نہیں آیا تھا۔

http:/www.novelslounge.com
All Rights Reserved by Novels lounge

"پری!" وہ مسکرایا تو وہ بھاگتی ہوئی اس کے سینے جا لگی تھی۔

اس نے بری طرح سے رونا شروع کر دیا تھا

"تم۔۔۔ تم کیوں نہیں آئے مان۔۔۔ میں، میں بہت ڈر گئی تھی۔۔۔ بہت انتظار کیا تمہارا۔۔۔ اور اب جب۔۔۔ مجھے لگا کبھی مل نہیں پاؤں گی تم سے۔۔۔ تم بھول گئے ہو مجھے!" اسکی شکایت پر وہ مسکرایا تھا۔

"شش!۔۔۔ ایسا نہیں بولتا۔۔۔ مان کیسے اپنی پری کو بھول سکتا ہے۔۔۔ وہ بہت محبت کرتا ہے اس سے!" اسے اپنے ساتھ لگائے اس نے سنان کو دیکھا تھا جس کی آنکھوں کے سامنے ایک عکس لہرایا تھا مگر وہ اسے جھٹک گیا تھا۔

"مان۔۔۔ مان یہ، یہ وہی ہے۔۔۔ اس نے مجھے خریدا۔۔۔ مجھے دور کر دیتا تم سے!" وہ سنان کی طرف دیکھ غصے سے بولی تھی۔

جہاں مان اس کی بات سن کر مسکرایا تھا وہی سنان نے سر نفی میں ہلایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اس نے یہ سب میرے ہی کہنے پر کیا تھا پری!" مان نے اس کی غلط فہمی دور کی تھی۔

"ہاں ؟؟؟ کیا؟" اسے کچھ سمجھ نہیں آیا

"گھر جا کر بتاؤں گا!" اسے گاڑی میں بٹھاتا وہ بولا تھا۔

"تمہارا بہت شکریہ سنان۔۔۔ یہ احسان ہے مجھ پر۔۔۔ جو بہت جلد چکانے کی کوشش کروں گا میں!" سنان سے مصحافہ کرتے وہ بولا تھا۔

"جب تک احسان کا بدلا نہیں ملے گا تب تک تمہیں یاد دلاتا رہوں گا میں تاکہ تم بھولو مت!" مان کی بات پر وہ ہنس کر اس کے گلے ملا تھا۔

موبائل کی رنگ ٹون نے سنان شاہ کو اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔

ــــــــــــــــــ

All Rights Reserved by Novels lounge

گاڑی پینٹ ہاؤس میں جا کر رکی تھی۔۔۔ تمام گارڈز گاڑی سے نکل آئے تھے۔۔۔ ان کا ارادہ اب اپنے اپنے کمرے میں جا کر آرام کرنے کا تھا۔ڈگی تھوڑی سی کھولے اس نے ان تمام آدمیوں کو جاتے دیکھا تھا۔۔

بنا آواز پیدا کیے وہ گاڑی سے نکلی اور مین گیٹ کی جانب قدم بڑھائے تھے جب ایک گارڈ کی نظر اس پر پڑی تھی۔

"اے کون ہو تم؟" آواز سنتے ہی اس نے بھاگنا شروع کر دیا تھا۔

"پکڑو اسے!" وہ سب اس کے پیچھے بھاگے تھے۔۔۔ گیٹ پر کھڑے گارڈز نے شور سن کر فوراً گیٹ بند کر دیا تھا۔

بے بسی سے اس نے بند گیٹ کو دیکھا اور پھر اپنے پیچھے کھڑے ان آدمیوں کو جو اسے گھورے جا رہے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"بتاؤ ہمیں کون ہو تم اور یہاں کس مقصد سے آئی ہو؟" وہ اس وقت ایک کال کوٹھری میں موجود تھی اور ان میں سے ایک آدمی اس سے بازپرس کرنے میں مصروف تھا مگر وہ خوف سے دوہری ہوتی کچھ بھی بولنے سے قاصر تھی۔

اس کا دل تو چاہا تھا کہ زویا کو تھپڑ لگا دے مگر یہ وہاں موجود کسی بھی آدمی کی تربیت میں شامل نہ تھا۔

وہ سب اللیگل کام ضرور کرتے تھے مگر بچوں اور عورتوں پر ظلم کے سخت مخالف تھے۔

"یہ ایسے نہیں منہ کھولے گی۔۔۔ سر کو کال کرنا ہو گی!" وہ بڑبڑایا مگر اس کی بڑبڑاہٹ زویا نے بخوبی سنی تھی۔

"سر؟ جیک؟ ننن۔۔۔ نہیں۔۔۔ سر نہیں۔۔۔ سر نہیں!" وہ نفی میں سر ہلائے زور زور سے چلانے لگ گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ان تمام لوگوں کو اس کے پاگل ہونے پر شک سا گزرا تھا۔

"سر۔۔۔ سر نہیں۔۔۔ سر نہیں!" اس کی آنکھوں سے اشک رواں ہو گئے تھے۔

اب کی بار اس نے سنان شاہ کو کال ملادی تھی اور ساتھ ہی تمام حالات سے بھی آگاہ کر دیا تھا۔

"وہ بس چلائے جا رہی ہے۔۔۔ سر نہیں، سر نہیں۔۔۔ یوں جیسے اسے پینیک اٹیک ہوا ہو!" اس بات پر سنان حیران ہوا تھا۔

"اس بات کا کیا مطلب ہوا؟۔۔۔ پہلے تو وہ اس چیز پر حیران ہوا تھا کہ ایک لڑکی اس کی گاڑی میں اس کے گارڈز کی نظر سے بچ کر اس کے پینٹ ہاؤس تک آگئی تھی اور یہ نئی کہانی۔

مان سے ایکسکیوز کرتے اس نے گھر کی راہ لی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"کہاں ہے وہ؟" تہہ خانے میں آتے ہی اس نے سوال کیا تھا جب اسکے آدمی نے اس کال کوٹھری کی جانب اشارہ کیا تھا۔

گہری سانس اندر کھینچے وہ اندر داخل ہوا تھا جہاں خوف سے وہ سکڑی سیمٹی بیٹھی تھی۔

سنان شاہ نے اس کا بھرپور جائزہ لیا اور دماغ میں ایک جھماکہ سا ہوا۔

یہ تو وہی تھی پارٹی والی لڑکی۔۔۔ مگر یہ یہاں کیا کر رہی تھی۔

"کون ہو تم؟" سنان شاہ نے کرخت آواز میں سوال کیا تھا۔

اور وہ جو یہ سمجھ رہی تھی کہ جیک اسے پکڑ چکا ہے اور اب خوف سے آنکھیں بند کیے بیٹھی تھی اس نے پٹ سے آنکھیں کھولے اس نے سنان شاہ کو دیکھا تھا۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ یہ ناممکن ہے!" ان سرمئی آنکھوں کو دیکھ کر وہ ایک پل کو سکتے میں چلا گیا تھا

All Rights Reserved by Novels lounge

پنجوں کے بل بیٹھا وہ اپنی سرد آنکھوں سے اس سرمئی آنکھوں والی لڑکی کو دیکھ رہا تھا جو آنکھوں میں خوف لیے خود میں مزید سمٹ گئی تھی۔

"سر۔۔" اسکے ساتھی کے کچھ بولنے سے پہلے ہی اس نے اسے ہاتھ اٹھا کر چپ رہنے کو کہاں

سرمئی آنکھوں والی اس لڑکی کی آنکھوں میں خوف اور وحشت اتر آئی۔

"ننن۔۔۔ نہیں۔۔۔ سس۔۔۔ سر۔۔۔نہ۔۔۔ نہیں۔۔۔ سس۔۔۔ سوری۔۔۔ سس۔۔۔ سوری۔۔۔ مم۔۔۔مارنا نہیں۔۔۔ نہیں!" دھیمی کانپتی آواز میں سر تیزی سے نفی میں ہلائے وہ تھر تھر کانپنے لگی، جبکہ آنکھیں زور سے میچ لی تھی اس نے۔

سرد آنکھوں میں ناگواری در آئی۔

"آنکھوں کھولو!" وہ اپنے ازلی سرد لہجے میں بولا اور ساتھ ہی اسکو چھونے کے لیے اپنا ہاتھ بلند کیا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"آہ!!!" اونچی آواز میں چیخ مارتے، دور ہونے کی ناکام کوشش کرتے اسکا سر بری طرح سے دیوار میں ٹکڑایا۔

خون کی ایک لکیر اسکے چہرے کو بھگو گئی جبکہ گلے میں موجود پینڈینٹ جھولتا نظروں کے سامنے آگیا۔

"مانو!" بے ساختہ اسکے لب ہلے۔

سرد آنکھوں نے سرمئی آنکھوں والی کو دیکھا جو ہوش و حواس سے بیگانہ اسکے پیروں میں گر گئی تھی۔

"میری مانو بلی!" اسکا خون آلود چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں لیے وہ بے یقینی کی کیفیت میں مسکرا کر بولا

"میری بہن!" ایک آنسو اس کی آنکھ سے نکل کر زمین پر جا گرا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ماما!!ماما!!" بارہ سالا سنان خوشی سے چلاتا گھر میں داخل ہوا تھا۔

"سنان بابا آپ اتنی جلدی؟" میڈ اسے اس وقت گھر میں دیکھ کر حیران ہوئی تھی۔

"ہاں ہاف لیو ولی تھی سکول سے ماما کہاں ہے اور بے بی آگیا؟" اس نے ایکسائیٹیڈ ہو کر پوچھا تھا۔

"میم کمرے میں ہے اور بے بی آگئی ہے!" میڈ نے مسکرا کر جواب دیا۔

"آگئی مطلب گرل؟" اس نے اچھنبے سے سوال کیا جس پر میڈ نے سر اثبات میں ہلایا اور سنان کا چہرہ اتر گیا تھا۔

ڈھیلے انداز میں چلتا وہ کمرے میں داخل ہوا تھا جہاں سامنے ہی نیلم بیڈ سے ٹیک لگائے مسکرا کر اپنی دونوں شہزادیوں کو دیکھ رہی تھی۔

"نان!!" گڑیا اسے دیکھ کر خوشی سے چلائی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"آہ!!سنان نام ہے میرا گڑیانان نہیں!" سنان نے پانچ سال کی گڑیا کو ڈپٹا تھا جو مسکرا دی تھی۔

"نان دیکھو!" سنان کی گھوریوں کو اگنور کرتے اس نے بیڈ پر کمبل میں لپیٹے اس وجود کی جانب اس کی توجہ دلوائی تھی۔

منہ بناتا وہ اس ننھی پری کی جانب بڑھا تھا جس نے سنان کی موجودگی کو محسوس کرتے ہی آنکھیں کھولی تھی اور اسے دیکھ کر مسکرائی تھی۔

اور سنان وہ تو غور سے اس کی سرمئی آنکھوں کو دیکھ رہا تھا، اور اس کی مسکراہٹ کتنی پیاری تھی۔

"ماما؟"

"جی؟"

All Rights Reserved by Novels lounge

"یہ مانو بلی۔۔۔یہ ہماری ہے ماما؟" سنان شاہ کی حیرت میں ڈوبی آواز پر وہ مسکرائی تھی۔

"جی میری جان یہ مانو بلی ہماری ہے۔" نیلم نے اس کے بال بگاڑے تھے۔

اسے احتیاط سے اپنی گود میں اٹھائے سنان نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا جس پر وہ بھی کھل کر مسکرائی تھی۔

"اس کا نام زویا ہے۔۔۔زویا میری مانو بلی!" اس کے ماتھے کو چومتا وہ مسکرا کر بولا تھا۔

"اول میلی بھی (اور میری بھی)" بیڈ پر چڑھتی گڑیا فوراً اسکے برابر میں بیٹھی تھی۔

"سنان۔۔۔جانو یہ کیا ہے؟" نیلم نے حیرانگی سے سنان کو دیکھا تھا جو زویا کے گلے میں ایک پینڈینٹ پہنا رہا تھا مگر وہ بچی کے حصاب سے بہت بڑا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ماما یہ دیکھے۔۔۔میں نے گڑیا اور مانو دونوں کے لیے لیا ہے" اس نے خوشی سے انہیں دکھایا تھا جس پر وہ مسکرادی تھی۔

""بہت خوبصورت میری جان۔۔۔ مگر ابھی اسے اتار دو۔

"کیوں؟" اس نے ماتھے پر بل ڈالے سوال کیا۔

"وہ اس لیے کہ آپکی مانو ابھی بہت چھوٹی ہے وہ نہیں سنبھال پائے گی جیسے ہی تھوڑی بڑی ہو گی اسے پہنا دینا!" ان کی بات پر سنان نے جھٹ سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"میری پیاری مانو بلی!" اس کے سر پر پیار دیتا وہ مسکرایا تھا۔

"ماما۔۔۔پاپا۔۔۔مانو۔۔۔ گڑیا۔۔۔" پورے گھر کو آگے میں جلتے دیکھ وہ چلایا تھا جب اس کے باڈی گارڈ نے اسے آگ سے پیچھے کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"چھوڑو مجھے۔۔۔میرے ماما، پاپا۔۔۔میری بہنیں! چھوڑو!" وہ چلایا تھا۔

دیکھتے دیکھتے پورا گھر جل کر راکھ ہو گیا تھا اور سنان وہی زمین پر گر گیا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

تھوڑی دونوں ہاتھوں پر ٹکائے اس کی نظریں بیڈ پر بے خبر سوئی ہوئی زویا پر تھی۔۔۔
اسے یقین نہیں آرہا تھا اس کی مانو بلی، اس کی بہن، اس کی زویا زندہ تھی؟

آنکھوں میں آئی نمی کو پیچھے دھکیلے وہ اٹھ کر اس کے پاس آبیٹھا تھا جس کے سر پر
چوٹ کی وجہ سے پٹی کی تھی۔

"تو کیا تم واقعی میری زویا ہو؟ میری مانو بلی؟" خود سے بولتے اس نے اس کے سر سے
تھوڑے سے بال کاٹے تھے، اب اس کا ارادہ ڈی۔این۔اے ٹیسٹ کروانے کا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-

All Rights Reserved by Novels lounge

آنکھوں کو کسلمندی سے مسلتے، مسکراتی وہ لحاف میں مزید گھس گئی تھی۔۔۔نرم گرم بستر کو محسوس کرتے اس نے ایک پر سکون سانس خارج کی تھی جب ایک جھٹکے سے آنکھیں کھولے وہ اٹھ بیٹھی تھی۔

"آہ!" سر پر ہاتھ رکھے اس نے دکھتے سر کو جیسے سنبھالا تھا۔

ایک ایک کر کے کل رات کا حادثہ اس کے دماغ سے گزرا تھا۔

"س۔۔۔سر!" وہ سسکی تھی، دونوں ہاتھوں سے سر کو تھامے اس کی آنکھیں بھر آئیں تھی۔

"میم!۔۔۔" اتنے میں ایک میڈ ناک کر کے اندر داخل ہوئی تھی۔

زویا نے اچھنبے سے اسے دیکھا تھا۔

"شکر ہے آپ جاگ گئی سر ناشتے پر آپ کا ویٹ کر رہے ہے!" میڈ کی بات سنتے اس کی آنکھیں پھیل گئیں تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"جج۔۔۔جیک سر؟" اس نے دھیمے اور کمزور لہجے میں سوال کیا تھا۔

"سنان سر!" میڈ کے جواب پر کب سے رکی سانس خارج کی تھی اس نے۔

"سنان؟" اس کے ماتھے پر بل در آئے تھے۔

اس نے نگاہیں پورے کمرے پر دوڑائی تھی یہ کمرہ اس کے کمرے سے بڑا تھا مگر خوبصورت نہیں۔۔۔بلیک کلر کی تھیم کو دیکھ کر اس نے ناپسندیدگی سے اپنی ناک سکیڑی تھی۔

"میم چلے؟" میڈ کی آواز اسے ہوش میں لائی تھی۔

سر اثبات میں ہلاتے وہ بستر سے نکلتی، گرتی پڑتی خود کو سنبھالتی میڈ کی جانب بڑھی تھی جب اچانک راستے میں قدم رکے تھے۔

قد آور آئینے کے سامنے کھڑے اس نے پھیلی آنکھوں سے اپنے کپڑوں کو دیکھا تھا۔۔۔اس وقت وہ پنک کلر کے نائٹ ڈریس میں ملبوس تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"یہ۔۔۔یہ؟" ہچکچا کر اس نے اپنے حلیے کی جانب اشارہ کیا تھا۔

"وہ کل رات میں نے چینج کیے تھے۔" میڈ اس کی ہچکچاہٹ سمجھتے بولی تھی جس پر سر ہلاتے وہ میڈ سے پوچھتی واشروم میں داخل ہوئی تھی۔

فریش سی وہ میڈ کی سنگت میں ڈائنگ ہال میں آئی تھی جہاں سنان بلیک کافی کے سپ لیتا کسی گہری سوچ میں گم تھا۔

"سر۔۔۔" میڈ کی آواز پر اس نے ان کی جانب دیکھا تھا جب نظر میڈ کے پیچھے کھڑی انگلیاں چٹخاتی زویا پر پڑی تھی۔

"تم جاؤ! اور تم یہاں بیٹھو!" میڈ کو جانے کا اشارہ کرتا وہ زویا کی جانب متوجہ ہوا تھا جس کے چہرے کا رنگ اس کی بات سن کر اڑ گیا تھا۔

"رک جاؤ!" جاتی میڈ کا ہاتھ زویا نے خوف سے تھام لیا تھا جس پر وہ رک گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"کیا تم نے سنا نہیں میں نے کیا کہا ہے؟" سنان شاہ کی سپاٹ آواز پر وہ میڈ معافی طلب نگاہوں سے زویا کو دیکھتی وہاں سے چلی گئی تھی جبکہ اس کی آنکھیں بھر آئی تھی۔

"بیٹھو!" اب کی بار وہ فوراً حکم پر عمل کرتی وہاں بیٹھ گئی تھی۔

سر اور نظریں دونوں جھکائے وہ اس کے بولنے کی منتظر تھی جب پانچ منٹ تک کوئی آواز نہ آئی تھی اسے۔

"تم کون ہو اور یہاں تک کیسے پہنچی؟" زویا نے سر اٹھائے اسے دیکھا تھا جس کی نظریں اسی پر ٹکی تھی۔ اس کی نظروں سے خوف کھاتی وہ پھر سے سر جھکا گئی۔

"سوال کیا ہے تم سے میں نے۔۔۔ کون ہو تم اور میرے گھر تک کیسے پہنچی؟" کوئی جواب دیے بنا اس نے انگلیاں چٹخانہ شروع کر دی تھی۔

"اب اگر ایک منٹ تک تم نے مجھے کوئی جواب نہ دیا تو میں تمہیں وہی چھوڑ آؤں گا جہاں سے تم آئی ہو!" سنان کی بات سن کر اس کے چہرے پر خوف چھا گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"نن۔۔۔نہیں۔۔۔پپ۔۔۔پلیز۔۔۔" وہ سسکی تھی۔

""تو پھر بتاؤں کیسے آئی تم یہاں !اور کون ہو تم؟

"زز۔۔۔زویانام ہے میرا۔۔۔" اس کی بات سن کر سنان نے ایک گہری سانس اندر کھینچی تھی۔

"زویا!" سنان مسکرایا تھا

"اب دوسرا سوال یہاں کیسے پہنچی۔۔۔اور تم وہاں کیا کر رہی تھی۔۔۔اس پارٹی میں؟" یکدم اس کا لہجہ سخت ہوا تھا۔

سنان شاہ کی بہن اور ایک ایسی جگہ پر۔

ہچکچاتے اس نے سر اٹھائے سنان کو دیکھا تھا جو اسے ہی گھور رہا تھا اور پھر سر جھکائے آہستہ آواز میں بولنا شروع ہو گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اا۔۔۔اسی لیے میں، میں وہاں سے بھاگ

آئی۔۔۔ آپ۔۔۔پپ۔۔۔پلیز۔۔۔مجھے واپس نہ بھیجو!" اس نے منت بھرے انداز میں سر اٹھائے سنان کو دیکھا جس کی آنکھیں سرخ انگارہ ہو گئی تھی۔

"اس عورت کا نام کیا ہے جو تمہیں بیچنے والی تھی؟" مگ پر گرفت سخت کیے اس نے لہجہ حد درجہ نارمل رکھا ہوا تھا۔

"مم۔۔۔میم؟" جھجھکتے اس نے سوال کیا

"ہوں!"

"مم۔۔۔مرینہ۔۔۔مرینہ چوہان!" نام ادا کرتے وہ دوبارہ سر جھکا گئی تھی جب کہ سنان شاہ پر سکتہ طاری ہو گیا تھا۔

اس کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا جب کی ذہن کہی دور، کسی پرانے حادثے کی جانب چلا گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"یہ کتنی پیاری ہے بالکل سنو وائٹ جیسی!" سات سال کے جہانگیر نے بڑی بڑی آنکھوں سے ایک ماہ کی زویا کا گال چھوا تھا۔

"یہ سنو وائٹ نہیں مانو بلی ہے!" پانچ سال کی گڑیا ناک پر غصہ چڑھائے بولی تھی۔

"نہیں یہ سنو وائٹ ہے۔۔۔ دیکھو کتنی وائٹ ہے یہ۔۔۔ تمہاری طرح کالی نہیں!" اس کے بھرے بھرے گالوں کو چھوتے جہانگیر نے گڑیا کے گندمی رنگ پر چوٹ کی تھی۔

پل بھر میں گڑیا کی آنکھیں اس کی بات سن کر بھر آئی تھی اور منہ کھولے وہ اونچا اونچا رونا شروع ہو گئی تھی۔

"گڑیا کیا ہوا؟" سنان جو اپنے دوستوں کے ساتھ اسے روتے دیکھ پریشانی سے اس کے پاس بھاگ کر آیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

گڑیا نے روتے ہوئے بنا کوئی جواب دیے جہانگیر کی جانب انگلی کی تھی جو اس کے رونے کی ذرا پروانہ کرتے زویا کے اوپر جھکا ہوا تھا۔

"یہ آنکھیں کیوں نہیں کھول رہی؟ کیا اندھی ہے؟" اس کی دونوں آنکھوں باری باری کھولے جہانگیر نے ان میں جھانکا تھا۔

اس کے یوں کرنے سے ایک ماہ کی زویا نے اپنا سر تھوڑا سا ہلا کر اسے خود سے دور کرنا چاہا تھا۔

"اٹھ کیوں نہیں رہی!" اب کی بار جہانگیر نے اس کے گال پر زور سے چٹکی کاٹی تھی جس کے نتیجے میں زویا نے رونا شروع کر دیا تھا، اب کی بار جہانگیر بھی گھبرا گیا تھا۔

"یہ کیا کیا تم نے!" پہلے گڑیا اور اب زویا، ایک پل میں سنان کا دماغ گھوما تھا اور اس نے ایک زور کا تھپڑ جہانگیر کے منہ پر مارا تھا، نتیجاً اب وہ بھی رونا شروع ہو گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ان تینوں کے رونے سے وہاں موجود باقی سب بچے پریشان ہو گئے تھے۔۔۔ سر جھکائے سب سے ایکسکیوز کیے سنان اب بڑوں کی جانب اپنی ماں کو ڈھونڈنے کو بڑھا تھا۔

"بابا!!۔۔۔ ماما کہاں ہے ؟" شہباز شاہ جو کہ ویلیم چوہان سے گفتگو میں مصروف تھے، مسکرا کر اپنے بیٹے کی جانب دیکھا تھا

"وہ۔۔۔ جاؤ کمرے میں دیکھو۔۔۔ شائد واشروم گئی ہے!" ان کی بات سنتا سر اثبات میں ہلائے وہ نیلم کو ڈھونڈتا کمرے کی جانب بڑھا تھا۔

"ماما!!" وہ چلاتا نیلم کی جانب بھاگا تھا جس کی گردن مرینہ کے ہاتھ میں تھی۔

"چھوڑو میری ماما کو!" اس نے مرینہ کو پیچھے دھکا دینے کی کوشش کی تھی مگر ناکام ٹھہرا۔

"بابا!" اس کی چیخ سن کر شہباز اور ویلیم دونوں بھاگتے کمرے میں داخل ہوئے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

اپنی بیوی کی ایسی حالت دیکھ کر شہباز کی آنکھیں پھیل گئیں تھی۔

"نیلم!" مرینہ کو نیلم سے دور کھینچے انہوں نے نیلم کو سنبھالا تھا جس کی حالت دم گھٹنے کی وجہ سے خراب ہو گئی تھی۔

"مرینہ!" ولیم نے مرینہ کو پیچھے سے تھاما تھا جو ایک بار پھر حملہ کرنے کو تیار تھی۔

"ہوش میں آؤ مرینہ!"

"میں اسے چھوڑو گی نہیں۔۔۔اس نے مجھ سے سب کچھ چھین لیا سب پچھ۔۔۔ مگر اب نہیں۔۔۔ شہباز کو بھی چھین لیا مگر اب میں اسے واپس لیکر رہوں گی۔۔۔مار ڈالوں گی میں اسے"

اس سے پہلے وہ پھر سے حملہ کرتی شہباز کی جانب سے پڑتے زور دار تھپڑ پر اس کے قدم ٹھٹھکے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ابھی کے ابھی، ابھی کے ابھی ویلیم اپنی اس پاگل بیوی اور بیٹے کو لیکر دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔اس سے پہلے کہ میں کچھ کر بیٹھوں!"سخت لہجے میں ویلیم کو تنبیہ کرتے وہ دوبارہ نیلم کی جانب بڑھے تھے جو منہ پر ہاتھ رکھے اپنی سسکیاں گھونٹ رہی تھی۔

"نیلم"

"تمہیں نہیں چھوڑوں گی، کسی کو بھی نہیں چھوڑوں گی۔۔۔ختم کر دوں گی سب کو۔۔۔مار ڈالوں گی! تم سب کو جلا کر راکھ کر دوں گی" پاگلوں کی طرح چیختی چلاتی وہ ویلیم کی گرفت میں مچلتی ان کی نظروں سے اوجھل ہو گئی تھی۔

"شش۔۔۔شہباز۔۔۔"خوف سے نیلم کا رنگ پھیکا پڑ گیا تھا۔

"ششش۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔وہ بس دھمکیاں دے رہی ہے۔"نیلم کو اپنے ساتھ لگائے شہباز نے اسے سنبھالا تھا۔

مگر اس نے اپنا کہا سچ کر دکھایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

آج تین سال بعد وہ اس جلتے گھر کو دیکھ رہا تھا جو کبھی اس کا آشیانہ ہوا کرتا تھا

اٹھارہ سالا سنان کی نظروں کے سامنے سب کچھ جل کر راکھ ہو گیا تھا، اس کے ماں باپ، اس کی بہنیں۔۔۔اس کا گھر بار سب کچھ۔

کئی آنسو اپنے اندر اتارے اس نے زویا کو دیکھا تھا جو ابھی تک نظریں جھکائے انگلیوں سے کھیلنے میں مگن تھی۔

"ناشتہ کر لو!" اس کا سر تھپتھپائے وہ بنا کچھ بولے، کہے وہاں سے چلا گیا تھا جس پر زویا نے پر سکون سانس خارج کی تھی۔

آنکھیں کھولے اس نے ایک بار خود کو اسی کمرے میں پایا تھا جہاں معتصیم اسے پہلے لایا تھا مگر اب کی بار اس کی آنکھیں بالکل خالی تھیں۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"یہ کون سی جگہ ہے؟" خود سے بولتی، بستر سے نکلتی وہ دروازے کی جانب بڑھی تھی۔

دوائی نے اپنا اثر دکھایا تھا اور وہ ایک دن پہلے ہوئے حادثے کو مکمل طور پر بھول چکی تھی۔

پورے ولا میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

بالوں میں ایک بار پھر خارش کرتے وہ لاؤنج تک آئی تھی جب راستے میں نظر آتی میڈ کو دیکھ کر اس کے قدم رکے تھے۔

"ارے میم آپ؟ کچھ چاہیے؟" میڈ کے پوچھنے پر ماورا نے اچھنبے سے سر موڑے اپنے پیچھے دیکھا تھا مگر کسی کو نا پا کر یقین ہو گیا تھا کہ وہ اس سے ہی بات کر رہی تھی۔

"میں؟" اس نے انگلی سے اپنی جانب اشارہ کیا تھا۔

"جی میم میں آپ سے ہی مخاطب ہوں!" میڈ نرمی سے بولی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ایک بار پھر بالوں میں خارش کرتے اس کے ماتھے پر کئی بل در آئے تھے۔

اسے یہاں کون لایا تھا۔۔۔اور کیوں؟جو بھی تھا اسے یہاں سے نکلنا ہر صورت، ہر قیمت پر۔۔۔ آخری واقعہ جو اس کے ذہن میں درج تھا وہ چھوٹے شیطان کے ساتھ مل کر کی گئی چوری تھی۔

چھوٹے شیطان کو یاد کر کے اس کی آنکھیں پھیلی تھی۔۔۔وہ اسے ضرور ڈھونڈ رہا ہو گا۔

میڈ کو اگنور کرتی وہ داخلی دروازے کی جانب بڑھی تھی۔

"میم، میم۔۔۔ آپ کہا جا رہی ہے۔۔۔ میم بات سنے۔۔۔رکیے۔۔۔" میڈ اس کے پیچھے پیچھے باہر نکلی تھی۔

ماورا کی چال میں واضع تیزی آئی تھی، اس سے پہلے میڈ گارڈز کو اسے پکڑنے کو کہتی وہ ایک گارڈ کو دھکا دیے وہاں سے بھاگ نکلی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"سر کو بتانا ہو گا۔۔۔ ورنہ وہ مجھے چھوڑے گے نہیں!" خود سے بڑبڑاتی وہ سٹڈی روم کے ساتھ موجود کانفیڈینشل روم کی جانب بھاگی تھی۔

"فہام جونیجو!" سپاٹ چہرہ لیے معتصیم آفندی نے ہاتھ آگے بڑھایا تھا جسے فہام جونیجو نے مسکرا کر تھام لیا تھا۔

"تم سے مل کر خوشی ہوئی معتصیم آفندی!"

"مجھے بھی ہوتی اگر تم ہمارے دشمنوں سے نا مل چکے ہوتے" معتصیم کے چبھتے لہجے پر وہ کھل کر ہنسا تھا۔

"میں جانتا تھا کہ تم تک خبر پہنچ چکی ہو گی، اسی لیے ایک ڈیل لایا ہوں تمہارے لیے۔" اس کے سامنے بیٹھا وہ کروفر سے بولا تھا۔

"کیسی ڈیل؟" معتصیم آفندی نے سپاٹ لہجے میں سوال کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ارے بیٹھو گے تو بتاؤں گا!" اس کے اشارے پر معتصیم نا چاہتے بھی بیٹھ گیا تھا۔

"میں جانتا ہوں کہ تمہیں اور شبیر زبیری دونوں کو وہ کلب کسی بھی حال میں چاہیے۔۔۔ تم دونوں نے اپنی جانب سے، اپنی طاقت لگا کر وہ کلب حاصل کرنا چاہا مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا"

"یہ سب معلوم ہے مجھے کام کی بات پر آؤ" معتصیم کے بات کاٹنے پر فہام جو نیجو نا چاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا تھا

"ڈیل بہت سمپل ہے۔۔۔ تمہیں میرے لیے ایک انسان کو ڈھونڈنا ہے۔۔۔ یہی ڈیل میں نے شبیر زبیری سے بھی کی ہے۔۔۔ دونوں میں سے جس نے پہلے ڈھونڈ لیا، کلب اس کا"

"ڈھونڈنا کسے ہے؟" معتصیم کے سوال پر اس کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔

"اسے!" ایک لفافہ اس نے معتصیم کی جانب بڑھایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

لفافے کو دیکھتے ایک نظر فہام پر ڈالے اس نے وہ لفافہ کھولا تھا۔

"یہ۔۔۔" اندر موجود تصویر دیکھ کر اس کی آنکھیں باہر کو آگئیں تھی۔

"سر۔۔۔ سر وہ میم۔۔۔ وہ بھاگ گئی ہے۔" میڈ کی مداخلت پر وہ اپنی جگہ سے اچھلا تھا۔

"کیا؟ اور تم اس وقت کہا تھی کیا مر گئی تھی؟" وہ پوری قوت سے چلایا تھا۔

"سس۔۔۔ سوری سر!" سر جھکائے اس نے معافی مانگی تھی۔

"فہام جونیجو۔۔۔ معاف کرنا مگر ابھی مجھے جانا ہے۔۔۔ پھر کبھی تم سے ملاقات ہو گی۔۔۔ چائے پی کر جانا!" تیزی سے کوٹ پہنے وہ وہاں سے نکل گیا تھا جب کہ چائے کی چسکی لیتے فہام نے چیل جیسی نگاہوں سے اس کی پشت کو گھورا۔

"آہ یہ معاملہ محبت۔۔ بڑا جانلیوا ہوتا ہے!"

All Rights Reserved by Novels lounge

لندن کی سڑکوں پر گاڑی دوڑاتے اس کی نظروں آس پاس موجود نظاروں پر بھٹک رہی تھی ماتھے پر موجود سلوٹیں مزید گہری ہوگئی تھی۔

"اللہ جانے اب یہ لڑکی کہاں چلی گئی تھی!" بے بسی سے سوچتے اچانک اس کے دماغ میں ایک جگہ آئی تھی۔

گاڑی موڑے اس نے کلب کے راستے پر ڈالی تھی، پندرہ منٹ بعد وہ اسی گلی کے سامنے موجود تھی جہاں دو دن پہلے وہ ماورا سے ملا تھا۔

گاڑی لاک کرتا وہ اس گلی میں داخل ہوا تھا، جہاں عجیب و غریب، بے ڈھنگ حلیے، کئی نشئی اور اوباش لوگ موجود تھے، ان سب پر ایک حقیر نگاہ ڈالے وہ کوڑے دان تک پہنچا تھا جہاں ماورا کو اس نے دیکھا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تم چھوٹے شیطان۔۔۔ چھوڑو گی نہیں میں تمہیں!" اچانک اسے دوسرے جانب سے کسی کے ڈانٹنے کی آواز سنائی دی تھی، پل بھر میں آواز پہچانتا وہ اس جانب بھاگا تھا جہاں ہاتھ میں لکڑی پکڑے وہ اسے چھوٹے شیطان کے پیچھے پیچھے بھاگ رہی تھی جو ہانپتا کانپتا اس نے بچنے کی کوشش کر رہا تھا۔

چند لمحوں کے لیے ایک مسکراہٹ اس کے لبوں کو چھو گئی تھی جب وہ چھوٹا شیطان بھاگتا ہوا معتصیم میں ٹکرایا تھا۔

سر جھکائے معتصیم نے اس چھوٹے شیطان کو دیکھا جو اس کی دونوں ٹانگوں کو پکڑے بچنے کی ناممکن سی کوشش میں تھا۔

"کون ہو تم؟" راستے میں موجود اس مرد کو دیکھتے ماورا نے آنکھیں سکیڑے سوال کیا تھا، جس نے فوراً سر اوپر اٹھایا تھا

"معتصیم؟" نا یقین لہجے میں بولتے ڈنڈا اس کے ہاتھ سے زمین پر گر گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"یہ کام تو میری سوچ سے بھی زیادہ آسان تھا!" زمین پر موجود اس بے جان وجود کو دیکھتے وائے۔ ذی مسکرایا تھا۔

یہ کلب کا پیچھلا حصہ تھا جہاں دن کے اس وقت بھی کوئی ذی روح موجود نہ تھا۔

"اب وقت آگیا ہے معتصیم آفندی کے تم سے بھی روبرو مل لیا جائے!" مسکراتا وہ سیٹی کی دھن بجاتا وہاں سے نکل گیا تھا۔

"کیا؟" عالیہ کو جیسے اپنے کانوں پر یقین نہ آیا تھا۔

بے یقینی میں تو وہاں موجود ہر شخص تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"کیا ہو گیا بھئی سب لوگ مجھے ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں جیسے میں نے کوئی ناممکن سی بات کر دی ہو!" شبیر زبیری نہایت عام لہجے میں بولے تھے۔

"آر۔۔۔ آر یو سیریس ڈیڈ۔۔۔ سچ میں؟" حماد کا خوشی کے مارے برا حال تھا۔

"یس مائی سن ہنڈرڈ پرسنٹ۔۔۔ کل میں نے بہت سوچا۔۔۔ جب تم اور شزا میرے لیے اتنا کچھ کر سکتے ہو تو کیا میں تم دونوں کے لیے اتنا سا بھی نہیں کر سکتا۔۔۔ بس اسی لیے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ کمنگ ویک میں جمعہ کے بابرکت دن پر تمہارا اور شزا کا نکاح کر دیا جائے۔۔۔ کوئی اعتراض؟"

"نو ڈیڈ۔۔۔ ناٹ ایٹ آل!" خوشی سے مسکراتا وہ ان کے گلے لگ گیا تھا۔

"تھینک۔۔۔ تھینک یو سر!" شزا کی آواز خوشی سے کپکپائی تھی۔

"خوش رہو!" اس کا سر تھپتھپائے وہ اپنی بیوی کو اشارہ کرتے وہاں سے چلے گئے تھے۔

عالیہ بھی جلتی بھنتی پیر پٹختے وہاں سے نکل چکی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ح۔۔حماد!" اس نے حماد کو پکارا تھا جس نے فوراً اسے باہوں میں اٹھائے گول گول گھمایا تھا۔

"حماد!" اس کی ہنسی اور خوشی سے بھرپور آواز پورے ولا میں گونجی تھی۔

"آئی ایم سو ہیپی۔۔۔ سو ہیپی میری جان۔۔۔ فائنلی!۔۔۔ فائنلی ہم ایک ہونے والے ہیں!" اس کے ماتھے سے ماتھا ٹکائے وہ فرط جذبات سے بولا تھا۔

"فائنلی" وہ بھی خوشی سے گنگنائی تھی۔

ڈی۔این۔اے رپورٹ ہاتھ میں پکڑے وہ غور سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ جو ایک پرسنٹ شک تھا وہ بھی ختم ہو گیا تھا۔

وہ اس کی ہی زویا تھی، اس کی بہن، اس کی چھوٹی سی مانو بلی جو اب بہت بڑی ہو گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ایک پل میں اس کی آنکھیں بھر آئیں تھی۔۔۔ دل میں جیسے برسو بعد سکون در آیا تھا۔

"تمہیں تو میں چھوڑو گا نہیں مرینہ چوہان۔۔۔ نجانے کتنے عرصے سے میں تمہاری تلاش میں تھا۔۔۔ اور اب یہ تلاش تمام ہوئی ہے۔۔۔ اب تمہیں اور تمہارے اس بیٹے کو میرے قہر سے کوئی بچا نہیں پائے گے!" اس کی گرفت رپورٹ پر سخت ہوئی تھی۔

"مم۔۔۔ معتص۔۔۔ معتصیم؟" ڈگمگاتے قدم اٹھاتی وہ اس کی جانب بڑھی تھی۔

"تم۔۔۔ تم معتصیم ہونا؟ میرے معتصیم؟" اس نے پہلے کی طرح اس کے چہرے کو چھوا تھا

All Rights Reserved by Novels lounge

ماوراکا یہ رویہ اسے شک وشہبات میں مبتلا کر گیا تھا۔۔ کیا وہ ان کی کل کی ملاقات کو بھول گئی تھی؟

"تم۔ تم سچ میں ہو نا؟" اسکی آنکھیں بھر آئیں تھی۔

اس سے پہلے وہ کچھ بولتا دماغ میں آتی سوچ اس کے لبوں پر قفل ڈال چکی تھی۔

اب کی بار اس نے انکار نہیں کیا تھا۔

سر اثبات میں ہلائے وہ مسکرایا تھا۔

"آخر کار تم نے مجھے ڈھونڈ لیا!" چھوٹے شیطان کو پیچھے دھکا دیے وہ اس کے گلے لگی تھی۔

"تم ڈھونڈنا بہت ضروری تھا میرے لیے!" اس کا لہجہ نرم جبکہ آنکھیں سخت تھی۔

"مجھے۔۔۔ مجھے معاف کردو معتصیم!" اس سے دور ہوئے وہ روتے بولی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"کس لیے؟" معتصیم نے سوال کیا۔

اس سے پہلے وہ کوئی سوال کرتی چھوٹا شیطان جو معتصیم کو پہچان چکا تھا اس پر جھپٹ چکا تھا۔

"چھوٹے شیطان!" ماورا ہڑبڑا کر چلاتی اسے معتصیم سے دور کرنے کی تگ و دو میں تھی جو اپنے چھوٹے چھوٹے دانت اس کی ٹانگ میں گاڑھ چکا تھا۔

"آہ!" معتصیم چلایا تھا۔

"سوری!" ماورا نے فوراً اسے دو کھینچا تھا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا کہ وہ نہیں ملی؟ زمین کھا گئی یا آسمان؟ اسے ڈھونڈو۔۔۔ڈھونڈو اسے۔۔۔پورا آسٹریلیا چھان مارو مگر اسے ڈھونڈو!" اس کی دھاڑ وہاں موجود سب لوگوں پر کپکپاہٹ جاری کر چکی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"سر ہم نے میم کو ہر جگہ ڈھونڈا ہے مگر مجھے لگتا ہے"

"کیا، کیا لگتا ہے تمہیں؟"

"سر، ضرور کسی نے مدد کی ہے میم کی بھاگنے میں ورنہ وہ یہاں سے کیسے نکلتی؟" اس بات پر جہانگیر ٹھٹھکا تھا۔

اس جانب تو اس کا دھیان ہی نہیں گیا تھا۔

ہاں یہ بالکل ٹھیک تھا زویا جیسی کمزور، بزدل اور بیوقوف لڑکی کے لیے یوں بھاگنا ناممکن تھا۔

"تو پھر کون؟" وہ خود سے بڑبڑایا۔

"مارتھا!" دانت پیستے اس نے نام ادا کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"بتاؤ مارتھا تم نے زویا کو کیوں بھگایا؟" اس کے سامنے صوفہ پر بیٹھے اس سے سخت لہجے میں سوال کیا تھا۔

"میں نے میم کو نہیں بھگایا سر۔۔۔ مجھے تو آئیڈیا بھی نہیں تھا۔۔۔ جو بھی کیا ہے انہوں نے خود کیا ہے۔" مارتھا نے سر جھکائے جواب دیا تھا۔

"تمہیں کیا میں بے وقوف لگتا ہوں مارتھا؟ وہ اس گھر میں صرف تمہارے قریب تھی۔۔۔ صرف تم ہی جانتی ہو اسے۔۔۔ تم سے ہو چھے بنا وہ کچھ نہیں کر سکتی تو اتنا بڑا فیصلہ کیسے لے سکتی تھی وہ؟" اب کی بار وہ اس کی آواز اونچی ہو گئی تھی۔

"وہ، وہ شائد ڈر رہی ہو سر! میم کو یقین تھا اگر وہ مجھ سے ڈسکس کرتی تو میں انہیں منع کر دیتی شائد اسی لیے"

"اور کیا تم بتانا پسند کرو گی کہ اسے کس بات کا ڈر تھا؟"

"وہ۔۔۔ وہ مرینہ میم انہوں اس نیلامی میں بیچنے والی تھی"

All Rights Reserved by Novels lounge

"مگر میں مام کو منع کر چکا تھا کال پر۔" اس نے بات کاٹی تھی۔

"مگر اس کے بعد نیلامی والے دن میم جب کمرے میں آئی تھی تو انہوں نے مجھے کہا تھا کہ اس نیلامی میں زویا میم بھی ہو گی۔" مارتھا کی بات پر جہانگیر کا غصہ سوا نیزے پر پہنچ چکا تھا۔

"مارتھا جاؤ!" گہری سانس اندر کھینچے اس نے مارتھا کو جانے کو کہا تھا۔

"مام۔۔۔مام۔۔۔مام۔۔۔یہ کیا کیا آپ نے۔۔۔نا جانے کہاں ہو گی میری زویا۔۔۔افف بہت معصوم ہے وہ۔۔۔بس ایک بار، ایک بار زویا مجھے مل جائے۔۔۔ایک بار وہ میری ہو جائے۔۔۔آپ کو چھوڑوں گا نہیں میں مام"

"آہ!۔۔۔زویا"

"مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آ رہا!" سر ہاتھوں میں گرائے وہ بے بسی سے بولا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ماورا سے ملنے کے بعد وہ سیدھا ڈاکٹر کے پاس آیا تھا۔۔اس نے ان سے ماورا کی کنڈیشن ڈسکس کی تھی۔

"تمہیں کیا سمجھ نہیں آرہا معتصیم؟ماورا کی کنڈیشن؟۔۔۔وہ تو تمہارے سامنے ہیں!"ڈاکٹر نے کندھے اچکائے۔

"مگر یوں؟وہ ایسے ایک لمحے میں بھول گئی مجھے۔۔۔انداز ایسا تھا کہ جیسے پہچانتی نہ ہو مجھے۔۔۔وہ ہماری پچھلی ملاقات مکمل طور پر بھول گئی تھی۔"

"یہ سب ڈرگز کے سائڈ ایفیکٹ ہیں۔۔۔جب میں نے ماورا کا بلڈ ٹیسٹ کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ کافی عرصہ سے ڈرگز لے رہی ہے۔۔۔جس کی وجہ سے اس کا دماغ پر گہرا اثر ہوا ہے۔۔۔ایسے میں کل کی بات کو آج بھول جانا عام ہے۔" لیے کی بات پر اس نے بے بسی سے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا

کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔ماورا کا یوں ایسے اسے یہاں ملنا۔۔اپنوں سے دور۔۔۔ڈرگز۔۔۔اور پھر فہام جونیجو؟

All Rights Reserved by Novels lounge

فہام جونیجو؟

اس کا دماغ ٹھٹھکا تھا۔۔ آخر فہام جونیجو کا اس سے کیا تعلق؟ آخر کیوں وہ کویت سے لنڈن آیا تھا اس کے لیے۔

دماغ پھٹنے کے قریب تھا۔

مگر اب اس کے ہر سوال کا جواب فہام جونیجو کو ہی دینا تھا۔۔۔ وہی معتصیم کو بتا سکتا تھا۔

"آؤ!" دروازہ کھول کر سنان نے اسے اندر آنے کا راستہ دیا تھا۔

ہچکچاتی زویا، ہاتھ ملتی کمرے میں داخل ہوئی جو اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ایک تو اندھیرے کا ڈر اور دوسرا سنان کا خوف۔۔۔بے بسی سے ماتھے پر پسینے کی ننھی بوندیں چمکنے لگ گئی تھی۔

ہاتھ ملتے وہ یونہی سر جھکائے بے بسی سے لب کچلنے میں مگن تھی جب سنان نے ہاتھ بڑھائے کمرے کی لائٹس اون کی تھی۔

ایک پل کو اس کی آنکھیں چندھیا گئیں تھی۔

آہستہ سے آنکھیں کھولے اس حیرانگی سے اس نے پورے کمرے پر نظر دوڑائی تھی۔

اس پورے کمرے میں فرنیچر کا نام ونشان تک نا تھا۔۔۔بس تھی تو تصویروں سے بھری دیواریں۔

وہ منہ کھولے تمام تصویروں کو دیکھ رہی تھی۔

ہر تصویر میں تین بچے تھے۔۔۔سنان نے بھی اس کے ساتھ ہی ان تمام تصویروں کو دیکھا تھا۔۔۔اس کی آنکھیں نم ہوئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

کسی تصویر میں بارہ سال کا سنان, اس کے ساتھ پانچ سال کی گڑیا اور چند دنوں کی زویا۔

کہی اسے گود میں اٹھاتے ہوئے, کہی دونوں کو جھولا جھلاتے, زویا کی تینوں بر تھڈے کی تصویریں۔

ان سب تصویروں سے نگاہیں ہوتے اس کی نظریں ایک تصویر پر آر کی تھی۔

زویا نے حیرانگی سے اس تصویر کو دیکھا تھا۔

"یہ؟" وہ ایک مکمل فیملی پک تھی۔

"نیلم شہباز شاہ۔۔۔زویا شہباز شاہ کی ماں" اس کی بات پر زویا کی آنکھیں پھیلی تھی۔

چند قدم آگے بڑھائے زویا نے تصویر میں موجود نیلم کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا۔

کتنی مماثلت تھی دونوں کی شکلوں میں۔

"مم۔۔۔ماما؟" کانپتے لہجے میں سوال کیا گیا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ماما!"

"ممم۔۔۔۔میری ماما؟" انگلی تصویر میں موجود ایک ایک نقش کو چھوتے دوبارہ سوال کیا۔

"ہماری ماما!" اس کے بالکل قریب کھڑا وہ نم لہجے میں بولا تھا۔

"ہماری؟" اس کی جانب مڑے اس نے مزید حیرت سے سوال کیا تھا۔

ایسا بہت کچھ ہے جو تمہیں پتہ چلنا ضروری ہے۔۔۔۔آؤ!" پینٹ کی جیب میں سے " ہاتھ نکالے اس نے زویا کی جانب بڑھایا تھا جسے اس نے تھام لیا تھا۔

ڈاکٹر سے بات کر کے اب رخ فہام جونیجو کے فارم ہاؤس کی جانب تھا جہاں وہ آج کل ٹھہرا ہوا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تم ایسا کیسے کر سکتے ہو فہام؟ تمہاری ڈیل مجھ سے ہوئی تھی۔۔۔اس لڑکی کو ڈھونڈنا میرا کام ہے۔۔۔ تم یہ ڈیل معتصیم آفندی کو کیسے دے سکتے ہو؟ تم نے دھوکا دیا ہے ہمیں" بشیر زبیری کا غصے سے برا حال تھا۔

"کیسا دھوکا؟۔۔۔ مجھے لڑکی چاہیے اور تم دونوں کو کلب۔۔ جو پہلے لڑکی لے آئے گا کلب اس کا۔۔۔ سمپل ایز ڈیٹ۔۔۔" کندھے اچکائے وہ مزے سے بولا تھا۔

شبیر زبیری ایک غصیلی نگاہ اس خبیث شخص پر ڈالے, جھٹکے سے وہاں اٹھتے وہ لمبے ڈگ بھرتے وہاں سے نکل گئے تھے۔

جیسے ہی معتصیم کی گاڑی پورچ میں رکی, اسی وقت شبیر زبیری کی گاڑی وہاں سے نکلی تھی۔

گاڑی سے نکلتا وہ گارڈ کو اپنے آنے کی اطلاع دیتا وہی بے صبری سے چکر لگانا شروع کر دیے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"آپ جاسکتے ہے سر!" اجازت ملتے ہی وہ تیزی سے اندر داخل ہوا تھا۔

"معتصیم آفندی تم یہاں؟" مسکراتے وہسکی کا سپ لیے اس نے سوال کیا۔

"وہ لڑکی؟ کون ہے وہ؟" اس نے سیدھا سوال کیا, فہام جونیجو کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔

"آہ معتصیم! تمہاری یہی بات مجھے ایٹریکٹ سب سے زیادہ پسند ہے۔۔۔ کتنی لگن ہے تمہیں اپنے کام سے۔۔۔۔ مطلب کے آتے ہی کام کی بات"

"بکواس نہیں فہام جونیجو۔۔۔ جواب, جواب چاہیے۔۔۔۔ وہ لڑکی کون ہے, اس سے تمہارا کیا تعلق ہے؟ اور تمہیں وہ کیوں چاہیے۔۔۔ جب تک ان تمام سوالات کے جواب نامل جائے۔۔۔ وہ لڑکی تمہارے حوالے نہیں کروں گا!" معتصیم کی بات پر فہام کی آنکھیں پھیلی تھی۔

"تو تم نے اسے ڈھونڈ لیا؟" وہ بیتاب سا اپنی جگہ سے اٹھا تھا

All Rights Reserved by Novels lounge

معتصیم نے سر اثبات میں ہلایا۔

"کہاں ہے وہ؟"

"پہلے میرے سوال کا جواب۔۔۔ کون ہے وہ؟ کیا تعلق ہے تمہارا اس سے؟ اور کیوں چاہیے وہ تمہیں؟" معتصیم کا لہجہ بالکل سپاٹ تھا۔

"وہ۔۔۔ شی۔۔ شی از ایشین بیوٹی۔۔۔مائی ایشین بیوٹی!۔۔۔ میری پہلی نظر کی چاہ, پہلی نظر کی محبت تھی وہ۔۔۔ مگر اس نے۔۔۔ اس نے دھوکا دیا مجھے۔۔۔ میری پیٹھ پر چھرا گھونپا۔۔۔ میری محبت کا ناجائز فائدہ اٹھایا اس نے"

"اا۔۔اور۔۔۔اور۔۔۔اب۔۔۔اب کیا کروں گے؟۔۔۔اس۔۔۔اس کا؟"

اپنے لہجے کی لڑکھڑاہٹ پر قابو پائے اس نے سوال کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"معلوم نہیں۔۔۔۔ مگر وہ چاہیے مجھے۔۔۔ ہر قیمت, ہر صورت پر۔۔۔۔ تو اب تم بتاؤ کب دے رہے ہو اسے مجھے؟" فہام نے اب ڈائیریکٹ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر سوال کیا تھا۔

"بہت جلد!" گہری سانس بھرتا, الٹے قدم اٹھاتا وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

کلب میں داخل ہو کر اس نے ایک گہری سانس بھری تھی۔۔۔۔ بس اب چند دنوں کا کھیل تھا یہ

شبیر زبیری کو شروع سے ہی فہام جونیجو پر بھروسہ نہ تھا اسی لیے وہ شزا کے ذریعے اپنے طور پر اس کلب پر قبضہ جمانے کی سر توڑ کوشش میں تھے۔

فہام جونیجو سے کسی بھی اچھائی کی امید رکھنا بے وقوفی تھی۔

ڈانس بار پر کھڑے اس نے خود کو مانوس نظروں کے حصار میں محسوس کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

بس چند دن اور" اس نے جیسے خود کو تسلی دی تھی۔"

ڈانس کے ختم ہوتے ہی وہ سٹیج سے اترتی چینجنگ روم کی جانب بڑھی تھی۔

روم میں داخل ہوتے ہی اسے کچھ غیر معمولی سا محسوس ہوا تھا۔

آیک نگاہ ادھر ادھر دوڑائے کندھے اچکائے وہ ڈریسنگ مرر کی جانب بڑھی تھی۔

اچانک سے دروازہ لاک ہونے کی آواز پر وہ جھٹکے سے مڑی تھی۔

وائے۔زی کو دیکھ کر اس کی آنکھیں پھیلی تھی۔اس سے پہلے وہ چیختی وہ آگے بڑھتا اس کے لبوں پر سختی سے ہاتھ جمائے دیوار کے ساتھ لگا چکا تھا۔

"کہاں تھی اتنے دنوں سے میری لیلی۔۔۔جانتی ہو کتنا انتظار کیا تمہارا میں نے ؟۔۔۔ کتنا تڑپا ہوں تمہارے لیے!"اس کان کے قریب جھکا وہ اپنی بے تابیاں بیان کر رہا تھا جب کہ شزا کا تمام زور اس کی گرفت سے نکلنے پر تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تمہارا یہ مجنوں کتنا تنہا ہو گیا تھا تمہارے بنا!" اب کی اس کا لہجہ خماری لیے ہوا تھا۔

"چھوڑو مجھے!" اپنی پوری قوت اس نے دھکا دیا تھا۔

"چھوڑ رہا ہوں۔۔۔ مگر ابھی کے لیے, مگر بہت جلد تم میری ہو گی" اس کی پیٹھ اپنے سینے سے لگائے وہ مسکراتا اس کے کان میں بولا تھا اور ایک جھٹکے سے اسے چھوڑتا مزے سے وہاں سے نکل گیا تھا۔۔

"کمینہ!" اپنی کلائی کو ملتی وہ غصے سے بڑبڑائی تھی۔

تمام کہانی اسے سنائے وہ اب اس کے چہرے کے تاثرات جاننے کی کوشش کر رہا تھا جو سر جھکائے بے آواز رو رہی تھی۔

"زویا۔۔۔ مانو" اس کے رونے پر وہ تڑپ اٹھا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"میں نے, میں نے اپنی زندگی کے سترہ سال اس تکلیف میں گزارے کہ میرا کوئی نہیں۔۔۔۔ اس ڈر, اس خوف میں کہ مجھے میم سے بچانے والا کوئی نہیں۔۔۔۔ مگر, مگر میری ایک فیملی ہے۔۔۔۔ میری بھی ایک فیملی ہے۔۔۔۔ نہیں ہے نہیں تھی" اس کے شانے پر سر رکھے وہ سسکی تھی۔

"ایسے نہیں کہتے مانو۔۔۔۔ میں ہوں نا۔۔۔۔ مانو کا بھائی" محبت سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے وہ بولا تھا۔

"ببب۔۔۔ بھائی" وہ دوبارہ سسکی۔

"ہاں تمہارا بھائی۔۔۔۔ بس میری جان اب اور نہیں رونا۔۔۔ میں ہوں نا یہاں۔۔۔۔ "اپنی مانو کا نان بھائی

"نان؟" وہ اس نام پر ہنسی تھی۔

اس کی ہنسی دیکھ کر وہ مسکرایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ہمیشہ ایسے ہی ہنستی رہنا۔۔۔ تم نہیں جانتی تمہارے بھائی کو تمہاری اس ہنسی نے کتنی طاقت دی ہے۔۔۔ دنیا کی کتنی بڑی خوشی دی ہے۔۔" اس کے چہرے کو دونوں ہاتھوں سے تھاما وہ مسکرا کر بولا تھا۔

اس کی بات پر زویا نے بھی مسکراتے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

سر گاڑی سے ٹکائے اس نے کب سے روکے آنسوؤں کو بہنے دیا تھا۔

"اور کون کون؟۔۔۔ کس کس کے سچے جزبوں کی ناقدری کی ہے تم نے؟ کس کس کو اپنے معصوم چہرے سے جھانسا دے کر اس کے دل کو چکنا چور کیا؟ اس کے جذبات کا مزاق اڑایا تم نے ماورا!!............ کیوں؟ کیوں کیا تم نے ایسا؟۔۔۔ کیا ملا تمہیں یہ سب کر کے؟ اور اب دیکھو کہاں آ گئی ہو تم۔۔۔۔ کچھ نہیں بچا تمہارے پاس۔۔۔۔ مگر, مگر میں چھوڑوں گا نہیں تمہیں۔۔۔۔ سزا تو ضرور ملے گی تمہیں۔۔۔۔ اور یہ سزا دوں گا میں تمہیں۔۔۔۔ لوں گا اپنا بدلا۔۔۔۔ نہیں جاننا مجھے تمہارے ساتھ کیا ہوا۔۔۔ تم

All Rights Reserved by Novels lounge

اس قابل نہیں۔۔۔۔ تم صرف نفرت اور بدلے کے قابل ہو۔۔۔۔" آنسوؤں کو بے دردی سے صاف کیے اس نے گاڑی سٹارٹ کی تھی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"تم لوگوں کے پاس صرف دو دن ہیں۔۔۔۔ دو دن کے اندر اندر مجھے وہ لڑکی مل جانی چاہیے۔۔ کسی قسم کا کوئی رسک نہیں لے سکتا میں۔۔۔۔ جتنی جلدی ہو سکے وہ لڑکی فہام جونیجو تک پہنچنی چاہیے" بشیر زبیری کا غصے سے برا حال تھا۔

کسی نے بے دردی سے اس کے خاص آدمی کا قتل۔ کر دیا تھا اور جب سے ڈیوڈ کے کمرے میں شزا نے خفیہ واردات کی تھی اور وہ یو۔ایس۔بی اٹھائی تھی تب سے ڈیوڈ مزید محتاط ہو گیا تھا۔

ایک وقت تھا جب بشیر اور ڈیوڈ مل کر یہ اللیگل کام کرتے تھے مگر ڈیوڈ نے کچھ عرصہ بعد ہی کڑوڑوں کا گھپلا کیے اپنا بزنس علیحدہ کر لیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

بشیر کس دھچکا تھا زوروں کا لگا تھا مگر جلد ہی وہ خود کو سنبھال چکا تھا۔

اور اب یہ کلب صرف اپنے کالے دھندوں کا نہ صرف چھپانے کے لیے بلکہ ڈیوڈ کو اس کی اوقات بھی یاد دلانا تھی۔

گاڑی سے اترتا وہ گلی میں داخل ہوا تھا۔۔۔ان تمام لوگوں کو نظر انداز کرتا وہ کوڑے کچرے کے ڈھیر کی جانب بڑھا تھا۔

اس کی توقع کے عین مطابق وہ وہی نشے میں دھت زمین پر گری پڑی تھی۔

اسے باہوں میں اٹھائے وہ وہاں سے نکلا تھا جب چھوٹا شیطان اس کے راستے میں در آیا تھا اور اسے اپنے دانت دکھا کر ڈرانا چاہا تھا۔

اس پر ایک کڑی نگاہ ڈالے اس کے دانتوں کو نظر انداز کرتا وہ ماورا کو اپنی گاڑی کی جانب لے آیا تھا۔ چھوٹا شیطان ابھی بھی اس کے پیچھے پیچھے تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

اس نے پھر سے معتصیم کو اپنے دانت دکھائے تھے جس پر معتصیم نے ماورا کو سیٹ پر بٹھائے زرا دور کھڑی پولیس کی جانب اشارہ کیا تھا۔

اس پر وہ چھوٹا شیطان بھیگی بلی بنا وہاں سے نو دو گیارہ ہو گیا تھا۔۔۔

معتصیم نے ہلکی سی مسکراہٹ لیے سر نفی میں ہلایا تھا۔

"تو اب تم کیا چاہتے ہو؟" سنان شاہ نے بیڈ پر سوئے بے خبر وجود پر ایک نگاہ ڈالے فون کی دوسری جانب موجود معتصیم سے سوال کیا تھا۔

"بدلا!" ایک حرفی جواب۔

"کس سے؟" گہری سانس خارج کیے سوال ہوا اور ساتھ ہی وہ بیڈ پر سوئی اپنی مانو بلی کے پاس بیٹھ گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ان سب سے جو میری تکلیفوں کا سبب بنے۔"معتصیم آفندی نے دوبارہ جواب دیا تھا۔

"اور شروعات کہاں سے ہو گی؟"ہالانکہ وہ جواب جانتا تھا مگر پھر بھی پوچھ بیٹھا۔

"ماوراعباسی۔"نام لیتے ہی اس نے گلاس وال سے باہر لان میں کھیلتی ماورا کو دیکھا اور کال کاٹ دی۔

دونوں آنکھیں بڑی کیے وہ باغ کے بیچ و بیچ کھڑی اپنے ارد گرد اڑتی رنگ برنگی تتلیوں کو غور سے دیکھتی انہیں دونوں ہاتھوں سے پکڑنے میں کوشاں تھی۔

کانوں میں آج سے آٹھ سال پہلے کے صوفیہ رحمان کے الفاظ گونجے تھے۔

"اس نے تمہیں کہا تھا کہ وہ تمہیں برباد کر دے گی۔۔۔تم اسے پا کر بھی نہ پا سکو گے۔۔۔وہ نفرت کرتی ہے تم سے اور بدلہ ضرور لے گی!۔۔۔دیکھو بدلا لے لیا اس

All Rights Reserved by Novels lounge

نے۔۔۔ کر دیا برباد تمہیں۔۔۔اس کی نفرت تمہاری خوشیاں, تمہارا سب کچھ کھا گئی۔۔۔ تم برباد ہو گئے معتصیم برباد"

"اب وقت آ گیا ہے کہ تم اپنے کیے کی قیمت چکاؤ ماورا عباسی۔۔۔ تمہیں قیمت چکانی ہو گی۔۔۔"سرخ آنکھیں اس پر گاڑھے اس نے تنفر سے سوچا تھا۔

خود پر نظریں محسوس کرتے ماورا نے اس کی جانب دیکھتے مسکرا کر اپنا ہاتھ ہلایا تھا جس پر معتصیم بھی مسکرایا تھا مگر آنکھوں میں چلتی چنگھاریاں ہنوز موجود تھی۔

آج صبح جب ماورا کی آنکھ کھلی تو وہ ایک بار پھر سے سب کچھ بھول چکی تھی۔۔۔اسے تو یہ تک بھی یاد نہ تھا کہ وہ معتصیم کے گھر سے گئی تھی۔۔ معتصیم سنان کو کال کر کے ہر بات سے پہلے ہی آگاہ کر چکا تھا۔۔۔ مگر بدلا کیسے لے گا یہ اسے بھی نہیں بتایا تھا۔

"یہ سب ؟"ہاتھ میں موجود پاسپورٹ اور ویزہ دیکھ کر وہ حیران ہوئی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"کیا ہم کہیں جا رہے ہیں؟" پاسپوٹ پر موجود اپنی تصویر پر انگلی پھیرتے اس نے سوال کیا۔

"ہوں! ہم پاکستان جا رہے ہیں" کافی کا سپ لیے سنان نے اسے جواب دیا تھا۔

"پاکستان؟" چونک کر سوال کیا گیا۔

"تو کیا آپ یہاں نہیں رہتے؟"

"نہیں۔۔۔ یہاں صرف کام کے سلسلے میں آیا تھا!"

"تو کام ہو گیا؟" زویا کے سوال پر وہ بھرپور مسکرایا تھا

"ہاں ہو گیا اور اب بس مزید کوئی سوال نہیں۔۔۔ کل کی فلائیٹ ہے ہماری تیار رہنا!" اسے منہ کھولتے دیکھ سنان نے اسے خاموش کروایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"مگر تیاری کروں تو کیا؟ میرے پاس تو کپڑے بھی نہیں" دونوں ہاتھ میز پر ٹکائے ان پر چہرہ رکھے وہ اداس لہجے میں بولی تھی۔

"اداس مت ہو۔۔۔۔ پاکستان جا کر جتنی چاہے شاپنگ ہو کر لینا۔۔۔۔ مگر ابھی تمہیں باہر نہیں نکال سکتا میں, وہ لوگ ڈھونڈ رہے ہیں تمہیں" سنان کی بات پر اس کے چہرے کا رنگ فق ہوا تھا۔

"سس۔۔۔ سر؟" تھوک نگلتے اس نے سوال کیا تھا, ماتھے پر اپنے آپ پسینے کے ننھے قطرے نمودار ہوئے تھے, جب کہ خوف سے آنکھیں پھیل گئیں تھی۔

"ہے زویا۔۔۔ مانو بلی۔۔۔ کچھ نہیں ہوا۔۔۔ ششش" اسے یوں خوفزدہ دیکھ سنان نے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا۔

"مجھے اس سے بچا لو"

All Rights Reserved by Novels lounge

"وہ تمہیں کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔ آئی پرامس" سر پر بوسہ دیتے سنان شاہ اس سے زیادہ خود سے وعدہ کیا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"افففف حماد بس بھی کرو میں تھک گئی ہوں۔۔۔" دونوں ہاتھ گھٹنوں پر ٹکائے وہ پھولے سانس سمیت بولی تھی۔

"یار شزا کیسی لڑکی ہو تم؟ لڑکیوں کو تو اتنا شوق ہوتا ہے شاپنگ کا اور خاص کر تب جب ان کی لائف میں اتنا اہم دن آنے والا ہو"

"نہیں جی, ایسی کوئی بات نہیں مجھے بھی شوق ہے مگر ہک صبح سے تقریبا پورا مال گھوم چکے ہے, مگر مجال ہے جو آپ صاحب کو کچھ پسند آجائے" شزا کے منہ بنانے پر حماد ہنسا تھا۔

"کیوں تم پسند آگئی یہ کافی نہیں؟"

All Rights Reserved by Novels lounge

"حماد!!!" اس کے شرارت بھرے لہجے پر وہ چڑ کی چیخی تھی

"اوکے سوری۔۔۔اچھا چلو گھر چلے "اس کا ہاتھ تھامے بنا بولنے کا موقع دیے وہ اسے اپنا ساتھ اگیزیٹ کی جانب لے آیا تھا

"ارے مگر میری ڈریس؟" وہ پیچھے مال کو دیکھتے بولی

"میں خود لے لوں گا۔۔۔۔ویسے بھی میرا سوٹ تم نے ہی سیلیکٹ کیا ہے نا۔۔۔تو تمہارا میں کروں گا" گاڑی میں اسے بٹھائے, سامان بیک سیٹ پر رکھے وہ بولا تھا۔

"اچھا کچھ کھلا ہی دو۔۔۔ صبح سے بھوکی ہوں میں" گاڑی کی سیٹ سے سر ٹکائے وہ زرا سست لہجے میں بولی تھی۔

اوکے مادام!" سر کو زرا سا جھکائے وہ شوخی سے بولا تھا۔"

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"سر۔۔۔ مسٹر شبیر آئے ہیں آپ سے ملنے" دروازہ ناک کیے مس زونا نے اسے اطلاع دی تھی جس پر اس نے سر جھٹ سے اٹھایا تھا

"شبیر زبیری کب؟" اس نے جلدی سے اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے سوال کیا تھا۔

"ابھی"

"ماورا کہاں ہے؟"

"میم اپنے روم میں ہے سر"

"میری بات غور سے سنے مس زونا۔۔۔ کچھ بھی ہو جائے, میرا مطلب کچھ بھی,ماورا کو روم سے نہیں نکلنے دے گی آپ" اس کے پیچھے چلتے چلتے مس زونا نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"جو سامان آرڈر کیا تھا وہ آگیا؟" اچانک اس نے پلٹ کر سوال کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"جی سر اور میں نے سامان میم کے روم میں بھجوا بھی دیا ہے"

"ویری گڈ مس زونا۔۔۔ آپ جانتی ہے آپ کو اب کیا کرنا ہے۔۔ مجھے بتانے کی ضرورت نہیں؟" معتصیم نے مسکرا کر پوچھا تھا۔

"ناٹ ایٹ آل سر"

"گڈ!" جواب دیے لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہ ڈائنگ روم کی جانب چلا گیا تھا۔

"میں اندر آسکتی ہوں؟" دروازہ ناک کیے مس زونا نے اجازت چاہی تھی۔

"ہوں" بنا دروازے کی جانب دیکھے, نظریں اپنے سامنے موجود سامان پر ڈالے اس نے سر اثبات میں ہلایا تھا

All Rights Reserved by Novels lounge

"یہ کس لیے؟" سامان کی جانب اشارہ کیے اس نے سوال کیا تھا اور ایک پسندیدہ نظر ریڈ کلر کے لانگ کوٹ پر ڈالی تھی۔

"یہ آپ کے لیے" مس زونا مسکرائی۔

"میرے لیے؟" اس کی آنکھیں پھیلی تھی۔

"ہاں"

"مگر میں نے تو کپڑے پہنے ہوئے ہیں" اس نے حیرانگی سے اپنے کپڑوں کی جانب اشارہ کیا تھا۔

مس زونا نے ناپسندیدہ نگاہ اس کے ان بوسیدہ اور پھٹے کپڑوں پر ڈالی تھی۔

"ہاں مگر کپڑے ہر دن یا دو دن بعد بدلنے چاہیے" مس زونا نے مسکرا کر جواب دیا

All Rights Reserved by Novels lounge

تو پھر میں نے پہلے کیوں نہیں بدلے, چھوٹا شیطان بھی نہیں بدلتا اور تم نے بھی نہیں بدلے" ناک سکیڑے اس نے مس زونا کے یونیفارم کی جانب اشارہ کیا تھا۔

مس زونا نے گہری سانس خارج کی تھی, اس سے پہلے وہ مزید بے تکے سوال کرتی انہیں کسی بھی طرح اسے شاور دلوانا تھا جو شاید اس نے کئی برسوں سے نہیں لیا تھا۔

"میم آپ میرے ساتھ آئے مجھے آپ کو کچھ دکھانا ہے"

"کیا؟" اس نے فوراً سے اشتیاق سے سوال کیا تھا۔

"آئے تو سہی نا" اسے بازو سے تھامے اپنی سانس روکے مس زونا اسے واشروم کی جانب لیکر گئی تھی۔ اس کے پاس سے آتی سمیل میں ان کا سانس لینا محال ہو گیا تھا۔

"نجانے سر کیسے برداشت کرتے ہے اسے" انہوں نے حیرت سے سوچا تھا۔

دو دن پہلے ہی معتصیم نے انہیں کال کر کے ڈیوٹی پر بلوایا تھا۔۔۔ وہ اس گھر کی ہیڈ میڈ تھی اور ایک انجان لڑکی کو اس گھر میں دیکھ انہیں پہلے حیرانگی ہوئی اور بعد میں اس کا

All Rights Reserved by Novels lounge

حلیہ دیکھ کر کراہیت محسوس ہوئی تھی۔۔۔اس گھر کا گارڈ بھی ان سے زیادہ صاف ستھرا تھا۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ ماورا کو شاور دلوانے میں 50 فیصد کامیاب ہو گئی تھی۔

گہری سانس خارج کرتے انہوں نے باتھ ٹب میں موجود پانی کو دیکھا تھا جو مکمل طور پر کالا ہو گیا تھا۔اور دوبارہ ماورا کو دیکھا تھا کو باتھ روب پہنے اپنے گیلے بالوں سے کھیلنے میں مصروف تھی۔

"۔کیا ہمیں روزانہ یہ کرنا ہو گا؟"ناک سکیڑے اس سوال کیا تھا

"ویسے تو ناں مگر آپ کے کیس میں ہاں!"گہری سانس خارج کیے وہ سر افسوس سے نفی میں ہلائے بولی تھی۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

All Rights Reserved by Novels lounge

"جی تو کہیے شبیر صاحب کیسے آنا ہوا آپ کا؟" اندر داخل ہوئے معتصیم نے سپاٹ لہجے میں سوال کیا تھا۔

"ارے ارے معتصیم صاحب گھر آئے مہمانوں کی آو بھگت نہیں کرے گے آپ؟" شبیر زبیری نے مسکرا کر سوال کیا تھا۔

"جو پوچھا ہے اس کا جواب دو, فضول کا مت بکو"

"تم۔۔۔" اس سے پہلے جازل کچھ بول پاتا بشیر صاحب نے سختی سے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔

"یہ دینے آیا تھا۔۔بیٹے کی منگنی کا کارڈ دینے۔۔۔ دعوت نامہ ہے یہ, امید ہے ضرور آؤ گے تم" زبردستی مسکراتے انہوں نے کارڈ اس کی جانب بڑھایا تھا جسے تھامے معتصیم نے پاس پڑے ٹیبل پر پھینک دیا تھا۔

"ہو گیا اب جاؤ!" دروازے کی جانب اشارہ کرتے وہ سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"امید ہے تم ضرور آو گے آخر کو ہمیں ایک اہم معاملے پر بات کرنی ہے" جاتے جاتے بشیر پلٹ کر مسکرائے تھے۔

"یہ کیا تھا چاچا جان آپ نے مجھے اسے کچھ کہنے کیوں نہیں دیا؟" جازل نے کلس کر ان سے سوال کیا تھا جن کی نظریں آس پاس موجود دوڑتے مناظر پر ٹکی تھی۔

"تم نہیں سمجھو گے جازل یہ ضروری تھا"

"مگر دشمن کو خوشیوں میں دعوت دینا کہاں کی عقلمندی ہے؟" اسے ابھی بھی غصہ آرہا تھا

"فہام جونیجو نے ہم سے معاہدہ ختم کر دیا ہے جازل, اس کا مطلب سمجھتے ہو؟" اب کی بار انہوں نے جازل کو دیکھا تھا۔

"نہیں۔۔۔ مگر اس نے ایسا کیوں کیا؟" جازل نے حیرانگی سے سوال کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لڑکی جس کی ہمیں تلاش ہے وہ معتصیم کو آفندی کو مل چکی ہے اور وہ فہام جونیجو کو بھی اس سے آگاہ کر چکا ہے۔"

"مگر ان سب کا اسے دعوت میں بلانے سے کیا تعلق؟"

"کیا تم ابھی بھی نہیں سمجھے؟ بات سمپل ہے جازل, معتصیم آفندی اس ایوینٹ میں ضرور آئے گا, اور اسی پل ہم اس کی غیر موجودگی میں اس کے گھر پر حملہ کرے گے اور اس لڑکی کو اٹھوا لے گے" بشیر زبیری نے سگار سلگایا تھا

"وہ سب تو ٹھیک ہے چاچا جان مگر آپ کو اتنا یقین کیسے ہے کہ معتصیم آفندی آئے گا؟" جازل نے ابرو اچکائے سوال کیا تھا۔

"فہام جونیجو نے ہم سے ڈیل کینسل کر دی ہے یہ بات ہمیں معلوم ہے, اسے معلوم ہے مگر معتصیم آفندی یہ بات نہیں جانتا۔۔۔ یہ کلب جتنا ہمیں عزیز ہے اتنا ہی معتصیم آفندی کو بھی ہے اور وہ ضرور آئے گا" سگار کا گہرہ کش لیے شبیر زبیری نے تفصیلاً جواب سے اسے آگاہ کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"سمجھے؟" ان کے پوچھنے پر جازل گہرہ مسکرایا تھا اور سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"مس زونا میں نے آپ کو کب سے ماورا کو لانے بھیجا ہے آپ ابھی تک آئی نہیں۔۔۔" اپنی دھن میں بولتا وہ کمرے میں داخل ہوا تھا جب سامنے موجود ماورا کو دیکھ وہ رکا۔

صاف ستھری سی ماورا کو دیکھ لبوں پر اپنے آپ ایک دھیمی مسکراہٹ در آئی تھی۔

"مس زونا آپ جائے!" دونوں ہاتھ پینٹ کی جیبوں میں ڈالے اس نے حکم جاری کیا تھا۔

"سر" اس کے حکم کو مانتی وہ وہاں سے چلی گئی تھی۔

"یہ میرے لیے؟" اپنے صاف ستھرے کپڑوں کی جانب اشارہ کیے ماورا نے حیرت سے سوال کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ہاں"

"کیوں؟" بھنویں اچکائے اس نے سوال کیا تھا۔

"کیوں؟ کیونکہ میں معتصیم ہوں" مسکراتا وہ اس کے پیچھے آ کھڑا ہوا تھا۔

"وہ تو تم ہو" شیشے میں نظر آتے اپنے عکس پر انگلی پھیرے اس نے جواب دیا۔

"ہاں مگر میں وہ معتصیم ہوں جس کی تمہیں تلاش تھی۔۔۔۔ تمہارا معتصیم, ماورا کا معتصیم" اس کے بالکل پیچھے کھڑا وہ ایک جذب سے بولا تھا۔

"میرا معتصیم؟" منہ کھولے وہ اس کی جانب مڑی تھی۔

"ہاں تمہارا!"

"جھوٹ" سر نفی میں ہلائے وہ رخ موڑ گئی تھی۔

"جھوٹ کیوں؟" وہ حیران ہوا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"میرے ہوتے تو پہلے بتا دیتے, چھپاتے نا!" شیشے پر دوبارہ انگلی پھیرے اس نے شکوہ کیا تھا۔

"مزاق تھا وہ" وہ زرا سا مسکرایا۔

"مزاق؟" اس کی آواز بہت ہلکی تھی, آنکھوں میں نمی در آئی تھی۔

"یہ, یہ کیسا مزاق تھا؟ تم, تم میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو۔۔۔ مزاق؟ تمہیں یہ مزاق لگتا ہے؟ تم کیسے کر سکتے ہو ایسا مزاق" ہذیانی چلاتی وہ اپنے بالوں کو نوچنا شروع ہو گئی تھی۔

"ماورا۔۔۔ ماورا۔۔۔ ہے کیا ہوا؟" اسے یوں دیکھتے وہ ہڑبڑا گیا تھا۔

"مزاق۔۔۔ مزاق کیسے کر سکتے ہو تم؟۔۔۔ یہ مزاق, یہ مزاق۔۔۔ میری زندگی برباد کر دی اس مزاق نے۔۔۔ ایسا کیسے کر سکتے ہو۔۔۔ یہ مزاق۔۔۔" چکراتے سر کو تھامتی وہ سن ہوتے دماغ کے ساتھ بہت جلد ہوش و حواس سے بیگانہ ہوتی زمین پر

All Rights Reserved by Novels lounge

گرنے کو تھی جب معتصیم نے آگے بڑھ کر بروقت اسے سنبھالا تھا۔

"مزاق۔۔۔مزاق نہیں کرنا تھا۔۔" آنکھ سے نکلے چند قطرے اس کے بالوں میں جذب ہو گئے تھے۔

"کم ان" دروازے پر ہوئی ہلکی سی دستک پر انہوں نے فائل کا مطالعہ کرتے اجازت دی تھی۔

دھیمے سے دروازہ کھولے شزا آرام سے اندر داخل ہوئی تھی اور ان کے سامنے موجود کرسی پر جا بیٹھی تھی۔۔۔دونوں کے مابین فاصل چھوٹی سے ٹیبل نے پیدا کیا ہوا تھا۔

انگلیاں چٹخائے وہ سٹڈی کا جائزہ لیتی ان کے فارغ ہونے کے انتظار میں تھی۔

"کیا بات ہے شزا تم اس وقت خیریت؟" فائل کو سائڈ پر رکھے وہ اب اس کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔

http:/www.novelslounge.com
All Rights Reserved by Novels lounge

"وہ۔۔۔وہ کچھ پوچھنا تھا آپ سے۔۔۔ایک سوال ہے کئی سالوں سے ذہن میں جس کا جواب چاہیے" انگلیاں مڑوڑتے سر جھکائے وہ بولی تھی۔

"بولو میں سن رہا ہوں!" دونوں ہاتھ ٹیبل پر ٹکائے انہوں نے اجازت دی تھی۔

"میں۔۔۔میں کون ہوں؟ میری کیا پہچان ہے؟ میرے ماں باپ کون ہے؟ مجھے۔۔۔مجھے جاننا ہے یہ سب۔۔۔ بچپن سے اس سوال کے جواب کی تلاش ہے مجھے مگر کبھی ہمت نہیں ہوئی پوچھنے کی۔۔۔ مگر اب۔۔۔جب میں ایک نئی زندگی شروع کرنے جا رہی ہوں تو جاننا چاہتی ہوں" سر جھکائے وہ دھیمے لہجے میں بولی تھی۔

شبیر زبیری نے گہری سانس خارج کی تھی۔۔۔جانتے تھے کہ ایک وقت آئے گا جب اس سوال کا جواب دینا ہو گا انہیں۔

"تم شزا ہو۔۔۔شزا سلطان۔۔۔سلطان شاہ اور شہرینہ شاہ کی بیٹی۔۔۔سلطان!۔۔۔ وہ میرا بہت اچھا دوست تھا۔۔۔میرا بہترین دوست۔۔۔مگر, مگر پھر ہماری دوستی

All Rights Reserved by Novels lounge

میں ایک تیسرا وجود آگیا۔۔۔ جس نے سب برباد کر دیا" انہوں نے گہری سانس خارج کی تھی۔

"کک۔۔۔۔ کون؟"

"ارحام شاہ۔۔۔۔ سلطان شاہ کا چچازاد بھائی۔۔۔۔ سلطان کی دولت اور شہرت نے اسے حسد میں مبتلا کر دیا تھا۔۔۔۔ اسی لیے اس نے تمہارے ماں باپ کو موت کی ابدی نیند سلا دیا۔۔۔ تم تب صرف گیارہ یا بارہ سال کی تھی۔۔۔۔ اپنے ماں باپ کے ساتھ ایک خوبصورت فیملی ڈنر سے واپس آرہی تھی تم۔۔۔ جب وہ بھیانک حادثہ پیش آیا۔۔۔۔ تمہارے ماں باپ کو بچا نا پایا اور تم نے اپنی یادداشت کھو دی۔۔۔۔ میں چاہتا تھا کہ تمہیں سب یاد آئے مگر ڈاکٹرز کے مطابق یہ تمہیں موت کے منہ میں جھونکنے کے مترادف تھا۔۔۔ تم پر بچپن سے اتنی سختی اسی لیے نہیں کرتا تھا کہ تم سے نفرت تھی یا تمہیں حقیر سمجھتا تھا۔۔۔۔ ایسا ہوتا تو کبھی بھی اپنے بیٹے کی شادی تم سے کروانے پر راضی نہ ہوتا۔۔۔۔ یہ سب تو اس لیے تھا تا کہ تمہیں مضبوط بنا سکوں۔۔۔۔ جانتا تھا کہ ایک وقت آئے گا جب تمہیں اپنے ماضی کا سامنا کرنا ہو گا مگر

All Rights Reserved by Novels lounge

یوں نہیں۔۔۔۔ مگر آج تمہاری آنکھوں میں میں نے ایک کمی سی دیکھی جس نے دل دکھایا میرا۔۔۔ یہ کلب جس کی وجہ سے تمہیں شزا سے لیلہ بننا پڑا یہ تمہارے باپ کی پراپرٹی تھا۔۔۔ جس پر ارحام شاہ اور ڈیوڈ نے مل کر قبضہ کر لیا تھا۔۔۔ مگر بعد میں اس ڈیوڈ نے ارحام شاہ کو دھوکا دے کر وہ کلب اپنے قبضے میں لے لیا۔۔۔ ارحام شاہ تب کمزور ہو چکا تھا کچھ نہ کر سکا مگر اب وہ اسے حاصل کرنے کے لیے ایک بار پھر لوٹ آیا ہے۔۔۔ اور میں چاہتا ہوں کہ اس بار یہ جنگ تم لڑوں۔۔۔ حاصل کرو اسے جو حق ہے تمہارا۔۔۔۔ بتادو ارحام شاہ کو کہ تم شزا سلطان ہو کوئی عام لڑکی نہیں ہو۔۔۔" شبیر زبیر مٹھیاں بھینچ کر بولے تھے جب کہ شزا کی آنکھیں نمی کی وجہ سے سرخ ہو گئی تھی۔

تو یہ تھا اس کا ماضی۔۔۔۔ اس کے ماں باپ کو مار دیا گیا, قتل کر دیا گیا صرف چند کاغذ کے ٹکڑوں کے لیے۔

"کیا۔۔۔ کیا ارحام شاہ جانتا ہے کہ میں زندہ ہوں؟" آواز میں موجود کپکپاہٹ پر قابو پائے اس نے سوال کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"نہیں۔۔۔وہ نہیں جانتا۔۔۔اسے لگتا ہے کہ تم بھی ان کے ساتھ ہی مر گئی تھی۔۔۔وہ لاعلم ہے تمہارے وجود سے" ان کے جواب پر شزا نے گہری سانس اندر کھینچی تھی۔

"مجھے۔۔۔مجھے اجازت دے" تیزی سے اٹھتی وہ کمرے سے نکل گئی تھی, شبیر زبیری نے آنکھیں چھوٹی کیے اس کی پشت کو گھورا تھا۔۔۔سر جھٹکے وہ دوبارہ فائل کی جانب متوجہ ہو گئے تھے۔

آدھی سے زیادہ رات گزر چکی تھی جب وہ خاموشی سے دیوار پھلانگے بنا آواز پیدا کیے گھر میں داخل ہوا تھا۔۔۔افسوس سے اس نے پہرا دیتے گارڈز کو دیکھا تھا جن کو وہ باآسانی چکما دے چکا تھا۔

"گدھے!" بڑبڑاتا وہ گھر کی پچھلی سائڈ پر بنے پائپ کی جانب آیا تھا۔۔۔وہاں موجود کھڑکی کو دیکھ اس کی آنکھیں چمکی تھی۔۔۔پائپ چڑھتا وہ باآسانی اوپری منزل تک

All Rights Reserved by Novels lounge

پہنچ چکا تھا۔۔ کھڑکی سے اندر کودتا وہ اس وقت دوسری منزل کے کوریڈور میں کھڑا تھا۔۔ آس پاس لگی پینٹنگز کو اگنور کرتا وہ سیڑھیوں کی جانب بڑھا تھا جب تمام کمروں میں سے ایک کمرے سے آتی روشنی کو دیکھ وہ چونکا تھا۔

کمرے کی جانب بڑھتے بنا آواز پیدا کیے اس نے کمرے کا دروازہ کھولا تھا, مگر بیڈ پر سوئے نسوانی وجود کو دیکھ اس کی آنکھیں پھیلی تھی۔

"انٹرسٹنگ!"لبوں پر اپنے آپ مسکراہٹ در آئی تھی

آہستہ سے دروازہ بند کرتا وہ سیڑھیاں اترتا نیچے والے پورشن میں آیا تھا۔۔ ارادہ کچن میں جانے کا تھا۔۔۔

کچن میں داخل ہوتے اس نے بریڈ اور سینڈوچ کے لیے باقی کا سامان نکالا تھا جب شیشے کی ایک پلیٹ ہاتھ لگ جانے کی وجہ زمین پر گر کر کرچی کرچی ہو گئی تھی۔۔ کندھے اچکاتا وہ ٹوٹی پلیٹ کو پھلانگتا فریج کی جانب بڑھتا اس میں سے کولڈ ڈرنک کا کین نکالنے کو جھکا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"کون ہو تم؟" بھاری مگر سخت آواز پر لبوں پر مسکراہٹ اپنے آپ در آئی تھی۔

ماورا کی کنڈیشن نے اسے حد درجہ جھنجھلا کر رکھ دیا تھا۔

"ماورا کی ایسی کنڈیشن کا تعلق ضرور اس کے ماضی کی کسی تلخ یاد سے جڑا ہے۔۔۔ جاننے کی کوشش کرو" بالوں میں ہاتھ پھیرے اس نے خود کو نارمل کرنے کی کوشش کی تھی۔

ماورا کو دیکھنے کی نیت سے وہ کمرے سے باہر نکلا تھا جب کچن سے آتی آواز سن کر اس کا ہاتھ اپنے آپ پینٹ میں موجود گن پر گیا تھا۔

"ماورا؟" اس وقت اس کے اور ماورا کے علاوہ کوئی بھی موجود نا تھا۔

بنا آواز پیدا کیے قدم اٹھاتا وہ کچن میں داخل ہوا تھا جب کسی انجان کو دیکھا گن نکالے اس نے اس کی جانب کی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"کون ہو تم؟" اس کے پوچھنے پر وہ وجود سیدھا ہوا۔۔ کولڈ ڈرنک کا کین ہاتھ میں تھا

"تمہارے گارڈز کسی ناکام کے ہیں۔۔۔ اچھا ہو گا اگر تم انہیں بدل دو"

"وائے۔ذی؟" آواز پہچانتے اس نے حیرانگی سے سوال کیا تھا جب وہ وجود اس کی جانب گھوما تھا۔

"تم تو ملنے آئے نہیں تو میں ہی چلا آیا۔۔" سینڈوچ کا بائٹ لیتا وہ مزے سے بولا

"تمہیں کیسے معلوم۔۔۔"

"کہ تم لندن میں ہو؟۔۔۔ جس دن میرا پیچھا کرتے کلب آئے تھے دیکھ چکا تھا تمہیں۔۔۔ مگر تمہیں محسوس نہیں ہونے دیا۔۔۔ لگا تھا کہ تم آوں گے مگر آئے ہی نہیں ملنے تم!۔۔۔ لگا کوئی مصروفیت ہو گی۔۔۔ مگر مصروفیت ایک جیتا جاگتا وجود ہو گا یہ معلوم نہیں تھا۔۔" کین سے گھونٹ بھرے وہ مسکرا کر بولا تھا۔

"ویسے وہ سلیپنگ بیوٹی کون ہے؟" اب کی بار سوال ہوا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تم سے مطلب؟ اپنے کام سے کام رکھو اور یہ بتاؤ کیوں آئے ہو یہاں؟" اس کے سوال کو اگنور کرتے اس نے سوال کیا تھا۔

"کیا وہ ماورا ہے؟" وائے۔زی کے سوال پر وہ لمحہ بھر کو چونکا تھا۔

"تمہیں اس سے کوئی غرض نہیں ہونا چاہیے!" گھوری سے نوازے وہ کچن سے نکلتا باہر لاؤنج میں آیا تھا۔

"تو وہ واقعی میں ماورا ہے؟" وائے۔زی کا لہجہ مسکراتا تھا۔

"اپنے کام سے کام رکھو وائے۔زی" اب کی بار وہ خاصے سنجیدہ لہجے میں بولا تھا۔
وائے۔زی کندھے اچکائے صوفہ پر بیٹھا گیا تھا۔

گن واپس اپنی جگہ رکھے معتصیم بھی اس کے سامنے بیٹھ گیا تھا۔

"یہ کیا ہے؟" ٹیبل پر موجود کارڈ کو دیکھ کر وائے۔زی نے سوال کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

معتصیم نے کارڈ کو ایک نظر دیکھے وائے۔ذی کو اس کی بابت بتایا تھا۔

وہ کارڈ ڈرائنگ روم میں چھوڑ آیا تھا جب مس زونا اسے لاؤنج میں رکھ کر چلی گئی تھی۔

"تو دشمنوں کی جانب سے دعوت نامہ آیا ہے؟تو پھر جارہے ہو تم؟"وائے۔ذی مسکرایا تھا

"نہیں"سر نفی میں ہلایا تھا معتصیم نے

"مگر میرا تو بہت موڈ بن رہا ہے بیگانی شادی میں عبداللہ دیوانہ بننے کو"ڈرنک کا آخری گھونٹ بھرے وہ بولا تھا۔

"جانے کی وجہ؟"آنکھیں چھوٹی کیے اس نے سوال کیا تھا۔

"شبیری زبیری آج کل پاگلوں کی طرح ڈھونڈتا پھر رہا ہے۔۔۔تو کیوں نا وائے۔ذی خود اس سے مل آئے؟"

All Rights Reserved by Novels lounge

"تو جاؤ" معتصیم اجازت دیتا وہاں سے چلا گیا تھا۔

"اٹس گوئنگ ٹو بی فن!" کارڈ پر ایک نگاہ ڈالے دونوں بازو سر کے پیچھے باندھے, دونوں پیر ٹیبل پر ٹکائے وہ سکون سے آنکھیں موند گیا تھا۔

"یہ؟ میں یہ پہنوں گی؟" اس نے حیرانگی سے بیڈ پر موجود سفید گرارہ کے ساتھ موجود سیفد شرٹ اور لال ڈوبٹے کو دیکھا تھا

"تمہارے لیے آیا ہے تو آفکورس تم ہی پہنو گی" عالیہ کلس کر بولی تھی

"میرا مطلب کہ منگنی کے حساب سے کچھ زیادہ ہی اوور نہیں یہ؟"

"اچھا ہو گا اگر تم یہ سوال اپنے حماد سے کرو۔۔۔" جواب دیتی وہ زور سے دروازہ بند کیے یہ جا وہ جا تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اففففف۔۔۔" سر نفی میں ہلائے وہ ڈریس اٹھائے ڈریسنگ روم میں چلی گئی تھی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"اور بھائی کیسا محسوس کر رہے ہے؟" اس کو تیار ہوتے دیکھ جازل نے مسکرا کر سوال کیا تھا۔

"جس کو اس کی محبت مل جائے اسے کیسا محسوس کرنا چاہیے؟" بٹن بند کرتے اس نے ابرو اچکائے سوال کیا تھا۔

"ہم بیچاروں کو کیا معلوم۔۔۔ ہماری نہ کوئی محبوبہ اور نہ ہم کسی کے محبوب!" سرد آہ بھرتا وہ افسوس سے بولا تھا۔

"چچی کو تمہارے نادر خیالات کا علم ہو گیا تو جان لے لے گی" مسکراہٹ دبائے حماد نے اس کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا تھا۔ لندن جیسے ملک میں رہنے کے باوجود بھی ان کی

All Rights Reserved by Novels lounge

نظر میں آج بھی لڑکوں سے دوستی پالنے والی لڑکیاں اچھے کردار کی نا تھا۔۔۔ اور نہ ہی وہ شادی سے پہلے کے ریلیشن کے حق میں تھی۔

"نیچے آجاؤ چاچا جان بلا رہے ہیں!" تیزی سے آکر پیغام دیے وہ ویسے ہی وہاں سے نکل گئی تھی۔

"اسے کیا ہوا؟" حماد نے ابرو اچکائے حیرت سے سوال کیا تھا۔

"کچھ نہیں بس بیچاری سوگ میں ہے۔۔۔ محبت کے نا ملنے کا سوگ" جازل منہ بولتا ہنس دیا تھا۔۔۔

مسکراہٹ روکے حماد نے اسے آنکھیں دکھائی تھی۔

"اچھا بس اب چلو!" اسے اپنے ساتھ لیے وہ کمرے سے باہر نکلا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

All Rights Reserved by Novels lounge

سفید گرارہ زیب تن کیے وہ شیشے کے آگے کھڑی اپنے بالوں کو اسٹریٹ کرتی گہری سوچ میں گم تھی۔۔۔۔دماغ میں بس شبیر زبیری کی باتیں گونج رہی تھی۔اس نے فیصلہ کرلیا تھا کہ وہ ارحام شاہ سے بدلا ضرور لے گی پھر بھلے اس کے لیے اسے کسی بھی حد تک کیوں نا جانا پڑے۔

"میم آجائے سب ویٹ کررہے ہیں آپ کا۔۔۔مہمان بھی آگئے ہیں" میڈ کی آواز پر وہ ہوش میں آئی تھی۔ڈوپٹا سائڈ پر سیٹ کیے وہ مدھم قدم اٹھاتی کمرے سے نکلتی باہر گارڈن کی جانب بڑھی تھی۔

.دروازے پر پہنچے اس نے گہری سانس خارج کیے خود کو پرسکون کیا تھا

"یار کب آئے گی ہونے والی بھابھی؟" جازل پاؤں زمین پر ملتا جھنجھلایا تھا۔

"آجائے گی تجھے کیا موت پڑرہی ہے؟" حماد نے اسے گھرکا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"کھانا لیٹ ہو رہا ہے" اس کے جھنجھلانے پر حماد نے اس کے سر پر چپت لگائے اسے کندھے سے لگایا تھا۔

"آجائے گی۔۔۔"

"آجائے گی نہیں۔۔۔ آگئی۔۔۔ ہونے والی بھابھی آگئی" جازل کی جوش سے بھرپور آواز پر حماد نے نظریں اینٹرینس کی جانب گھمائی تھی جو پلٹنا بھول گئی تھی۔

ہر وقت شیرنی بنی شزا اس وقت ہرن جیسی سہمی ہوئی تھی۔۔۔ دونوں ہاتھوں کو آپس میں مسلتی وہ, کچھ ڈری ڈری نگاہوں سے ان تمام لوگوں کو دیکھا تھا جن کی نظر اسی پر تھی۔

تھوک نگلتی قدم اٹھاتی وہ بے دھیانی میں آگے بڑھی تھی جب ڈگمگاتی وہ زمین پر گر گئی تھی۔ لوگوں کے ہنسی کے چھوٹتے فوارے اس کی آنکھوں میں آنسو لے آئے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ہوش میں آتا حماد تیزی سے اس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔اسے زمین سے اٹھائے, باہوں میں بھرے اپنے ساتھ لگائے وہ جیسے اسے خود میں قید کر چکا تھا۔

"اٹس اوکے!" اس کے یہ دو لفظ شنزا کو ڈھارس دے چکے تھے۔

"ٹھیک ہو؟" پوچھنے پر اس نے فقط سر ہلایا تھا

"یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے" اس نے شکایت کی

"ہے!!! میں نے کیا کیا؟" حماد نے حیرانگی سے سوال کیا تھا۔

"یہ ڈریس جس کی وجہ سے گری ہوں میں۔۔۔ آپ نے ہی پسند کی تھی میرے لیے!" اس کے اس الزام پر حماد نے ہونٹ دبائے مسکراہٹ روکی تھی۔

اسے اپنے ساتھ لگائے وہ اب کانفیڈینٹ سے تمام لوگوں سے ملوا رہا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

شرمندگی کے آثار اب اس کے چہرے سے مٹنا شروع ہو گئے تھے اور اب مسکرا کر وہ کانفیڈینٹ سے تمام لوگوں سے باتوں میں مصروف تھی۔

"سر وہ معتصیم آفندی۔۔۔" گیسٹ سے باتوں میں مصروف شبیر زبیری کے پاس ان کا گارڈ آکر اتنا ہی بولا تھا کہ وہ پوری بات سنے بھی اسے اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیے وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتے گیٹ کی جانب بڑھے تھے۔

"واٹ آ پلیزنٹ سرپرائز مسٹر معتصیم!" اپنی جانب پیٹھ کیے وہ مسکرائے تھے جب اس کے مڑنے پر وہ چونکے تھے۔

"تم کون ہو؟" انہوں نے چونک کر سوال کیا تھا۔

"بندہ بشر کو وائے۔زی کہتے ہیں!" اس کے مسکرا کر بولنے پر ان کی آنکھیں پھیلی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تت۔۔۔۔ تم۔۔۔ تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" انھوں نے حیرانگی سے سوال کیا تھا۔

" آپ ہی کی دعوت پر آیا ہوں" اس نے مسکرا کر کارڈ ان کے سامنے لہرایا تھا۔۔۔ وہ مٹھی بھینچ گئے تھے۔

ایک بار انہوں نے سامنے کھڑے اس شخص کو دیکھا تھا جس نے انہیں دن میں تارے تو رات میں سورج تک دکھا دیا تھا۔

انہیں ابھی بھی اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔ وائے۔ زی, وائے۔ زی۔۔۔ کس قدر ڈھونڈا تھا انہوں نے اس شخص کو۔۔۔ ارحام شاہ کا بہت خاص بندہ تھا وہ۔

شبیر زبیری کے لیے کسی نائٹ میر سے کم نہ تھا وہ۔

"اب یونہی گھورتے رہو گے یا اندر آنے کی دعوت بھی دو گے؟" وائے۔ زی کے طنز پر وہ ہڑبڑا کر ہوش میں آئے تھے اور فوراً اسے اندر آنے کی دعوت دی تھی۔

ببل منہ میں ڈالے وہ چباتا چاروں اور نگاہ ڈالتا ان کی معیت میں اندر داخل ہوا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"حماد!" شبیر زبیری نے اسے پکارا تھا جو شزا کی کمر پر ہاتھ رکھے گیسٹ سے باتوں میں مصروف تھا۔

"ڈیڈ" شزا کے ساتھ ہی وہ ان کی جانب مڑا تھا۔

پیچھے آنے وائے۔زی کے قدم رکے تھے۔

"ان سے ملو۔۔۔یہ وائے۔زی ہے۔۔۔ایک بہت بڑے بزنس مین۔۔۔"

"ہیلو نائس ٹو میٹ یو" حماد نے ہاتھ آگے بڑھایا تھا۔۔۔مگر وہ حماد کی جانب متوجہ ہی کہاں تھا۔۔۔بس غور سے اس کے ساتھ کھڑی شزا کو دیکھ رہا تھا۔۔۔جس کے چہرے کا رنگ اس کی شکل دیکھ کر سفید ہو گیا تھا۔

"نائس ٹو میٹ یو ٹو مسٹر حماد۔۔۔اور ان محترمہ کی تعریف؟" حماد کا ہاتھ تھامے اس نے شزا کے بابت سوال کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"شزا۔۔۔مائی لوو,مائی لائف۔۔۔ اینڈ سون ٹو بی مائین بیٹر ہاف!" اسے اپنے ساتھ لگائے وہ مسکرایا تھا

"نائس ٹو میٹ یو ٹو مس شزا" شزا پر خاصہ زور ڈالے اس نے ہاتھ آگے بڑھایا تھا۔

"ح۔۔۔حماد" اس کی گرفت حماد کے ہاتھ پر مضبوط ہو گئی تھی۔

"ہے!واٹ ہیپنڈ؟۔۔۔۔طبیعت ٹھیک ہے؟" اس کے سوال پر شزا نے سر نفی میں ہلایا تھا۔

"ایکسکیوز از!" اسے اپنے ساتھ لیے وہ وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔ شزا نے گہری سانس خارج کی تھی مگر وہ اپنی پیٹھ پر ابھی بھی ان نظروں کو محسوس کر سکتی تھی۔۔۔ جو اسی پر ٹکی تھی۔

"یہ فہام جونیجو کیوں نہیں آیا ابھی تک؟معلوم کرواؤ!" شبیر زبیری نے جازل کا بولا تھا جس پر اس نے سر ہلائے موبائل نکالے فہام جونیجو کو کال ملائی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

پاکستان کی سرزمین پر قدم رکھے اس نے گہری سانس خارج کی تھی۔۔۔آنکھیں بند کیے اس نے اپنی آزادی کو محسوس کیا تھا,لبوں پر اپنے آپ ایک دھیمی مسکراہٹ در آئی تھی۔

"چلے؟"اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے سنان نے سوال کیا تھا جس پر مسکرا کر اس نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

ڈرائیور کے آتے ہی گاڑی میں سامان رکھے وہ خود بھی سوار ہو گئے تھے۔۔۔سنان شاہ نے اپنے موبائل نکالے کریم کو چند ایک ہدایات دی تھیں۔۔۔جب کہ زویا منہ کھولے آنکھیں پھیلائے آس پاس گزرتے نظاروں میں ڈوبی ہوئی تھی۔

"کتنا اچھا ہے نا سب؟"اس کی حیرت زدہ آواز پر سنان مسکرایا تھا۔اور محبت سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تمہیں اچھا لگا؟"

"ہمم۔۔۔بہت زیادہ" سر اثبات میں ہلائے وہ خوشی سے چہکی تھی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"جیک کہاں ہے مارتھا؟" ناشتے کی میز پر اسے ناپا کر مرینہ نے سوال کیا تھا۔

"وہ میم، وہ سر، وہ دراصل سر رات کو ہی۔چلے گئے" مارتھا نے ولیم کو ناشتہ سر وو کرتے جواب دیا تھا۔

"کہا مطلب کہاں چلا گیا؟" ولیم نے حیرانگی سے سوال کیا۔

"وہ سر کہہ رہے تھے کہ وہ زویا میم کو ڈھونڈنے جارہے ہیں۔۔۔اور تب تک واپس نہیں آئے گے جب تک انہیں ڈھونڈ نا لے" مارتھا کی بات مکمل ہوتے ہی مرینہ نے زور سے کانٹا میز پر پٹخا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"یہ لڑکی تو جان کا عذاب بن گئی ہے۔۔۔ نجانے کہاں دفع ہو گئی ہے اور ہمیں مصیبت میں جھونک دیا ہے اس نے" مرینہ چوہان غصے سے بڑبڑاتی وہاں سے اٹھ کر چلی گئی تھی جبکہ ویلیم نے مزے سے اپنے ناشتہ مکمل کیا تھا۔

\-----------

"آہ!!" چیختی, چلاتی وہ پورے کمرے کا حشر بگاڑ چکی تھی۔۔۔ اپنے بالوں کو نوچتی وہ اس وقت بالکل بھی اپنے ہوش و حواس میں نہ تھی۔

"میم۔۔۔ میم۔۔۔" مس زونا اس کی ایسی حالت دیکھ کر ہڑبڑا گئی تھی۔

"مجھے دو۔۔۔ دو مجھے۔۔۔ مجھے چاہیے" اونچی آواز میں چلاتی وہ ہر ایک چیز اٹھا کر زمین پر پھینک رہی تھی۔

"میم پلیز!" مس زونا کے لیے اس کو سنبھالنا بہت مشکل ہو گیا تھا۔

"دو۔۔۔ دو مجھے!" بال نوچتی وہ مکمل طور پر بے بس ہو چکی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ماورا۔۔ماورا۔۔ڈیم اٹ۔۔۔۔۔ مس زونا جلدی سے جائیے اور مجھے دراز میں سے انجیکشن اور میڈیسن نکال کر دیجیے "اس کی چیخ وپکار سن کر معتصیم فوراً سے اس کے کمرے میں داخل ہوا تھا اور مس زونا کو ہدایت دیتے اس نے ماورا کو سنبھالنے کی کوشش کی تھی۔

"چھو۔۔۔۔ چھوڑو۔۔۔۔مار دوں گی میں۔۔۔۔مار دوں گی"

"ماورا۔۔۔ریلیکس۔۔۔اٹس اوکے۔۔۔۔ ششششش۔۔۔۔بس خاموش" اسے اپنے ساتھ لگائے معتصیم نے اپنے حصار میں قید کیا تھا۔

"سر۔۔"مس زونا نے فوراً سیرنج اسے تھمائی تھی۔

"میڈیسن فل کی؟"اس کے سوال پر انہوں نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ماورا کو یونہی قید رکھے وہ سیرنج اس کے بازو میں لگا چکا تھا۔۔۔بہت جلد دوائی نے اپنا اثر دکھایا تھا اور ہوش و حواس سے بیگانہ ہوتی وہ وہی اس کی قید میں بے ہوش ہو گئی تھی۔

اسے بیڈ پر لٹائے معتصیم نے گہری سانس خارج کی تھی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"جونیجو کال نہیں اٹھا رہا چاچو" جازل کی بات سنتے ہی شبیر زبیری کے ماتھے پر کئی بل نمودار ہوئے تھے۔

"سر مجھے بات کرنی ہے آپ سے ابھی۔۔۔بہت ضروری ہے" شزا موقع پاتے ہی ان کے سر پر آدھمکی تھی۔

"ابھی نہیں شزا" ایک تو وائے۔زی کی آمد, دوسرا جونیجو کو غائب ہونا۔۔۔وہ سخت جھنجھلا گئے تھے۔۔۔ماورا کو کیڈنیپ کرنے کا پلان برے سے فلاپ ہو گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"مگر یہ۔۔۔یہ اس وائے۔زی کے بارے میں "اس کی بات سنتے ہی ان کے بلوں میں مزید اضافہ ہوا تھا۔

انہوں نے ایک نگاہ حماد پر ڈالی تھی جو گیسٹ کے ساتھ باتوں میں مصروف تھا۔

اسے بازو سے تھامے وہ اسے ایک تن تنہا گوشے میں لے آئے تھے۔

"اب بولو"

"یہ وائے۔زی۔۔۔یہ وائے۔زی وہی ہے سر"

"وہی کون؟"

"وہی کلب والا۔۔۔کلب والا مجنوں" بولتے ہی وہ شرمندگی سے سر جھکا گئی تھی۔

شبیر زبیری نے بے بسی سے آنکھیں بند کیے خود پر قابو پانا چاہا تھا۔

"تم نے مجھے پہلے آگاہ کیوں نہیں کیا کہ یہی وائے۔زی ہے؟"

All Rights Reserved by Novels lounge

"مجھے بھی اب علم ہوا ہے سر۔۔۔اور مجھے اس کے ارادے نیک نہیں لگتے۔۔۔ نجانے وہ یہاں کس نیت سے آیا ہے" وہ بے بسی سے بولی تھی۔

"اس کے ارادے نیک ہے بھی نہیں۔۔۔ بھلا ارحام شاہ کی اولاد سے امید ہی کیا لگائی جاسکتی ہے" ان کا انکشاف شزا کے لیے کسی جھٹکے سے کم نہ تھا۔

اا۔۔۔ار۔۔۔ارحام شاہ کا بیٹا؟" اس نے اٹکتے سوال کیا تھا۔"

شبیر زبیری نے بے بسی سے سر اثبات میں ہلایا تھا۔شزا کی آنکھیں پل بھر میں نم ہوئی تھی۔۔۔ نظریں خود بخود دوائے۔ذی پر چلی گئی تھی جو مزے سے سوفٹ ڈرنک کے گھونٹ بھر رہا تھا۔۔۔اس کے ماں باپ کے قاتل کا بیٹا۔۔۔ اسکی نظروں کے سامنے مزے سے گھوم پھر رہا تھا,اپنی زندگی جی رہا تھا۔۔۔بدلے کی آگ اس کے دل میں جل اٹھی تھی۔۔۔جی چاہا تھا کہ ابھی اسے شوٹ کر دے۔

"اس وقت کوئی ڈرامہ نہیں کرنا شزا۔۔۔ یہ دن تمہاری خوشیوں کا دن ہے۔۔۔ خود کو تکلیف مت دو" اس کا سر تھپتھپائے وہ وہاں سے چلے گئے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

چہرہ موڑے اس نے گالوں پر پھسلے آنسوؤں کو صاف کیے خود کو پر سکون کیا تھا۔

"شنزا" حماد کی پکار پر خود کو نارمل کرتی چہرے پر مسکراہٹ سجائے وہ حماد کی جانب مڑی تھی۔

"ہے کیا ہوا؟" اس کی آنکھوں کو دیکھ اسنے سوال کیا تھا۔

کچھ نہیں وہ بس آنکھ میں کچھ چلا گیا تھا" وہ بدوقت مسکرائی تھی۔ "

"دکھاؤ مجھے؟" اس کے قریب آئے حماد نے اس کی آنکھ میں جھانکا تھا۔

"حماد ٹھیک ہوں میں" اسے یقین دلاتی وہ مسکرائی تھی۔ انجانے میں نظریں حماد سے ہوتی وائے۔زی سے جا ٹکرائی تھی۔

سرد نگاہیں اس پر ٹکائے وہ مسکرایا تھا۔۔۔ مگر اس کی مسکراہٹ۔۔۔ کچھ تھا اس کی مسکراہٹ میں جو شنزا سلطان کو نظریں چرانے پر مجبور کر گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"چلو"

"کہاں؟"

"میڈم اگر آپ کو یاد ہو تو آج انگیجمنٹ ہے ہماری۔۔۔۔ منگنی کرنی بھی ہے یا نہیں؟" حماد کے پوچھنے پر وہ اس کا ہاتھ تھامے مسکراتی سٹیج کی جانب بڑھی تھی۔

"لیڈیز اینڈ جینٹل مینز" گلاس کو فوک سے بجائے حماد نے سب کو اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔

"سب سے پہلے تو میں آپ سب کا شکر گزار ہوں میری لائف کے اتنے اہم ایوینٹ میں شرکت کرنے کے لیے۔۔۔ تھینک آل آف یو"

"شزا۔۔۔مائی لوو۔۔۔بارہ سال کا تھا جب ایک دن ڈیڈ اسے اپنے ساتھ لے آئے۔۔۔ کون ہے؟ کہاں سے آئی ہے نہیں معلوم تھا۔۔۔بس معلوم ہوا تو اتنا کہ

All Rights Reserved by Novels lounge

اب وہ یہی رہے گی اس گھر میں۔۔۔شروع میں بہت بری لگتی تھی۔۔۔بولتی ہی نہیں تھی۔۔۔بس خاموش رہتی۔۔۔"وہ زرا سا ہنسا تھا۔

"مگر آہستہ آہستہ یہی خاموشی اس دل کو بھانے لگی۔۔۔وہ گم سم نگاہیں جیسے خود میں جکڑنے سی لگی مجھے۔۔۔شزا!!!!مجھے یاد ہے ہماری پہلی گفتگو جب تم نے مجھ سے اپنے نام کا مطلب پوچھا تھا۔۔۔اور تمہارا نام شزا کیوں ہے؟۔۔۔گھنٹوں لگے تھے مجھے اس سوال کا جواب ڈھونڈنے میں۔۔۔بہت افسردہ تھا میں کہ جلد جواب نہیں دے پایا مگر پھر خوشی ہوئی کہ اسی بہانے تم سے مزید باتیں کرنے کا موقع ملتا۔۔۔اتنی سی عمر سے اپنی تمام زندگی تمہارے ساتھ گزارنے کا سوچا ہے میں نے۔۔۔اور آج فائنلی میری یہ خواہش پوری ہونے جارہی ہے۔۔۔شزا مائے لوو۔۔۔شادی کرو گی مجھ سے؟"گھٹنے پر بیٹھے انگوٹھی آگے کیے اس نے مسکرا کر پوچھا تھا۔

"حماد"

"ہاں شادی,کرو گی مجھ سے ابھی؟"

All Rights Reserved by Novels lounge

"ابھی؟" شزا کی آنکھیں مزید پھیل گئیں تھی۔

"ہاں ابھی۔۔۔بی مائین فار ایور۔۔۔پلیز"

"یس" سر اثبات میں ہلائے اس نے اقرار کیا تھا۔

اس کی انگلی میں انگوٹھی پہنائے اس نے عقیدت سے اپنے لب وہاں رکھے تھے۔

"شزا سلطان ولد سلطان شاہ آپ کا نکاح حماد زبیری ولد شبیر زبیری سے سکہ رائج الوقت حق مہر ایک کڑوڑ کیا جارہا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟" مولوی کی آواز پر اس نے سر اٹھائے اس کی جانب دیکھا تھا جس نے سر پر ڈوپٹا سجائے, چہرے پر گہری مسکان لیے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

وائے۔زی کی آنکھیں سرخ انگارہ ہو گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

یہ سب ایسے نہیں ہونا تھا۔۔۔اس نے تو ایسا کچھ بھی نہیں سوچا تھا۔۔۔وہ یہاں شبیر زبیری کو جھٹکا دینے آیا تھا۔۔۔ مقصد اسے شاک پہنچانا تھا۔

مگر اس نے یہ نہیں سوچا تھا کہ شاک اسے بھی لگنے والا ہے۔

ایک بار نظریں اٹھائے اس نے ان کی جانب دیکھا تھا جہاں حماد اب اقرار کے بعد نکاح نامہ پر سائن کر رہا تھا

ایک انجانی تکلیف محسوس کی تھی اس نے اپنے دل میں۔

آنکھیں اب شزا پر جا ٹکی تھی جو شرمائی سی حماد کی سرگوشیوں کو سنتی سرخ ہو رہی تھی۔

وہ اس کی لیلیٰ تھی جو پہلی ہی نظر میں اسے اپنا گرویدہ کر چکی تھی۔۔۔ایک انجانی کشش محسوس کی تھی وائے۔زی اس کی جانب۔۔۔ مگر آج معلوم ہوا تھا کہ وہ محبت

All Rights Reserved by Novels lounge

تھی۔۔۔اور وہ دیکھ رہا تھا اپنی محبت کو کسی اور کی محبت بنتا۔۔۔وہ دیکھ رہا تھا اپنی لیلیٰ کو کسی کی شنزا بنتے۔

آج اس نے معتصیم کے درد کو محسوس کیا تھا۔۔۔ آج نے اس نے سنان کی تکلیف محسوس کی تھی۔۔۔وہ جو ان کی ادھوری محبتوں پر ہنستا تھا آج خود پر رونے کے قابل بھی نہ رہا تھا۔

بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہ بے بس سا یہاں سے وہاں چکر کاٹنے میں مصروف تھا۔

ماورا کی حالت بار بار اسے کھٹک رہی تھی۔۔۔اس کا ماضی۔۔۔اس کا ماضی۔۔۔ کیا ہوا ہو گا؟ یہ سوال اسے چین نہیں لینے دے رہا تھا۔

نہیں ماورا۔۔۔۔ تمہاری یہ حالت, یہ حالت مجھے میرے مقصد سے پیچھے نہیں ہٹا" سکتی۔۔۔۔مجھے نہیں جاننا کہ تمہارے ساتھ کیا ہوا تھا یا کیا نہیں ہوا۔۔۔ مگر جو کچھ

All Rights Reserved by Novels lounge

میرے ساتھ ہوا اس کا حساب دینا ہو گا تمہیں" وہ خود سے فیصلہ کن انداز میں بولا تھا۔

خود سے عہد کرنے کے باوجود بھی وہ اس وقت فہام جونیجو کے فارم ہاؤس میں اس کے ڈرائنگ روم میں بیٹھا اس کے انتظار میں تھا۔

"معتصیم آفندی۔۔۔کیسے آنا ہوا؟" فہام کی مسکراتی آواز پر معتصیم نے اسے دیکھا تھا جو ابھی فریش شاور لے کر آیا تھا۔

"بات کرنی ہے تم سے بہت ضروری" وہ سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔

"ہاں بولو" اس کے سامنے بیٹھے جونیجو نے اسے بار جاری رکھنے کا اشارہ کیا تھا۔

"ماورا۔۔۔وہ لڑکی۔۔۔وہ ڈر گز لیتی ہے,ایسا کیوں؟" معتصیم کی بات پر فہام جونیجو کے لبوں سے مسکراہٹ غائب ہوئی تھی۔وہ سیدھا ہو کر بیٹھا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تم کیا کہنا چاہ رہے ہو؟"

"جو کہنا چاہ رہا ہوں تم با آسانی سمجھ چکے ہو۔۔۔مجھے جواب چاہیے۔۔۔ شی ایز آلویز اگریسیو۔۔۔اس کی کنڈیشن کو کنفرم کرنے کے لیے ڈاکٹر کو بلایا تھا۔۔۔اس نے بتایا کہ ڈرگز ایڈیکٹ ہے۔۔۔ایسا کیوں؟اور ہاں مجھے تمہارے اور اس کے ماضی کے بارے میں سب کچھ جاننا ہے, حرف با حرف" معتصیم کا سپاٹ لہجہ فہام جونیجو کو گہری سانس خارج کرنے پر مجبور کر گیا تھا۔

"ماورا!اس سے میری ملاقات حسان کے ذریعے ہوئی تھی۔۔۔حسان مجھ سے ڈرگز خرید کر یونی میں لڑکیوں کو سپلائے کرتا تھا۔۔۔ایک رات, ایسی ہی ایک پارٹی میں حسان اپنے ساتھ لایا تھا اسے۔۔۔اس کی پہلی ہی نظر مجھے اس کا گرویدہ بنا چکی تھی۔۔۔میں نے اس کی جانب قدم بڑھائے تھے جسے اس نے روکنے کی قطعاً کوشش نہ کی تھی۔۔بہت جلد بات چیت سے دوستی اور دوستی سے آگے بڑھ گئے تھے ہم۔۔۔ مگر پھر آہستہ آہستہ مجھ پر اس کا اصل رنگ واضع ہونا شروع ہو گیا تھا۔۔۔وہ ڈرگز لیتی تھی۔۔۔مرد چاہے خود جتنا بڑا شیطان ہو مگر اسے بیوی ہمیشہ فرشتہ صفت ہی

All Rights Reserved by Novels lounge

چاہیے ہوتی ہے۔۔۔مجھے تکلیف ہوئی مگر میں برداشت کر گیا۔۔۔مرد عورت کی لمبی زبان تو برداشت تو کر سکتا ہے مگر بے وفائی نہیں۔۔۔وہ مجھ سے محبت کے عہد و پیمان کیے میری پیٹھ پیچھے۔۔۔میری پیٹھ پیچھے وہ حسان کے ساتھ چکر چلا رہی تھی۔۔۔اس کا مقصد بس مجھ سے انفارمیشن نکال کر حسان کو دینا تھا۔۔۔بس تب میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ میں بدلا لوں گا۔۔۔مگر اس سے پہلے کہ میں کوئی قدم اٹھاتا مجھے خبر ملی تھی کہ حسان کا قتل ہو چکا ہے اور ماورا غائب تھی۔۔۔مگر مجھے صرف بدلا لینا تھا آٹھ سال سے اس کی تلاش میں تھا میں اور اب آٹھ سال بعد میں جان پایا ہوں کہ وہ یہاں لندن میں تھی"

مٹھی بھینچے معتصیم نے اس کی مکمل بات سنی تھی۔

"تو تم نے اسے خود کیوں نہیں ڈھونڈا۔۔مجھے کیوں کہا؟"

"میرے لیے اسے ڈھونڈنا مشکل کام نہیں تھا معتصیم۔۔۔مگر میرے پاس وقت نہیں تھا۔۔۔تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں یہاں لندن صرف اسے ڈھونڈنے آیا

All Rights Reserved by Novels lounge

ہوں؟۔۔۔ نہیں, بات اگر صرف اس کی ہوتی تو میرے آدمی اسے ڈھونڈ کر مجھ تک لا سکتے تھے۔۔۔ میں یہاں کلب والا معاملہ طے کرنے آیا تھا اور تم جانتے ہو کہ میں کوئی کام بھی مفت کرنے کا عادی نہیں۔۔۔ یہ ایک ہاتھ لے اور ایک ہاتھ دے والا معاملہ تھا" فہام جونیجو نے کندھے اچکائے تھے۔

"تو اب تم اس کے ساتھ کیا کرنے کا ارادہ رکھتے ہو؟"

"اس سوال کا تم سے کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیے معتصیم آفندی۔۔۔ مجھے وہ لڑکی دو دن کے اندر اندر چاہیے اور ہاں تم اب جا سکتے ہو" اسے جواب دیتا وہ اپنی جگہ سے اٹھا وہاں سے جا چکا تھا۔

"کال کی فہام جونیجو کو؟ اٹھایا فون اس نے؟" شبیر زبیری نے بے چینی سے جازل سے سوال کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"نہیں اس نے کال کاٹ دی۔۔۔" جازل کی بات پر انہوں نے بامشکل غصے پر قابو کیا تھا۔

ان کا پلان فلاپ ہو گیا تھا۔

اگر وائے۔زی یہاں تھا تو بات صاف تھی کہ معتصیم اس وقت اس وقت ماورا کے ساتھ تھا۔۔۔اور دوسری طرف فہام جونیجو کا ان کی کال کاٹنا بھی اس بات کی جانب اشارہ تھا کہ وہ اب ان سے کسی قسم کی کوئی ڈیل کرنے کے حق میں نہیں تھا۔

"ڈیڈ!" حماد کی پکار پر وہ چہرے کے تناؤ کم کیے اس کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔

"یس مائی سن؟"

"تھینک یو ڈیڈ۔۔۔تھینک یو سو مچ" وہ خوشی سے ان کے ساتھ لپٹ گیا تھا۔

"آر یو ہیپی؟"

All Rights Reserved by Novels lounge

"ویری"خوشی اس کے ایک ایک انگ سے پھوٹ رہی تھی۔

"کانگریچولیشنز مسٹر حماد زبیری۔۔۔ویل آئی وانٹ ٹو سے کہ آپ نے تو شاک کر دیا۔۔۔میں تو یہاں انگیجمنٹ سر منی اٹینڈ کرنے آیا تھا اسر میر تج سر منی اٹینڈ کر کے جارہاہوں"وائے۔زی نے خود پر ضبط کے کڑے پہرے بٹھائے اسے مبارک باد دی تھی۔

"تھینک یو مسٹر.شاہ"حماد نے بھی گرمجوشی سے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔

"ایکسکیوز می!"موبائل پر آتی کال کو اٹینڈ کرنے کے لیے شبیر زبیری وہاں سے ہٹ گئے تھے۔

"تو کیسا محسوس کر رہے ہو؟"گلا کھنکھارے وائے۔زی نے بات کا آغاز کیا تھا۔

کسی کو چاہنا اور پھر اسے پالینا یہ بہت خوبصورت احساس ہے اور میں خود کو اس وقت " ساتویں آسمان پر محسوس کر رہا ہوں کہ جس کو چاہا اسے پالیا" وہ محبت بھری نگاہوں

All Rights Reserved by Novels lounge

سے شنزا کو دیکھتے بولا تھا۔ وائے۔زی نے نظریں چرائی تھی۔۔۔اگر یہاں کوئی اور ہوتا تو اسے یوں اپنی محبت کو محبت سے تکتے دیکھ اس کی آنکھیں پھوڑ دیتا مگر وہ کوئی نہیں تھا۔۔۔وہ اس کی محبت کی محبت تھا,اس کی محبت کا شریک سفر تھا۔۔۔اس کی ابتدا,اس کا اختتام تھا۔

"میں مسز حماد کو بھی مبارک باد دینا چاہوں گا!"

"شیور"اس کی خواہش پر حماد خوشی خوشی اسے شنزا سے ملوانے لایا تھا۔

"شنزا"حماد کی پکار پر وہ اس کی جانب متوجہ ہوئی تجی مگر ساتھ کھڑے وائے۔زی کو دیکھ کر پل بھر میں اس کی نرم نگاہیں سخت ہو گئی تھی۔

"مسٹر شاہ تمہیں یہاں مبارک باد دینے آئے ہے"

"کانگریچولیشنز مسز حماد"وائے۔زی نے ہاتھ آگے بڑھایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تھینکیو مسٹر شاہ" سادہ سے لہجے میں اس کی مبارک باد وصول کرتے شزا نے لمحہ بھر کو اس کا ہاتھ تھاما تھا جسے وہ فوراً چھوڑ چکی تھی۔

"سو مسٹر حماد اب مجھے اجازت میں چلتا ہوں"

"اتنی جلدی مگر ابھی کھانا۔۔۔"

"انہیں کام ہو گا حماد جانا چاہتے ہے تو جانے دو۔۔۔یوں زبردستی کرنا اچھی بات نہیں" اس سے پہلے حماد بات مکمل کرتا شزا نے اس کی بات کاٹی تھی۔

"شزا" حماد نے اسے ٹوکا تھا۔

"ویل سیڈ مسز زبیری۔۔۔ویل سیڈ" اس کی بار سے اتفاق کرتا وہ آخری بار حماد سے ہاتھ ملائے وہاں سے جا چکا تھا۔

شزا نے نفرت سے اس کی پیٹھ کو گھورا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اور تم گدھے مجھے یہ بات اب بتا رہے ہو؟" شبیر زبیری فون پر دھاڑے تھے۔

"کال کی تھی سر مگر آپ نے اٹینڈ نہیں کی" دوسری جانب سے وہ منمنایا تھا۔

"شٹ اپ!" غصے سے انہوں نے کال کاٹ دی تھی۔

"کیا ہوا اچھا آپ اتنے غصے میں کیوں ہے؟" جازل آس پاس مہمانوں پر نگاہ ڈالتا فوراً ان کی جانب آیا تھا۔

"ان گدھوں (گارڈز) کی کال آئی تھی اور مجھے اب بتا رہے ہیں کہ معتصیم گھنٹہ بھر سے گھر سے غائب تھا۔۔۔ اتنا اچھا موقع تھا۔۔۔ اور گنوا دیا اسے"

"تو ہم اب بھی جاسکتے ہیں نا؟" جازل نے خوشی سے سوال کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"وہ واپس آ چکا ہے جازل اور اس کے بعد مجھے کال کر کے بتایا ہے۔۔۔ ایڈیٹس" وہ غصے سے بھرے بیٹھے تھے۔

"چاچا جان پلیز بی کول۔۔۔ سب دیکھ رہے ہیں" جازل کے سمجھانے پر انہوں نے جیسے تیسے خود کو نارمل کیا تھا۔

دھیمے قدم اٹھاتا معتصیم کمرے میں داخل ہوا تھا اور بیڈ پر ہوش و حواس سے بیگانہ ماورا کو سرخ آنکھوں سے گھورا تھا۔

"آخر تمہارے کتنے روپ ہیں ماورا؟ کس کس شخص کی زندگی برباد کی ہے تم نے اپنے اس معصوم چہرے کا استعمال کر کے؟ آخر کتنوں کی محبت کا مزاق بنایا تم نے؟ میں, فہام اور نجانے کون کون؟ اور اب دیکھو خود کو؟ کیا ہو گئی ہو تم۔۔۔ کیا حالت بن گئی ہے تمہاری۔۔ مگر نہیں ماورا تمہیں سزا ضرور ملے گی۔۔۔ تمہاری بے وفائی میرے موم دل کو پتھر کر چکی ہے۔۔۔ یہ دل اب کبھی موم نہیں ہو پائے گا۔۔۔ تمہیں اپنا کیا

All Rights Reserved by Novels lounge

چکانا ہو گا۔۔۔وہ سب لوگ چکائے گے جن کی وجہ سے میں برباد ہوا۔۔۔اور تمہاری بربادی کا وقت شروع ہوتا ہے کل سے "گھڑی پر نگاہ دوڑائے اس نے فہام جونیجو کو کال ملائی تھی۔

"ہیلو جونیجو۔۔۔"

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی زویا نے منہ کھولے اس روم کو دیکھا تھا۔۔۔پورا کمرہ پنک اور وائٹ کلر کا تھا۔۔۔ جس کی تھیم پرنسز تھی۔۔۔۔پنک کلر کا کمرہ,پنک ہی پردے,پن بیڈ اور بیڈ کے سائڈ پر موجود وائٹ کرٹنز۔

"یہ میرا کمرہ ہے ؟"پیچھے آتے سنان سے اس نے حیرت بھری آواز میں پوچھا تھا۔

"بالکل میری جان۔۔۔کیسا لگا؟"اسے ساتھ لگائے سنان نے مسکرا کر پوچھا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"بہت خوبصورت ہے" وہ بھاگتی ہوئی بیڈ پر بیٹھ گئی اور اس کے میٹریس کو فیل کرتی اچھلنا شروع ہو گئی تھی۔۔۔۔اس کی ہنسی,اس کی کھکھلاہٹ۔۔۔۔ آج نجانے کتنے سالوں بعد سنان شاہ کھل کر مسکرایا تھا۔

"بھائی دیکھے!"اس کے بھائی بولنے پر سنان کے دل میں انجانی خوش نے جنم لیا تھا۔

"میری زویا,میری مانو,میری جان" محبت سے اس کا ماتھا چوما تھا سنان نے۔

"اچھا اب بہت ہو گئی اچھل کود۔۔۔اب بس ریسٹ کرو" اسے بیڈ پر لٹائے,اس کے جوتے اتارتا سنان بولا تھا۔

"کپڑے تو چینج کرنے دے" زویا اس کی جلد بازی پر کھکھلائی تھی۔

"مگر میرے پاس تو کپڑے نہیں!" یکدم یاد آنے پر وہ افسردہ ہو گئی تھی۔

اس کی بات سن کر سنان مسکراتا الماری کی جانب بڑھا تھا اور اس کے دروازے کو پیچھے کو کھینچا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

اس کے پیچھے سے سر نکالے زویا نے کپڑوں سے بھری اس الماری کو دیکھا تھا۔

"یہ سب میرے لیے؟"اس نے حیرانگی سے سوال کیا تھا۔

"بالکل۔۔ یہ نائٹ ڈریس, یہ والے کسی فنکشن کے لیے, یہ ویسے پہننے کے لیے"سنان نے الماری میں موجود تینوں پورشنز کی جانب اشارہ کیا تھا۔

"اور یہ تمہارا باقی کا سامان چیک کر لینا"نیچے موجود ڈرا کی جانب اشارہ کرتے وہ بولا تھا۔

"تھینک یو۔۔ تھینک یو۔۔۔ تھینک یو سو مچ۔۔۔ یو آر دا بیسٹ نان"وہ خوشی سے اسے لپٹے بولی تو سنان ہنس دیا تھا۔

"اوے میم اب چینج کر کے سو جاؤ۔۔۔"اس کے سر پر ہلکے سے چیت لگائے وہ بولا تھا۔

"اوکے باس"اسے سیلوٹ کرتی وہ نائٹ دریس نکالے واشروم کی جانب بڑھی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

سنان نے گہری پر سکون سانس خارج کی تھی۔۔۔ آج کتنے سالوں بعد اسے یہ گھر, گھر جیسا محسوس ہوا تھا۔۔۔ کیسے اس کے آنے سے فقط چند منٹوں میں یہ گھر چہک اٹھا تھا۔

"تمہارا یہ احسان میں زندگی بھر نہیں بھولوں گا" اپنے محسن کو مسیج بھیجے وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔

"ارے ارے ایسے کیسے اندر جا رہے ہو؟ کیا رسم بھول گئے ہو؟" انہیں گھر میں داخل ہوتے دیکھ جازل روکا تھا۔

"کیسی رسم؟" حماد نے ابرو اچکائے سوال کیا تھا۔

"بھئی نئی نویلی دلہن, مینز کے اپنی نئی نویلی بیوی کو گود میں اٹھائے آپ کو کمرے تک جانا ہو گا حماد صاحب!" جازل کی شرارت بھری آواز پر وہ مسکرایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ہماری فیملی میں ایسی کوئی رسم نہیں ہے" عالیہ کلس کر بولی تھی۔ مسز شبیر اور وہ دونوں تب سے سب ڈرامہ برداشت کر رہیں تھی۔ حماد کے نکاح کے پلین کے بارے میں اس کے، جازل اور مسٹر شبیر کے علاوہ کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔

"پہلے نہیں تھی مگر آج ابھی اور اسی وقت سے یہ رسم لاگو کی جاتی ہے" جازل نے عالیہ کو مزید جلایا تھا۔

"جازل!" اپنی ماں کے ٹوکنے پر اس نے شرافت سے منہ بند کر لیا تھا۔

"کم آن بھائی اب کس چیز کا انتظار ہے؟" جازل کے بولتے ہی حماد نے آگے بڑھ کر شزا کو باہوں میں اٹھایا تھا۔

"یاہو!" جازل کے نعرے پر اس نے مسکرا کر شزا کو دیکھا تھا جو شرمائی سر جھکا گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

عالیہ پیر پٹختی وہاں سے چل دی تھی, حماد کے کمرے کے جانب جاتے ہی مسز شبیر بھی منہ میں بڑبڑاتی اپنے کمرے کی جانب چل دی تھی۔

وہ شزا کو بہت کچھ سنانا چاہتی تھی مگر اپنے شوہر کے آگے ان کی ہمت نہیں ہو پائی تھی۔

کمرے کو پیر کی مدد سے بند کیے حماد نے اسے نیچے اتارا تھا۔۔۔پورا کمرہ سینٹنڈ کینڈلز اور پھولوں سے سجا ہوا تھا۔

شزا نے منہ کھولے مارے حیرت کے وہ سب دیکھا تھا۔

"سو مسز حماد" اسے پیچھے باہوں میں لیے حماد نے سرگوشی کی تھی۔

"یس مسٹر حماد؟"اس کی جانب مڑتے اس نے حماد کو گھورا تھا جس کو سمجھتا وہ ہنس دیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"آپ کو مجھے ایکسپلین کرنا ہے؟" اشارہ کمرے کی جانب تھا۔

"یار۔۔۔اور دور نہیں رہ سکتا تم سے اور جب شادی ہونی ہی تھی تو منگنی کا فائدہ؟" اس نے بیچاری سی شکل بنائی تھی۔

"میری زندگی میں خوشآمدید میری جان" جب شزا کی جانب سے کوئی جواب نہ آیا تو اس نے آگے بڑھ کر اس کا ماتھا چوما تھا۔

"یہ سب بہت جلدی ہے!" حماد کو پٹری سے اترتے دیکھ وہ فوراً فاصلہ قائم کرتے بولی تھی۔

"بالکل بھی نہیں" حمار نے اسے ایک بار پھر اپنے قریب کیا تھا۔

"مم۔۔۔مگر۔۔۔" اس سے پہلے وہ کچھ بولتی حماد اس کے لبوں پر انگلی رکھ چکا تھا۔

"اس دن کا بہت انتظار تھا مجھے ڈونٹ سپائل اٹ" اس کے ماتھے سے ماتھا ٹکائے اس نے التجاء کی تھی جس پر شزا نے فقط سر ہلایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

\------------

"گڈ مارننگ بھائی" میڈ کے اٹھانے پر وہ فریش ہو کر اس وقت سنان کے ساتھ ناشتے کی ٹیبل پر موجود تھی۔

"سر مسٹر کریم آئے ہے" میڈ نے اسے آکر اطلاع دی تھی۔

"ہم بھیجو اسے "سنان کی اجازت پر وہ سر ہلائے وہاں سے جا چکی تھی۔

"مانو فوراً ختم کرو اسے "اسے دودھ کے گلاس کو برا منہ بناتے دیکھ سنان نے وارن کیا تھا۔

"مگر مجھے نہیں پسند "اس نے منہ بنایا تھا۔

"کوئی بہانہ نہیں"

All Rights Reserved by Novels lounge

"سر!" مخصوص بھاری آواز پر سنان کے ساتھ ساتھ زویا نے بھی کریم کی جانب دیکھا تھا۔ 5 فٹ 11 انچ کا قد, بھوری رنگت, ڈارک براؤن آنکھیں, چہرے پر بڑھی شیو۔۔۔وہ ہو بہو اس جیسا تھا۔۔۔زویا کو جیسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا تھا۔

"کریم کیسے ہو؟" اپنی جگہ سے اٹھ کر سنان اس سے گلے ملا تھا۔

"الحمد اللہ سر" سر ہلائے اس نے جواب دیا تھا۔

"اس سے ملوں کریم یہ میری بہن ہے زویا" سنان نے زویا کی جانب اشارہ کیا تھا۔

"گڈ مارننگ میم" کریم نے اس کی جانب دیکھ دھیرے سے سر ہلایا تھا۔

"مم۔۔۔مارننگ" زویا جو اسے آنکھیں پھاڑے دیکھ رہی تھی اس کے بولنے پر ہڑبڑا کر ہوش میں آتی, جواب دیتی سر جھکا گئی تھی۔

"کہوں کریم کیسے آنا ہوا؟" سنان نے اس سے سوال کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"سر میں سٹڈی میں آپ کا انتظار کر رہا ہوں وہی آ جائے تو ہو جائے گی بات" ایک نظر زویا کے جھکے سر پر ڈالے وہ بولا تھا۔

"ہمم صحیح" سنان نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

"ہم کہاں جا رہے ہیں؟" کئی بار دہرایا جانے والا سوال دوبارہ دہرایا گیا تھا جس کا معتصیم نے کوئی جواب دینا ضروری نہیں سمجھا تھا۔

"معتصیم! تم مجھے اگنور کیوں کر رہے ہو؟" اس نے چڑ کر پوچھا تھا۔

"بس تھوڑی دیر ماورا۔۔۔ پھر سب کلئیر ہو جائے گا۔۔۔ تب تک کے لیے خاموش رہو" وہ سپاٹ لہجے میں بولا تھا جس پر ماورا منہ بناتی رخ موڑ گئی تھی۔

فہام جونیجو کی باتیں کل رات سے اس کے سر میں ہتھوڑے کی مانند لگ رہی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

کیاواقعی وہ سچا تھا؟ کیاواقعی ماوراکا اس سے کوئی تعلق تھا؟" ان تمام سوالوں کے جواب جانناچاہتا تھاوہ اور اسی لیے آج اسے لیے وہ جارہا تھافہام جونیجو کے پاس۔

گاڑی پارکنگ میں روکے اس نے ماوراکو باہر نکلنے کا اشارہ کیا تھا۔

سڑک پار بنے کافی شاپ تک انہیں پیدل چلنا تھا۔

سڑک تک پہنچتے ہی گاڑیاں رک گئی تھی اور اب پیدل چلنے والوں کے لیے سگنل کھول دیا گیا تھا۔

"چلو!" معتصیم نے اسے اشارہ کیااور خود اس کے پیچھے چلنے لگا تھاجب اسے اپنی جانب متوجہ ناپاتے وہ واپس سٹاپ پر جارکا تھا۔موبائل نکالے فہام جونیجو کو میسج کیا تھا اس نے۔

ماوراجو تب سے آس پاس موجود نظاروں سے لطف اندوز ہوتی چل رہی تھی وہ اچانک بیچ راہ میں رک گئی تھی۔اس کا ٹھٹھک کر رکنا معتصیم کو اس کا جواب دے گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

کوٹ کو پیچھے کیے اس نے ویسٹ سے گن نکالی تھی۔

"جج۔۔۔جنیجو!!!!!" پھٹی آنکھوں سے اس نے سڑک پار اپنے اس نائٹ میئر کو دیکھا تھا۔

"مائی ایشین بیوٹی" وہ وحشت زدہ آنکھوں سے مسکرایا تھا۔

ماورا کی ٹانگیں کانپ اٹھی تھی۔۔۔ سڑک کے بیچ و بیچ کھڑی وہ خوف سے کپکپا اٹھی تھی۔

"نن۔۔۔نہیں۔" سر زور سے نفی میں ہلائے وہ معتصیم کی جانب مڑی تھی۔

"معت۔۔۔صیم؟" اٹکتے اس کا نام ادا کیے اس نے بے یقینی سے دیکھا تھا۔

آنکھوں میں بیگانگی لیے اس کی گن کا رخ ماورا کی جانب تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تم سے کی ڈیل پوری ہوئی فہام جونیجو۔۔۔میں لے آیا تمہاری ایشین بیوٹی کو تمہارے پاس۔۔۔اب تمہاری باری!"

سڑک پر اس وقت مکمل سکوت چھایا ہوا تھا۔

خوف سے ہر کوئی اپنی جگہ جما ہوا تھا کسی میں ہمت نہیں تھی کچھ بولنے کی۔

معتصیم کے الفاظ پر آنکھیں ضبط سے بند کیے اس نے کئی آنسو اپنے اندر اتارے تھے۔

آنکھیں کھولے وہ بس معتصیم کو دیکھے جا رہی تھی جبکہ فہام جونیجو کے قدموں کی چاپ وہ اپنے قریب محسوس کر رہی تھی۔

پیدل چلنے والوں کے لیے سگنل بند ہو گیا تھا اور گاڑیوں کے لیے بحال ہو گیا تھا۔

دفعتاً ایک تیز رفتار گاڑی اس کی جانب آتی اسے ٹکر مارتی دور اچھالے وہاں سے نکل چکی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

لمحوں کا کھیل اور ماورا کا خون میں لپٹا وجود زمین پر گرا ہوا تھا۔

معتصیم کا ہاتھ کانپا اور ہاتھ میں موجود گن زمین پر گر گئی تھی۔

خون میں لپٹا وہ وجود شکوہ کناں آنکھوں سے معتصیم کو دیکھ رہا تھا جب کہ ان آنکھوں نے ایک خاموش لفظ ادا کیا تھا

"بے وفا"

اور اس کی آنکھیں بند ہو گئی تھی۔

زندگی کی نئی اور روشن صبح نے مسکرا کر خوشآمدید کہاں تھا۔

اپنے پہلو میں سوئی شزا پر ایک مسکراتی نظر ڈالتا وہ واشروم میں چلا گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

شاور لیے وہ باہر آیا تو کمبل میں دبکی شزا کو مسکراتے دیکھ, سر نفی میں ہلاتا وہ تولیے سے بال رگڑے اس کی جانب بڑھا تھا۔

"گڈ مارننگ سلیپنگ بیوٹی" اس کے چہرے سے کمبل ہٹائے وہ مسکرایا تھا جس پر منہ بناتی وہ دوسری جانب رخ موڑ گئی تھی۔

"ہے شزا اٹھ جاؤ" اب کی بار حماد نے اس کا کندھا ہلایا تھا۔

"تنگ مت کرو" وہ منہ دوبارہ کمبل میں گھساتی بولی تھی۔

"شزا اٹھ جاؤ" اب کی بار حماد کا لہجہ زرا سا سخت ہوا تھا۔

"نہیں نا!"

"نو؟"

"نو!"

All Rights Reserved by Novels lounge

"آخری بار پوچھ رہا ہوں نہیں اٹھو گی؟" اب ی بار اس نے سر نفی میں ہلایا تھا۔

"حماد؟۔۔۔ح۔۔۔حما۔۔۔حماد" وہ اس کے گدگدانے پر ہنستی اس کی گرفت سے نکلنے کی بھرپور کوشش میں تھی جس پر حماد کی گرفت اور سخت ہو گئی تھی۔

"حماد" اس کے چھوڑنے پر ہنستے ہنستے اس نے گہرہ سانس بھرا تھا۔

"صبح بخیر میری جان" اس کے ماتھے پر لب رکھے وہ ہولے سے مسکرایا تھا۔

"صبح بخیر" وہ مسکراتی پھر سے آنکھیں موند گئی تھی۔

"میں چینج کرنے جارہا ہوں اٹھ جاؤ" اس کی وارننگ پر شزا نے سر اثبات میں ہلایا تھا اور دوبارہ سونے کی تیاری پکڑی تھی۔

اس کو دوبارہ سوتے دیکھ حماد نے گیلا ٹاول اس کے منہ پر اچھال دیا تھا۔

"حماد" وہ چیختی اٹھ بیٹھی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"کم آن گیٹ اپ فاسٹلی" وہ ڈریسنگ روم سے بولا تھا۔

"کیا تم نے ٹھیک کیا؟" فائل پر نگاہ ڈالے وائے۔زی نے سوال کیا تھا۔

"کل میں پاکستان جارہاہوں واپس۔۔۔یہ کام تمہیں ہی مکمل کرنا ہے" مصروف انداز میں پیکنگ کرتے معتصیم نے اسے جواب دیا تھا۔

ماورا کے بارے میں جاننے کی اس نے کوشش نہ کی تھی۔وہ اسے ادھ مری حالت میں فہام جونیجو کے حوالے کر آیا تھا۔

"تم اس سے محبت کرتے تھے معتصیم" وائے۔زی دوبارہ بولا تھا۔

"صبح آٹھ بجے کی فلائٹ ہے میری"

"کیا محبت اتنی جلدی بھلادی جاتی ہے؟" وائے۔زی نے ایک بار پھر سوال کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"آخر مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ وائے۔زی۔۔کیا سمجھ نہیں آرہی ہے نہیں بات کرنا چاہتا تھا ہوں میں اس بارے میں؟"اب کی بار وہ چلایا تھا۔

"بس ایک سوال کا جواب چاہیے؟"

"پوچھو"دوبارہ پیکنگ شروع کرتے اس نے اجازت دی تھی۔

"کیا محبت اتنی کمزور ہوتی ہے کہ نفرت جیسے جذبے کے آگے ہار جائے؟"

اس نے کبھی مجھ سے محبت نہیں کی تھی۔۔۔میرے جذبات کے ساتھ کھیل کھیلا تھا"
"اس نے

"اور تم نے؟کیا تم نے اس سے محبت کی تھی؟اور اگر کی تھی تو کیا یہ ہوتا ہے ادھوری محبتوں کا انجام۔۔۔؟"اس سے سوال کیے بنا جواب سنے وہ جا چکا تھا۔۔۔جانتا تھا جواب نہیں ہوگا اس کے پاس اسی لیے بنا جواب سنے چلا گیا تھا وہاں سے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"وہ اسی کے قابل تھی وائے۔زی تم نہیں سمجھو گے تم نے محبت نہیں کی نا!"اس کے جواب نے وائے۔زی کے جاتے قدم جکڑے تھے۔۔۔وائے۔زی تلخی سے مسکرا دیا تھا۔

کاش کہ وہ اس بتا پاتا اس نے کی تھی محبت اور ہار بھی گیا تھا۔

"اس کے بارے میں علم نہیں مگر تم اس قابل نہیں تھے کہ محبت تمہارا امتحان لیتی"

اب کی بار وہ رکا نہیں بلکہ چلا گیا تھا اس کمرے سے۔

معتصیم نے فقط سر جھٹکا تھا۔

کریم سے بات کرنے کے بعد سنان لاؤنج میں آیا تو زویا کو پریشان پایا تھا۔

"کیا ہوا مانو ایسے کیوں بیٹھی ہو؟"اس کے پاس بیٹھے سوال کیا تھا اس نے

All Rights Reserved by Novels lounge

"وہ بھائی۔۔۔وہ۔۔۔وہ آپ کا دوست جو آیا تھانا!"اس نے بات کا آغاز کیا تھا۔

"کون کریم؟"

"ججج۔۔جی وہی"اس نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"کیا ہوا اسے؟"

"وہ۔۔۔وہ۔وہ بالکل اس کے جیسے ہیں"انگلیاں مسلتے وہ بولی تھی۔

"کس کے جیسا؟"سنان مکمل طور پر اس کی جانب متوجہ ہوا تھا۔

"وہ۔۔۔وہ سر۔۔۔جج۔۔۔جیک جیسا"اس کی بات سن کر سنان نے گہری سانس خارج کی تھی۔

"ایسا کچھ نہیں ہے مانو۔۔۔ تمہیں ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی"سنان نے اسے سمجھایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ہہ۔۔۔ہو سکتا ہے مم۔۔۔ مگر مجھے لگا۔۔۔ چھوڑے اس بات کو" آخر کار اس نے بات ختم کی تھی۔

"اچھا جاؤ اور خالہ سے کہو کافی کا!" زویا سر ہلاتی وہاں سے جا چکی تھی۔۔۔اس کے جاتے ہی سنان نے گہری سانس خارج کی تھی۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-

پاکستان کی سر زمین پر قدم رکھتے ہی اس نے ایک گہری سانس خارج کی تھی۔رات کے تین بجے اس کی فلائیٹ لینڈ کی تھی اور اب تقریباً پونے چار کے قریب کا وقت تھا جب وہ ائیر پورٹ سے نکلتا پارکنگ میں موجود کریم کی جانب بڑھا تھا جو اسے وہاں رسیو کرنے آیا تھا۔

"کیسے ہو کریم؟" اسے گلے لگائے اس کا حال پوچھا گیا تھا۔

"ٹھیک سر!" وہ مؤدب سا بولا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"میرا حال نہیں پوچھو گے؟" فرنٹ سیٹ پر اس کے برابر بیٹھے معتصیم نے شکوہ کیا۔

"ایسے سوال نہیں کرتا جن کا جواب جاننے کا مجھے شوق نہ ہو!" کریم کی بات پر وہ ہنسا تھا۔۔۔

"آپ کی یہ کھوکھلی ہنسی آپ کا حال احوال بیان کر رہی ہے۔۔۔ لگتا ہے لندن کی آب وہوا آپ کو راس نہیں آئی" کریم کی بات پر اس نے کریم کا شانہ تھپتھپایا تھا۔ پورا راستہ خاموشی میں کٹا تھا۔

"تم واقعی میں ضرورت سے زیادہ تیز ہو کریم!" اس کے فلیٹ کے باہر گاڑی رکتے ہی معتصیم کریم کو داد دیتا, سامان نکالے وہاں سے جا چکا تھا۔

"اور آپ ضرورت سے زیادہ بے وقوف" سپاٹ لہجے میں بڑبڑائے اس کی پشت کو تکتا وہ گاڑی وہاں سے نکال لے گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

گھر کا جائزہ لیتی وہ مسکرا کر گھر کے پول ایریا کی جانب آئی تھی۔

صاف شفاف پانی میں پاؤں ڈالے وہ مسکراتی لطف اندوز ہو رہی تھی۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ پاؤں باہر نکالے اندر کی جانب بڑھی تھی جب بیک سائڈ پر موجود بل ڈوگ اس دیکھ کر بھونکا تھا۔

"آہ!" خوف سے چلاتی وہ سوئمنگ پول میں جا گری تھی۔۔۔۔پانی کی گہرائی بہت زیادہ تھی جس کی بنا پر وہ پانی میں ہاتھ مارتی خود کو بچانے کی تگ و دو میں تھی۔

"بب۔۔۔بچاؤ۔۔۔بچاؤ!" کریم جو ایک اہم فائل لیے پول سائڈ کی جانب آیا تھا اسے ڈوبتے دیکھ فائل وہی زمین پر پھینکتا اس کی جانب بھاگا تھا۔۔۔پول میں چھلانگ لگائے وہ زویا کی جانب بڑھا تھا جو ابھی بھی ہاتھ پاؤں چلاتی خود کو بچانے کی کوشش میں تھی۔

اس کے پاس پہنچے اسے کمر سے پکڑے، سہارا دیے وہ اسے کنارے کی جانب لاتا پول سے باہر نکال لایا تھا۔

http:/www.novelslounge.com
All Rights Reserved by Novels lounge

سہارا دیتے, اسے بٹھائے۔۔۔ کریم نے اس کی پیٹھ تھپتھپائی تھی۔

"آپ ٹھیک ہے میم ؟" کریم نے فکر مندی سے سوال کیا تھا۔

"جج۔۔۔جی" وہ گہرے سانس بھرتے بولی تھی۔

"جب سوئمنگ آتی نہیں تو کیا کر رہی تھی پول میں آپ ؟" تولیا اسے پکڑائے کریم نے اپنے ازلی سپاٹ لہجے میں سوال کیا تھا۔

"وہ وہ سوئمنگ نہیں کر رہی تھی۔۔وہ گر گئی" شرمندہ سی وہ سر جھکا گئی تھی۔

"گر گئی ؟۔۔۔اہمم۔۔۔کیسے ؟۔۔۔کیسے گر گئی ؟" گلا کھنکھارے اس نے سوال کیا تھا۔

"وہ۔۔۔وہ ڈر کر"

"اور ڈری کیوں ؟ مطلب کس نے ڈرایا؟"

All Rights Reserved by Novels lounge

"وہ۔۔ڈوگز سے ڈر لگتا ہے تو۔۔۔" انگلیاں مسلتے اس نے جواب دینا چاہا تھا۔

"ٹھیک۔۔۔ میں سمجھ گیا!" کریم اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے بولا تھا۔

"شام ہونے والی ہے۔۔۔ آپ کو یوں یہاں نہیں بیٹھنا چاہیے۔۔۔ اچھا ہو گا کہ آپ کمرے میں جا کر چینج کر لے" تولیا اس کے ارد گرد اچھے سے سیٹ کیے کریم نے ہدایت کی تھی۔ زویا تو بس اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ اس کی شکل بہت حد تک جیک سے ملتی تھی مگر اس کی عادات۔۔۔ کیا وہ واقعی میں جیک تھا؟ اب تو اسے بھی شک سا ہونے لگا تھا۔

"کیا دیکھ رہی ہے؟" کریم نے حیرت سے سوال کیا تھا۔

"آپ بہت اچھے ہے!" بالوں کی گیلی لٹ کو پیچھے کیے وہ جھجھکتے بولی تھی۔

"جائیے آپ نہیں تو ٹھنڈ لگ جائے اور بیمار ہو جائے گی" اس کی بات کو نظر انداز کیے کریم نے ہدایت کی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"میڈ کو بھیجو؟"

"نہیں۔۔۔میں چلی جاؤں گی!" وہ زمین سے اٹھتی بولی تھی۔

"ایک۔۔۔ایک سوال پوچھو؟" جاتی جاتی وہ مڑی تھی۔

"پوچھیے!" اجازت دی گئی۔

"بھائی تو نہیں ہے۔۔۔تو پھر آپ یہاں؟"لب کاٹتے اس نے سوال کیا تھا۔

"تاکہ آپ بچا سکوں" اس کے قریب آئے, مسکراہٹ دبائے جواب دیا تھا۔

"جج۔۔۔جی؟" بھوکلاتی وہ دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔

"میں۔۔۔میں چلتی ہوں" تیزی سے مڑتی وہ اندر چلی گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

پیچھے کھڑے کریم نے گہری سانس خارج کیے اس کے پیچھے اندر جاتے زمین پر گری فائل اٹھائی تھی۔ وہ یہاں سنان کی سٹڈی سے ایک اہم ڈیل کی فائل لینے آیا تھا۔۔۔ اگر آج وہ نہ آتا؟۔۔۔ اس کا ارادہ ان نوکروں کو اچھی خاصی جھاڑ پلانے کا تھا۔

"ہنی مون؟" شزا نے حیرانگی سے حماد کو دیکھا تھا جو مزے سے اب اپنی پیکنگ میں مصروف تھا۔

"تم تو یوں دیکھ رہی ہو جیسے میں نے کوئی انوکھی بات کر دی ہو۔۔۔ آفکورس ہنی مون پر جانا ہے۔۔۔ سب نئے شادی شدہ جوڑے جاتے ہیں!" اس کے ماتھے کو چومتا وہ مسکرا کر بولا تھا۔

"سب شوہر اپنی بیوی کو منہ دکھائی بھی دیتے ہیں۔۔۔ آپ نے دی؟" دونوں ہاتھ کمر پر ٹکائے, آنکھیں چھوٹی کیے اس نے غصے سے سوال کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"منہ دکھائی وہ شوہر دیتے ہیں جنہوں نے پہلی بار اپنی بیوی کو دیکھا ہو اور اس شکل کو تو میں کئی سالوں سے دیکھ رہا ہوں" اس کے گال پر چٹکی کاٹے وہ بولا تھا۔

"حماد" وہ چڑی تھی۔

"اچھا جلدی جلدی ہاتھ چلاؤں۔۔۔ دو گھنٹے بعد کی فلائیٹ ہے ہماری" اسے ہدایت دیتا وہ ایک بار سے پیکنگ میں مصروف ہو گیا تھا۔

"مگر۔۔۔ مگر, ایسے کیسے ؟۔۔۔ ایسے کیسے نکال سکتے ہیں سر مجھے وہ بھی بنا کسی غلطی کے ؟" رسیپشنسٹ کے سر پر کھڑے اس نے ہاتھ میں موجود لیٹر کو دیکھے غصے سے سوال کیا تھا۔

"میم مجھے نہیں معلوم, سر نے مجھے یہ آپ کو دینے کو کہا اور میں نے دے دیا۔۔۔ کیوں اور کس وجہ سے نکالا, اس سے میں لاعلم ہوں!" وہ اکتائے لہجے میں بولی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

زرتاشہ آنکھوں میں جھلکی نمی کو پیچھے دھکیلے,لیٹر پر گرفت مضبوط کیے وہاں سے نکل گئی تھی۔

تکلیف سے اس کے منہ سے ایک سسکی نکلی تھی۔

چلتے چلتے وہ فوٹ پاتھ پر بیٹھے رودی تھی۔

نجانے اس کی زندگی کی یہ آزمائش کب ختم ہوتی؟۔۔۔ مگر نہیں یہ تو سزا تھی۔تکلیف سے آنکھیں پھر بھر آئی تھی۔

وہی بیٹھے اپنی سوچوں میں گم وہ پاس آکر رکتی گاڑی کو نہ دیکھ پائی تھی جب اس میں سے نکلے دو آدمی اس مزاحمت کا موقع دیے بنا منہ پر کلوروفورم سے بھیگا ٹیشو رکھے گاڑی میں زبردستی ڈال چکے تھے۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

"کم ان" دستک پر سنان نے اندر آنے کی اجازت دی تھی اسے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"سر یہ فائل" کریم نے فائل اس کی جانب بڑھائی اور ایک نظر اس کے سامنے بیٹھے معتصیم کو دیکھ ہلکا سا سر خم کیا تھا۔

"تم لیٹ ہو کریم" فائل پر نگاہ ڈالے سنان نے شکوہ کیا تھا۔

"آئیندہ ایسا نہیں ہو گا" کریم کے جواب پر سنان نے دھیمی مسکان کے ساتھ سر نفی میں ہلایا تھا۔

فائل کا جائزہ لیتے اس نے ایک نظر معتصیم پر بھی ڈالی تھی جو کب سے اپنے موبائل کو چیک کر رہا تھا۔

دفعتاً معتصیم کے موبائل پر ایک نوٹیفیکیشن آیا تھا۔۔۔ میسج کو پڑھ اس کی آنکھیں چمکی تھی۔

"مجھے جانا ہے ضروری اجازت دو" وہ فوراً بیشتر اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا۔

"بھولنا مت آج کا ڈنر ہمارے گھر پر کر رہے ہو تم!" سنان نے اسے یاد دلایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"نہیں بھولتا" ان دونوں کی جانب ایک مسکراہٹ اچھالے وہ وہاں سے جا چکا تھا۔

"یہ شخص خود کو کوئی گہرہ نقصان پہنچوائے گے "اس کی پشت کو گھورتے کریم بڑبڑایا تھا۔

"آہ" سر میں اٹھی ٹیس پر قابو پائے بامشکل اس نے اپنی آنکھیں کھولی تھی۔ پلکیں جھپکائیں اس نے آس پاس موجود اندھیرے سے مانوس ہونا چاہا تھا۔

ہوش کی سیڑھی پر قدم رکھتے ہی اس نے خوف سے اس بند اندھیرے کمرے کو دیکھا جہاں صرف دروازے کی نیچے سے زرا سی روشنی نظر آرہی تھی۔ خوف سے اس کے رونگتے کھڑے ہو گئے تھے۔

پیشانی پر نمودار ہوتے پسینے کے قطرے۔۔۔ اس نے بامشکل کرسی سے اٹھنا چاہا تھا۔۔ مگر بندھے ہونے کی وجہ سے یہ ناممکن تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

یکدم وہ سسکی تھی۔۔۔اب یہ کیسا نیا امتحان تھا اس کی زندگی کا۔

"کوئی ہے؟ پلیز کھولو۔۔۔ کھولو۔۔۔بچاؤ مجھے۔۔۔پلیززززز۔۔۔کوئی ہے؟"اونچی آواز میں چلاتی اس کی آواز میں نمی گھل گئی تھی۔

"پلیززززز۔"اب کی بار وہ رو دی تھی۔

اچانک کانوں سے دروازہ کھلنے کی آواز ٹکرائی تھی۔کم روشنی ہونے کی وجہ سے وہ صرف اس شخص کے جوتوں میں مقید پاؤں دیکھ پائی تھی۔

"کک۔۔۔کون؟"خوف سے ہکلاتے اس نے سوال کیا۔

"تمہارا تاریک ماضی!"جواب دیے ہی کمرت کی لائٹ اون کرتا اس کے سامنے آکھڑا ہوا تھا۔

"تم؟"اسے جیسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تم کیا چاہتے ہو مجھ سے ؟"ڈیوڈ نے غصے سے سامنے کھڑے وائے۔زی کو گھورا تھا جو مزے سے ببل چباتا اس کی حالت سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔

"چچچ۔۔۔وہی پرانا بیکار سوال۔۔۔کم آن ڈیوڈ تم جانتے ہو کہ مجھے کیا چاہیے!" ببل تھوکتا وہ اس کے سر پر آ کھڑا ہوا تھا۔

"نہیں ہر گز نہیں۔۔۔۔بالکل بھی نہیں۔۔۔۔میں یہ کلب کسی صورت بھی تمہارا نہیں ہونے دوں گا!" وہ پھنکارا تھا۔

"اس سب کے باوجود بھی نہیں؟" وائے۔زی نے اس کے سامنے وہ کاغذات پھینکے تھے۔یہ وہی کاغذات تھے جو ماورا کے بدلے فہام جو نیجو نے اسے دیے تھے۔

ان کاغذات میں ڈیوڈ کے تمام کالے دھندوں کے ثبوت تھے جو ڈیوڈ کو تباہ کر سکتے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"یہ جھوٹ ہے۔ فراڈ ہے یہ۔ میں کیس کروں گا تم پر!"ڈیوڈ دھاڑا تھا۔

"آئی نو مگر تم پر بھروسہ کرے گا کون؟۔۔۔یو نو میں چاہوں تو ایک پل میں تمہیں مروا کر غائب کروا سکتا ہوں۔۔۔ تمہاری تمام پراپرٹیز الیگل مان لی جائے گی۔۔۔ تمہاری بیوی اور دونوں بیٹیاں سوچوں ان کے بارے میں۔۔۔ سڑک پر آجائے گے وہ سب۔۔۔بس اب تمہیں چپ چاپ اس کلب کے پیپرز پر سائن کر کے انہیں ارحام شاہ کے نام کرنا ہے"اس کا گال تھپتھپاتا وہ مسکرا کر بولا تھا۔

"مجھے۔۔۔مجھے سوچنے کے لیے کچھ ٹائم چاہیے!"لبوں پر زبان پھیرے وہ بولا تھا۔

"اوکے۔۔۔کل تک کا۔۔۔بس کل تک کا ٹائم ہے تمہارے پاس۔۔۔اچھے سے فیصلہ کرنا اور پھر ان پیپرز پر سائن کرنا اوکے؟"مسکراتا وہ اپنے آدمیوں کو اشارہ کرتا ڈیوڈ کو وہی چھوڑتا وہاں سے نکل گیا تھا۔

اس کے جاتے ہی ڈیوڈ منہ ہی منہ بڑبڑاتا رہ گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

پول ڈانس کرتی وہ چیل کی نگاہوں سے آس پاس دیکھ رہی تھی۔۔۔ آج وہ لیلیٰ نہیں بلکہ باربی بن کر آئی تھی۔

شبیر زبیری کو اپنے پلان سے آگاہ کرتے وہ ایک ہفتے تک کے لیے ہنی مون کا پراگرام ملتوی کرنے میں کامیاب ہوگئی تھی۔

حماد اس کے یہاں آنے کے سخت خلاف تھا,احتجاج بھی کیا مگر اس نے کسی نہ کسی طریقے سے اسے سمجھا ہی لیا تھا۔۔۔ وہ اپنے ماں باپ کے قاتل کو یوں خوشیاں مناتے نہیں دیکھ سکتی تھی۔

اب بھی وہ وائے۔زی کو اپنے آدمیوں کے ساتھ کلب سے باہر نکلتے دیکھ چکی تھی جب لبوں پر مسکان سجائے وہ ڈانس ختم کرتی تیزی سے چینجنگ روم کی جانب بڑھی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

کپڑے بدل لینے کے بعد وی نہایت خاموشی اور چالاکی سے وی۔آئی۔پی رومز میں سے ایک کی جانب بڑھی تھی جہاں زمین پر بیٹھا ڈیوڈ ابھی تک اپنی قسمت کو کوس رہا تھا۔۔۔کمرے میں داخل ہوتے اس نے اسے اچھے سے لاک کیا تھا۔

"تم کون ہو؟"اس انجان لڑکی کو اپنے سامنے پاکر وہ چونکا تھا۔

"تمہارا بھیانک کل!"سرسراتی آواز میں بولتی وہ پوکٹ نائف نکالے تیزی سے اس کی گردن پر رکھ چکی تھی۔۔۔ڈیوڈ نے سانس روکے اسے خوبصورت بلا کو دیکھا تھا۔

"اب میری بات نہایت غور سے بڑھے۔۔۔یہ کلب تو کسی بھی صورت ارحام شاہ کے نام نہیں کرے گا اور وہ جو ابھی یہاں سے گیا ہے اسے بھی منع کردے۔۔۔یہ کلب شزا کا ہے,اس کے باپ کا ہے اور اسی کا رہے گا۔۔۔اور اگر تو نے زرا بھی چالاکی دکھائی تو تیری بیوی کو بھوکے کتوں کے آگے ڈال کر تیری بیٹیوں کو بیچ ڈالوں گی۔۔۔سمجھا کہ نہیں؟"اس کے پوچھنے پر ڈیوڈ نے جھٹ سر اثبات میں ہلایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

مسکراتی وہ اس سے دو قدم دور ہوتی دراوزے کی جانب بڑھی تھی۔ڈیوڈ نے فوراً اپنی گردن کو پکا تھا جہاں خون کے قطرے موجود تھے۔

"یاد رکھا۔۔۔شزا نام ہے میرا!" اسے وارننگ زدہ نگاہوں سے دیکھتی وہ وہاں سے نکل چکی تھی۔

"شزا؟" وحشت زدہ سا وہ بولا تھا۔

"شزا۔۔۔شزا۔۔۔آہ شزا" بار بار نام پکارتا وہ پاگلوں کہ طرح ہنس پڑا تھا۔تالیاں بجاتا وہ اس وقت بالکل بھی ہوش میں نہ تھا۔

"معتصیم!" اس کے لب پھڑپھڑائے تھے۔۔۔سانس روکے وہ اپنے سامنے کھڑے اس شخص کو دیکھ رہی تھی جس کی زندگی آٹھ سال پہلے وہ اپنی خود غرضی کے باعث تباہ و برباد کر چکی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"پہچان لیا مجھے؟۔۔۔ حیرت ہوئی جان کر" وہ چونکنے کی اداکاری کرتا کرسی کھینچے اس کے بالکل سامنے بیٹھ چکا تھا۔

"میں۔۔۔ میں یہاں کیا کر رہی ہوں؟" اس نے خوف سے گھبرا کر پوچھا تھا۔

"تمہیں نہیں معلوم؟" اس کے سوال پر وہ خوف زدہ سی ہوتی نگاہیں چرا گئی تھی۔

"میں۔۔ نہیں جانتی" سر جھکائے وہ مدھم سا بولی تھی۔

"چلو بتا دیتا ہوں۔۔۔ ماضی میں کیے گئے گناہ کی سزا کاٹنے آئی ہو تم یہاں!" یکلخت اس کی آنکھوں میں خون اترا تھا۔

خوف سے زرتاشہ کی آنکھیں پھیل گئیں تھی۔ سر تیزی سے نفی میں ہلائے وہ بے آواز رو دی تھی۔

"مم۔۔۔ معاف کر دو۔۔۔ پپ۔۔۔ پلیز۔۔۔ جانے دو" وہ سسک اٹھی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ارے ارے یہ کیا تم نے تو ابھی سے رونا شروع کر دیا۔۔۔ابھی تو میں نے کچھ کہاں بھی نہیں۔۔۔" معتصیم مسکرایا تھا۔

"مم۔۔ معتصیم۔۔۔"وہ رودی تھی۔

"معتصیم کیا؟ہاں کیا معتصیم ؟"وہ یکدم دھاڑ تا اس کے سر پر جا کھڑا ہوا تھا۔۔۔ خوف سے اس نے دونوں آنکھیں میچ لی تھی۔روتی سسکتی وہ اس وقت مکمل طور پر معتصیم کے رحم و کرم پر تھی۔۔۔جو اس کے ساتھ کچھ بھی کر سکتا تھا۔

"یونہی۔۔۔ایسے ہی۔۔۔روتے,تڑپتے, سسکتے دیکھنا چاہتا ہوں میں تمہیں۔۔۔جیسے میں رویا تھا,تڑپا تھا,سسکا تھا"خون آلود نگاہوں سے وہ اسے دیکھتا غرایا تھا۔

"بب۔۔۔بخش دو"پورا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"روؤں مت۔۔۔فکر مت کرو۔۔۔تم اکیلی تھوڑی نہ اس بدلے کی آگ میں جلو گی۔۔۔ایک,ایک سے بدلا لوں گا۔۔۔اور ہاں ایک تو اس کے انجام تک پہنچا بھی آیا ہوں" مسکراتا موبائل ہاتھوں میں گھمائے وہ دوبارہ اس کے سامنے جا بیٹھا تھا۔

زرتاشہ سر جھکائے بس روئے جا رہی تھی۔

"پوچھو گی نہیں کون تھی وہ؟"

"کون؟" زبان پر لب پھیرے اس نے ایک نظر معتصیم پر ڈالی تھی۔

"تمہاری بیسٹ فرینڈ۔۔۔ماورا عباسی" معتصیم کے منہ سے یہ نام سنے زرتاشہ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھی۔

"مم۔۔۔ماورا؟"

"ہاں ماورا!"

All Rights Reserved by Novels lounge

"کیس۔۔۔کیسے؟"زرتاشہ کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا تھا۔

""ماوراز ندہ ہے؟"وہ خود سے بڑبڑاتی معتصیم کو دیکھ رہی تھی۔

"لگتا ہے تمہیں یقین نہیں آیا مجھ پر۔۔۔چلو ثبوت دکھاتا ہوں"موبائل پر انگلیاں چلاتے بہت جلد وہ ایک ویڈیو نکالے زرتاشہ کے سامنے کر چکا تھا۔

موبائل پر چلتی ویڈیو دیکھ زرتاشہ کی آنکھیں پھٹ گئی تھی۔

"وہ واقعی میں زندہ ہے"خوشی کے آنسو اس کی آنکھوں سے بہہ نکلے تھے۔۔۔مگر دوسرے ہی لمحے معتصیم کی بات دماغ میں آتے اس کی آنکھوں میں پھر خوف عود آیا تھا۔

"تم نے۔۔۔تم نے کیا کیا اس کے ساتھ؟"خوف سے اس نے معتصیم کو دیکھا تھا۔

"اسے ایسی جگہ پھینکا ہے جہاں پینے کو پانی بھی نہیں ملے گا"معتصیم کے سنسناتے لہجے پر وہ آنکھیں میچ کر رہ گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"یہ تم نے کیا کیا معتصیم۔۔۔کیا کیا تم نے ؟۔۔۔کیا کیا تم نے ؟" یکدم وہ چلائی تھی۔

"آواز نیچی "اپنی کرسی سے کھڑا ہوتا وہ چلایا تھا۔

"کچھ غلط نہیں کیا اس کے ساتھ۔۔۔جو تکلیف اس نے مجھے دی۔۔۔جس جہنم میں اس نے مجھے جھونکا موقع ملتے میں نے اسی جہنم میں اسے پھینک ڈالا۔۔۔میری غلطی ہی کیا تھی ؟یہی کہ اس سے محبت کی میں نے ؟اور اس نے کیا کیا میری محبت کو رسوا کر دیا؟۔۔۔میری محبت کو پھانسی لگادی بیچ چوراہے۔۔۔میری عزت کا جنازہ نکال دیا اس نے۔۔۔وہ یہ سب ڈیزروو کرتی تھی اور اب تمہیں بھی تمہارے کیے کی سزا ملے گی" وہ اونچی آواز میں دھاڑ تا رز تاشہ کو خوف میں مبتلا کر گیا تھا۔

اس کا دل پھٹنے کو تھا مگر نہیں۔۔۔آج آٹھ سال بعد اللہ نے اسے وقع دیا تھا۔۔۔گناہ سے توبہ کا موقع۔۔۔اپنی غلطی کا ازالہ کرنے کا موقع۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ٹھیک ہے تمہیں مجھے جو سزا دینی ہے دے دو۔۔۔ مگر۔۔۔ مگر ایک بار میری بات سن لو۔۔۔ کچھ باتیں ایسی ہیں جن سے تم انجان ہو۔۔۔ بس وہ جان لو" اس نے منت کی تھی۔

معتصیم نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے گھورا تھا۔۔۔ دوبارہ کرسی پر بیٹھے اس نے ہاتھ میں موجود گھڑی کو دیکھا تھا۔

"بیس منٹ ہیں تمہارے پاس۔۔۔ جو کہنا یا بتانا چاہتی ہو بتا دو" اپنی گھڑی پر نگاہ ڈالے وہ بولا تھا۔

اپنا کام کرنے کے بعد چہرے پر مطمئن مسکراہٹ لیے وہ سب کی نظروں سے بچتی کلب کے خارجی دروازے سے نکلتی اپنی گاڑی کی جانب بڑھی۔

وہ بنا کسی مشکل کے اپنا کام کر چکی تھی، مگر یہ اسکی خام خیالی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

اس سے پہلے وہ گاڑی کا دروازہ کھولتی کسی نے زور سے اسے پیچھے سے دبوچہ اور ہونٹوں پر ہاتھ رکھے اسے کلب کے ساتھ موجود تنگ تاریک گلی میں لے آیا۔

"رانگ موو ڈارلنگ!" سرسراتا لہجہ اسکے پورے جسم میں سنسنی پھیلا گیا تھا۔

"تمہیں کیا لگا کہ تم بچ کر نکل جاؤ گی؟ کیا تم بھول گئی کہ میں کون ہوں؟" اسکی پشت خود سے ٹکائے وہ اسکے کان میں سرد لہجے میں بولا۔

"اسکی سزا ملے گی تمہیں!" اسکے کان کو ہلکے کا کاٹتا وہ بولا، جبکہ اسکی اس حرکت پر دوسرے وجود کی آنکھوں میں ناگواری در آئی۔

اسکے پیٹ میں کہنی مارے اس نے خود کو ایک جھٹکے سے اسکی گرفت سے آزاد کروایا اور مڑ کر ایک زوردار پنچ اسکے چہرے پر دے مارا۔

"شزا سلطان کو سزا دینے والا ابھی پیدا نہیں ہوا!" وہ پھنکاری اور قدم وہاں سے جانے کو اٹھائے

All Rights Reserved by Novels lounge

انگلی کو پوروں سے ہونٹوں سے نکلتا خون صاف کرتا وہ پراسرار سا مسکرایا۔

شزا کے سمجھنے سے پہلے وہ اسے اپنی گرفت میں دوبارہ لیے تیزی سے دیوار کے ساتھ لگائے اس پر مزید حاوی ہو چکا تھا۔ ایک چیخ اسکے لبوں سے نکلتے نکلتے بچی، اسنے گھور کر اسے دیکھا جو آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک لیے مسکراتا اسے دیکھ رہا تھا

کلب سے آتی ہلکی سی روشنی ان دونوں کے چہرے واضع کرنے کو کافی تھی۔

ویسے تو انہیں اپنی پہچان ہمیشہ چھپائے رکھنا ہوتی تھی، مگر ایک دوسرے کے سامنے آنے سے وہ زرا نہیں کتراتے تھے۔

"وائے۔ زی حساب برابر کرنے والوں میں سے ہے!" اس سے پہلے شزا اسکے الفاظ سمجھ پاتی، چہرے پر پڑے والا پنچ اسے اچھے سے سمجھا گیا تھا۔

"اگلی بار ایسی کوئی کوشش نہیں کرنا ڈارلنگ، ورنہ تم جانتی ہو نا مجھے؟" پنچ والی جگہ پھونک مارتا وہ اسکا گال تھپتھپاتا ایک سائے کی طرح غائب ہوا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

شزا نے زور سے دیوار میں ایک پنچ مارا۔

"بلڈی باسٹرڈ!" منہ نے خون تھوکتی وہ دانت پیستے بڑبڑائی۔

\------------

دکھتے سر کو تھامے وہ بستر سے اٹھتی دروازے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔ کل سے اس نے رو رو کر اپنی آنکھیں سوجھالی تھی۔

تایا ابا نے اسے خلع لینے کو کہاں تھا اور یہ بھی کہ کا غذار بہت جلد تیار ہو کر آجائے گے۔۔۔ یہ رشتہ جس خاموشی کے ساتھ جڑا تھا۔۔۔ اسی خاموشی کے ساتھ ختم بھی ہو جانا چاہیے تھا۔۔۔ مگر کیا وہ واقعی میں طلاق چاہتی تھی؟ کیا واقعی میں وہ معتصیم کے ساتھ جڑے اس رشتے کا ختم کرنا چاہتی تھی؟۔۔۔ سر درد سے پھٹا جا رہا تھا۔۔۔ اسے ابھی تک سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کس پر یقین کرے؟ اپنی دوستوں پر جن کے ساتھ اس نے زندگی کا ایک لمبا عرصہ گزارا یا اس شخص پر جس کے ساتھ چند دن پہلے ہی وہ ایک خاص رشتے میں بندھ گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

""کیاہوا میری جان طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟" اس کی حالت دیکھ تائی اماں کا دل گھبرا یا تھا۔۔۔ تقی نے بھی اسکی حالت کا جائزہ لیا تھا۔۔۔ بھلے وہ اسے ناپسند تھی مگر آج کل اس کی حالت دیکھ وہ تشویش میں مبتلا ہو گیا تھا.

"تائی امی"

"جی بیٹا؟"

"وہ آج کچھ دیر کے لیے صوفیہ کے گھر چلی جاؤ۔۔۔ پلیز؟"

اس کی حالت سمجھتے تائی امی نے بھی اسے اجازت دے دی تھی۔

فلحال اس کے لیے یہی بہتر تھا۔۔۔۔ گھر میں ہر کوئی اس کی خراب طبیعت کی وجہ سمجھنے سے قاصر تھا۔ اب تو ان چچیوں کو بھی پریشانی لگ گئی تھی جو دن میں سو باتیں اسے سنا کر اپنا دل ہلکا کرتیں تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"صوفیہ گھر پر ہے؟" اس نے اندر جانے سے پہلے گارڈ سے سوال کیا تھا۔

"جی میڈم۔۔۔ باقی سب دوستیں بھی اندر ہی ہیں" چوکیدار نے اس کی معلومات میں مزید اضافہ کیا تھا۔

سر اثبات میں ہلاتی وہ ہینڈ بیگ پر گرفت سخت کیے گھر میں داخل ہوئی تھی جہاں ہو کا عالم تھا۔۔۔ سیڑھیاں چڑھتے وہ صوفیہ کے کمرے کی جانب بڑھی جہاں سے آتی باتوں کی آواز پر اس کے قدم ٹھٹھکے تھے۔

"یار یہ کچھ زیادہ ہی نہیں ہو گیا؟ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے ابھی بھی" دعا کی جھنجھلائی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔

"مجھے تو سوچ سوچ کر خوف آ رہا ہے اگر اس نے ہمارے خلاف کیس کر دیا تو؟" عائزہ کا بھی خوف سے برا حال تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اگر ایسا ہوا تو ہمارا بلڈ ٹیسٹ ہو گا اور پھر سب کو معلوم ہو جائے گا کہ ہم نے معتصیم پر الزام لگایا خود کو بچانے کے لیے!" دعا کی بات پر اس کا منہ کھل گیا تھا۔

منہ پر ہاتھ رکھے اس نے اپنی آواز کو دبانا چاہا تھا۔

"کم آن گرلز ریلکیس۔۔۔ڈرو مت کچھ نہیں ہو گا۔۔۔کیونکہ جسے کچھ کرنا ہے وہ رو تو خود غم میں ڈوبا ہے۔۔۔بیچارے کے ماں باپ نے خودکشی کرلی بدنامی کی وجہ سے" آنکھوں سے نکلے آنسوؤں اس کے چہرے اور ہاتھ کو بھگو چکے تھے۔

"تو ہمارے خلاف ایکشن لینے کا چانس زیرو ہے" صوفیہ کی بات پر ان دونوں نے سکون کی سانس لی تھی جب کہ زرتاشہ کو ابھی بھی اپنے کیے پر افسوس تھا۔

کچھ سوچتے ماورا نے دماغ چلایا تھا۔۔۔تیزی سے ہینڈ بیگ سے موبائل نکالے وہ کمرے کے زرا سے کھلے دروازے سے ان کی ویڈیو بنانا شروع ہو چکی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ہم نے اچھا نہیں کیا گائز۔۔۔خود کو بچانے کے لیے ہم نے ایک بے گناہ کو پھنسا دیا اور وہ بھی کون؟ معتصیم؟ وہ ماورا کا شوہر ہے۔۔۔تم لوگ جانتے ہو ماورا نے کتنی آس سے پوچھا تھا کہ شائد ہمیں غلط فہمی ہو گئی ہو اور وہ معتصیم نہ ہو۔۔۔جانتے ہو کتنی تکلیف ہوئی تھی مجھے اس سے جھوٹ بولتے ہوئے۔۔۔ہم نے بالکل اچھا نہیں کیا۔۔۔یہ نا صرف معتصیم بلکہ ماورا کے ساتھ بھی زیادتی ہے" زرتاشہ کی بات صوفیہ کو غصہ دلا گئی تھی۔

"تو کیا کرتے؟ انتظار میں رہتے کہ کب معتصیم سر کو ہماری کمپلین کرے گا اور کب ہم اپنے ماں باپ کا سر اس سوسائٹی میں جھکا دے گے شرم سے؟۔۔۔معتصیم مرد ہے۔۔۔آج نہیں تو کل لوگ اس واقع کو بھول جائے گے اور معتصیم دوبارہ اس معاشرے میں چل پھر پائے گا مگر ہم۔۔۔ہم کیا کرتی؟ اور اگر ہم معتصیم پر الزام نہ لگاتے تو تمام دنیا کو معلوم ہو جاتا کہ ہم ڈرگز لیتی ہیں۔۔۔پھر خوش تھی تم؟" بات کرتے کرتے صوفیہ کا رخ دروازے کی جانب ہوا تھا جب ماورا نے تیزی سے موبائل پیچھے کھینچا تھا۔۔۔اسے تو مانو اپنی آنکھوں اور کانوں پر یقین نہ آیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

کیا یہ واقعی اس کی دوستیں تھیں۔ اتنے سالوں کا ساتھ اور وہ انہیں پہچان نہیں پائی تھی۔

"خیر ماورا کی فکر مت کرو۔۔۔ اسے کونسا اس شخص سے کوئی طوفانی قسم کا عشق تھا جو وہ تڑپ تڑپ مر جائے گی۔۔۔ کچھ ماہ تک ہو جائے گی بالکل ٹھیک" صوفیہ کی بات سنتی وہ سر نفی میں ہلائے قدم پیچھے کو اٹھاتی وہاں سے جانے کو مڑی تھی جب ساتھ پڑا گلدان سکے ٹکرانے کی وجہ سے زمین پر گر کر ٹوٹ گیا تھا۔

آواز سنتی وہ چاروں تیزی سے باہر نکلی تھی جب سامنے ماورا کو پا کر ان کے چہروں کا رنگ اڑا تھا۔

"ماورا تم۔۔۔ تم کب آئی" زرتاشہ فوراً مسکراتی اس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔ ماورا نے تیزی سے قدم پیچھے لیے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"خبر دار پاس نہیں آنا۔۔۔ تم, تم لوگ کتنی گھٹیا ہو۔۔۔ اپنے گناہ کو چھپانے کے لیے کسی اور پر الزام لگا دیا۔۔۔ مگر اب ایسا نہیں ہو گا۔۔۔ میں سب کو جا کر بتاؤں گی تم لوگوں کی حقیقت" وہ چیخی تھی۔

"ماورا میری بات تو سنو" زرتاشہ نے اسے روکنا چاہا تھا۔

"کچھ نہیں سننا مجھے۔۔۔ دھوکا دیا ہے تم نے مجھے۔۔۔ تم سب کو سزا دلواؤں گی میں۔۔۔ دیکھ لینا!" انگلی دکھائے اس نے وارن کیا تھا۔

"اچھا اور کیسے سزا دلواؤ گی؟ کیا ثبوت ہے تمہارے پاس؟۔۔۔ پاسکو اور اگر ہمارے خلاف کچھ بولو گی بھی تو تم معتصیم کی بیوی ہو کوئی کیوں مانے گا تمہارے بات؟" صوفیہ نے چبھتے لہجے میں سوال کیا تھا۔

"کس نے کہاں میرے پاس ثبوت نہیں ہے؟۔۔۔ ثبوت ہے میرے پاس۔۔۔ یہ دیکھو" وڈیو ان کے سامنے کیے وہ فتح مند آنکھوں سے مسکرائی تھی۔۔۔ ان چاروں کے رنگ پھیکے پڑے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ایک, ایک کو سزا دلواؤں گی۔۔۔ کوئی نہیں بچے گا۔۔۔"

"پہلے خود کو تو بچا لو" اس سے پہلے وہ سمجھ پاتی پیچھے سے کسی زور دار چیز اس کے سر سے ٹکرائی تھی۔

موبائل ہاتھ سے چھوٹا اور وہ خود بھی سر پر ہاتھ رکھے زمین پر گر گئی تھی۔۔۔ آنکھیں بند کرنے سے پہلے جو آخری چیز یاد تھی وہ تھا حسان جس کے ہاتھ میں واز تھا جس پر اس کا خون لگا تھا۔

"ماورا!" زرتاشہ کو تکلیف ہوئی وہ آگے بڑھی تھی جب صوفیہ نے اس کا ہاتھ تھام لیا تھا۔

"تم میں سے کسی نے کچھ نہیں دیکھا اور اگر منہ کھولا تو اگلی باری تمہاری ہو گی" حسان کے وارننگ دینے پر دعا اور عائزہ نے تو جھٹ سر اثبات میں ہلایا تھا جبکہ زرتاشہ کے آنسو بہہ نکلے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"میں اسے ٹھکانے لگاتا ہوں۔۔۔ یہاں پر سب سنبھال لو صوفیہ اور اس بھی سنبھال لینا!" اشارہ زرتاشہ کی جانب تھا۔

جھک کر بے ہوش ماورا کو اٹھائے حسان وہاں سے جا چکا تھا۔

"کم آن گائز ہمیں یہ سب یہاں سے سمیٹنا ہو گا" صوفیہ کے بولتے ہی وہ دونوں بھی فوراً ہاتھ چلانا شروع ہو گئی تھی۔

"زرتاشہ" صوفیہ کے چلانے پر وہ بھی ہوش میں آتی ان کی مدد کرنے لگ گئی تھی۔۔۔ جب کہ دھیان ابھی بھی ماورا کی جانب تھا۔

"میں نہیں جانتی معتصیم کے تم نے ماورا سے کس بات کا بدلا لیا ہے مگر وہ بالکل بے قصور تھی۔۔۔" زرتاشہ روتے ہوئے بولی تھی جبکہ معتصیم آفندی کا وجود ابھی تک سن تھا۔

" مگر۔۔۔ مگر مجھے صوفیہ نے بولا کہ یہ سب ماورا کے کہنے پر۔۔۔"

All Rights Reserved by Novels lounge

جھوٹ۔۔۔بالکل جھوٹ بولا اس نے تم سے۔۔۔ماورا تو معصوم تھی۔۔۔"

"بے قصور۔۔۔

"اس کے بعد۔۔۔اس کے بعد کیا ہوا؟۔۔۔ماورا لندن کیسے پہنچی؟"

"مجھے نہیں معلوم کہ ماورا وہاں کیسے پہنچی۔۔۔بلکہ میں تو یہ بھی نہیں جانتی تھی کہ وہ زندہ ہے۔۔۔اس حادثے کے بعد ماورا کے تایا تائی رپورٹ کروائی تھی ماورا کے لاپتہ ہونے کی۔۔۔ان کے مطابق وہ صوفیہ کے گھر آنے کو نکلی تھی۔۔۔پولیس تفتیش کے لیے صوفیہ کے گھر گئی مگر انہیں کچھ نہ ملا۔۔۔صوفیہ اور حسان پہلے ہی کیمرہ فوٹیج چینج کر چکے تھے۔۔۔گارڈ کو بھی پیسے دے کر منہ بند کروادیا گیا تھا۔۔۔پولیس نے ایک ماہ تک کوشش کی اور بعد میں مسنگ پرسنز میں اس کا نام لکھ کر کیس بند کر دیا۔"

"اور۔۔۔اور ماورا مر گئی ہے۔۔۔ایسا کیوں لگا تمہیں؟"گہری سانس خارج کرتے اس نے سوال کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"حسان نے بتایا۔۔۔ماورا کو مار کر اس نے ڈیڈ باڈی جلا دی تھی کسی سنسان علاقے میں اور کہا کہ یہی بہتر ہے ہمارے لیے۔۔۔ میں بتانا چاہتی تھی۔۔۔ مگر انہوں نے مجھے بلیک میل کیا تھا کہ اگر منہ کھولا تو وہ چھوڑے گے نہیں۔۔۔ میں ڈر گئی تھی" زرتاشہ کی مکمل بات سن کر معتصیم کا دل چاہا تھا دھاڑے مار مار کر روئے۔

اگر یہ سچ تھا تو جو صوفیہ نے کہا اور جو فہام جونیجو۔۔۔ فہام جونیجو۔۔۔ اس نام پر آ کر وہ رکا تھا۔۔۔

اگر زرتاشہ سچی تھی تو فہام جونیجو نے ماورا کے متعلق جھوٹ کیوں بولی۔

"اگر تم سچی ہو تو فہام جونیجو کون ہے اور اس کا ماورا سے کیا تعلق ؟" اس پر جھکتے معتصیم نے دانت کچکچائے سوال کیا تھا

"کون فہام جونیجو ؟۔۔۔ میں نہیں جانتی کسی بھی فہام کو اور نہ ہی ماورا" اس نے سر تیزی سے نفی میں ہلایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

معتصیم کو اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہوا تھا۔

اس نے فورا بیشتر فہام جونیجو کی کہانی سنائی تھی۔

"جھوٹ۔۔۔وہ شخص جھوٹ بول رہا ہے۔۔۔ماورا کا حسان سے کوئی تعلق نہیں تھا۔۔۔مجھے نہیں پتہ وہ اب اس معصوم سے کون سا بدلا نکال رہا ہے مگر یہ سراسر جھوٹ ہے"

"ہو سکتا ہے وہ سچا ہو۔۔۔ہو سکتا ہے وہ واقعی میں ماورا سے ملا ہو حسان کے ذریعے ؟۔۔۔اور پھر حسان کے قتل کے بعد وہ غائب ہو گئی تھی۔"

"میں کہہ رہی ہوں نا یہ ناممکن ہے۔۔۔ماورا کے لاپتہ ہونے کے ایک ماہ تک پولیس کی کڑی نظر تھی ہم پر۔۔۔اور کیا کہہ رہے ہو؟ قتل اور حسان کا؟۔۔۔قتل نہیں ہوا تھا اس کا۔۔۔ڈرنک کر کے ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔جب ایکسیڈینٹ میں مر گیا تھا وہ" اب کی بار تو معتصیم کا حال کاٹو بدن تو لہو نہ تھا والا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"زرتاشہ میں ایک آخری بار کہہ رہا ہوں۔۔ سوچ سمجھ کر جواب دینا۔۔۔ کیا تم واقعی فہام جونیجو کو نہیں جانتی؟ یا اس کا نام نہیں سنا؟ کبھی غلطی سے کہی بھی؟" معتصیم بے صبر ہوا تھا۔

"فہام جونیجو" دماغ پر زور ڈالے اس نے نام دھرایا تھا۔

یکدم دماغ پر کچھ کلک ہوا تھا۔

"جس دن۔۔۔ جس دن ماورا کے ساتھ وہ سب کچھ ہوا اس دن میں صوفیہ کے گھر گئی تھی اس سے بات کرنے جب میں نے دونوں کسی بات پر بحث کر رہے تھے۔۔۔ وہاں۔۔۔ وہاں یہ نام سنا تھا میں نے"

"کیا؟ کیا بات کر رہے تھے وہ؟" معتصیم نے تیزی سے سوال کیا تھا۔

"صوفیہ نے پوچھا تھا کہ کام ہو گیا جس پر حسان نے جواب دیا تھا کہ وہ "اسے" دبئ پہنچا چکا ہے۔۔۔ آگے سب فہام جونیجو سنبھال لے گا۔۔۔ اسے کون میں نہیں

All Rights Reserved by Novels lounge

جانتی۔۔۔وہ دونوں بھی خاموش ہو گئے تھے مجھے وہاں دیکھ کر "زرتاشہ کی بات مکمل ہوتے ہی معتصیم نے گہری سانس خارج کی تھی۔

"تم نے۔۔۔ تم نے بہت غلط کیا زرتاشہ۔۔۔اور تم سے زیادہ برا میں نے کیا۔۔۔" سر نفی میں ہلاتا وہ دروازے کی جانب بڑھا تھا۔

"پلیز۔۔۔پلیز معاکر دو معتصیم۔۔۔پلیز" وہ روتے بولی تھی۔

بالکل بھی نہیں۔۔۔ ہر گز نہیں۔۔۔اور جو تم لوگوں نے ماورا کے ساتھ کیا اس کے " باوجود تو بالکل بھی نہیں۔۔۔ تم سب کو سزا ملے گی" معتصیم کا سپاٹ لہجہ اس کے کانوں سے ٹکرایا تھا جس پر وہ پھیکا سا ہنس دی تھی۔

"سزا؟ بدلا۔۔۔ کیسی سزا اور کون سا بدلا؟۔۔۔ کس سے لوگے بدلا کس کو دوگے سزا؟۔۔۔عائزہ کو۔۔۔ جس کا شوہر اس پر بدکرداری کا الزام لگاتا اسے تیزاب سے جلا چکا تھا اور وہ اپنی باقی کی زندگی لوگوں کے گھروں کی صفائی کرتے اور برتن دھوتے گزار رہی ہے۔۔۔یا دعا جو ایڈز جیسی بیماری میں مبتلا ہو کر تڑپ تڑپ کر مر گئی۔۔۔یا

All Rights Reserved by Novels lounge

صوفیہ سے جس کو کچھ غنڈے حسان کے قرض کے بدلے اٹھا کر لے گئے تھے اور اب وہ کہاں ہے کوئی نہیں جانتا۔۔۔ یا مجھ سے بدلا لو گے۔۔۔ جس کا شوہر ایک بھنورا تھا اور جب مجھ سے دل بھر گیا تو اپنے بچے کی بھی پرواہ نہ کی اور طلاق دے دی اور میں جو کینسر جیسی بیماری سے لڑ رہی ہوں اور ایک بیٹا ہے جس کا میرے بعد کیا بنے گا کچھ معلوم نہیں۔۔۔ بتاؤ معتصیم کس سے بدلا لو گے تم؟۔۔۔ کون بچا ہے یہاں؟۔۔۔ تمہارا بدلا تو قدرت لے چکی ہے ہم سے۔۔۔ مجھے نہیں معلوم کہ تم نے ماورا کے ساتھ کیا کیا۔۔۔ مگر ابھی بھی اگر وقت نہیں گزرا تو اسے بچا لو۔۔۔ سنبھال لو اسے۔۔۔ پلیز معتصیم۔۔۔ میں نہیں جانتی کہ اس کے ساتھ کیا کیا ہوا مگر۔۔۔ مگر وہ بے قصور ہے معتصیم" اس کی بات سنتا وہ لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ باہر نکلا تھا۔

"سر" اس کا ایک آدمی آگے بڑھا تھا۔

"اس کو چھوڑ آؤ وہی جہاں سے لائے تھے۔۔۔ اور ایک کھروچ نہیں آنی چاہیے" انہیں حکم دیتا وہ گاڑی میں جا بیٹھا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

آنکھیں بند کیے گاڑی کی پشت سے ٹیک لگائے اس نے کئی آنسو انر اتارے تھے, مگر پر بھی کچھ آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

وہ یہاں کیوں آیا تھا اور کیا ہو گیا۔۔۔۔ یہ سب, یہ سب ایسے نہیں ہونا تھا۔۔۔ تکلیف سے دماغ پھٹا جا رہا تھا۔

"تم دبئی جا رہے ہو؟" سنان نے حیرت سے اسے تکا تھا۔۔۔ بھلا دبئی میں اس کا کیا کام؟

"ہمم!" کافی کا سپ لیے اس نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

زرتاشہ سے سچ جان لینے کے بعد وہ سنان کی جانب ڈنر پر آیا تھا اور اب اسے اپنے دبئی جانے کے بارے میں اطلاع دی تھی۔ تھی۔

"کیوں جا رہے ہو؟"

All Rights Reserved by Novels lounge

"چند سوالات ہیں جن کے جواب چاہیے"

"اور وہ کون سے سوالات ہیں؟ کیا جان سکتا ہوں میں" سنان اب اس کی جانب گھوما تھا۔

"نہیں" معتصیم کے جواب پر اس نے مسکرا کر کندھے اچکائے تھے۔

"مرضی تمہاری" کافی کا گھونٹ بھرے وہ دوبارہ سے ٹی۔وی پر چلتے میچ کی جانب متوجہ ہو گیا تھا۔

"کافی" لب چبائے اس نے مگ کریم کی جانب کیا تھا۔

وہ جو گارڈن میں کسی کال پر مصروف تھا ایک میٹھی آواز سن کر چونک کر پلٹا تھا۔

"کال یو بیک" کال کاٹے اسنے ابرو اچکائے زویا کو دیکھا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"وہ۔۔۔وہ آج ہیلپ کے لیے" نظریں جھکائے اس نے جواب دیا تھا۔

چھوٹی آنکھیں کیے اسے گھورے, کریم نے کافی کا مگ اس کے ہاتھ سے اچک لیا تھا۔

"ہمم۔۔کافی میٹھی ہے" سپ لیے اس نے داد دی۔

"کیا؟" چونک کر سوال ہوا۔

"کافی" وہ دھیما سا مسکرایا۔

"مگر میں نے تو چینی اور کریم ڈالی ہی نہیں" وہ حیرت سے بولی تھی۔

"رئیلی؟؟؟۔۔۔تو پھر اتنی میٹھی کیسے؟" انداز پر سوچ تھا۔

"لگتا ہے بنانے والی بہت میٹھی ہے۔۔۔اسی لیے تو اس کا ذائقہ اتنا اچھا ہے۔۔۔کیوں ٹھیک کہاں نا؟" دو قدم اس کی جانب بڑھائے, قد اس کے قد کے برابر لائے کریم نے مسکراہٹ دبائے پوچھا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"پپپ۔۔۔پتا نہیں" اس کی نزدیکی پر وہ ہڑبڑا کر دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔

"کیا نہیں پتا؟" پھر سے سوال ہوا

"کک۔۔۔کچھ بھی نہیں۔۔۔شب بخیر" جواب دیتی وہ تیزی سے وہاں سے بھاگی تھی۔

مسکراتی نگاہوں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔۔۔اس کے جاتے ہی وہ مسکراتی نگاہیں فوراً سپاٹ ہو گئی تھی۔

"حماد!" لبوں پر مچلتی مسکراہٹ کو دبائے اس نے حماد کو گھورا تھا۔

اس وقت پورا زبیری خاندان رات کے کھانے پر موجود تھا جب حماد کوئی نا کوئی چھوٹی موٹی شرارتیں کرتا اسے پریشان کیے جا رہا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

مگر کسی کی بھی نظر سے یہ سب پوشیدہ نہ تھا۔۔عالیہ اور مسز شبیر زبیری دونوں تو ویسے ہی شزا کو گھورے جارہیں تھی۔

"ایکسکیوزمی!"موبائل پر آتی کال کو دیکھ شبیر زبیری اجازت لیتے وہاں سے اٹھ چکے تھے۔

"کیا مسئلہ ہے کال کیوں کی ہے؟"سٹڈی میں داخل ہوتے ہی وہ فون پر گرجے تھے بدلے میں صرف ڈیوڈ کا قہقہ بلند ہوا تھا۔

"اب کچھ بولوگے بھی؟"وہ چڑ چکے تھے۔

"بس یہ بتانے کے لیے کال کی تھی کہ ارحام شاہ کی بیٹی زندہ ہے اور میں اس کے متعلق بہت جلد وائے۔زی کو بتانے والا ہوں"ڈیوڈ کی بات سنتے ان کے ماتھے پر پسنے کی ننھی بوندیں نمودار ہونا شروع ہوگئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تم ایسا کچھ نہیں کروگے ورنہ میں جان نکال دوں گا تمہاری" شبیر زبیری دھاڑے تھے۔

"اور اس سے پہلے ارحام شاہ تمہاری جان نکال دے گا" جواب دیتے ہی کال کٹ گئی تھی۔

"ڈیوڈ۔۔۔ڈیوڈ" شبیر زبیری کی دھاڑ پورے کمرے میں گونجی تھی۔۔۔موبائل غصے سے زمین پر مارے انہوں نے اپنے بال مٹھیوں میں جکڑے تھے۔

"آہ!!" وہ چلا اٹھے تھے۔

دبئی آئے اسے دو دن ہو چکے تھے مگر ابھی تک کوئی سراہاتھ نہیں آیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

زرتاشہ کے مطابق حسان نے "کسی کو" کو فہام جونیجو کے پاس دبئی بیچ دیا تھا اور اگر وہ کوئی واقعی میں ماورا تھی تو خدا گواہ معتصیم آفندی فہام جونیجو کو عبرت ناک موت دینے والا تھا۔

مگر ابھی تک اسے کوئی ثبوت نہیں ملا تھا۔

"کیا کروں؟" کچھ سوچتے ہوئے اس نے لیپ ٹاپ اٹھائے نیٹ سے فہام جونیجو کے بارے میں انفارمیشن نکالی تھی۔ مگر یہ کیا؟ وہاں کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔ ماسوائے فہام جونیجو کے بڑھتے بزنس اور اس کی فیکٹری میں لگنے والی آگ کے علاوہ وہاں کوئی اور نیوز نہ تھی

غصے سے وہ پاگل ہویا جارہا تھا۔

اچانک موبائل پر آتی کال نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔

"بولو خاور کیا خبر ہے؟" معتصیم نے کال اٹھائے فوراً سوال کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

سر خبر تو ہے مگر کال پر نہیں بتا سکتا۔۔۔ کہی ملے ؟" خاور کا لہجے پر وہ کچھ الجھا تھا۔"

"ہمم ٹھیک!"

کیفے میں بیٹھا وہ بار بار گھڑی کی جانب دیکھے جا رہا تھا جب اسے سامنے سے خاور آتا دکھائی دیا تھا

"خاور"

"سوری سر گاڑی کا ٹائر پنکچر ہو گیا تھا!" اس کی وضاحت پر معتصیم نے سر ہلایا تھا۔

"کہو کیا ملا؟" معتصیم نے بے چینی سے سوال کیا۔ خاور نے فائل اس کے سامنے رکھی تھی جسے کھول کر وہ پڑھ رہا تھا۔

"یہ کیا ہے خاور" فائل پڑھ کر وہ چڑا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"سر آج سے آٹھ سال پہلے فہام جونیجو کی ایک فیکٹری میں آگ لگی تھی۔۔۔"

"وہ سب میں جانتا ہوں خاور۔۔۔مجھے لگا تھا کہ تم مجھے کوئی اہم انفارمیشن دو گے مگر تم یہ اٹھالائے" وہ جھنجھلا کر بولا تھا۔

"سر میری بات تو پوری سن لے۔۔۔یہ کیس اتنا سیدھا بھی نہیں تھا جتنا لگ رہا تھا۔۔۔
"بات صرف فیکٹری میں آگ لگنے کی نہیں تھی۔۔۔اس سے زیادہ تھی"

"کیا مطلب اس بات کا؟"

"بتاتا ہوں" خاور اسے تمام انفارمیشن دینے لگا تھا جو معتصیم نہایت دھیان سے سن رہا تھا۔

____

"کیا تمہیں یقین ہے یہی ایڈریس ہے؟" آنکھوں سے چشمہ اتارے اس نے سامنے بنے گھر کو دیکھا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"جی سر سو فیصد" خاور کے سر ہلانے پر وہ بھی سر ہلاتا گھر کی جانب بڑھا تھا۔

"تم باہر رکو میں آیا" خاور کو وہی رکنے کا کہتا وہ آگے چل دیا تھا۔

"کون؟" بیل بجانے پر ایک عمر رسیدہ شخص باہر نکلا تھا۔

"عبدالوہاب؟" معتصیم کے پوچھنے پر انہوں نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"فہام جونیجو؟" انہوں نے پر سوچ انداز میں نام دوہرایا تھا۔

"یہ آٹھ سال پہلے کا واقع ہے۔۔۔ فہام جونیجو کی فیکٹری میں آگ لگی تھی۔۔۔"

"ہوں یاد آگیا۔۔۔ مگر تمہیں اس کے بارے میں کیا جاننا ہے؟"

All Rights Reserved by Novels lounge

"دیکھیے میں جانتا ہوں کہ وہ کوئی حادثہ نہیں تھا۔۔۔اور یہ بھی کہ اصل ماجرہ کیا ہے۔۔۔مگر ایک سوال ہے جس کا جواب چاہیے۔۔۔اسے جانتے ہے؟" کہتے ہی اس نے ماورا کی تصویر ان کے نظروں کے سامنے کی تھی۔

"یہ۔۔۔یہ لڑکی؟" ان کی آنکھیں پھیلی تھی۔

"کون ہو تم؟" اب کی بار ان کا لہجہ سخت ہوا تھا۔

"معتصیم آفندی"

"معتصیم؟" نام ادا کرتے ان کی آنکھیں مزید بڑی ہوئی تھی۔

"تم معتصیم ہو؟ ماورا کے معتصیم" ان کے سوال پر اس کا سر اثبات میں ہلا تھا۔

"پوچھو کیا جاننا چاہتے ہو؟"

"تعلق فہام جونیجو اور ماورا کے مابین" وہ سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تمام لڑکیاں آ گئیں؟" سنجیدہ چال چلتے اس نے ساتھ موجود اپنے پی۔اے سے سوال کیا تھا۔

"جی سر آ گئیں مگر۔۔۔" وہ جھجھکا تھا۔

"مگر کیا؟" فہام جونیجو کے قدم ٹھٹھکے تھے۔

"مگر ان میں سے ایک لڑکی نے ہمارے ایک آدمی کو بہت برے طریقے سے زخمی کر دیا ہے" اس کی بات پر فہام جونیجو کے ماتھے کے بل مزید گہرے ہوئے تھے۔

"وہ لڑکی کہاں ہے؟"

"دوسرے روم میں شفٹ کر دیا ہے اسے سر" سر ہلاتا فہام جونیجو اسے اشارہ کرتا اس کمرے کی جانب بڑھا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

دروازے کھلنے کی آواز پر ماورا نے خوف سے سر اٹھائے دروازے کو تکا تھا۔

ہرنی جیسی وہ خوفزدہ آنکھیں۔۔۔ فہام جونیجو کو ایک انجانے احساس سے دوچار کر گئی تھی۔

"ہواز دس ایشین بیوٹی؟" اس نے اپنے پی۔اے سے سوال کیا تھا۔

"سر وہ یہ۔۔۔ اسے حسان نے بھیجا ہے" حسان کے زکر پر جہاں ماورا کی آنکھیں نم ہوئی تھی وہی فہام جونیجو کے لبوں پر مسکراہٹ مچل اٹھی تھی۔

"تو تم ہو وہ۔۔۔" اسکے سامنے بیٹھتا فہام جونیجو ان آنکھوں کو تکتا بولا تھا۔

ماورا نفرت سے منہ موڑ گئی تھی۔

"واللہ اتنا غصہ؟" وہ مسکرایا تھا۔۔۔ ٹھوڑی نیچے انگلی رکھے اس نے ماورا کا چہرہ اپنی جانب موڑا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"مائی ایشین بیوٹی۔۔۔ تم جانتی ہو تمہیں یہاں کیوں بھیجا گیا ہے؟ مجھے خوش کرنے کے لیے۔۔۔ میری راتوں کو۔۔۔" اس سے پہلے وہ اپنا جملہ مکمل کر پاتا ماورا کی جانب سے پڑنے والا تھپڑ اس کی بولتی بند کروا گیا تھا۔

"امید ہے یہ تھپڑ تمہیں خوش کرنے کو کافی ہو گا؟" ماورا دانت پیس کر بولی تھی۔

لب بھینچے فہام جونیجو اپنے اندر ابلتے غصے کو دبایا تھا۔

"بہت اتھری گھوڑی نکلی تم تو۔۔۔ بتایا تھا مجھے کہ کیسے تم نے میرے آدمی کو زخمی کو کر دیا مگر فکر مت کرو تم جیسی بہت سی کو سیدھا کیا ہے۔۔۔ تمہیں بھی کر دوں گا!"

"جزلاب!" وہ دھاڑا تھا۔۔۔ اس کی دھاڑ پر جہاں ماورا سہمی تھی وہی اس کا پی۔اے بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا تھا۔۔۔ فہام نے ماورا کو دیکھتے جزلاب کی جانب ہاتھ بڑھایا تھا جس نے فوراً ایک انجیکشن فہام کی جانب بڑھایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

انجیکشن کو دیکھ ماورا مچلی تھی مگر فہام جو نیجواسے قابو کرتا نشہ آور انجیکشن لگا چکا تھا۔

کچھ سیکنڈز کے اندر اندر انجیکشن اپنا کام کر چکا تھا۔

"جزلاب!"

"یس سر"

"اس لڑکی کے ہاتھ اور منہ باندھے یہی پڑے رہنے دینا اور ہاں دن میں دوبار اسے نشہ آور انجیکشن لگانا مت بھولنا۔۔۔اس کا کیا کرنا ہے اس کا فیصلہ باقی تمام کام نپٹا کر کروں گا۔۔۔اور سنو روزانہ ڈوز ہائی کر دیا کرنا, اتنی کہ وہ اس کی عادی ہو جائے اس کے بعد اوقات یاد دلاؤں گا میں اس کو اس کی" اسے کے ساتھ چلتا وہ اسے بتا رہا تھا جس پر جزلاب نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

ایک ہفتے بعد:

All Rights Reserved by Novels lounge

آنکھوں میں آنسو اور نفرت لیے اس نے سامنے موجود اس فیکٹری کو دیکھا تھا اور پھر اپنے ہاتھ میں موجود چاقو اور پیروں میں گرے وہ گارڈز جن کی گردن سے خون رس رہا تھا۔

"میں تمہیں بچالوں گا انمتا فکر مت کرنا!" خود سے عہد کیے وہ سب کیمروں سے بچتا فیکٹری میں داخل ہوا تھا۔

سورج اور انمتا دونوں کا تعلق انڈیا سے تھا اور وہ دونوں منگیتر تھے اور بہت جلد ان کی شادی ہونے والی تھی جب انمتا کو بیچ راہ میں اغواہ کر کے اسے فہام جونیجو کے پاس سمگل کی جانے والی لڑکیوں میں سمگل کر دیا گیا تھا۔

سورج اپنے سورسز استعمال کرتا اس شخص تک پہنچ چکا تھا جس نے انمتا کو فہام جونیجو کو بیچا تھا اور اب وہ یہاں اسے بچانے آیا تھا۔

خود کو کیمرہ کی آنکھ سے بچاتا وہ تہہ خانے میں داخل ہوا تھا جہاں تین چار کمرے موجود تھے۔ وہاں موجود گارڈ کا گلا کاٹے, اپنے خدا کو یاد کرتا وہ سب سے پہلے کمرے

All Rights Reserved by Novels lounge

میں داخل ہوا تھا جہاں گھپ اندھیرا تھا۔۔۔ سر نفی میں ہلائے وہ باہر نکلنے والا تھا جب اسے کسی کی گھٹی سسکیاں سنائی دی تھی۔ سورج کے قدم یکدم رکے تھے۔ دروازہ بند کیے اس نے ٹارچ کی روشنی پورے کمرے پر ڈالی تھی جب اسے فرش پر ایک جانب ماورا نظر آئی تھی۔۔۔ وہ دوڑ کر ان کے پاس پہنچا تھا۔

"ہے۔۔ہے یو۔۔۔ کون ہو تم؟۔۔۔"اس کا چہرہ تھپتھپائے آکاش نے سوال کیا تھا۔ ماورا کے منہ پر بندھی پٹی فوراً کھولی تھی اس نے۔۔۔ کپڑا منہ سے ہٹتے ہی اس نے لمبے لمبے سانس لیے تھے۔

"ہیلپ۔۔۔ ہیلپ می پلیز۔۔۔ وہ,وہ مار دے گا" وہ سسکی تھی۔

"مگر تم۔۔۔ ایک منٹ میں اس پر وقت کیوں ضائع کر رہا ہوں۔۔۔ مجھے انمتا کو ڈھونڈنا ہے۔"اس سے پوچھتا وہ ایک دم رکا تھا اور دماغ میں سوچ ابھری تھی۔

ماورا کو وہی چھوڑے وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ننن۔۔۔نہیں پلیز۔۔۔مدد کرو" وہ روئی تھی۔سورج کے بڑھتے قدم رکے تھے۔۔۔ایک نئی سوچ دماغ میں آئی تھی۔

"ٹھیک ہے میں تمہاری مدد کروں گا۔۔۔ تمہیں بچاؤں گا بھی۔۔مگر تمہیں اس سے پہلے میری ایک مدد کرنا ہو گی" سورج کی بات سنتے ماورا نے جھٹ سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"اس لڑکی کو جانتی ہو؟" موبائل سے انمتا کی تصویر نکالے اس نے ماورا کو دکھائی تھی۔

"غور سے دیکھو یہ انہی لڑکیوں میں کہی موجود تھی جن کے ساتھ تمہیں لایا گیا تھا" وہ بولا تھا۔۔۔ماورا کی حالت ڈوز کی وجہ سے ٹھیک نہیں تھی مگر پھر بھی دماغ پر زور ڈالے اس نے سوچنا شروع کیا تھا۔

دماغ کے پردے پر اس لڑکی کا عکس لہرایا تھا جو بار بار روتی بس سورج کا نام پکارے جارہی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تم۔۔ تم سورج ہو؟" ماورا کے پوچھنے پر اس نے جھٹ سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"وہ بار بار تمہارا نام پکارے جا رہی تھی" ماورا کی بات سن اس کی آنکھیں نم ہوئی تھی۔

"اب وہ کہاں ہے؟" سورج نے بیتابی سے سوال تھا۔

"معلوم نہیں۔۔۔ مگر جب دیکھا تھا تب وہ آخری کمرے میں تھی" ماورا کی پہلی بات پر اس کا چہرہ بجھا تھا مگر بعد میں خود ہی چمک اٹھا تھا۔

"اٹھو" سورج نے اسے سہارا دیا تھا۔

"کہاں؟" ماورا نے چونک کر سوال کیا تھا۔

"تمہیں نکالنا ہو گا یہاں سے" اس کی بات پر ماورا نے سر ہلایا تھا۔۔۔

ماورا کو سہارا دیے وہ نہایت ہوشیاری سے اسے لیے باہر نکل آیا تھا جب اچانک چاروں اور سائرن کی آواز گونجی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ڈیم اٹ۔۔۔ سنو میری بات بھاگ جاؤ یہاں سے۔۔۔ بھاگو اور بچالو خود کو" اس نے ماورا کو سخت ہدایت کی تھی۔

"مم۔۔۔ مگر تم؟" ماورا نے خوف سے سوال کیا تھا۔

"اپنی انمتا کو لیے بنا نہیں جاؤں گا یہاں سے۔۔۔ تم جاؤ" اسے ہلکا سا دھکا دیے وہ بولا تھا۔

"وہ رہے وہ دونوں" دور سے آتی گارڈ کی آواز پر وہ چونکے تھے۔

"شش۔۔ شکریہ" نم آنکھوں سے اسے دیکھ ماورا نے بھاگنے کو قدم اٹھائے تھے۔

پیچھے سے سورج نے اپنی پاکٹ گن نکالے ان گارڈز کا نشانہ لیا تھا۔

گولیوں کی آواز سن بھی نہ وہ رکی اور نہ ہی مڑک تھی۔۔۔ آنکھیں سختی سے بھینچے وہ اندھادھن بھاگتی رہی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ان گارڈز کو ختم کیے وہ دوبارہ سے اندر کو بڑھا تھا۔۔۔ماورا کے بتائے گئے کمرے کے باہر کھڑے اس نے ڈھیر ودعائیں کیے وہ روم نہایت مہارت سے کھولا تھا۔۔۔اندر تقریباً بیس کے قریب لڑکیاں موجود تھی جو اس وقت سخت سہمی ہوئی تھی۔۔۔ان پر ایک نگاہِ غلط ڈالے بنا وہ اپنی انمتا کی تلاش میں تھا جب اسے ایک کونے میں سکڑی سمٹی نظر آئی تھی۔

"انمتا" لڑکھڑاتا وہ اس کی جانب بڑھا تھا۔

جانی پہچانی، مانوس آواز۔۔۔انمتا نے حیرت سے سر اٹھائے اسے دیکھا تھا۔

"سورج؟" پنکھڑی مانند لب مسکرائے تھے

"میرا سورج" ایک ہی جست میں اس تک پہنچتی وہ اسے زور سے گلے لگاتی رونا شروع ہوگئی تھی۔

"ششش میری جان میں آگیا ہوں نا بچالوں گا تمہیں۔" وہ اس کے کان میں بولا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"پہلے خود کو تو بچا لو" فہام جونیجو کی سرسراتی آواز اس کے کانوں سے ٹکڑائی تھی۔۔۔

چونک کر وہ دونوں اس کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔

انمتا کا خوف سے بدن کانپ اٹھا تھا جبکہ سورج نے نفرت بھری نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔

"گڈ بائے ڈئیر لوو برڈز" بنا کوئی موقع دیے اس نے سورج کے سینے کا نشانہ لیے گولی چلائی تھی جو اس کے آر پار ہو گئی تھی۔۔۔اس کا خون سے رنگا جسم زمین پر جا گرا تھا۔۔۔خوف سے وہاں موجود تمام لڑکیاں چلا اٹھی تھی۔

"سورج" انمتا چلائی تھی۔

"تمہیں بھی بھیج دیتے ہے" مسکراتے ہوئے دوسری گولی چلائی گئی تھی جو انمتا کے سر کے آر پار ہو گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ان دونوں کو ختم کیے اس نے سکون سے گن نیچے کی تھی جب ہانپتا کانپتا جزلاب اس کے پاس آیا تھا۔

"سر۔۔۔سر وہ لڑکی۔۔۔وہ لڑکی بھاگ گئی سر" جزلاب کے انکشاف پر اس کا دماغ بھک سے اڑا تھا۔

"جزلاب تمام آدمیوں کو اکٹھا کرو۔۔۔مجھے وہ لڑکی چاہیے ہر صورت۔۔۔اگر وہ پولیس کے ہاتھ لگ گئی تو بہت مشکل ہو جائے گی سمجھے؟ بلکہ ایسا کرو پولیس سٹیشن جاؤ وہ لڑکی کسی نہ کسی کی مدد سے پولیس کے پاس جائے گی۔۔۔اس سے پہلے ہمیں پہنچنا ہے۔" اس کی بات پر جزلاب نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

بھیگا چہرہ اور لڑکھڑاتے قدم۔۔۔اسے نہیں معلوم تھا کہ وہ کہاں جا رہی ہے۔ نجانے اسے بھاگتے کتنی دیر ہو گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"یا اللہ کیا کروں؟" اس کے دل سے ہوک اٹھی تھی۔

اچانک اس کے قدم رکے تھے۔۔۔ آس پاس سے آتی سائرن کی آواز پر وہ اس آواز کی جانب بڑھی تھی۔۔۔ کچھ دیر بعد وہ اس آواز تک پہنچ چکی تھی۔۔۔ سامنے موجود پولیس سٹیشن کو دیکھ اس کی آنکھیں چمکی تھی۔ دماغ میں ایک خیال آیا تھا مگر اس سے پہلے وہ آگے بڑھتی فہام جونیجو کو وہاں دیکھ خوف سے اس کے رونگتے کھڑے ہو گئے تھے۔

ادھر ادھر دیکھتی وہ چھپتی چھپاتی اسٹیشن کی پچھلی جانب جا چھپی تھی۔۔۔ دیوار کی اوٹ سے سر نکالے وہ فہام جونیجو اور اس کے ساتھ محو گفتگو پولیس آفیسر کو دیکھ رہی تھی جب کسی کے پیچھے سے ہاتھ رکھنے پر اس کی چیخ نکلتے نکلتے رکی تھی۔

ڈر کے مارے چہرہ موڑے اس نے اپنے سامنے موجود اس پولیس آفیسر کا دیکھا تھا جو کافی عمر رسیدہ تھا۔

"لڑکی کون ہو تم؟"

All Rights Reserved by Novels lounge

"مم۔۔۔مجھے بچالے پلیز۔۔۔وہ,وہ مجھے مار دے گا" وہ گڑگڑائی تھی۔

"کون؟" آفیسر نے چونک کر سوال کیا تھا۔

"وہ" فہام جونیجو کی جانب اشارہ کیے وہ خوف زدہ ہوئی تھی۔

"فہام جونیجو" عبدالوہاب کے ماتھے پر کئی بل پڑے تھے۔

"لڑکی تم جانتی ہو ناتم کیا کہہ رہی ہو؟" انکا لہجہ زرا سخت ہوا تھا۔

"جھوٹ نہیں بول رہی۔۔۔وہ اچھا,اچھا انسان نہیں ہے۔۔۔ غغ۔۔۔غلط ہے" ایک تو نشہ اور اوپر سے اتنی دیر کی دوڑ اس کی آنکھیں بند ہونے لگی تھی اور ساتھ ہی وہ چکرا کر عبدالوہاب کے سامنے زمین پر گر گئی تھی۔

"یاخدایا" عبدالوہاب نے اس کا گال تھپتھپایا تھا۔ مگر بے سود۔

All Rights Reserved by Novels lounge

اسے باہوں میں اٹھائے انہوں نے اسے اپنی گاڑی کی بیک سیٹ پر لٹادیا تھا اور اب اسٹیشن کی جانب رخ تھا۔

"جی تو جونیجو صاحب کیا شکایت در پیش آئی ہے آپ کو؟" عبدالوہاب کے سوال کے بدلے اس نے ماورا کی تصویر سامنے رکھ دی تھی۔

"یہ لڑکی میری فیکٹری میں ایک عام سی ورکر ہے اور تقریباً دو کڑوڑ کا فراڈ کیا ہے اس نے۔۔۔ اس کے خلاف رپورٹ درج کروانی ہے" انداز خاصہ لیا دیا تھا۔

عبدالوہاب کے ذہن میں فوراً ڈری سہمی سی ماورا آئی تھی اور ساتھ ہی انہوں نے فہام جونیجو کو دیکھا تھا جو دو کڑوڑ کے فراڈ کے باوجود بھی خاصہ پر سکون تھا۔ مگر نظروں میں موجود ایک عجیب قسم کی بے چینی نظر آئی تھی انہیں۔

"ہمم ٹھیک ہے چلے" اپنی جگہ سے اٹھتے وہ بولے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"کہاں ؟" فہام جونیجو چونکا تھا۔

"آپ کی فیکٹری۔۔۔ آپ کے نقصان کا جائزہ لینے "عبدالوہاب کی بات پر وہ پل بھر کو گڑبڑایا تھا۔ اور بعد میں سر ہلایا تھا۔

ایک میسج بھیجے وہ عبدالوہاب کے پیچھے نکلا تھا۔۔ پچیس منٹ کی ڈرائیو کے بعد وہ لاگ فیکٹری ایریا میں پہنچ چکے تھے مگر سامنے کا منظر ہوش اڑا دینے والا تھا پوری فیکٹری آگ کے دہکتے شعلوں میں جل رہی تھی۔

"یہ۔۔۔ یہ کیسے ہوا میری فیکٹری۔۔۔ میرے ورکرز" فہام جونیجو کی افسردہ آواز ان کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔

عبدالوہاب نے غور سے اسے دیکھا تھا جس کے صرف الفاظ افسردہ تھے, تاثرات نہیں۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"میں اس لڑکی ماورا پر کیس کرنا چاہتا ہوں" فہام جونیجو ٹیبل پر زور سے ہاتھ مارتے بولا تھا۔

"ریلیکس مسٹر فہام۔۔۔ آپ کا کیس ہم ضرور ہینڈل کرے گے" عبدالوہاب نے اسے تسلی دی تھی۔

"پہلے اس نے چوری کی اور اب یہ آگ۔۔۔ اسی کا کام ہو گا۔۔۔ مجھ سے بدلا لینے کے لیے۔" وہ بڑبڑایا۔

"کیسا بدلا؟"

"وہ ایک گھٹیا کردار کی لڑکی ہے۔۔۔ میں نے اسے غریب سمجھ کر ترس کھا کر نوکری دی مگر وہ۔۔۔ اس نے مجھ پر۔۔۔ وہ میرے ساتھ تعلق بنانا چاہتی تھی مگر جب میں نے اسے منع کیا تو اس نے نا صرف یہ چوری کی بلکہ میری برسوں کی محنت کو بھی جلا کر راکھ کر دیا۔" اس کی بات پر عبدالوہاب نے صرف ہنکارہ بھرا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ٹھیک ہے سر آپ کی کمپلین لکھ دی گئی ہے۔۔۔ہماری ٹیم ان شاءاللہ آج سے ہی اس پر کام شروع کر دے گی"عبدالوہاب کے تسلی بخش جواب پر وہ کچھ پر سکون ہوا تھا۔

"اپنی تلاش جاری رکھو جزلاب,پولیس سے پہلے وہ ہمیں ملنی چاہیے۔۔۔اس کا منہ کھلنے سے پہلے ہی بند کرنا ضروری ہو گا" گاڑی میں بیٹھے اس نے جزلاب کو ہدایت کی تھی۔دور کھڑے عبدالوہاب نے گہری سانس بھری تھی۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

"ہمم۔۔۔تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے کہ جو تم کہہ رہی ہو وہ سچ ہے؟"اپنے سامنے سر جھکائے بیٹھی ماورا سے انہوں نے سوال کیا تھا۔

"نہیں"نم آنکھوں سے اس نے سر نفی میں ہلایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"جب تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے ہی نہیں تو میں کیسے یقین کرلوں کہ تم جو کہہ رہی ہو وہ سچ ہے؟"عبدالوہاب نے ماتھے پر بل سجائے سوال کیا تھا۔

"مجھے نہیں معلوم" دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپائے وہ رونا شروع ہو گئی تھی۔

"تم فکر مت کرو۔۔اگر تم سچی نکلی تو میں تمہیں ضرور اس سے بچاؤ گا۔۔۔لیکن,اگر یہ جھوٹ ہوا تو تمہاری موت میرے ہاتھوں ہو گی"ان کی سنجیدہ آواز پر اس نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"کیا خبر لائے ہو صمد؟"عبدالوہاب نے اپنے جونئیر اہلکار سے سوال کیا تھا۔

"سر۔۔۔فہام جونیجو کا پی۔اے جزلاب اور تین چار اور آدمی اس لڑکی کے بارے میں اپنے تئیں پوچھ گچھ کر رہے ہیں۔۔۔وہ بہت تیزی میں ہیں۔۔۔یوں جیسے وہ ہم سے پہلے اسے ڈھونڈ لینا چاہتے ہو"صمد کی بات پر انہوں نے ہنکارہ بھرا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ٹھیک تم جاؤ" اسے جانے کا اشارہ کیے وہ گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے تھے۔

وہ جو ابھی گھر داخل ہوئے تھے کسی کے چیخنے چلانے پر انہوں نے فوراً اپنی گن نکالی تھی۔۔۔ آہستہ سے قدم آگے بڑھاتے وہ ماورا کے کمرے کی جانب بڑھے تھے جو ایک ہفتے سے ان کے گھر رہ رہی تھی۔

اس کے کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ حیران ہوئے تھے جو خود کو نوچ رہی تھی۔

وہ دوڑ کر اس کی جانب بڑھے اور اسے سنبھالنا چاہا تھا مگر بے سود۔۔۔ نظریں اچانک اس کے بازوؤں سے جا ٹکرائی جہاں انجیکشن کے نشان تھے۔

"تم۔۔۔ تم ڈرگز لیتی ہو؟" وہ بڑبڑائے جب اچانک دماغ میں ماورا کے الفاظ گونجے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"وہ دن میں دو بار مجھے بے ہوشی کے انجیکشن لگاتے تھے" نہیں وہ ڈرگز تھی جس سے ماورا انجان تھی اور اب وہ اس کی ایڈیکٹ ہو رہی تھی۔

کچھ ہی پل میں مزاحمت کرتی وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔

بیڈ پر لیٹے اس کے وجود کو دیکھے عبدالوہاب کا دماغ تیزی سے کام کر رہا تھا۔ انہیں کسی بھی صورت اب ماورا کو واپس بھیجنا تھا۔۔۔ اس کا اب یہاں رہنا ان کے لیے خطرہ تھا۔۔ مگر سیدھے طریقے سے وہ اسے پاکستان نہیں بھجوا سکتا تھے۔۔۔ اب ایک ہی راستہ تھا۔۔۔ انہیں اسے غیر قانونی طریقے سے بھجوانا تھا۔۔ یہ خطرناک تھا مگر کرنا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

"اس کے بعد میں نے اسے بائے ائیر غیر قانونی طریقے سے پاکستان بھجوا دیا مگر ایک غلطی, ایک بہت بڑی غلطی ہو گئی مجھ سے۔۔۔ جو سامان پاکستان کوریئر ہونا تھا میں نے انہیں میں سے ایک ڈبے میں اسے چھپا دیا تھا مگر وہ کوریئر پاکستان کی جگہ لندن چلا گیا

All Rights Reserved by Novels lounge

تھا جس کا علم مجھے بہت دیر سے ہوا۔۔۔ وہ ایک ہفتہ میرے پاس رہی اور اس ایک ہفتے میں تمہارا ہی ذکر رہتا۔۔۔ کیسے وہ تم سے ملے گی, تم سے معافی مانگے, تمہیں انصاف دلوائے گی۔۔۔ ہر وقت معتصیم کا ذکر رہتا اور اب آٹھ سال بعد تمہارا اس کے بابت پوچھنا مجھے تکلیف میں مبتلا کر رہا ہے وہ ٹھیک تو ہے نا؟" ان کی بات پر اس کا دل چاہا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔۔۔ یہ کیا کیا اس نے۔

"جی وہ ٹھیک ہے۔۔۔ خدا حافظ" زبردستی مسکراتا وہ اجازت لیے وہاں سے نکل چکا تھا۔

عبدالوہاب نے غور سے اس کی پشت کو تکا تھا۔۔۔ وہ ریٹائیرڈ ہو گئے تھے مگر جانتے تھے کہ کوئی مسئلہ ضرور تھا۔

____

"وائے۔زی معتصیم بول رہا ہوں"

All Rights Reserved by Novels lounge

"معلوم ہے۔۔۔ کہو کیسے کال کی؟" وہ جو ڈیوڈ کا قصہ ختم کرنے کو نکلا تھا معتصیم کی کال پر رک سا گیا تھا۔

"ایک کام ہے تم سے" معتصیم کا انداز بے لچک تھا۔

"کیا؟"

"ماورا! معلوم کرو وہ کہاں ہے؟۔۔۔ لندن میں یا فہام جونیجو کے ساتھ۔۔۔ جہاں بھی ہے ایک دن کے اندر اندر پتا لگاؤ۔۔۔ میں کل ہی لندن آرہا ہوں" اسے حکم سناتا وہ کوئی وضاحت دیے بنا کال کاٹ چکا تھا۔

"یہ تو ہونا ہی تھا" کال کے ختم ہوتے ہی وہ بڑبڑایا تھا۔۔۔ ڈیوڈ کو پھر کبھی دیکھ لیتا مگر اس وقت معتصیم زیادہ اہم تھا۔

اب اسے ماورا کو تلاش کرنا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

لندن ائیر پورٹ پر اترتے ہی وہ چیک ان کرتا تیزی سے ایگزیٹ کی جانب بڑھا تھا جہاں وائے۔زی پہلے سے ہی اس کے انتظار میں تھا۔

"پتا چلا؟" اس نے بیتابی سے سوال کیا تھا جس پر وائے۔زی نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"چلو"

"ابھی؟ پہلے تھوڑا آرام۔۔۔"

"آرام کا وقت نہیں ہے وائے۔زی" وہ دانت پیس کر بولتا گاڑی میں جا بیٹھا تھا۔۔۔ اس کے پیچھے ہی کندھے اچکائے وہ بھی ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا تھا۔

بیس منٹ کی مسافت کے بعد وہ منزل تک آ پہنچے تھے۔

"یہ ہم مینٹل ہوسپیٹل کیوں آئے ہیں؟" سامنے لگے بورڈ کو دیکھ اس نے ماتھے پر تیوریاں سجائے سوال کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"کیا تمہیں نہیں معلوم؟" وائے۔ زی کا لہجہ کاٹ دار تھا۔

"نہیں۔۔۔" جو سوچ دماغ میں آئی تھی اس پر سر نفی میں ہلا تھا۔

"یہ لو" بیک سیٹ سے اٹھائی ہڈ اس کی جانب بڑھائی تھی۔

"اس میں ٹیپ, ایک چابی, ایک ٹارچ اور انجیکشن بھی ہے۔۔۔ تمہیں ان سب کی ضرورت ہوگی۔۔۔ اور کیمرہ کی فکر نہ کرنا وہ سارا سسٹم ہیک ہو چکا ہے۔۔۔ تمہارے پاس بس پندرہ منٹ ہیں" وائے۔ زی کی بار سنتا وہ تیزی سے ہڈ پہنے کار سے باہر نکلتا پچھلی طرف کی جانب بڑھا تھا۔ ماورا کے بارے میں سوچ سوچ کر اس کا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا۔

چہرے کو ہڈ سے ڈھکے, سرد آنکھیں لیے وہ دبے پاؤں ہسپتال کی پچھلی جانب سے اندر داخل ہوا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

اس وقت ہسپتال میں ہو کا عالم تھا۔۔۔چار سو خاموشی چھائی تھی۔۔۔اس کے لب مسکرائے تھے۔۔۔خاموش پر مگر لمبے ڈگ بھرتا وہ اس کمرے کے باہر آ پہنچا تھا۔۔۔ گہری سانس خارج کیے وہ کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔اندر سے لاک کیے,لائٹ اون کیے وہ اس وجود کی جانب بڑھا تھا۔

یکلخت سرد آنکھیں نرم ہوئی تھی اور جلد ہی ان میں نمی جھلک گئی تھی۔

گہری سانس خارج کیے خود کو پرسکون کرتا وہ اس کی جانب بڑھا تھا۔

جیکٹ کی پاکٹ سے ٹیپ نکالے وہ بہت آرام سے اس کے منہ پر لگا چکا تھا۔

"سوری"اس کا گال تھپتھپائے معافی مانگی تھی۔

گال سے ہوتی انگلیاں اب اس کی پلکوں کو چھو رہی تھی۔

نگاہیں چہرے سے ہوتی اس کے ہاتوں سے جا ٹکرائی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ہتھکڑیوں میں جکڑی دونوں ہاتھوں کی کلائیاں۔۔۔جو سخت گرفت کے باعث نیلی ہو چکی تھی۔۔۔ معتصیم کی آنکھیں پھل بھر میں لال ہوئی تھی۔

جیکٹ کی پاکٹ سے چابی نکالے اس نے پہلے دائیں ہاتھ کی کلائی کو آزاد کو کروایا تھا اور اب وہ بائیں ہاتھ کلائی آزاد کر رہا تھا۔

کسی کی موجودگی کو محسوس کرتے اس نے بھاری ہوتے سر سمیت آنکھیں کھولی تھی۔

اپنے اوپر جھکے ہیولے کو دیکھ ماورا کی آنکھیں پل بھر میں پھیلی تھی۔

ہاتھوں کو جھٹکتے اس نے چلانے کی کوشش کی تھی مگر منہ پر لگی ٹیپ کی وجہ سے یہ ناممکن ہو گیا تھا۔

بائیں ہاتھ کی کلائی بھی آزاد کیے وہ اب اس کی جانب متوجہ ہوتا دھیما سا مسکرایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

معتصیم کو سامنے پا کر اس کی آنکھیں خوف سے مزید پھیلی تھی۔ چیخنے چلانے کی کوشش کرتے اس نے آزاد ہاتھ سے منہ سے ٹیپ اتارنا چاہی تھی جب اس کا ہاتھ تھامے اسے جھٹکا دیے وہ دونوں ہاتھوں کو پیچھے کرتا ہتھکڑی لگا چکا تھا۔

ماورا کا سر تیزی سے نفی میں ہلا تھا

"شش۔۔۔ ریلیکس۔۔۔ بس ہو گیا۔۔۔" اس کے کان میں بولتا وہ اسے اپنے ساتھ لگائے جیکٹ سے انجیکشن نکالے بڑی مہارت سے اس کے بازو میں پیوست کر چکا تھا۔

چند سیکینڈ میں ماورا کی مزحمت مدھم ہو گئی تھی اور آنکھیں موندے اس کا سر معتصیم کے سینے سے جا ٹکرایا تھا۔

اسے باہوں میں اٹھائے وہ اتنی ہی خاموشی سے لا کر گاڑی کی بیک سیٹ پر لٹا چکا تھا۔

"چلو۔۔۔" اس نے ماورا کو دیکھ وائے۔زی کو حکم جاری کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"سر "سنان جو فائل پر سر جھکائے بیٹھا تھا کریم کی آواز پر اس کی جانب متوجہ ہوا تھا۔

"ہوں بولو؟" اسے پریشان دیکھ سنان نے سوال کیا تھا۔

"وہ جیک۔۔۔" وہ لمحہ بھر کو خاموش ہوا تھا۔

"جیک؟"سنان نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔

"اطلاع ملی ہے کہ وہ میڈم کی تلاش میں پاکستان آگیا ہے۔۔۔اور اب موقع کی تلاش میں ہے "کریم کی بات پر اس نے جبڑے بھینچے تھے۔

"گھر کے آس پاس کی سکیورٹی ٹائٹ کر دو کریم۔۔اور زویا کو ان سب کی بھنک نہ لگے۔۔۔میں نہیں چاہتا کہ اسے کسی قسم کی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے"سنان کی ہدایت پر سر اثبات میں ہلائے وہ سٹڈی سے نکلی تھی جب کہ ایک سایہ دیوار کی اوٹ میں چھپ گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

سست قدموں سے چلتی وہ کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔۔بیڈ پر بیٹھے سر ہاتھوں گرائے بے بسی سے رو دی تھی۔

"جیک وہ پاکستان آگیا تھا اس کی تلاش میں "تکلیف سے وہ سسک اٹھی تھی۔

"اگر وہ مجھے تک پہنچ گیا؟"یہ سوچ کتنی تکلیف دہ تھی اس کا کسی کو بھی شائد اندازہ نہ ہوتا۔

بیڈ پر ڈھے وہ دو سال پہلے کے منظر میں کھو چکی تھی۔

آج اسکی سولہویں سالگرہ تھی جو مارتھا کے ساتھ ملکر اس نے ایک چھوٹا سا کپ کیک کاٹ کر سیلیبریٹ کی تھی اور اب مزے سے وہ بیڈ پر سوئی خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

نشے میں دھت وہ لڑکھڑاتا اس کے کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔کمرے میں موجود زیرہ بلب کی روشنی میں اس کا سویا وجود جیک کے اندر ایک انجانا احساس جگا رہا تھا۔

پراسرا سا مسکراتا وہ دھیمے قدم اٹھاتا اس کی جانب بڑھا تھا۔بیڈ کے قریب پہنچے وہ بہت دلچسپی سے اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔۔نشے کی وجہ سے آنکھوں میں خماری چھائی ہوئی تھی۔

"مانوبلی۔۔۔میری مانو" وہ مسکرایا تھا۔

اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرے ایک ایک نقش کو انگلی سے چھوے ایک انجانی خواہش نے اس کے دل میں جگہ لی تھی۔۔۔جس پر عمل کرتا وہ اس پر جھک گیا تھا۔

پورا اولازویا کی چیخوں سے گونج اٹھا تھا۔ساتھ والے روم میں موجود مارتھا تیزی سے اس کے روم میں داخل ہوئی تھی۔آنکھیں حیرت کے مارے پھٹ گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

جیک زویا کو اپنے قبضے میں لیے اس پر جھکا ہوا تھا اور وہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھے اسے دور دھکیلنے کی کوشش میں تھی۔۔۔ الٹے پیر بھاگتی مارتھا نے تیزی سے گارڈز کو بلایا اور دوسری میڈ سے مرینہ چوہان کو بلانے کا کہا تھا۔

گارڈز نے آتے ہی اسے قابو کیے زویا سے پیچھے کیا تھا جو اب روتی ہوئی مارتھا کی پناہوں میں جا چھپی تھی۔

مرینہ چوہان بھی میڈ کے ساتھ فوراً وہاں آئی تھی۔۔۔ زویا اور جیک دونوں کی حالت دیکھ انہیں کہانی پل بھر میں سمجھ آگئی تھی۔

مارتھا کی پناہوں میں ڈری سہمی سی زویا اور گارڈز کی گرفت میں ہوش و حواس سے بیگانہ جیک۔

"اسے روم میں لیجاؤ" گارڈز کو انہوں نے حکم دیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اور اس کا حلیہ درست کرواؤ۔۔ اگلی بار مجھے ڈسٹرب مت کرنا خود ہینڈل کر لینا"
بے پرواہ لہجے میں بولتی وہ وہاں سے جا چکی تھی۔

مارتھا نے افسوس سے انہیں دیکھا تھا اور اب زویا کی جانب متوجہ ہو گئی تھی جو بری طرح خوف کے زیر اثر تھی۔۔۔ اس کے لبوں پر موجود خون کے نشان جیک کی درندگی کا منہ بولتا ثبوت تھے۔

اس دن کے بعد زویا بری طرح سے جیک نامی خوف میں مبتلا ہو گئی تھی۔۔۔ اگلے ہی دن جیک کہی چلا گیا تھا۔۔۔ کہاں؟ نہیں معلوم۔۔۔ مگر وہ زویا کے دل و دماغ پر اپنا خوف اچھے سے بٹھا کر گیا تھا۔

راکنگ چیئر سے ٹیک لگائے معتصیم کی نظریں بس اسی پر ٹکی تھی جو دو دنوں سے ہوش و حواس سے بیگانہ تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"پلیز ماورا۔۔۔ پلیز اٹھ جاؤ مزید ازیت مت دو مجھے۔۔۔ یہ نا ہو کہ انتظار کی یہ گھڑیاں ختم ہوتے میں ختم ہو جاؤں" ایک آنسوؤں اس کی آنکھ سے بہہ نکلا تھا۔

"انکل آپ نے مجھے بلایا؟" شزا نے ان کے کمرے میں داخل ہوئے سوال کیا تھا۔

"ہاں آؤ شزا۔۔۔ تمہارا ہی انتظار تھا۔۔۔ کچھ بتانا ہے تمہیں" شبیر زبیری نے گہری سانس خارج کی تھی۔

"خیریت انکل آپ پریشان لگ رہے ہیں؟" شزا کے پوچھنے پر بے بسی سے انہوں نے گہری سانس خارج کی تھی۔

خیریت ہی تو نہیں ہے شزا۔۔۔ ارحام شاہ کے ہوتے مجھے اور کونسی بات پریشان" "کر سکتی ہے؟

"اب کیا کر دیا اس انسان نے؟" شزا نے مٹھیاں بھینچی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ابھی تو کچھ نہیں مگر۔۔۔ مگر وہ کچھ کرنے والا ہے"

"کیا کرنے والا ہے؟"

"ہر انسان کی ایک کمزوری ہوتی ہے شزا۔۔۔ میری بھی ہے جو اس ڈیوڈ کے ہاتھ لگ چکی ہے اور وہ اپنی جان بخشی کی خاطر میری وہ کمزوری ارحام شاہ کے حوالے کرنے والا ہے۔۔۔ اگر ایسا ہو گیا تو سب برباد ہو جائے گا۔۔۔ ہمیں اسے روکنا ہو گا"

"مگر کیسے؟" شزا کے سوال پر مسکراتے انہوں نے ایک پاکٹ گن اس کے حوالے کی تھی۔

"یہ کام اب تمہیں کرنا ہے شزا۔۔۔ تم ہی ہو جو یہ باآسانی سے کر سکتی ہو۔۔۔ تمہیں ختم کرنا ہو گا۔۔۔"

"ڈیوڈ کو؟" اس نے گن پکڑے سوال کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اونہوں۔۔۔وائے۔زی"وہ دھیما سا پراسرار سا مسکرائے تھے جبکہ شزا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھی۔

اس کی دونوں آنکھوں کو ٹارچ کی روشنی سے چیک کرتے ڈاکٹر نے ایک نگاہ معتصیم پر ڈالی تھی جو لب چباتا انہیں دیکھ رہا تھا۔

ڈاکٹر نے ایک بار پھر ماورا کو دیکھا تھا جو گم صم سی تمام کاروائی خاموشی سے دیکھ رہی تھی تھی۔

"مسٹر معتصیم میرے ساتھ آیئے!"ماورا پر آخری نگاہ ڈالے انہوں نے معتصیم کو اشارہ کیا تھا۔

"پیشنٹ کو ہوش کب آیا تھا؟"

All Rights Reserved by Novels lounge

"کل رات کو" اس نے جھٹ جواب دیا تھا۔

"اور تب سے وہ ایک لفظ تک نہیں بولی؟"

"نہیں" اس نے سر نفی میں ہلایا تھا

"وہ ٹھیک تو ہو جائے گی نا؟" آس سے سوال کیا گیا تھا۔

"اسے کسی چیز یا بات کا گہرہ صدمہ لگا ہے معتصیم۔۔۔ جس نے اس کے بولنے کی حس کو برے سے متاثر کیا ہے۔۔۔ اور مجھے شک ہے کہ۔۔۔"

"کہ؟" ادھوری بات کا پورا مطلب جاننا چاہا تھا اس نے

"کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کہی بولنے سے محروم نہ ہو جائے" ڈاکٹر لے الفاظ ہتھوڑے کی مانند اس کے سر پر بجے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"وہ۔۔۔وہ ٹھیک تو ہو جائے گی؟۔۔۔میں,اب میں کیا کروں؟" معتصیم کا دل چاہا تھا اپنے بال نوچ ڈالنے کو۔

"اس کا ایک نیچرل حل ہے میرے پاس"

کیا؟"بے تابی سے اس نے سوال کیا تھا۔"

"اسے اس ماحول سے کہی دور لیجاؤں معتصیم۔۔۔یہ گھٹن زدہ ماحول اسے مزید اذیت دینے کا سبب بن سکتا ہے۔۔۔اسے کسی ایسی جگہ لیجاؤں جہاں سکون ہو۔۔۔یہ دنیا خوبصورت کرشموں سے بھری پڑی ہے۔۔۔اسے کہی بھی لیجاؤ مگر یہاں سے دور جہاں اس نے اپنی زندگی کے ازیت ناک پلوں جیا ہو"ڈاکٹر کے سمجھانے پر اس نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

All Rights Reserved by Novels lounge

"تم کہاں جارہے ہو؟" وائے۔زی کو لگا جیسے اس نے سننے میں غلطی کر دی ہو۔وہ دونوں ابھی ابھی ماورا کا پاسپورٹ اور باقی کا پیپر ورک کر کے آفس سے باہر نکلے تھے۔

"بتایا تو ہے کشمیر جارہا ہوں" معتصیم نے کندھے اچکائے۔

"تم آخر کرنا کیا چاہ رہے ہو معتصیم؟ پہلے اسے تکلیف دینا چاہتے تھے,اذیت سے دوچار کرنا چاہتے تھے اور اب جب اس میں کامیاب ہو گئے تو اس پر یہ مہربانیاں کیسی؟ اب کونسا نیا بدلا لینا ہے اس سے؟" وائے۔زی کے سوال پر معتصیم نے غصے سے اسے گھورا تھا جس پر وائے۔زی نے مزے سے کندھے اچکا دیے تھے۔

\-----------

گاڑی ڈرائیو کیے اس کا رخ ڈیوڈ کے کلب کی جانب تھا۔۔۔ معتصیم آج صبح ہی ماورا کو ساتھ لیے پاکستان, آزاد کشمیر جا چکا تھا۔۔۔بقول اس کے ماورا کی ذہنی کنڈیشن کے لیے اس سے بہتر کوئی جگہ نہیں ہو سکتی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

کلب میں داخل ہوتے ہی ڈیوڈ کا ایک خاص آدمی اس سب سے چھپاتا ایک پرائیویٹ روم سے ہوتا پچھلی جانب لے آیا تھا جہاں ڈیوڈ دونوں بازو پینٹ کی جیبوں میں ڈالے اس کے انتظار میں تھا۔۔۔لبوں پر پراسرار سی مسکراہٹ سجائے اس نے وائے۔زی کو دیکھ سر خم کیے ویلکم کیا تھا۔

"اگر یہی بلانا تھا تو اتنا تردد کرنے کی وجہ؟ ویسے ہی بتا دیتے آجاتا میں" وائے۔زی کا اشارہ خفیہ طریقے سے اسے یہاں لانے کی جانب تھا۔

"ضرورت تھی وائے۔زی ہمارے اور بھی بہت سے دشمن ہے جو کب سے گھات لگائے بیٹھے ہیں!" اس کا اشارہ سمجھتے وائے۔زی نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"اب کام کی بات بھی کرلیجائے ڈیوڈ۔۔۔کلب کے پیپرز!" وائے۔زی نے طلب کی تھی۔

"کون سے پیپرز؟" ڈیوڈ انجان بنا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"گارڈز!"ڈیوڈ کے بولتے ہی پانچ چھ لوگ اپنی پستول وائے۔زی پر تانے اس کے گرد گھیرا ؤکیے مختلف جگھوں سے آ نکلے تھے۔

"چچچ۔۔۔تمہیں کیا لگتا ہے ڈیوڈ کے تمہارا یہ بھوندا پلان مجھے کسی بھی قسم کا نقصان پہنچا سکتا ہے؟"وائے۔زی کی بات پر ڈیوڈ کا قہقہ گونجا تھا۔

"میں جانتا ہوں وائے۔زی, بھلے عمر میں چھوٹے ہو مجھ سے مگر اس کھیل کے بڑے ماہر کھلاڑی ہو تم۔۔۔"

"کیوں نا ہم ایک ڈیل کرلے؟تم یہ کلب میرے پاس رہنے دو۔۔۔اور اس کے بدلے میں تمہیں ایک ایسا سچ بتاؤں گا جو تمہارے لیے کوہِ نور سے کم نہ ہو گا"

"ڈیوڈ کیا تم اپنے ڈرامے بند کرو گے؟میرے پاس زیادہ وقت نہیں ضائع کرنے کو تو جلدی کرو"وائے۔زی بیزاریت سے بولا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ایک بار میری بات تو سن لو وائے۔زی۔۔۔یقین مانو جو سچ میں تمہیں بتانے جا رہا ہوں۔۔۔وہ تمہاری جڑیں تک ہلا دے گا!" ڈیوڈ کی بات پر اس نے آنکھیں گھمائی تھی اور گھڑی کی جانب دیکھ اسے پانچ منٹ کا اشارہ دیے بات جاری رکھنے کو کہاں تھا۔

جھاڑیوں میں چھپی شزا نے گن لوڈ کیے اس پر سائلنسر لگا دیا تھا اور اب وہ بس موقع کی تلاش میں تھی۔

آج وائے۔زی کا چیپٹر کلوز کر کے وہ ارحام شاہ سے اپنے ماں باپ کی بے رحم موت کا بدلا لینے والی تھی۔

اس کی آنکھیں غم و غصے اور بدلے سے لال انگارہ ہو چکی تھیں۔

"یہ سچ ارحام شاہ اور شبیر زبیری کی زندگی سے جڑا ہے۔۔"شبیر کا نام سن شزا نے فوراً ٹارگٹ لاک کیا تھا۔

"کیسا سچ ؟" وائے۔زی کو ہلکا سا تجسس ہوا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ارحام شاہ کی بیٹی۔۔۔" اس سے پہلے وہ بات مکمل کرتا شزا کی چلائی گئی گولی وائے۔زی کا سینا چیر چکی تھی۔

ڈیوڈ نے آنکھیں پھاڑے وائے۔زی کے خون آلود جسم کو زمین پر گرتے دیکھا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

"کام ہو گیا انکل" شزا کے الفاظ پر ایک گہری مسکراہٹ شبیر زبیری کے لبوں کو چھوئی تھی۔

"ویل ڈن شزا۔۔۔ ویل ڈن۔۔۔ تم جانتی نہیں ہو کہ آج جو تم نے کیا اس کا ہونا کتنا اہم تھا۔۔۔ اگر ایسا کچھ نہ ہوتا۔۔۔ اگر میرا راز وائے۔زی کے ہاتھ لگ جاتا۔۔۔"

"ارحام شاہ کی بیٹیاس کا کیا تعلق ہے آپ سے اور اس کمزوری سے جو اگر ارحام شاہ کے ہاتھ لگتی تو آپ مشکل میں پھنس جاتے؟ بتایئے انکل مجھے جاننا ہے۔۔۔ اور ارحام شاہ کی کوئی بیٹی بھی تھی؟ اس کا کیا تعلق ہے آپ سے؟" شزا کے سوالوں کی بوچھاڑ پر

All Rights Reserved by Novels lounge

انہیں اپنا دم گھٹتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ کیا وہ سچ تک پہنچ چکی تھی؟ اسے کیسے معلوم ارحام شاہ کی بیٹی کا؟

"تم۔۔۔ تمہیں کیسے معلوم ارحام شاہ کی بیٹی کا؟" اس کی نظروں سے بچتے اپنی پاکٹ گن لوڈ کیے انہوں نے سوال کیا تھا۔ پیٹھ اسکی جانب تھی۔

"وہ ڈیوڈ۔۔۔ وہ وائے۔زی کو بتانے والا تھا۔۔۔ مگر اس سے پہلے وہ اپنی بات مکمل کرتا میں نے فائر کر دیا تھا۔۔۔ میں نہیں جانتی کہ ارحام شاہ کی بیٹی کا اور آپ کا آپس میں کیا کنکشن ہے۔۔۔ مگر یہ آپ کا راز تھا, آپ کی کمزوری جس کا فائدہ وہ لوگ اٹھا سکتے تھے۔۔۔ اسی لیے ڈیوڈ کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی میں نے فائر کر دیا تھا" شزا کے تفصیلی جواب پر انہوں نے گہری سانس خارج کی تھی۔

"تم نے بہت اچھا کام کیا شزا۔۔۔ مجھے خوشی ہوئی جان کر کہ تم نے میرے راز کی قدر کی اور خود پر بھی اسے عیاں نہیں ہونے دیا۔۔۔ اور جہاں تک بات رہی میرے اور ارحام شاہ کے بیٹی کے درمیان کے تعلق کے متعلق۔۔۔ تو بے فکر رہو میں نے کبھی

All Rights Reserved by Novels lounge

اپنی بیوی کو دھوکا نہیں دیا۔۔۔اور رہی بات ہمارے درمیان کے کنکشن کی تو ان شاء اللہ بہت جلد تمہیں اس سے بھی روشناس کرواؤں گا۔۔۔اب جاؤ حماد آنے والا ہو گا آفس سے" اپنی بات مکمل کرتے انہوں نے دروازے کی جانب اشارہ کیا تھا جس پر سر ہلائے وہ وہاں سے چل دی تھی۔

اس کے جاتے ہی شبیر زبیری کے لبوں پر ایک زہر خند مسکراہٹ در آئی تھی جو بہت جلد ایک مکروہ قہقہے میں بدل گئی تھی۔

"تم مجھ سے کبھی بھی جیت نہیں سکتے ارحام شاہ۔۔۔کبھی بھی نہیں" لہو چھلکاتی آنکھیں, وہ زہر خند لہجے میں بولا تھا

\----------

"کیا مطلب ہے تمہارا غائب ہو گئی؟ کہاں غائب ہو گئی؟ زمین کھا گئی یا آسمان نے اٹھا لیا اسے؟ سنو ڈاکٹر مجھے وہ لڑکی ہر حال میں زندہ چاہیے۔۔۔چاہے جیسے مرضی مگر اسے

All Rights Reserved by Novels lounge

زندہ ڈھونڈ کر لاؤ" فہام جونیجو کی دھاڑ پر وہاں موجود ڈاکٹرز کی پوری ٹیم لرز اٹھی تھی۔

معتصیم کے جانے کے بعد فہام جونیجو نے بدلے کی خاطر ماورا کو مینٹل ہسپتال منتقل کروادیا تھا جہاں اسے دن رات الیکٹرک شاکس دیے جاتے تھے۔۔۔اور پھر یونہی اچانک ایک رات ماورا کا غائب ہو جانا۔۔۔اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔
سی۔سی۔ٹی۔وی فوٹیج بھی ہیکنگ کے باعث غائب تھی۔اور اب وہ ان ڈاکٹرز پر برس رہا تھا جن کے انڈر ماورا تھی۔۔۔

صرف چوبیس گھنٹے,فقط چوبیس گھنٹے ہیں تم لوگوں کے پاس اسے ڈھونڈ کر لاؤ میرے پاس" ایک آخری دھاڑ کے ساتھ وہ ٹیبل کو ٹھوکر مارتا وہاں سے نکل گیا۔

اس لڑکی کی وجہ سے فہام جونیجو نے کتنا بڑا نقصان اٹھایا تھا۔۔۔اس فیکٹری کو جلا دیا جس میں موجود لڑکیوں کو بیچ کر وہ اربوں کھربوں کا مالک بن جاتا۔۔۔مگر نہیں اس

All Rights Reserved by Novels lounge

ایک لڑکی کی وجہ سے سب چلا گیا۔۔۔سب برباد۔۔۔وہ اسے جتنی اذیت دیتا کم تھی۔

"بس ایک بار میرے ہاتھ لگ جاؤ۔۔۔وہ حشر کروں گا کہ دنیا کے لیے عبرت کا نشان بن جاؤ گی تم"۔

"بھائی آپ کہی جا رہے ہیں؟" صبح صبح ناشتے کی ٹیبل پر سنان کا پیک بیگ دیکھ کر وہ چونکی تھی۔سنان کو دیکھا جو خاصہ پریشان تھا اور موبائل پر کسی کو میسجز کرنے میں مصروف تھا۔

"ہمم ایمر جینسی لندن جا رہا ہوں۔۔۔ تم اپنا دھیان رکھنا۔۔۔ایک دو ہفتوں میں واپس آ جاؤں گا۔۔۔کریم!!!" اس کے سر پر بوسہ دیے اس نے کریم کو آواز دی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"مگر دو دن بعد میری برتھڈے۔۔۔" اس کے الفاظ منہ میں ہی دب گئے تھے۔

"شائد یہ کام بہت ضروری ہے۔" سر جھکائے وہ بڑبڑائی تھی۔۔۔ آنکھوں میں انچاہے آنسوؤں جمع ہو گئے تھے۔۔۔ کتنی خوش تھی یہ سوچ کر کہ یہ خاص دن وہ کسی اپنے کے سنگ گزارے گی۔

"میم ناشتہ۔۔۔ ٹھنڈا ہو گیا ہے تازہ بنا کر لا دوں؟" میڈ کے سوال پر وہ آہستگی سے سر نفی میں ہلائے وہاں سے اٹھ کر چل دی تھی۔

ولا سے نکلتی دو تین گاڑیوں کو دیکھ ایک کونہ میں موجود بلیک مرسیڈیز میں موجود وہ شخص مسکرایا تھا۔

اگلی اور پچھلی گاڑیوں میں موجود گارڈز اور درمیان میں موجود سنان اور کریم۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"لگتا ہے یہ سالا۔۔۔ اوپس میرا مطلب ہونے والا سالا سب گارڈز کو ساتھ لیکر جا رہا ہے۔۔۔ چچچ۔۔۔ کتنے افسوس کی بات ہے۔۔۔ میری پرنسز کے پاس کوئی سکیورٹی نہیں؟ کوئی بات نہیں میں تو ہوں نا" وہ شخص کھل کر مسکرایا تھا۔

\-------------

"تم اب گھر جاؤ کریم۔۔۔ اور ہاں زویا, اس کا خیال رکھنا!" ائیر پورٹ پر فلائیٹ کی اناؤنسمنٹ سنے اس نے کریم کو ہدایت دی تھی جس پر اس نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"سر" اسے جاتے دیکھ کریم نے آواز دی تھی

"وہ ٹھیک ہو جائے گا" کریم کی بات سن اس کی آنکھوں کے گوشے گیلے ہوئے تھے۔

"دعا کرنا کریم اسے کچھ نہ ہو ورنہ مجھے کچھ ہو جائے گا" گہری سانس خارج کیے, آنکھوں پر گلاسز چڑھائے وہ اپنی منزل کی جانب رواں ہو چکا تھا۔

"اللہ نگہبان" دعا کیے وہ پارکنگ کی جانب مڑ گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

آزاد کشمیر کی صاف شفاف فزا میں سانس لیے اس نے شال کو اچھے سے اپنے گرد لپیٹا تھا۔۔۔زرا بلندی پر بنے اس کوٹیج کے دروازے پر کھڑی وہ پتھر کی بنی سیڑھیاں اترتی نیچے باغیچے کی جانب وہ بڑھی تھی جس کے آگے موجود پکی سڑک پر موجود بارہ سے سولہ سال کی لڑکیاں بکریاں چراتی آپس میں ہنستی کھیلتی وہاں آرام کی غرض سے رک گئیں تھی۔

ماورانے دھیمی مسکراہٹ لیے انہیں دیکھا تھا۔۔۔جو ایک دوسرے میں لگتی,ادھر ادھر بھاگتی آنکھ مچولی کھیل رہیں تھی۔۔۔ایک جانب بکریاں گھاس چرنے میں مگن تھی,دوسری جانب وہ کھیلتی بچیاں اور تیسری جانب ان سب میں سب سے بڑی اٹھارہ سال کی وہ لڑکی جو ایک درخت سے ٹیک لگائے ایک نگاہ بکریوں پر اور دوسری ان بچیوں پر ڈال کر دوبارہ ہاتھ میں موجود کتاب کی جانب متوجہ ہو جاتی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ماورا نے آنکھیں چھوٹی کیے اس کے ہاتھ میں موجود کتاب کو گھورا تھا۔۔۔وہ شائد سائیکولوجی کی کوئی کتاب تھی,اس کی مسکراہٹ تھمی تھی اور چہرہ اب سرد و سپاٹ ہو گیا تھا۔

کاٹیج کی کھڑکی سے کافی پیتے معتصیم نے گہری نگاہو کے حصار میں اسے رکھا تھا۔۔۔ آج انہیں یہاں دوسرا دن تھا مگر ماورا کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔نہ ہی اسے یہاں لانے پر کوئی تاثر دیا تھا۔۔۔گہری سانس خارج کیے پردے برابر کرتا وہ کچن کی جانب چل دیا تھا۔

وائے۔زی کے ساتھ ہوئے حادثے کو لیکر وہ مکمل طور پر لاعلم تھا۔

"کہاں ہے وہ؟" ہسپتال میں داخل ہوتے ہی سنان کی ملاقات اس کے رائٹ ہینڈ سے ہوئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

کنڈیشن تو شکر اللہ کا سٹیبل ہے مگر خون کافی بہہ چکا تھا اسی لیے انڈر ابزرویشن رکھا "گیا ہے سر کو۔"

"کس کا کام ہے یہ؟"

"ڈیوڈ" سنان کے سوال پر اس نے فوراً جواب دیا تھا۔۔۔سنان کے قدم رکے تھے۔

"کیا تمہیں یقین ہے؟"

"جی۔۔۔سو فیصد۔۔۔سر نے اسے ٹائم دیا تھا کہ وہ خود سر کے حوالے وہ کلب کر دے۔۔۔کل ٹائم ختم ہو گیا تو سر گئے تھے وہاں۔۔۔میں بھی ساتھ تھا مگر مجھے انہوں نے باہر ہی رکنے کو کہاں تھا۔۔۔اچانک پچھلی جانب سے آتی گولی کی آواز پر میں بھاگ کر وہاں گیا تو سر کو زمین پر گرے پایا جبکہ ڈیوڈ کے تمام آدمی سر کا گھیراؤ کیے کھڑے تھے۔۔۔سو فیصد یہ اسی کی حرکت ہے تاکہ کلب سر کو نا دینا پڑے" اس کے تفصیل پر سنان نے سر نفی میں ہلایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"نہیں یہ کام ڈیوڈ کا نہیں۔۔۔اگر ایسا ہوتا تو وہ کبھی بھی تمہیں وائے۔زی کو یوں آسانی سے نہ لیجانے دیتا بلکہ۔۔۔شائد تمہیں بھی مار دیتا۔۔۔یہ کوئی اور ہی ہے"

"کون؟" اس کے سوال پر سنان نے کندھے اچکائے لاعلمی کا اظہار کیا تھا۔

"اس سوال کا جواب وہ ڈیوڈ ہی دے گا۔۔۔بھلے گولی اس نے نہیں چلائی مگر وہ کہی نہ کہی اس حادثے میں انوالو ہے۔۔۔بس ایک بار وہ شخص میرے ہاتھ لگ جائے گردن دبا ڈالوں گا اس کی میں۔۔۔اس رات کی تمام فوٹیج نکلواؤ کوئی بھی ثبوت بچنا نہیں چاہیے۔"

"سر" سر ہلائے وہ سنان کے ہمراہ کمرے کی جانب بڑھا تھا۔

____

"ناشتہ نہیں کیا آپ نے؟" کریم کی آواز پر وہ چونک کر ہوش میں آئی تھی۔

"ہوں؟" اس نے حیرانگی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ناشتہ کیوں نہیں کیا آپ نے؟"

"وہ موڈ نہیں تھا" سر جھکائے اس نے جواب دیا تھا۔

"اور موڈ کیوں نہیں تھا؟"

"معلوم نہیں "اس نے کندھے اچکائے۔

"کوئی پرابلم ہے تو شئیر کر لیجیے۔۔۔شائد میں کوئی مدد دے دوں؟"اس کی بات سن زویا نے سر اٹھائے اسے دیکھا اور نفی میں سر ہلائے وہ اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔

اپنے کندھے اچکاتا کریم بھی آفس کی جانب بڑھ گیا تھا۔

____

All Rights Reserved by Novels lounge

"میرا وعدہ ہے تم سے وائے۔زی تمہارے مجرم کو بخشوں گا نہیں میں۔۔۔اسے ایسی سزا دوں گا کہ وہ دنیا کہ لیے نشانہ عبرت بن جائے۔۔۔بس ایک بار مجھے معلوم ہو جائے وہ کون ہے"بے ہوش وائے۔زی کا ہاتھ تھامے وہ بڑبڑایا تھا۔

"سر"اسکا آدمی بناناک کیے عجلت میں اندر آیا تھا۔

"سر کچھ دکھانا ہے آپ کو"سانسیں پھولی ہوئی تھی۔

"یہ؟"فوٹیج دیکھ سنان کی آنکھیں پھیلی تھی۔۔۔فوٹیج میں صاف صاف کسی انسان کی پر چھائی کو جھاڑیوں کھ پیچھے دیکھا جارہا تھا مگر اس کی شکل کو دیکھنا مشکل تھا۔

"معلوم کرو کون ہے یہ جلد از جلد اور اس ڈیوڈ کی بھی ملاقات کرواؤ مجھ سے مگر میرے سٹائل میں"سنان کی بات پر سر ہلائے وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

بالکونی میں کھڑی وہ ٹھنڈی ہوا کے جھونکو کو محسوس کرتی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی۔

شبیر زبیری سے اجازت لیکر وہ حماد کی غیر موجودگی میں کلب کا چکر لگا آئی تھی۔

جاننا چاہتی تھی کہ وہ مر گیا یا بچ گیا۔۔۔اس نے کچھ نئے اور انجان چہروں کو بھی کلب میں دیکھا تھا جو عام تو بالکل نا تھے۔۔۔اپنے تئ معلوم کرنے پر علم ہوا تھا کہ وہ وائے۔زی کے خاص آدمی تھے جو اس پر گولی چلانے والے کو ڈھونڈ رہے تھے۔

"افففف۔۔۔تھک گیا آج تو میں۔۔۔یہ ڈیڈ بھی نجانے کون سے بدلے نکال رہے ہے مجھ سے۔۔۔اتنا کام" پیچھے سے اسے اپنی گرفت میں لیے حماد تھکے ہارے لہجے میں بولا تھا۔

"حماد" شزا چونکی تھی۔

"جی آپ کا بیچارہ شوہر حماد"

All Rights Reserved by Novels lounge

"آپ کب آئے؟"

"جب آپ ہمیں یادوں میں بسائے ہوئے تھی"

"ہونہہ !خوشفہمی جناب کی" وہ ناک سکیڑے بولی تھی۔

"اسے خوشفہم ہونا نہیں عاشق ہونا کہتے ہے۔۔۔ جو میں تمہارا ہوں" اس کے کندھے پر لب رکھے وہ مسکرایا تھا۔

"حماد۔۔۔ یو لو می نا؟" اچانک اس نے سوال کیا تھا۔

حماد شزا کو سختی سے شبیر زبیری کا ساتھ دینے سے منع کیا تھا۔۔۔ وہ اب شزا کو مزید ان کے کھیل کا حصہ نہیں بننے دینا چاہتا تھا۔ اور اب شادی کے بعد وہ جو کچھ بھی کر رہی تھی وہ سب حماد سے پوشیدہ تھا۔

"آفکورس آئی لو ویو" اس کا رخ اپنی جانب کیے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے وہ بولا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تو اگر میں کبھی کچھ ایسا کر دوں جو تمہیں پسند نہ ہو۔۔ مگر ایسا کرنا میری مجبوری ہو تو کیا تم مجھے معاف کر دو گے ؟" شزا کے سوال پر اس کے ماتھے پر کچھ بل پڑے تھے۔

"کیا تم کچھ ایسا کر چکی ہو ؟" حماد کے سوال پر وہ گڑبڑائی تھی۔

"نن۔۔۔ نہیں ایسا کچھ نہیں۔۔۔ وہ تو بس یونہی"

"ایسا کچھ ہونا بھی نہیں چاہیے شزا۔۔۔ ورنہ۔۔۔ خیر میں چینج کر کے آیا"

حماد کا ورنہ ہی شزا کو اچھے سے اس کا مطلب سمجھا چکا تھا۔۔۔ بس اب وہ شبیر زبیری کی مزید کوئی مدد نہیں کرے گی۔۔۔ اپنے حصے کا کام وہ کر چکی تھی۔۔۔ ارحام شاہ کے بیٹے کو گولی مار کر وہ بدلا بھی لے چکی تھی اور اب مزید بدلے کی خاطر وہ اپنی حماد کے سنگ اس خوبصورت زندگی کو خراب نہیں کر سکتی تھی۔

"تم جانتی ہو شزا تم کیا کہہ رہی ہو ؟"

All Rights Reserved by Novels lounge

"جی انکل بالکل ٹھیک بول رہی ہوں میں۔۔۔ ایم سوری مگر میں مزید اس کھیل میں آپ کا ساتھ نہیں دے سکتی۔۔۔ آپ کو مجھ سے جتنی مدد چاہیے تھی اس سے زیادہ مدد کی ہے میں نے مگر اب مزید نہیں۔۔۔۔ حماد کو میں تکلیف دینے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔ امید ہے آپ سمجھ گئے ہوگے" شنزا کی بات مکمل ہوتے ہی اس شبیر زبیری نے ہنکارہ بھرا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے تم جاؤ اور فکر مت کرنا" وہ جبرا مسکرائے تو وہ بھی انہیں مسکراہٹ سے نوازتی جاچکی تھی۔

"اب جب تم مزید میری مدد نہیں کر سکتی, میرے کسی کام کی نہیں تو تمہارا اس دنیا میں ہونے کا کوئی فائدہ نہیں۔۔۔ تمہیں اب اپنی ماں کے پاس چلے جانا چاہیے شنزا ارحام سلطان شاہ!" ایک مکروہ قہقہ اس کمرے میں گونجا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

کھڑکی سے سر ٹکائے، اپنے ساتھ اڑتے بادلوں کو دیکھ شنزا نے گہری سانس خارج کیے اپنے کندھے پر سر رکھے سوئے حماد کو دیکھا تھا۔

وہ اس وقت حماد کے ساتھ اپنے ہنی مون پر جانے کے لیے جہاز پر سوار تھی۔ شبیر زبیری کو وہ صاف الفاظ میں انکار کر چکی تھی اور خوش بھی تھی کہ انہوں نے اس پر زیادہ زور نہ دیا تھا۔

جو تکلیف ارحام شاہ نے اس کے ماں باپ کو مار کر اسے دی تھی وہی تکلیف شنزا نے وائے۔زی کو گولی مار کر ارحام شاہ کو پہنچائی تھی۔

اب وہ مر گیا تھا یا بچ گیا تھا اس سے اسے کوئی سروکار نہیں تھا، وہ اپنے گمنام ماضی میں جینے کی بجائے اپنے خوشحال حال کو جینا چاہتی تھی اپنی محبت کے سنگ، اپنے حماد کے سنگ۔

All Rights Reserved by Novels lounge

جلے پیر کی بلی بنا شبیر زبیری یہاں سے وہاں تو کبھی وہاں سے یہاں چکر کاٹ رہا تھا، شزا اس کے کھیل کا سب سے طاقتور اور اہم مہرہ تھی۔۔۔اب شزا کا یوں بیچ کھیل میں اسے چھوڑ دینا اسے بھاری بھر کم نقصان سے دوچار کر سکتا تھا۔۔

"انکل آپ نے بلایا؟" جازل دروازہ ناک کیے اندر داخل ہوا تھا۔

"ہاں آؤ جازل ایک بہت اہم کام ہے تم سے مجھے، امید ہے تم میری مدد ضرور کرو گے!"

"جی کہیے انکل۔۔۔ مجھ سے جو ہو سکا میں کروں گا!" جازل کی بات پر وہ مسکرائے تھے۔

"تمہیں میرے لیے ایک کام کرنا ہو گا نہایت رازداری سے، بس یہ سمجھ لو اس کام کا ہونا بہت ضرروی ہے۔"

"جی انکل آپ حکم کیجیے"

All Rights Reserved by Novels lounge

"تمہیں ڈیوڈ کو مارنا ہو گا جازل!" ان کی بات سن اس کی آنکھیں پھیلی تھی۔

"ڈیوڈ؟ آپ کا دوست ڈیوڈ وہ کلب کا مالک؟ مگر کیوں؟"

"کیونکہ اس نے مجھے دھوکا دیا، ہماری اہم معلومات اس نے ارحام شاہ اور اس کے آدمیوں کے حوالے کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔اس نے پہلے بھی ایسا کرنے کی کوشش کی اور اب دوبارہ کرے گا۔۔۔اس سے پہلے وہ ہمیں کوئی بھاری نقصان پہنچائے تمہیں اسے مارنا ہو گا۔ سمجھ رہے ہو نا؟" ان کی بات پر جازل نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

ویسے بھی ڈیوڈ نے ان کے ساتھ پہلے بھی دھوکا کیا تھا، وہ کلب ان کا بھی تھا جس پر وہ قابض تھا اور فہام جونیجو کی مدد کی بدولت وہ کلب بھی ان کے ہاتھ سے جا چکا تھا۔

"وائے۔زی اس کا کیا؟"

اس کے سوال پر وہ مسکرائے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اس کی فکر مت کرو شنزا اسے اس کے ٹھکانے تک پہنچا چکی تھی، اب تمہاری باری ہے، اس آدھے ادھورے کام کو تمہیں ہی پورا کرنا ہو گا۔ سمجھے!" ان کی بات پر اس نے جھٹ سر ہلایا تھا۔

"آپ فکر مت کرے انکل آج رات تک آپ کا کام ہو جائے گا"

"آہ!" تکلیف کے مارے اس کا پورا جسم دکھ رہا تھا، آنکھوں کے پردے بھاری ہوئے تھے جنہیں کھولنا اسے ناممکن لگ رہا تھا۔

"سر!" اسکے پاس موجود نرس اسے ہوش میں آتے دیکھ فوراً اس کی جانب بھاگی تھی۔

جسم اور اٹھتی ٹیس کو رد کیے اس نے آنکھیں وا کی تھی۔

"شکر سر آپ کو ہوش آگیا میں ڈاکٹر کو بلاتی ہوں!" بولتی وہ تیزی سے کمرے سے نکلی تھی جبکہ وائے۔زی درد کو پس پشت ڈالے اس کمرے کو گھور رہا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

تھوڑی ہی دیر میں ڈاکٹر اس کا چیک اپ کر چکے تھے۔

"اب کیسا محسوس کر رہے ہو تم نوجوان؟"

"پہلے سے تھوڑا بہتر!" اپنے سینے پر ہاتھ رکھے وہ بڑبڑایا تھا۔

یہاں کیسے پہنچا اسے سب یاد آ گیا تھا۔

"اب آرام کرو تمہارا بھائی آتا ہو گا تھوڑی دیر میں۔"

"بھائی؟" وائے۔ زی حیران ہوا تھا بھلا اس کا کوئی بھائی کب، کہاں کس جگہ سے ٹپک گیا تھا۔ مگر اس کا جواب بھی اسے آدھے گھنٹے تھے سنان شاہ کا مکا دے چکا تھا۔

"کیا سوچ کر تم اس ڈیوڈ سے اکیلے ملنے گئے تھے؟ خود کو کیا سمجھ رکھا ہے تم نے؟ کیا عقل نام کی کوئی شے تم میں پائی نہیں جاتی؟" سنان کی بھڑ اس پر وہ مسکرایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تمہیں تکلیف ہوئی؟ مجھے یوں دیکھ کر؟" اس نے کمینی مسکراہٹ لیے سوال کیا تو سنان کی گھوریاں جواب میں ملی تھی۔

"گولی کس نے چلائی معلوم ہوا؟"

"نہیں۔۔۔ فوٹیج دیکھی تھی مگر کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوا۔۔۔ مگر مجھے یہ کام ڈیوڈ کا لگتا ہے!" سنان نے اسے اپنی سوچ سے آگاہ کیا تھا۔

"اگر وہ ایسا کرتا تو مجھے یہاں نہ پہنچاتا!" اشارہ ہسپتال کی جانب تھا۔

"مگر وہ کہی نا کہی، کسی نا کسی طریقے سے ان سب میں ملوث ہے اور سچ تک میں پہنچ کر ہی دم لوں گا!"

"تو اب کیا کروگے تم؟" وائے۔زی نے جانچتی نگاہوں سے سوال کیا تھا۔

"کچھ نہیں بس ڈیوڈ سے ایک چھوٹی سی ملاقات کا سوچ رہا ہوں!" وہ مسکرایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اور ملاقات کا اختتام کیا ہو گا؟" وائے۔زی مانو جیسے اس کی سوچ سمجھ چکا تھا۔

"تمہیں تو جیسے معلوم نہیں نا!" سنان کے طنز پر وہ کھل کر ہنسا تھا مگر ساتھ ہی اپنے سینے پر ہاتھ رکھ لیا تھا اس نے تکلیف کے باعث۔

"اور جانے سے پہلے ایک آخری سوال! معتصیم کہاں ہے وائے۔زی؟" سنان کی بات سن اس نے بامشکل تھوک نگلا تھا۔

"معلوم نہیں" معصوم بچہ بنے اس نے کندھے اچکائے تھے سنان نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے گھورا تھا۔

وہ کافی دنوں سے معتصیم کو کال کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر لاحاصل۔

معتصیم دبئی کے بعد دوبارہ لندن آیا تھا، سنان کو نہیں معلوم تھا کہ اس کی زندگی میں کیا چل رہا تھا مگر جو بھی تھا وہ سب اس کے ماضی سے جڑا تھا اور معتصیم اپنے زندگی کے اس باب کو جتنی جلدی بند کر دے اتنا ہی اس کے لیے اچھا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"سنان!" اسے جاتے دیکھ وائے۔ زی نے پکارا

"ہوں؟"

"وہ ڈیوڈ۔۔۔ اس کے پاس ارحام شاہ کا کوئی راز ہے۔۔۔ مجھے یاد ہے وہ مجھے ان کی بیٹی۔۔۔ ہاں ان کی بیٹی کے متعلق کچھ بتانے والا تھا۔۔۔ وہ راز شبیر زبیری سے جڑا ہے۔۔۔ وہ مجھے کلب کے بدلے بتانے والا تھا مگر اس سے پہلے ہی گولی چلائی گئی تھی مجھ پر!" وائے۔ زی کی بات پر سنان کی آنکھیں پھیلی تھی۔

"شٹ وائے۔ زی مجھے ابھی جانا ہوگا اس شخص کے پاس" تیزی سے وہ کمرے سے بھاگا تھا۔

دماغ میں بس ایک جملہ گردش کر رہا تھا

ارحام شاہ کی بیٹی

ارحام شاہ کی بیٹی

All Rights Reserved by Novels lounge

ہلکی ہلکی رم جھم کے ساتھ وہ دونوں سڑک پر چلتے خاموش سے اس موسم سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

اتنے دنوں میں پہلی بار ماورا نے باہر نکلنے کی خواہش ظاہر کی تھی مگر خواہش اکیلے آنے کی تھی جو معتصیم پوری نہیں کر سکتا تھا اسی لیے اس کے ساتھ چلا آیا۔

اس نے ماورا کو ایک نظر دیکھا جس کی آنکھیں بے تاثر تھی مگر ماتھے پر موجود اس بات کا گواہ تھا کہ اسے معتصیم کا ساتھ آنا بالکل پسند نہیں آیا تھا۔

"کچھ چاہیے؟ مطلب کچھ کھاؤں گی؟"

"ہاں تم سے دوری۔" معتصیم کے پوچھنے پر وہ دل میں بڑبڑائی تھی۔

سر نفی میں ہلائے اس نے واپسی کے لیے قدم موڑے تھے، معتصیم گہری سانس بھر کر رہ گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

وہ اسے کوئی موقع نہیں دے رہی تھی نا کسی قسم کی وضاحت کا اور نہ ہی معافی تلافی کا۔

نجانے کیوں مگر معتصیم کو یہاں آنا بے کار لگا تھا۔

راہ میں موجود پتھر کو ٹھوکر مارے وہ اس کے پیچھے پیچھے چل دیا تھا۔

کوٹیج میں داخل ہوتے ہی وہ ناک کی سیدھ میں اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی، معتصیم کا ارادہ بھی اپنے کمرے میں جانے کا تھا جب اس کے موبائل پر کال آئی تھی۔

یہ نمبر صرف وائے۔زی کے پاس تھا جو اس نے صرف اس صورت میں استعمال کرنے کو کہا تھا جب کوئی ایمر جینسی ہو۔

"ہیلو؟" معتصیم نے موبائل کان سے لگایا تھا مگر آگے جو خبر وائے۔زی کے وفادار نے اسے دی تھی وہ معتصیم کو غصہ دلانے کو کافی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

فہام جونیجو ایک آوارہ کتے کی طرح ہر جگہ ماورا کی تلاش میں تھا۔ وائے۔ زی کے ہوش میں آتے ہی اس کے آدمی نے اسے یہ خبر سنائی تھی جسے اب معتصیم تک پہنچانا نہایت ضروری تھا۔

"وائے۔ زی کہاں ہے؟" معتصیم نے سپاٹ لہجے میں دریافت کیا تھا۔

اس کے آدمی سرزرا موڑے وائے۔ زی کو دیکھا تھا جو ڈاکٹر کے ہاتھ میں موجود سرنج کو خونخوار نگاہوں سے گھور رہا تھا۔ جب تک وہ بیہوش تھا اسے کوئی مسئلہ نہیں تھا مگر اب انجیکشن وہ کسی صورت خود کو لگوانے نہ دیتا۔

"سر! وہ دراصل سر کا ایک چھوٹا سا ایکسیڈینٹ ہوا تھا تو وہ انجیکشن۔۔۔۔" اس نے بات مکمل نہ کی تھی اور دوسری جانب معتصیم کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔

وائے۔ زی اور اس کا انجیکشن فوبیا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ٹھیک ہے اسے بتا دینا معتصیم نے یاد کیا تھا!"

"اوکے سر "کال کاٹے وہ وائے۔زی کی جانب متوجہ ہوا تھا جو اب ڈاکٹر پر چیخ چلا رہا تھا اسے برباد کرنے کی دھمکی دے رہا تھا۔

"تم، تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟"بری حالت میں زمین پر کھانستے ہوئے ڈیوڈ نے جاننا چاہا تھا۔

"وہی سچ جو تم وائے۔زی کو بتانے والے تھے "اس کے سامنے بیٹھے سنان سخت لہجے میں بولا تھا

"میں۔۔۔میں نہیں جانتا کچھ بھی قسم سے۔۔۔کوئی سچ، کوئی راز نہیں ہے میرے پاس"خون تھوکتے وہ بولا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

کلب کے پیپرز پر سنان زبردستی سائن کروا چکا تھا اور اب ڈیوڈ اسے سچ بتانے کے موڈ میں نہ تھا۔

"تو تم منہ نہیں کھولو گے ہاں؟" اس کو بالوں سے پکڑے سنان نے ابرو اچکائی تھی۔

"تمہاری دو بیٹیاں ہیں نا؟ اور ایک کم عمر بیوی بھی جس سے تم بہت محبت کرتے ہو؟ اگر تم نے اب منہ نہ کھولا تو میں اس بات کا پورا پورا خیال رکھوں گا کہ تمہاری بیٹیاں اور بیوی کسی اچھے طوائف اڈے پر مہنگے داموں میں بکے اور روزانہ رات ان کی بولی لگائی جائے۔" سنان کی بات پر خوف سے اس کی آنکھیں پھیلی تھی، سر تیزی سے نفی میں ہلا تھا۔

"نہیں انہیں کچھ مت کہنا وہ۔۔۔وہ معصوم ہیں!" اس کی آنکھیں نمکین ہو گئیں تھی۔

"تو اچھے بچوں کی طرح مجھے بتاؤ سچ کیا ہے، ورنہ۔۔۔" ڈیوڈ نے خوف سے تھوک نگلا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"وہ ارحام شاہ کی بیٹی۔۔۔وہ۔۔۔"

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"تیز چلاؤ ہمارے پاس وقت نہیں ہے!" جازل غصے سے دھاڑا تھا۔

اسے کسی بھی طرح ڈیوڈ تک پہنچ کر اس کا کام تمام کرنا تھا۔ اپنے انکل سے کیا وعدہ پورا کرنا تھا۔۔۔ شبیر زبیری بچپن سے اس کے آئیڈیل رہے تھے وہ ہمیشہ ان کے جیسا بننا چاہتا اسی لیے ہر وہ کام کرتا جو انہیں پسند ہوتا اور ان کی شاباشی اس کا دل خوش کر دیتی۔۔۔ وہ اس قدر شبیر زبیری بننے میں گم تھا کہ ان کے دوست اس کے دوست اور ان کے دشمن اس کے دشمن تھے۔

شزا کو وہ تب تک کوئی اہمیت نہ دیتا جب تک شبیر زبیری نے کوئی اہمیت نہ دی تھی مگر اب حماد سے شادی کے بعد شبیر زبیری نے جس مقام پر شزا کو بٹھایا تھا وہاں جازل بھی اسے اہمیت دینے لگا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

اور اب ڈیوڈ کو مار کر وہ ایک بار پھر سے شبیر زبیری کی آنکھوں میں اپنے لیے ستائش دیکھنا چاہتا تھا۔

"سر!"ڈرائیور کی آواز اس ہوش میں لائی تھی۔۔۔۔کلب کو سامنے پا کر وہ گارڈز کو اشارہ کرتا تیزی سے گن لوڈ کیے اندر داخل ہوا تھا اس وقت رش نہ ہونے کے برابر تھا۔

پورے کلب کو چھانتا وہ اب بیک سائڈ پر آگیا تھا جہاں سے اسے کراہنے کی آواز آئی تھی۔

یہ ایک قدرے سنسان علاقہ تھا جہاں یا تو قتل ہوتے یا ریپ۔

دھیمی چال چلتے دیوار کی اوٹ میں چھپے اس نے سر تھوڑا سا باہر نکالے وہاں دیکھا تھا۔

"وہ ارحام شاہ کی بیٹی۔۔۔وہ۔۔۔"ڈیوڈ کے الفاظ سن اس نے فوراً اس کے سینے کا نشانہ لیے فائر کھولا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"گارڈز!"

سنان جو ڈیوڈ کی جانب متوجہ تھا اسے گولی لگتے دیکھ فورا دھاڑا تھا۔۔۔ چہرے پر نقاب چڑھائے جازل وہاں سے بھاگ نکلا تھا جب کہ گارڈز اس کے پیچھے ہو لیے تھے۔

"ڈیوڈ!۔۔۔مجھے سچ بتاؤ۔۔۔ بنا راز بتائے تم نہیں مر سکتے!" سنان نے اس کا چہرہ تھپتھپایا تھا۔

"وہ ارحام شاہ کی بیٹی۔۔۔وہ"

"ہاں وہ؟"

"وہ، وہ زندہ ہے۔۔۔"

"زندہ ہے؟" سنان کے لب پھڑ پھڑائے جیسے یقین نہ آیا ہو۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"کہاں ہے وہ کیا معلوم ہے تمہیں بتاؤ مجھے کہاں ہے وہ؟" سنان نے دوبارہ اس کا چہرہ تھپتھپایا تھا۔

ڈیوڈ کا سر اثبات میں ہلا تھا

"کون ہے وہ؟"

"وہ۔۔۔وہ شبیر زبیری کے پاس۔۔۔شبیر زبیری کے پاس ہے وہ۔" لفظ ادا کرتے ہی اسکی روح اس کے جسم کا ساتھ چھوڑ چکی تھی۔

ڈیوڈ کو وہی چھوڑے سنان اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

بے بسی سے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔

اسے یقین نہیں آیا تھا اس کی بہن، اس کی گڑیا زندہ تھی۔۔اور شبیر زبیری کے پاس تھی؟

All Rights Reserved by Novels lounge

پہلے زویا اور گڑیا۔۔۔ارحام شاہ کے دشمنوں نے اسے بہت اچھے سے مات دی تھی۔

زویا تک تو قسمت نے اس کا دروازہ اپنے آپ کھول دیا تھا مگر اب گڑیا تک کیسے پہنچنا تھا اس کا اسے کوئی علم نہیں تھا۔

اس بات کا بھی یقین تھا کہ وائے۔زی پر حملہ اور ڈیوڈ کی موت دونوں میں وہ شخص شامل تھا۔۔۔

مگر کیوں؟صرف ایک کلب کی خاطر؟نہیں بات کچھ اور تھی۔۔۔وجہ کوئی اور تھی۔

ماضی کی کوئی ایسی تلخ حقیقت جو آج تک اس سے مخفی تھی۔

اب وقت آگیا تھا،ہاں اب وقت آگیا تھا کہ ارحام شاہ سے سوال جواب کیے جائے۔۔۔انہیں کٹھرے میں لا کھڑا کیا جائے۔

وقت آگیا تھا کہ پاکستان واپس جایا جائے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

کروٹوں پر کروٹیں بدلے اس نے وال کلاک کی جانب دیکھا تھا۔۔۔بارہ بجنے میں ابھی ڈیڑھ گھنٹہ باقی تھا۔۔۔ڈیڑھ گھنٹے بعد وہ اٹھارہ کی ہو جاتی مگر اس وقت اس کے ساتھ اس کے پاس کوئی نہ تھا اس کی اس خوشی کو منانے کے لیے۔

بے بسی سے آنکھوں سے آنسوؤں جاری ہوئے تھے۔

سنان نے بھی تو وہاں جاکر اسے کال کرنے کی یا بات کرنے کی کوشش نہ کی تھی۔۔کیا بھائی ایسے ہوتے ہیں؟اس وقت اسے سخت قسم کا غصہ اور رونا آرہا تھا۔

نم آنکھیں میچے، بنا آواز روئے وہ بہت جلد نیند کی وادی میں گم ہو گئی تھی۔

سیٹی کی میٹھی سے دھن بجائے وہ لاؤنج میں داخل ہوا تھا۔۔۔ہاتھ میں موجود گھڑی پر وقت دیکھے اس کے لب پھیلے تھے۔۔۔بارہ بجنے میں صرف پانچ منٹ رہ گئے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

سر ہلکا سا موڑے اس نے باہر گارڈز کو دیکھا تھا جو چوکنا سے پہرہ دینے میں مگن تھے مگر پھر بھی وہ اسے پکڑ نہ پائیں تھے۔

دھیمے قدم اٹھاتا وہ سب سے پہلے گیسٹ روم میں داخل ہوا تھا جہاں کریم مزے سے خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہا تھا۔

ایک مسکراتی، مگر جتاتی نگاہ اس کے سوئے وجود پر ڈالتا وہ لاؤنج سے ہوتا ہوا اس کے کمرے کے سامنے آرکا تھا۔

ہلکے سے ناب گھماتا وہ اندر داخل ہوا تھا اور لائٹ اون کی تھی۔۔۔بیڈ پر سوئی وہ اسے کسی ریاست کی شہزادی معلوم ہوئی تھی۔

ہاں شہزادی تو وہ واقعی تھی مگر صرف جہانگیر عرف جیک کی۔

اسے کیا لگا تھا وہ جیک سے پیچھا چھڑوا لے گی مگر یہ ناممکن تھا۔۔

All Rights Reserved by Novels lounge

فزا میں بسی اس کی خوشبو کو ناک کے ذریعے اندر کھینچتا شیر کی چال چلتا اس کے پاس پہنچا تھا۔

بیڈ پر بیٹھا وہ مزے سے اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا جہاں خشک آنسوؤں کے چند نشان تھے۔

"بہت روتی ہو جان!" اس کے چہرے پر ہاتھ پھیر تا وہ بڑبڑایا تھا۔

نیند میں اپنے چہرے پر کچھ محسوس کرتے زویا نے نا محسوس انداز میں اس کا ہاتھ جھٹکا اور کروٹ لی تھی۔

جیک کی آنکھیں اس کے اس عمل پر پل بھر میں لال ہوئی تھی۔

"ہیپی برتھڈے پرنسز!" اس کے کان میں سرگوشی کیے جیک نے اس کا رخ اپنی جانب کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

جیب سے ایک گلاب نکالے اس کے گال پر پھیرتا وہ اسے اس کے بالوں میں ٹکا گیا تھا۔

اب کے چہرے پر ایک نرم گرم احساس محسوس کرتی، گلاب کی خوشبو کو سونگھتے، مسکراتے ہوئے اس نے آنکھیں کھولیں تھی یوں جیسے وہ کسی خواب میں ہو!۔

مگر وہ خواب اگلے ہی لمحے ایک تلخ حقیقت ثابت ہوا تھا جب جیک نے اپنے ہاتھ کی پشت سے اس کا گال سہلایا تھا۔

ایک زوردار چیخ اس کے منہ سے برآمد ہوئی تھی۔

جیک کھل کر مسکرایا تھا۔

"مائی پرنسز۔۔۔مائی کیٹ۔۔۔مائی زویا!" اس کی آواز سن زویا کو یقین آگیا تھا کہ سامنے موجود وہ شخص حقیقت تھا نا کہ کوئی برا خواب۔

All Rights Reserved by Novels lounge

سر نفی میں ہلاتی، گالوں کو بھگوتے آنسوؤں۔۔۔وہ اسے دھکا دیے تیزی سے چلاتی کمرے سے باہر نکلی تھی۔۔۔جیک نے بھی اسے روکنے کی کوشش نہ کی تھی جیسے وہ خود یہ چاہتا تھا۔

اس کی چیخیں سنتے جہاں گارڈز الرٹ ہوئے تھے وہی کریم ہڑبڑا کر اپنی نیند سے جاگا تھا۔۔۔

کمرے سے نکلتا وہ تیزی سے اس کی جانب بڑھا تھا۔

"زویا میم کیا ہوا؟ آپ ٹھیک ہے؟یوں اس وقت کمرے سے باہر؟"

"وہ۔۔۔وہ میرے کمرے میں۔۔۔وہ،وہ آیا تھا۔۔۔مجھے نہیں چھوڑے گا۔۔۔وہ، وہ وہی ہے!"شدت سے روتے اس کی ناک سرخ ہو چکی تھی۔

"کون کس کی بات کر رہی ہے آپ؟"کریم نے حیرت سے سوال کیا۔

بھلا اتنی ٹائٹ سکیورٹی میں کوئی کیسے آسکتا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"جج۔۔۔جیک۔۔۔"نام لیتے اس کے چہرے پر اتنا خوف تھا وہی کریم کی آنکھیں پھیلی تھی۔

"نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔آپ ایسا کیجیئے میرے ساتھ آیئے میں دیکھتا ہوں"

"نہیں مت جاؤ وہ بہت ظالم ہے مار دے گا تمہیں"اس کا ہاتھ تھامے وہ التجائی انداز میں بولی تھی۔

"وہ مجھے کچھ نہیں کہہ سکتا میم۔۔۔آپ بے فکر رہے اور میرے ساتھ آیئے!" ڈرتے ڈرتے وہ اس کی سنگت میں کمرے میں داخل ہوئی تھی جہاں مکمل اندھیرا تھا۔

"وہ۔۔۔وہ یہی ہے کمرے میں اندھیرا نہیں تھا پہلے۔"اسے لگا جیسے جیک نے جان بوجھ کر لائٹ اوف کی تھی تا کہ وہ خود کو بچا سکے۔

کریم نے لائٹ اون کی تھی مگر زویا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں تھی کمرے میں کوئی نہ تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"وہ۔۔۔وہ یہی تھا۔۔۔اس کے ہاتھ میں گلاب تھا۔۔۔کہاں گیا۔۔۔یہی بیڈ پر تھا!"

اس کی بات سنتے پورے کمرے میں نظر دوڑائے اس نے واشروم تک چیک کیا تھا مگر وہاں کوئی بھی نہ تھا۔

"آپ کو شائد کوئی غلط فہمی ہوئی ہے میم۔۔۔میں نے پورا کمرہ دیکھا ہے مگر کوئی نہیں ہے اس کمرے میں۔۔۔شائد کوئی برا خواب دیکھا ہو آپ نے۔۔۔اب آپ ریسٹ کیجیے!" اسے ہدایت دیے وہ دروازے کی جانب بڑھا تھا۔

"مگر۔۔۔"وہ خواب نہیں حقیقت تھا، لیکن وہ کہاں جا سکتا تھا، وہ کوئی بھوت نہیں تھا جو چھپ جاتا۔

"سنے پلیز رک جائے۔۔۔مم۔۔۔مجھے ڈر لگ رہا!" کریم کو جاتے دیکھ اس کی روح فنا ہوئی تھی۔

کریم گہری سانس بھرتا اس کی جانب متوجہ ہوا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"میں انعم (میڈ) کو آپ کے پاس بھیج دیتا ہوں۔۔۔وہ آج رات رک جائے گی آپ کے پاس!" کریم کی بات پر لب کچلتے اس نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

زویا کو ہدایت دے وہ اپنے کمرے میں داخل ہوا تھا جب بے فکری کی جگہ فکر نے لے لی تھی۔۔۔کوئی تو تھا جو اس کے کمرے میں داخل ہوا تھا مگر کون؟ اور غائب کیسے ہوا؟

وہ زویا کو سچ بتا کر مزید پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا اسی لیے جھوٹ کا سہارا لیے اسے امید دلوائی تھی۔

"تم جو کوئی بھی ہو بہت جلد میرے شکنجے میں آنے والے ہو!" خود سے بولے وہ بیڈ کی جانب بڑھا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

All Rights Reserved by Novels lounge

"کھانا کیوں نہیں کھایا تم نے؟ کیا طبیعت ٹھیک ہے؟ کچھ اور کھانے کا من ہے؟" ماورا کے سر پر سوار وہ اس سے سوال پر سوال کیے جا رہا تھا جس کا سر جھکا ہوا تھا۔

"ماورا میں تم سے پوچھ رہا ہوں, ایٹلیسٹ جواب تو دو۔۔۔ کھانا کیوں نہیں کھایا تم نے؟" وہ آج صبح سے ہی فہام جونیجو کی وجہ سے پریشان تھا اور اسی مقصد کے لیے کچھ احتیاطی تدابیر سوچ رکھی تھی۔ پورا دن باہر رہنے کے بعد جب وہ واپس آیا تھا تو میڈ سے ہی اسے معلوم ہوا تھا کہ ماورا نے صبح سے کچھ نہ کھایا تھا۔

"مجھے۔۔۔ مجھے کچھ چاہیے تم سے!" اچانک وہ سر اٹھائے بولی تھی۔

معتصیم کو جیسے اپنے کانوں پر یقین نہ آیا تھا۔۔۔ یہ وہ پہلا جملہ تھا جو اس نے ادا کیا تھا۔

"کیا کیا چاہیے؟ بولو جواب دو۔۔۔ ابھی منگوا دیتا ہوں۔۔۔ مانگو جو مانگنا ہے قسم خدا کی بس میں ہوا تو تمہارے قدموں میں لا رکھوں گا۔۔۔ بولو, جواب دو, مانگو" اس کی آنکھیں چمک رہیں تھی جبکہ ہونٹوں پر ایک دلفریب مسکراہٹ تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

سپاٹ نگاہوں سے اس کا چہرہ دیکھے ماورا نے گہری سانس خارج کی تھی۔

"آزادی۔۔۔ آزادی چاہیے۔۔۔"

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"آخر ہم واپس کیوں جا رہے ہیں؟۔۔۔ بس ہلکے سے چکر ہی آئے تھے اور دو گھنٹوں کے لیے بے ہوش ہوئی تھی وہ بھی صرف کس وجہ سے کہ میں نے کھانا نہیں کھایا اور تم نے ہمارا ہنی مون کینسل کر دیا۔۔۔ سیریسلی حماد؟" شنزا اس پر بھڑک رہی تھی جو سختی سے سٹرئینگ تھامے گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔

"حماد زبیری میں تم سے بات کر رہی ہوں" شنزا کے چلانے پر اس نے گہری سانس اندر کھینچے خود کو کمپوز کیا تھا اور گاڑی کا رخ موڑا تھا۔

"ٹھیک ہے مت جواب دو۔۔۔ مگر اب مجھ سے بھی کوئی بات نہیں کرنا!" اس سے کوئی جواب نا پا کر وہ رخ موڑ چکی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"کیس ہے میری مانو؟" سنان نے محبت بھرے لہجے میں سوایل کیا تھا جس پر وائے۔زی ابرو اچکایا تھا۔

"زویا" رسیور پر ہاتھ رکھے سنان دھیمی آواز میں بولا تھا جس پر اس نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"ٹھیک ہوں!" چائے کے کپ پر انگلی پھیرتی وہ اداس لہجے میں بولی تھی۔

"اداس ہو؟" سنان بھانپ چکا تھا اس کی اداسی۔

"نہیں بس بور ہو رہی ہوں!" اس نے جواب دیا۔۔۔ اب کیا بتاتی کہ آج اس کا برتھڈے ہے اور اس کے اپنے بھائی کو یاد نہیں تھا۔

"کریم کو فون دو۔" سنان کی بات سن اس نے فون فوراً کریم کی جانب بڑھایا جو تب سے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ جانچ رہا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"سر! یس سر, جی سر, اوکے سر۔۔۔ فائن سر۔۔۔" نجانے سنان نے دوسری جانب سے ایسا کیا کہا تھا جس پر وہ ایک پل کو مسکرایا تھا, ایک گہری مسکراہٹ مگر اگلے ہی لمحے وہ ختم ہو گئی تھی۔

کال کاٹے اس نے موبائل اپنی پاکٹ میں رکھا تھا۔۔۔ زویا سانس اندر کھینچے دوبارہ اپنی چائے کی جانب متوجہ ہو گئی تھی۔

"کیا ہمیں بھائی کو کل رات کے حوالے سے آگاہ نہیں کر دینا چاہیے تھا؟" خاموشی میں اس کی آواز گونجی تھی۔

"نہیں" مختصر جواب۔

"کیوں؟" دونوں بھنویں اچکائے اس نے سوال کیا تھا۔

"سر وہاں بزی ہے۔۔۔ اگر انہیں آپ کے وہم کے بارے میں علم ہوا تو وہ اپنا اہم کام چھوڑ کر واپس آجائے گے اور نقصان بہت بھاری ہو گا"

All Rights Reserved by Novels lounge

"وہ وہم نہیں حقیقت تھی" زویا دانت پیستے بولی تھی۔

"وہم حقیقت کی عکاسی ضرور کرتا ہے مگر اسے حقیقت کہہ دینے سے وہ حقیقت نہیں بن جاتا۔۔۔اگر وہ وہم نہیں تو کوئی کیسے اتنی سکیوڑتی میں آرام سے گھر میں, آپ کے کمرے تک پہنچ گیا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے غائب بھی ہو گیا؟" کریم کی بات پر اس کے لب خاموش ہوئے تھے۔۔۔ کہنے کو کچھ نہ تھا۔

"تھوڑی دیر کے لیے باہر جا رہا ہوں۔۔۔شام تک آجاؤں گا واپس کچھ چاہیے ؟" کریم کے سوال پر اس کا سر نفی میں ہلا تھا۔

"نہیں کچھ نہیں" جواب دیے وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔

"مم۔۔۔مجھے جانے دو۔۔۔پلیز" اس کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑے ماورا رو دی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"کہاں؟ کہاں جانے دوں؟" معتصیم کا لہجہ بے لچک تھا۔

"میں۔۔۔ میں مر جاؤں گی۔۔۔ میرا، میرا دم گھٹتا ہے جب تم پاس ہوتے ہو۔۔۔ بہت، بہت اذیت ہوتی محسوس کرتی ہوں تمہاری موجودگی میں۔۔۔ خ۔۔ خوف آتا ہے۔۔۔ پلیز۔۔ مم۔۔ مر جاؤں گی میں۔" کتنے ہی آنسوؤں پلکوں کی باڑ توڑے اس کے رخسار بھگو چکے تھے۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ جاؤ۔۔۔" اس نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

ماورا کا چہرہ پل بھر میں روشن ہوا تھا جس نے معتصیم کو تکلیف دی تھی۔۔۔

"آخر وہ کس حق سے رکھتا اسے۔۔۔ جو رشتہ تھا وہ تو ختم ہو گیا!" یہ سوچ دماغ میں آتے اس نے تکلیف سے آنکھیں موندی تھی۔

تھی۔

"صبح فجر ٹائم نکل جائے گے۔۔۔ جاؤ آرام کر لو۔"

All Rights Reserved by Novels lounge

تھ۔۔۔تھینک یو۔"وہ تیزی اندر کی جانب پلٹی تھی۔"

ایک آنسو معتصیم کی آنکھ سے بہہ نکلا تھا۔۔۔

ایک شکایتی نگاہ آسمان کی جانب اٹھاتا وہ اندر بڑھ گیا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"میم۔۔۔میم اٹھ جائے شام کے چھ بج گئے ہے" انعم نے آہستگی سے اس کا کندھا ہلایا تھا جو مکمل طور پر نیند میں ڈوبی ہوئی تھی۔

"ہوں؟" مندی آنکھیں کھولے حیرانگی سے اس نے میڈ کو دیکھا تھا۔

"میم اٹھ جائے۔"اب کی بار زویا نے آنکھیں مکمل طور پر کھولی تھی۔

"کیا ہوا؟" آنکھیں ملتے اس نے انعم سے سوال کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"وہ میم آپ نے ناشتہ بھی نہیں کیا، لنچ بھی نہیں کیا اور اب رات ہونے والی ہے۔۔۔ آپ کافی دیر سے سو رہی تھی تو اٹھ جائیے کھانا کھالے!" ہاتھ مسلتی وہ بولی تھی۔

"مجھے بھوک نہیں" جواب دیے اس نے کروٹ لی تھی۔

"میم پلیز۔۔۔ اگر سنان سر کو معلوم ہو گیا تو خیر نہیں، پلیز کھالے۔" انعم کی بات پر وہ بددل سی اٹھ بیٹھی تھی۔

"اچھا آ رہی ہوں جاؤ تم!" ہاتھ کے اشارے سے اسے جانے کا بولتی وہ بالوں کا جوڑا بنانے لگ گئی تھی۔

موڈ اس کا ایک بار پھر سے خراب ہو گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"مجھے نہیں جاننا کہ وہ شخص کتنا ہوشیار یا چالاک ہے مجھے بس وہ انفارمیشن چاہیے جس کی مجھے ضرورت ہے۔۔۔میرا کام جتنی جلدی ہو سکے کرو۔۔۔ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں!"سنان کی دھاڑ پر وائے۔زی نے سر اٹھائے حیرت سے اسے دیکھا تھا جو فون پر کسی پر چلا رہا تھا۔

کال کاٹا وہ وائے۔زی کے سامنے آ بیٹھا جو دونوں ہاتھ سینے پر باندھے اسے گھور رہا تھا۔

"واٹ؟"سنان نے ابرو اچکایا

"کیا چل رہا ہے سنان؟ میں دیکھ رہا ہوں بہت پریشان رہنے لگ گئے ہو تم۔۔۔کیا اس پریشانی کا تعلق ارحام شاہ کی بیٹی سے ہے؟"وائے۔زی کے پوچھنے پر اس نے بند آنکھوں سے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"تو کیا پتہ چلا؟"

All Rights Reserved by Novels lounge

"وہ زندہ ہے"

"ارحام شاہ کی بیٹی؟" وائے۔زی کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھی۔

"ہوں"

"مگر وہ تو اس بلاسٹ میں۔۔۔"

"نہیں مری۔۔۔بچ گئی تھی۔۔۔جیسے زویا بچ گئی اور میں بے وقوف اسی جھوٹ کو سچ مانتا رہا!"

"کیا یہ ڈیوڈ نے بتایا؟"

"ہاں"

"مگر یہ جھوٹ ہو سکتا ہے؟"

All Rights Reserved by Novels lounge

"مرتا ہوا انسان جھوٹ نہیں بول سکتا وائے۔زی وہ بھی تب جب بات اس کے اپنوں کی جان کی ہو۔"

"تو وہ۔۔۔وہ اب کہاں ہے؟ارحام سر کی بیٹی؟"

"معلوم نہیں۔۔۔شبیر زبیری نے بہت اچھے سے اس کی پہچان کو چھپایا ہوا ہے۔۔۔معلوم نہیں کہاں ہو گی وہ۔۔۔اور کس حال میں ہو گی!" ایک پل کو سنان کی آنکھیں بھیگی تھی۔

"فکر مت کرو سنان ہم ڈھونڈ لے گے اسے" وائے۔زی نے حوصلہ دیا تھا

"ان شاءاللہ!"

____

شزا کو تو ابھی تک اپنی قسمت پر یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔اس وقت وہ اپنے کمرے میں موجود تھی جہاں اس کی ساس نے بے تحاشہ فروٹس لا کر رکھ دیے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

گھر آنے پر حماد نے تمام لوگوں کو خوشخبری دی۔۔۔ مسز زبیری کا تو خوشی سے برا حال تھا وہ شزا جو کل تک انہیں ذہر لگتی تھی آج وہ کسی ریاست کی ملکہ بنی بیٹھی تھی

شزا تو ہونقوں کی طرح اپنی ساس کے بدلے تیور دیکھ رہی تھی ساتھ ہی ساتھ اسے حماد پر غصہ بھی آرہا تھا جو جازل کو ساتھ لیے نجانے کہاں غائب ہو گیا تھا۔

"کیا بات ہے بھائی کچھ ڈسٹرب لگ رہے ہے؟ حالانکہ جو خبر آپ نے سنائی ہے آپ کو تو اس وقت شزا کے پاس ہونا چاہیے اور آپ یوں مجنوں بنے میرے ساتھ چین سمو کر بنے ہوئے ہے!" جازل کش لگائے بولا تھا اور ایک نگاہ گم سم سے حماد پر ڈالی تھی۔

"جازل!" حماد نے اچانک اسے پکارا تھا

"ہوں؟" وہ کش لگاتا حماد کی جانب متوجہ ہوا تھا۔

"ایک وعدہ کروگے مجھ سے؟" حماد اس کی جانب گھما

All Rights Reserved by Novels lounge

"کیساوعدہ؟" جازل نے ابرو اچکائی

"اگر مستقبل میں کبھی مجھے کچھ ہو جائے۔۔۔ کچھ بھی ہو جائے۔۔۔ تو وعدہ کرو شزا کا اور میرے ہونے والے بچے کا دھیان رکھو گے۔۔۔ ان کو پروٹیکٹ کرو گے۔۔۔ کوئی تکلیف کوئی مشکل ان کی راہ میں نہیں آنے دو گے۔۔۔ انہیں ایک اچھی زندگی دو گے؟ وعدہ کرو ان کا خیال رکھو گے پھر چاہے تمہیں میرے ماں باپ کے بھی خلاف کیوں نا کھڑا ہو جانا پڑے۔۔۔ انہیں کبھی جدا نہیں ہونے دو گے ایک دوسرے سے۔۔۔ وعدہ کرو جازل کے جتنی محبت تمہیں مجھ سے ہے اتنی ہی محبت، اور شفقت سے تم ان کا خیال رکھو گے۔۔۔ وعدہ کرو جازل!"

"بھائی کیا ہو گیا ہے آپ کو سب ٹھیک تو ہے نا کیوں ایسی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہیں؟ آپ ڈرا رہے ہے مجھے!" اس کے سنجیدہ چہرے کو دیکھ جازل کو تشویش ہوئی تھی۔

"تم وعدہ کرو گے کہ نہیں؟"

All Rights Reserved by Novels lounge

"ہاں ٹھیک ہے وعدہ۔۔۔رکھوں گا ان کا خیال مگر آپ میرے ساتھ ہو گے۔۔۔اپنی بیوی اور کئی سارے بچوں کو سنبھالنے کے لیے۔۔۔کیونکہ میں تو چاچو ہوں کل کلاں شادی ہو گئی تو مینج کرنا مشکل ہو جائے گا!" وہ زرا سا ہنسا تھا۔

"ان کی ہمیشہ حفاظت کرنا جازل۔۔۔ان کے معاملے میں صرف تم پر یقین ہے مجھے۔۔۔صرف تم، میرا باپ بھی نہیں!" حماد کی بات کی گہرائی کو سمجھے بنا اس نے سر اثبات میں ہلا دیا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

منہ ہاتھ دھوئے وہ لاؤنج میں داخل ہوئی تھی جہاں چار سو سناٹا چھایا ہوا تھا۔۔۔نجانے کیوں مگر زویا کو عجیب سی وحشت ہوئی تھی۔

"انعم! انعم؟ کہاں ہو تم؟ انعم؟" آوازیں دیتی وہ لاؤنج کے وسط میں آ پہنچی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ہیپی برتھڈے ٹو یو۔۔۔ہیپی برتھڈے ڈئیر زویا۔۔۔ہیپی برتھڈے ٹو یو!" اچانک ایل۔ای۔ڈی کی سکرین روشن ہوئی تھی جہاں سنان ہاتھ میں کیک تھامے اسے وش کر رہا تھا۔

زویا آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی جس نے گانا گاتے ہی کینڈلز کو بجھایا تھا اور اب کیک کاٹتا سکرین سے کیک اس کی جانب کیا تھا یوں جیسے وہ اسے کھلا رہا ہو۔

"ہیپی برتھڈے میم!" اچانک پورا لاؤنج جگمگا اٹھا تھا اور وہاں موجود تمام نوکروں نے اسے وش کیا تھا۔

ہاتھ میں کیک تھامے تمام دانتوں کی نمائش کرتی انعم، اس کے ساتھ ہلکی سی مسکراہٹ لیے کھڑا اکریم اور باقی کے ملازم۔

"میرے۔۔۔میرے لیے؟" انگلی اپنی جانب کیے اس نے حیرانگی سے سوال کیا تھا۔

ان سب کے سر اثبات میں ہلے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"میم آپ کی کال!" کریم نے موبائل اسکی جانب بڑھایا جہاں سنان کال پر اس کا ویٹ کر رہا تھا۔

"ہیلو؟"

"ہیپی برتھڈے میرے مانو۔۔۔ہیپی برتھڈے ٹو یو!"

"آپ کو یاد تھا؟"

"بھولنے والا دن تھا؟"

"تو پھر آپ رکے کیوں نہیں؟" معصوم سا شکوہ

سنان نے وائے۔زی کو گھورا تھا جس نے بتیس دانتوں کی نمائش کی تھی۔

"میری وجہ سے رکا یہ!" موبائل سپیکر تھا جس کی وجہ سے وائے۔زی ان کی گفتگو اچھے سے سن رہا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"آپ کون؟" کوئی تیسری انجانی آواز سن زویا چونکی تھی۔

"میں وائے۔زی!"

"کون وائے۔زی؟" زویا کے سوال پر سنانا اور کریم دونوں نے آنکھیں گھمائی تھی۔

یقیناً وائے۔زی اب اپنی تعریفوں کے پل باندھنے والا تھا۔

"میں۔۔۔"

"میرا خاص ملازم ہے یہ۔۔۔ بیچارے کے گولی لگ گئی تھی تو آنا پڑا!"

اس کا منہ کھلتے دیکھ سنان نے فوراً موبائل کھینچا تھا۔

"اوہ!" اب کیسے ہے آپ؟" زویا نے سوال کیا جبکہ وائے۔زی سنان کو گھورے جا رہا تھا۔

"زویا بیٹا آپ اپنی پارٹی انجوائے کرو۔۔۔ ابھی بھائی کو کام ہے تو انہیں جانا ہے!"

All Rights Reserved by Novels lounge

"اوکے بھائی بائے!"زویا نے سر ہلائے کال کٹ کی تھی۔

"میم کیک کٹ کرے۔۔۔"انعم کی تیزی پر وہ مسکرائی اور سر دھیرے سے اثبات میں ہلائے موبائل کریم کو تھمائے کیک کی جانب بڑھی تھی۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

"تو میں تمہارا خاص ملازم ہوں؟"ایک کشن سنان کے منہ کی جانب پھینکا گیا تھا۔

"کیا یہ سچ نہیں؟"کشن کیچ کیے اس نے دل جلا دینی والی مسکراہٹ لبوں پر سجائے سوال کیا تھا۔

"ارحام شاہ تمہارے چاچا جان۔۔۔ان کا بیٹا ہوں میں!"وائے۔زی نے رشتہ باور کروایا تھا۔

"تصیح کرلو۔۔۔بیٹے نہیں ہو لے پالک بیٹے ہو۔۔۔وہ شخص تمہارا حقیقی باپ نہیں!"

All Rights Reserved by Novels lounge

"آؤچ مجھے تکلیف ہوئی!" دل پر ہاتھ رکھے وہ تکلیف دہ انداز میں گویا ہوا۔

"دل دوسری جانب ہوتا ہے!" اس کے ہاتھ کو دیکھ سنان نے جواب دیا تھا۔

"میرا اسی جانب ہے!"

"اچھا اور یہ کب ہوا؟ ضرور یہ جو گولی تمہیں لگی ہے اس کے بعد ایسا ہوا ہوگا۔۔۔ ہے نا؟ دل اچھل کر دوسری جانب چلا گیا!" سنان کی بات کے جواب میں اس نے بس زبان نکالی تھی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چار سو اندھیرا پھیلا ہوا تھا اور ایسے میں وہاں موجود مسجد سے شروع ہونے والی فجر کی آذان۔۔۔

"چلے؟" گاڑی کے پاس آتے ماورا نے سوال کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

حالانکہ اس نے اپنا لہجہ ہموار رکھنے کی کوشش کی تھی مگر معتصیم اس کی آنکھوں کی چمک، اس کی بے صبری کو بھانپ چکا تھا۔

"ہمم چلو!" خود کو نارمل کرتے اس نے جواب دیا تھا۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی ماورا نے اپنا سر شیشے کے ساتھ ٹکا لیا تھا۔۔۔ آنے والے لمحات کو سوچ اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔

آٹھ سال

آٹھ سال بعد وہ واپس ان میں جانے والی، اپنے اپنوں میں۔۔۔ کیا وہ اسے اپنا لے گے؟ یا اس کا انجام بھی انہی لڑکیوں جیسا ہو گا جن کو ان کے اپنوں نے اپنانے سے انکار کر دیا اور وہ در در کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور ہو گئیں۔

گہری سانس خارج کیے وہ آنکھیں بند کر چکی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"سو گئی ہو؟"اس کا شانہ ہلائے حماد نے سوال کیا تھا حالانکہ وہ جانتا تھا وہ جاگ رہی ہے۔

شزا نے کسی قسم کا کوئی جواب دینا ضروری نہیں سمجھا تھا۔۔۔اسے حماد پر سخت قسم کا غصہ آرہا تھا اس وقت۔۔۔وہ کیسے اسے یونہی چھوڑ کر جا سکتا تھا۔

"سوری"اس پیچھے اسے اپنی گرفت میں لیے وہ اس کے کان میں بولا تھا۔

شزا نے اسے دور کرنا چاہا تھا جس پر وہ گرفت مزید سخت کر گیا تھا۔

"مجھے کوئی بات نہیں کرنی!"اس کا لہجہ غصے سے لبریز تھا جبکہ آنکھیں نم

"مگر مجھے تو کرنی ہے بہت ساری باتیں۔۔۔تمہاری میری۔۔۔ہمارے آنے والے بے بی کی۔"

"مجھے نہیں کرنی۔۔۔"

All Rights Reserved by Novels lounge

"سوری!"

"کوئی سوری ووری نہیں۔۔۔ کوئی کرتا ہے ایسے اپنی بیوی کے ساتھ؟ مجھے بتایا بھی نہیں۔۔۔ گھر آکر سب کے ساتھ بتایا اور پھر چھوڑ کر چلے گئے مجھے۔۔۔ جانتے ہو کتنا آکورڈ فیل کر رہی تھی میں۔" اس کی جانب گھومے اس نے شکوہ کیا تھا۔

"آئیندہ ایسا نہیں ہو گا!" اس کے ماتھے پر لب رکھے یقین دلانا چاہا

"حماد! کیا ہم سچ میں پیرنٹس بننے والے ہیں؟" شزا کے سوال پر اس کے لب مسکرائے، سر اثبات میں ہلا تھا۔

"مجھے۔۔۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے حماد!"

"کیوں؟ کیسا ڈر؟"

"اگر میں اچھی ماں نہ بن پائی تو؟ مجھے تو میری ماما بھی یاد نہیں کہ وہ کیسی تھی۔۔۔ اگر میں نے کچھ کر دیا تو؟ اگر میں نے اپنے بچے کو کوئی نقصان پہنچا دیا تو؟"

All Rights Reserved by Novels lounge

اس کی فکر مندی کو دیکھ وہ اسے اپنے قریب کرتا سینے سے لگا چکا تھا۔

"کچھ برا نہیں ہو گا شزا۔۔۔ایسا مت سوچو۔۔۔ہمیں تو بہت اچھے ماں باپ بنے گے۔۔۔ورلڈ بیسٹ پیرنٹس۔۔۔ہمیشہ ساتھ رہے گے!"اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہ اس سے زیادہ خود کو یقین دلا رہا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"تو تمہاری وہ کسی ناکام کی بہو اب ماں بننے والی ہے؟سوچا کیا کرو گے تم؟مار دو گے یا جانے دو گے؟"شبیر کو دیکھتے،وائن کا سپ لیے اس نے سوال کیا تھا۔

"انحصار کرتا ہے!"

"کس پر؟"

"کہ وہ لڑکا پیدا کرتی ہے یا لڑکی"

All Rights Reserved by Novels lounge

"اگر لڑکا ہوا تو؟"

"اس کے پیدا ہوتے ہی اس کی ماں کو مروا دوں گا۔۔۔ کئی عورتیں بچہ پیدا کرتے وقت مر جاتی ہیں، عام ہے!" شبیر زبیری نے مطمئن انداز میں کندھے اچکائے

"اور اگر لڑکی ہوئی تو؟"

"تو ماں کے ساتھ ساتھ دنیا میں آنے سے پہلے ہی ختم کر دوں گا!" شبیر زبیری کے پلاننگ پر اس کے ساتھی نے مسکرا کر سر نفی میں ہلایا تھا۔

"کیا یہ واقعی اپنی پوتی کو مار دے گا؟" اس کے تیسرے ساتھی نے ساتھ والے کے کان میں سوال کیا تھا۔

"جو شخص اپنی بیٹی کو دنیا میں آنے سے پہلے ختم کر سکتا ہے اس کے لیے پوتی کیا چیز؟" اس نے مسکرا کر جواب دیا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

All Rights Reserved by Novels lounge

تائی کی گود میں سر رکھے، بے آواز آنسوؤں بہائے نجانے کتنے سالوں کا غم ہلکا کرنے میں وہ مگن تھی جبکہ دوسری جانب تایا اور تقی کی خون آشام نگاہوں کا مرکز بنے وہ سر جھکائے بیٹھا ہوا تھا۔

دوپہر کا ایک ہونے والا تھا۔

"کچھ اور کہنا ہے تمہیں؟" اس کی بات مکمل ہوتے ہی تایا نے سپاٹ لہجے میں سوال کیا تھا۔

اس کا سر نفی میں ہلا تھا۔

"بہت اچھی بات ہے کیونکہ مزید میں تمہیں ایک منٹ کے لیے بھی اس گھر میں برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔ تم یہاں سے جا سکتے ہو!" تایا کا لہجہ ان کے ضبط کی عکاسی کر رہا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"مجھے۔۔۔مجھے معاف کر دیجیئے گا!۔۔بس یہی کہنا چاہتا ہوں۔۔۔جو ہوا نہیں ہونا چاہیے تھا!"شر مندہ سا بولتا وہ اپنی جگہ سے اٹھتا گھر کی دہلیز پار کر گیا تھا جس پر تایا نے صرف ہنکارہ بھرا تھا۔

تائی تو اس کے ساتھ ہی بس خاموشی سے آنسوؤں بہا رہی تھی۔۔۔کتنا سہا تھا اس نے۔۔۔وہ ان کی اولاد نہیں تھی مگر اولاد سے بڑھ کر تھی۔۔۔

آٹھ سال۔۔۔آٹھ سال اس کی تکلیف دہ یادوں کے سنگ گزارے تھے انہوں نے۔

"میں ابھی آیا!"ان پر نگاہ ڈالتا تقی فوراً باہر بھاگا تھا۔

"سنو!"اس نے معتصیم کو پکارا۔۔۔معتصیم اس کی جانب گھوما تھا

"بس وارن کرنے آیا ہوں کہ اب اپنی یہ شکل ہمیں مستقبل قریب یا دور میں کبھی مت دکھانا۔۔۔تمہارے نقصان کا افسوس ہے ہمیں مگر اس کی وجہ سے جو نقصان ہمارا ہوا اسے ہم کبھی بھول نہیں سکتے تو احسان کرنا اور اب میری آپا سے جتنا ہو سکے

All Rights Reserved by Novels lounge

اتنا دور رہنا۔۔۔اچھا ہو گا تمہارے لیے!" اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھے اسے وارن کرتا وہ اندر جا چکا تھا۔

"ٹھیک!" کہنے کو کچھ نا بچا تھا معتصیم پاس، تلخ مسکراہٹ لیے وہ گاڑی میں سوار وہاں سے جا چکا تھا۔

شائد ہمیشہ کے لیے۔

ہاتھ میں موجود ہیری پوٹر کے ناول پر انگلی پھیرتی وہ گہری سوچ میں مگن تھی۔۔۔
اسے یہاں آئے ایک ماہ سے زیادہ کا عرصہ ہو گیا تھا۔ یہ ناول اسے کریم نے برتھڈے گفٹ کے طور پر دیا تھا یہ اس کا فیورٹ ناول تھا۔

اس ناول کو دیکھ وہ اپنے برتھڈے والے دن میں جا کھوئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"میم یہ میری طرف سے چھوٹا سا گفٹ!" کریم نے گفٹ ریپ میں موجود ناول اس کی جانب بڑھایا تھا۔

زویا نے خوشی خوشی گفٹ پیپر کھولا تھا مگر ناول دیکھ اس کے چہرے پر ایک تاریک سایہ لہرایا تھا۔

"کیا ہوا میم کیا پسند نہیں آیا؟" کریم نے فوراً سوال کیا۔

"نہیں۔۔۔بہت اچھا ہے!" وہ زبردستی مسکرائی تھی۔

کریم اس احساس کے تحت کے اسے اردو پڑھنا نہیں آتی ہوگی انگلش ناول لیکر آیا تھا مگر جس کے لیے لایا تھا اسے تو سرے سے پڑھنا لکھنا ہی نہیں آتا تھا۔

اس دن کو یاد کرتے ایک آنسو اس کی آنکھ سے ٹوٹ ناول پر گرا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ایک ماہ! ایک ماہ ہو گیا ہے تم لوگوں کو مگر ابھی تک مجھے ایک کام کی انفارمیشن بھی نکال کر نہیں دے پائے تم لوگ؟ کس قسم کے جاسوس ہو؟" سنان ان آدمیوں پر برس رہا تھا۔

ایک ماہ ہو گیا تھا مگر اسے گڑیا کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہ ہو سکا تھا۔۔۔

"سر ہم نے بہت کوشش کی مگر شبیر زبیری نے کوئی ثبوت نہیں چھوڑا۔ ہمیں کچھ پتہ نہیں چل رہا!"

"تو کچھ کرو وہاں کے نوکروں سے، گارڈز سے۔۔۔ کسی سے بھی معلوم کرو!"

"سر۔۔۔" اس سے پہلے وہ کچھ بول پاتے ان کا ایک ساتھی تیزی سے اندر داخل ہوا تھا۔

"سر بہت اہم انفارمیشن ملی ہے!"

"کیا؟"

All Rights Reserved by Novels lounge

"سر چند سال پہلے شبیر زبیری نے ایک لاوارث بچی کو ایڈوپٹ کیا تھا۔۔۔وہ بچی اپنی یادداشت کھو چکی تھی اور ایسے میں شبیر زبیری اسے اپنے گھر لے آیا تھا۔۔۔مگر دلچسپ بات تو یہ ہے کہ اس بچی کو ایڈوپٹ کرتے دوسرے ہی دن اس نے تمام نوکروں کو نوکری سے فارغ کر دیا تھا۔۔۔اور تمام سٹاف نیا ہائیر کیا تھا۔۔۔یہ انفارمیشن مجھے انہی نوکروں میں سے ایک نے دی ہے اور خبر کے مطابق ان میں سے کسی نے بھی اس بچی کو نہیں دیکھا!"اس کی انفارمیشن پر سنان نے آنکھیں بند کیے گہری سانس اندر کھینچی تھی۔

"مگر ہم کیسے یقین کر لے کہ وہ لڑکی گڑیا ہی تھی؟"وائے۔زی نے سوال کیا تھا۔

"ہم یقین نہیں کر رہے،بس شک کر رہے ہیں۔۔۔اور اگر وہ واقعی میں گڑیا تھی تو میں اسے چھوڑوں گا نہیں!"سنان شاہ دانت پیستے گویا ہوا تھا۔

"سر۔۔۔معتصیم سر کی کال آرہی ہے!"اس کا اسسٹینٹ موبائل لے کر فوراً اس کی جانب بڑھا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ہیلو۔۔۔" نجانے آگے سے کیا بات کہی گئی تھی کہ سنان شاہ نے آنکھیں بند کیے گہری سانس خارج کی تھی۔

"معتصیم میری بات۔۔۔"

"ٹھیک ہے ہم آرہے ہیں پاکستان!" سر ہلائے اس نے کال کاٹی تھی۔

"کیا ہوا؟" اسے پریشان دیکھ وائے۔زی نے سوال کیا تھا۔

"وہی جس کے ہونے سے ڈرتا تھا میں۔۔۔ ہم پاکستان جارہے ہیں وائے۔زی جو بھی پیکنگ کرنی ہے کرلو۔۔"

"فلائیٹ بک کروانے والا ہوں میں!"

"مگر گڑیا۔۔۔"

"فلحال پاکستان جانا اہم ہے!" وائے۔زی کی بات کاٹے وہ بولا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

آفس میں بیٹھا وہ ایک اہم ڈیل کی فائل پر کام کر رہا تھا جب اس کا پی۔اے ناک کیے اندر داخل ہوا اور اسے ایک لفافہ دے کر گیا تھا جو کسی نے کوریئر کیا تھا۔

سنان سے بات کر کے وہ پاکستان میں ہی اس کے پیچھے اس کا بزنس سنبھالنے لگ گیا تھا جس میں کریم نے اس کا بے انتہا ساتھ دیا تھا۔

لفافے کو دیکھ وہ چونکا تھا وہ کورٹس کا نوٹس تھا۔۔اسے کھول بیچ میں موجود پیپر باہر نکالا تھا، مگر اس پیپر کو دیکھ اس کی حیرت کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا تھا۔

وہ کورٹ کا نوٹس تھا، وہ خلع کے پیپرز تھے جو ماورا کی جانب سے اسے بھجوائے گئے تھے۔

معتصیم کو کچھ سمجھ نہیں آیا تھا۔۔آٹھ سال پہلے ہی تو وہ ان پیپرز پر سائن کر کے اپنا اور اس کا رشتہ ختم کر چکا تھا تو اب پھر یہ کھیل کیسا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

کچھ سوچتے ہوئے اس نے سنان کو کال کی تھی اور اس کے ہیلو کے جواب میں وہ پھٹ پڑا تھا۔۔۔

سنان کی ایک نا سنتے ہوئے اس نے اسے پاکستان آنے کی دھمکی دی تھی۔۔۔ آخر یہ قسمت کیسا کھیل کھیل رہی تھی اس کے ساتھ؟

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کافی بناتے وہ اپنی زندگی کو سوچ رہی تھی جو دوبارہ 180 ڈگری پر گھوم چکی تھی۔

اسے آج بھی وہ رات یاد تھی جب تائی کی گود میں سر رکھے روتے اس نے اپنے تمام غموں کو ہلکا کیا تھا۔

اس نے تائی سے شہر بدلنے کے بابت سوال کیا تھا۔۔۔ تائی کے بتانے پر اسے معلوم ہوا تھا کہ اس کے غائب ہونے پر محلہ داروں نے مختلف کہانیاں پھیلانا شروع کر دی

All Rights Reserved by Novels lounge

تھی۔۔۔ جس کی وجہ سے انہوں نے گھر بیچ دیا تھا اور اب باقی چچا اپنی اپنی فیملی کے ساتھ دوسرے شہروں میں رہائش پذیر تھے۔

مگر جو یوٹرن اس کی زندگی لینے والی تھی وہ تھی اپنے اور معتصیم کے رشتے کا خاتمہ۔۔۔ کیا وہ واقعی میں اس رشتے سے آزادی چاہتی تھی؟ اتنا سب کچھ ہو جانے کے باوجود بھی؟ مگر جواب ندارد

دل میں انجان سا درد اسے محسوس ہوا تھا۔

"اففف ماورا کہاں کھوئی ہوئی ہو۔۔۔ کب سے بلا رہی ہوں تمہیں۔۔۔ کسٹمر شکایت کر رہا ہے۔۔۔ اس کی کافی ابھی تک نہیں ملی اسے" اس کی دوست ربیعہ نے اس کا شانہ ہلایا تھا۔

چونک کر وہ ہوش میں آئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ایک ماہ پہلے ہی اس نے اس کیفے میں ایک ویٹریس کے طور پر جاب شروع کی تھی۔۔۔ تایا ابا اس نوکری کے حق میں نہ تھے مگر اس کی ذہنی حالت دیکھ انہوں نے اجازت دے دی تھی۔۔۔

"سوری" سر جھٹکتی کافی ٹرے میں سجائے وہ کسٹمرز کی جانب بڑھی تھی۔

لو جی یہ لڑکی بھی عجیب ہے۔۔۔ جاگتے ہوئے سو جاتی ہے" سر نفی میں ہلائے اپنا" آرڈر اٹھائے ربیعہ اپنی ٹیبل کی جانب بڑھی تھی جہاں اس کی نظر ماورا پر گئی تھی جو اپنے لیٹ ہونے پر کسٹمر سے معافی مانگ رہی تھی۔۔۔ جنہوں نے زیادہ کوئی واویلا کیے بنا معاف کر بھی دیا تھا۔

"بھائی؟" زویا ناشتے کی ٹیبل پر موجود سنان کو دیکھا چونکی۔۔۔

"مانو۔۔۔" سنان ٹیبل سے اٹھتا باہیں پھیلائیں اس کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

زویا بھاگتی ہوئی اس میں جا سمائی تھی۔

"میں نے آپ کو بہت مس کیا" اس کے سینے سے لگے شکوہ کیا گیا تھا۔

"میں نے بھی۔۔۔" اس کا سر چومتا وہ بولا تھا۔

"آآاا۔۔۔۔ شکر ہے میں نے یہ سین مس نہیں کیا" ایک تیسری مگر کچھ جانی پہچانی آواز پر زویا اس سے الگ ہوتی وائے۔زی کی جانب بڑھی تھی۔

جہاں سنان نے آنکھیں گھمائیں تھی وہی وائے۔زی کو زویا نے اچھنبے سے دیکھا تھا۔

"آپ؟"

"وائے۔زی۔۔۔نام تو سنا ہو گا؟" اس کی جانب ہاتھ بڑھائے وہ ایک ادا سے بولا تھا۔

جی نہیں سنا۔۔۔" اس کے ہاتھ کو نظر انداز کیے زویا نے جواب دیا تھا۔"

All Rights Reserved by Novels lounge

"آہ لڑکی یہ کیا بول دیا تم نے۔۔۔مجھے تکلیف ہوئی" دل پر ہاتھ رکھے وہ افسوس سے بولا تھا۔

"اسے تنگ مت کروو ائے۔زی۔۔۔"سنان کی دھمکی پر وائے۔زی نے لڑکیوں کی طرح آنکھیں مٹکائی تھی۔

"زویا یہ وائے۔زی ہے تمہاری بات ہوئی تھی اس سے تمہاری برتھڈے پر"سنان کے بتاتے ہی اس نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

اسے یاد آیا۔۔۔اس کی بات ہوئی تھی۔

"ناشتہ کرلو وائے۔زی معتصیم تھوڑی دیر میں آتا ہو گا۔۔۔شائد ہی اس کے بعد ہم میں سے کسی کو کھانے کو کچھ نصیب ہو"ناشتے کی ٹیبل پر براجمان ہوتا وہ بولا تھا۔

وائے۔زی نے جلدی سے ناشتہ شروع کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

سنان کے الفاظ کے عین مطابق اب شام ہونے کو تھی اور معتصیم نے ان سب کو ایک نوالہ تک نہ کھانے دیا تھا۔

زویا تو اپنے کمرے میں جا چکی تھی جبکہ وہ چاروں اس وقت سٹڈی میں تھے۔

ایک میٹنگ کی وجہ سے معتصیم دوپہر کے کھانے سے کچھ دیر پہلے آیا تھا اور اب شام کی چائے بھی بھاڑ میں جا چکی تھی۔

"یہ کیا ہے سنان شاہ؟" خلع نامے کی جانب انگلی کیے اس نے سوال کیا تھا۔

"خلع نامہ" سنان نے ابرو اچکایا تھا۔

"وہ تو مجھے بھی نظر آرہا ہے مگر یہ مجھے کیوں بھیجا گیا۔۔۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے آج سے آٹھ سال پہلے ہی میں اس خلع نامے پر سائن کر کے اس رشتے کو ختم کر چکا ہوں تو دوبارہ اس کا آنا۔۔ مجھے تو سمجھ میں نہیں آیا تمہیں آیا تو سمجھا دو"۔ جتنے آرام سے معتصیم نے سوال کیا تھا اتنا ہی اس کی آنکھوں میں طوفان برپا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"جواب صاف ہے معتصیم یا تم ابھی بھی نہیں سمجھے؟ تمہارا اور ماورا کا کبھی بھی ڈائیوورس ہوا ہی نہیں تھا۔۔۔ تم دونوں ابھی بھی ایک رشتے میں ہو" سنان کی بات پر اس نے گہری سانس اندر کھینچی تھی جیسے وہ اسی قسم کے کسی جواب کی امید لگائے بیٹھا تھا۔

"کیوں؟" جاننا چاہتا تھا کہ کیوں کیا اس کے ساتھ ایسا۔

"اس کا جواب تمہیں ارحام شاہ سے ملے گا"

"اور جس خلع نامے پر میں نے سائن کیے تھے وہ؟"

"نکلی تھا۔۔۔ ایسا کوئی خلع نامہ نہیں آیا تھا تمہارے لیے۔۔۔ تم خود سوچو معتصیم تم ہمارے ساتھ تھے اور یہ بات کسی کو معلوم نہ تھی تو ماورا کے گھر والے تمہیں کیسے خلع نامہ بھیج پاتے؟"

All Rights Reserved by Novels lounge

سنان نے اپنی کہی تھی مگر معتصیم کہی اور ہی پہنچا ہوا تھا۔۔۔ہاں ماورا تو خلع نامہ تیار ہونے سے پہلے ہی صوفیہ اور حسان کی مکاری کا شکار ہو گئی تھی تو وہ کیسے ان پر سائن کر سکتی تھی؟ دماغ میں پہلے یہ سوچ کیوں نہ آئی تھی اس کے۔

"ارحام شاہ کو پاکستان بلواؤں سنان" سرخ نگاہیں اس پر جمائے وہ بولا تھا۔

"تمہارا کام پہلے ہی ہو چکا ہے۔۔۔ارحام شاہ پاکستان آرہا ہے معتصیم۔۔۔کل وہ پاکستان آجائے گا" سنان کی بات پر اس نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

خلع نامہ اٹھاتا وہ لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے جا چکا تھا۔

"اب کیا ہو گا؟" وائے۔زی نے اس کی پشت کو گھورے سوال کیا تھا۔

معلوم نہیں۔۔۔مگر مجھے مزے آنے والا ہے" سنان پر اسرار سا مسکرایا تھا۔"

وائے۔زی نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے گھورا تھا, مگر کندھے اچکائے وہ وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔اس وقت کھانے سے اہم کچھ نہ تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

گاڑی یونہی سڑکوں پر چلائے وہ گہری سوچ میں گم تھا۔۔۔ مگر نجانے کیوں اب دل میں ایک اطمینان سا تھا۔

وہ اس کی تھی۔۔۔اس کی ماورا اسی کی۔۔۔ یہ سوچ دماغ میں آتے ہی لبوں پر اپنے آپ ایک خوبصورت مسکراہٹ در آئی تھی۔

دل نے اچانک اسے دیکھنے کی طلب کی تھی۔

گاڑی اس نے کیفے کی جانب موڑی تھی۔

اس وقت رات ہو گئی تھی۔۔۔ کیفے میں حد درجہ رش تھا۔۔۔

گاڑی میں سے اپنی کیپ اور ماسک نکالے وہ گاڑی سے نکلتا کیفے میں داخل ہوتا ایک الگ تھلگ ٹیبل پر جا بیٹھا تھا۔۔۔ یہاں سے وہ آرام سے کاؤنٹر دیکھ پا رہا تھا۔۔۔ اس کی ایک جھلک دیکھنے کو بیتاب تھا دل۔۔۔ جب وہ نظر آئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ہاں وہ وہی تھی۔۔۔ ربیعہ کی کسی بات پر کھلکھلا کر ہنسی تھی وہ جب اچانک نظر معتصیم پر جا ٹھہری تھی جس نے فوراً نگاہیں جھکائے تھی۔

معتصیم نے اسے اپنی جانب آتے دیکھ محسوس کر لیا تھا۔۔۔ اس کا چہرہ پیلا زرد ہوا تھا۔۔۔ تو کیا وہ اسے پہچان گئی تھی؟

"ہیلو سر میں آج آپ کی ویٹریس۔۔۔ آپ کا آرڈر؟" اس کی آواز سن بے ساختہ نگاہیں اٹھائے اسے دیکھا تھا جس کی آنکھیں نوٹ پیڈ پر تھی۔

"یور آرڈر سر؟۔۔۔ سر؟ اس کے دوبارہ بلانے پر وہ ہوش میں آیا تھا۔

"ون ایسپریسو" گلا کھنکھارے اس نے آرڈر لکھوایا تھا۔

"اینی تھنگ ایلس؟" اس کے پوچھتے ہی اس نے سر جھٹ سے نفی میں ہلایا تھا۔

اس چند سیکنڈ کی اس نزدیکی نے جہاں دل کی دھڑکن بڑھائی تھی وہی اسے اندر تک سکون دیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ماسک کے پیچھے چھپے لب اپنے آپ مسکرائے تھے۔

"سر۔۔۔" ائیر پورٹ سے باہر نکلتے اس شخص کو دیکھ کریم جلدی سے ان کی جانب بڑھا تھا۔

"کیسے ہو کریم؟" گاڑی میں سوار ہوتے ہی انہوں نے اپنی بھاری آواز میں سوال کیا تھا۔

"الحمداللہ ٹھیک سر" کریم۔نے گاڑی ڈرائیو کرتے جواب دیا تھا۔

"سنا ہے سنان نے نیلامی سے ایک لڑکی کو اغوا کرلیا۔۔۔کافی کم عمر ہے اس سے ؟۔۔۔ اٹھارہ کی اب ہوئی ہے۔۔۔اگر اتنی ہی طلب تھی تو کسی بڑی عمر کی لڑکی سے گزارہ کرلیتا۔۔۔مگر۔۔۔ چچچچ۔۔۔ایک بچی۔۔۔ آہ سنان آہ!" ارحام شاہ کی بات سن کریم کی گرفت سٹئیرنگ پر سخت ہوئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

شیشے سے اس نے پچاس سال کے لگ بھگ کی عمر کے اس شخص کو دیکھا تھا۔

بڑھاپے میں بھی وہ ایک پرسنالٹی رکھتا تھا مگر اس کی سوچ اور زبان اس کے ظاہری حلیے کو مات دینے کو ہمیشہ حاضر ہوتی تھی۔

"یہ تو وہاں جا کر معلوم ہو گا کہ وہ کون ہے" کریم غصے سے بڑبڑایا تھا۔

صوفہ پر کروفر سے بیٹھے، ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے ارحام شاہ نے اپنے سامنے بیٹھی زویا کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا تھا جو سر جھکائے انگلیاں چٹخانے میں مصروف تھی۔

"نام کیا ہے تمہارا؟" ان کی بھاری بھر کم آواز پر وہ سٹپٹائی تھی۔

"زویا!" دھیمی آواز میں اس نے جواب دیا تھا۔

"پورا نام؟"

All Rights Reserved by Novels lounge

"ویلکیم بیک ارحام شاہ!" سپاٹ آواز پر ارحام شاہ نے سر اٹھائے دروازے کی جانب دیکھا تھا جہاں پینٹ میں ہاتھ ڈالے، سپاٹ چہرہ لیے سنان شاہ کھڑا تھا، اس کی دائیں جانب ہی وائے۔زی بھی لبوں پر دھیمی مسکراہٹ سجائے موجود تھا۔

"سنان مائی بوائے!" ارحام اٹھ کر اس کی جانب گلے لگنے کو بڑھے تھے جب ہاتھ اٹھائے سنان نے انہیں روکا تھا۔

"تم نہیں بدلے۔۔۔ بالکل ویسے ہی ہو خر دماغ۔" ارحام شاہ مسکرائے تھے۔

"اور آپ ہمیشہ کی طرح بد دماغ" سنان کے طنز پر ان کا قہقہہ گونجا تھا۔

سر نفی میں ہلائے مسکراتے ہوئے وہ وائے۔زی کی جانب بڑھے تھے۔

"وائے۔زی مائی بوائے تم کیسے ہو؟ مجھے یقین تھا کہ ایک گولی میرے بیٹے کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی!" اس کے شانوں پر ہاتھ رکھے وہ بولے تھے۔

"ایم فائن ڈیڈ!" وہ دھیما سا مسکرایا تھا۔

http:/www.novelslounge.com
All Rights Reserved by Novels lounge

سنان شاہ انہیں اگنور کرتا زویا کے برابر جا بیٹھا تھا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے اسے اپنے ساتھ کی تسلی دی تھی۔

"تو ہمارا انٹرویو بیچ میں ہی رہ گیا ینگ لیڈی۔" وائے۔زی کے ساتھ نشست سنبھالے وہ ایک بار پھر زویا کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔

"ہاں تو تمہارا پورا نام کیا تھا زویا؟"

"اس کا نام زویا ہے اور آپ کے لیے اتنا ہی کافی ہے!" سنان کی بات پر مسکرائے تھے۔

"ویسے میں نے سنا تم نے اسے نیلامی میں سے خریدا۔۔ بلکہ نہیں یہ وہاں سے بھاگ نکلی اور تم سے ٹکرائی تھی۔۔۔ واٹ آ بیوٹیفل کوانسیڈینس!"

"چلو ٹکرانا تو ایک الگ بات ہوئی مگر یہ کیا تم نے اسے اپنے پاس ہی رکھ لیا؟ کیا دل تو نہیں آگیا اس پر؟ نہیں وہ تو پہلے ہی کسی اور کو دے چکے ہو تم۔۔۔ کہی تم اس کے شوگر ڈیڈی۔۔۔"

All Rights Reserved by Novels lounge

"زبان سنبھال کر ارحام شاہ!" سنان یکدم اس پر دھاڑا تھا۔

جہاں وائے۔زی کی آنکھیں پھیلی تھی، وہی زویا کی آنکھیں ان کی بات کا مطلب سمجھ کر نم ہوئیں تھی جبکہ کریم نے صبط سے مٹھیاں بھینچی تھی۔

"اوہ کم آن سنان میں نے تو بس ایک بات کہی ہے۔۔۔ اور تم اتنا غصہ کیوں کر رہے ہو۔۔۔ کہی میری کہی بات سچ۔۔۔"

"زویا شہباز شاہ ہے وہ، شہباز سلطان شاہ کی بیٹی اور سنان سلطان شاہ کی بہن۔۔۔ سنا تم نے ارحام شاہ۔۔۔ وہ بیٹی ہے شہباز شاہ کی، تمہاری بھتیجی۔۔۔!" اس کی دھاڑ پر وہاں مکمل طور پر سناٹا چھا گیا تھا۔

ارحام شاہ کے پاس تو جیسے بولنے کو الفاظ ختم ہو گئے تھے۔

"وہ مر چکی ہے!" خود کو نارمل کیے ارحام شاہ نے جواب دیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"وہ زندہ ہے اور تمہارے سامنے ہے ارحام شاہ!۔۔۔اب یقین کرنا کرنا تم پر ہے۔۔۔ چلو زویا!" روتی زویا کا ہاتھ تھامتا وہ وہاں سے نکل چکا تھا۔

"واٹ؟" کریم اور وائے۔زی کی گھوری پر انہوں نے کندھے اچکائے تھے۔

"بس آنٹی پلیز میں اور نہیں کھا سکتی۔" شزا بے چارگی سے بولی تھی جس پر اسے سخت گھوری سے نوازہ گیا تھا۔

"میم مس ربیکا کی کال آرہی ہے!" میڈ نے مسز زبیری کو اطلاع دی تھی۔

"میں کال سن کر آتی ہوں تب تک یہ باؤل خالی ہونا چاہیے پورا کا پورا۔" اسے تنبیہ کرتی وہ وہاں سے جا چکی تھی۔

"حماد۔" شزا نے چڑ کر اسے پکارا تھا جو چائے کی چسکی لیتا آنکھیں چھوٹی کیے گارڈن میں چہل قدمی کرتے شبیر زبیری کو گھور رہا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"حماد میں تم سے بات کر رہی ہوں!" شزا نے اس کا شانہ ہلایا تھا۔

"ہاں کیا؟" وہ چونک اٹھا تھا

"اُفف حماد کب سے تمہیں بلا رہی ہوں۔۔۔ آنٹی کو منع کرو اتنا نہیں کھا سکتی میں!" اس کے شکوے پر گہری سانس خارج کر کے رہ گیا تھا۔

"فلحال تم یہ ختم کرو۔۔۔ میں بات کروں گا ماما سے" اس کا گال تھپتھپائے اس نے دوبارہ گارڈن کی جانب دیکھا تھا جہاں اب کوئی نہ تھا۔

"ہمم۔۔" منہ بناتی وہ دوبارہ فروٹ باؤل کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔

"سنان نے مجھے بتایا تمہیں مجھ سے کوئی اہم بات کرنا تھی معتصیم۔۔۔ اور بات اتنی اہم تھی کہ مجھے مارو کو سے پاکستان آنا پڑا؟ کیا جان سکتا ہوں وہ اہم بات؟" اپنے سامنے سپاٹ بیٹھے معتصیم سے ارحام شاہ نے سوال کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

جواب میں معتصیم نے بس خلع نامہ اس کے سامنے پیش کیا تھا جسے دیکھ ارحام شاہ کے لبوں پر مسکراہٹ در آئی تھی۔

"اس سب کا مطلب؟" بے تاثر نگاہیں اس کے چہرے پر گاڑھے سوال ہوا تھا۔

"آہ معتصیم۔۔۔یو نو جب تم مجھے آٹھ سال پہلے اس لٹی پٹی حالت میں ملے تھے۔۔۔ دل دکھا تھا میرا تمہیں اس حال میں دیکھ کر۔۔۔اور پھر تمہارے ماں باپ کا بے درد قتل۔۔۔افففف کیا حالت تھی تمہاری۔۔۔ تمہیں یاد ہے جب میں نے ایک بار تمہارے سامنے تمہارے والدین کے قاتل کو سزا دینے کی بات کی تھی؟ اس دن، اس پل مجھے تمہاری آنکھوں میں ایک آگ نظر آئی، سب کچھ جلا کر راکھ کر دینے والی آگ۔۔۔ایک بیسٹ نظر آیا تھا مجھے تم میں۔۔۔جو نیند میں تھا، جسے بیدار کرنے کی ضرورت تھی مجھے!"

"اس بکواس کا مقصد؟" اس کی بات کاٹا وہ درشتگی سے دھاڑا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"انڈر ورلڈ مافیا۔۔۔ یہ ایک ایسی دنیا ہے جہاں امر ہونے کے لیے تمہیں سب سے پہلے اپنے آپ کو مارنا ہوتا ہے۔۔۔ اپنے اندر موجود احساس نامی اس بلا کو جلا دینا ہوتا ہے۔۔۔ تمہارے اندر پلتی بدلے کی اس آگ کو میں نے اچھے سے محسوس کیا تھا معتصیم۔۔۔ تمہارے اندر وہ جنون، وہ طاقت تھی کہ تم سب کو اپنے قدموں کی دھول بنا ڈالو۔۔۔ مگر اس سے پہلے تمہارے اندر اس احساس کو مارنا ضروری تھی۔۔۔ مگر یہ لڑکی تمہیں روک رہی تھی۔۔۔ تم میرے لیے ضروری تھے اور وہ تمہارے لیے۔۔۔ کسی ایک کو قربانی دینا تھی معتصیم۔۔۔ خیر چھوڑو۔۔۔ اب بتاؤ مجھے کیوں بلایا یہاں؟ اب یہ مت کہنا کہ تم نے صرف اس خلع نامہ کی وجہ سے مجھے بلایا ہے!" ارحام شاہ نے اس کی غصے سے سرخ ہوتی آنکھوں کو دیکھ سوال کیا تھا۔

"تم جانتے ہو تم نے کیا کیا ہے ارحام شاہ؟ ذرا سا بھی اندازہ ہے تمہیں؟ میں نے تم سے زیادہ بے حس شخص اپنی زندگی میں نہیں دیکھا ارحام شاہ!" وہ پوری قوت سے دھاڑا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"مجھ سے زیادہ بے حس تو تم ہو معتصیم۔۔۔ بھلا کوئی اپنی محبت کے ساتھ ایسا کچھ کرتا ہے جیسا تم نے اس کے ساتھ کیا؟ کیا تمہیں کیا لگا کہ مجھے کچھ نہیں معلوم تم کیا کرتے پھیر رہے ہو؟ اور سب سے بڑھ کر اسے فہام جونیجو کے حوالے کر دیا؟ اس شخص کے حوالے جو تمہارے ماں باپ کا قاتل ہے؟" ارحام شاہ کی بات پر اس کے کان سائیں سائیں کرنے لگ گئے تھے۔

اس نے حیرت سے ارحام شاہ کی جانب دیکھا جو ٹیڑھی مسکراہٹ لبوں پر سجائے اسے دیکھ رہا تھا۔

"فف۔۔۔ فہام جونیجو؟" اسے جیسے یقین نہ آیا۔

"مجھے بھی دو دن پہلے ہی علم ہوا تھا۔۔۔ ویل کافی پینے کا موڈ ہو رہا ہے تمہارا دل ہو تو آجانا!" اس کا شانہ تھپتھائے وہ وہاں سے جا چکے تھے۔

صوفہ پر گرے معتصیم نے سختی سے اپنے بالوں کو دونوں ہاتھوں میں دبوچا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

وائے۔زی نے ایک افسوس کن نگاہ اس کے بے بس چہرے پر ڈالی تھی۔

"یہ تم نے اچھا نہیں کیا ارحام شاہ!" معتصیم کی گاڑی کو جاتے دیکھ سنان اس کو گھورتا بولا تھا جس نے مزے سے کافی کا سپ لیا تھا۔

"میں نے کیا کیا؟ مجھے تو لگا اسے خوشی ہو گی یہ جان کر۔۔۔ آخر کو آٹھ سالوں سے ڈھونڈ رہا ہوں اس کے ماں باپ کے قاتلوں کو!" مزے سے کندھے اچکائے تھے۔

"کسی کو تکلیف دے کر بہت مزہ آتا ہے نا تمہیں؟"

"بہت" ارحام شاہ کے لب مسکرائے تھے۔

"مسئلہ معلوم ہے کیا ہے۔۔۔ تم کسی کو خوش نہیں دیکھ سکتے ارحام شاہ۔۔۔ تم ان لوگوں میں سے ہو جو خود اپنے ہاتھوں سے اپنا آشیانہ برباد کر کے دوسروں کے گھروں کو بھی طوفان کے نذر کر دیتے ہیں۔۔۔ تم ان کی بے بسی سے لطف اندوز ہوتے۔۔۔

All Rights Reserved by Novels lounge

تمہیں ان کی بے بسی میں اپنی بے بسی نظر آتی ہے۔۔۔جو خامی، جو کمی تم میں ہے انہیں ٹھیک کرنے کی جگہ تم نے دوسرے لوگوں کی زندگی کو ان خامیوں، ان کمیوں سے بھرنا شروع کر دیا۔۔۔یو آر سک ارحام شاہ!"

"مجھے تمہارے لیکچر میں کوئی انٹرسٹ نہیں۔۔۔اور جہاں تک بات رہی معتصیم کی تو اسے میرا شکر گزار ہونا چاہیے کہ میں نے اسے بچایا۔۔۔اسے نئی زندگی بخشی۔۔۔ اس پر احسان تھا میرا اور مجھے میرے احسانوں کا بدلا لینا آتا ہے۔۔۔اور ویسے بھی معتصیم کو تو میرا بہت بڑا احسان مند ہونا چاہیے ورنہ جو الزام اس پر لگا تھا اس کے بعد نہ تو اسے کوئی ڈگری ملتی اور نہ ہی جاب۔۔۔در در کی ٹھوکریں کھاتا وہ۔۔۔اور دیکھو میں نے اسے کہاں پہنچا دیا۔۔۔آج کیا نہیں ہے اس کے پاس؟ پیسہ، دولت، گاڑیاں، گھر۔۔۔اور سب سے بڑھ کر طاقت۔۔۔سب کچھ ہے اس کے پاس، صرف اور صرف میری وجہ سے۔"

All Rights Reserved by Novels lounge

"اس کے پاس ماورا نہیں ہے اس کی بیوی نہیں ہے جسے اس نے سب سے زیادہ چاہا تھا۔۔۔وہ تم نہیں ہے ارحام شاہ۔۔۔اس نے محبت کی ہے اپنی محبت سے تمہاری طرح دل لگی نہیں کی جو بیوی کے مرتے ہی۔۔۔"

"سنان شاہ!" ارحام شاہ دھاڑا تھا، جس پر سنان شاہ مسکرایا تھا۔۔۔یہ موضوع ارحام شاہ کے لیے ایک حساس ترین موضوع تھا۔۔۔سنان شاہ نے ٹھیک جگہ اسے چوٹ پہنچائی تھی۔

"کیا ہوا ارحام شاہ سچ سن کر تکلیف ہوئی؟ سچ ہی تو ہے۔۔۔یہ دل لگی ہی تو تھی کہ بیوی کے مرتے ہی تم نے اس کی کمی کو مختلف عورتیں کے ساتھ راتیں رنگین کر کے پورا کیا تھا۔۔۔تم ایک بے حس انسان ہو ارحام شاہ۔"

"ہاں میں ہوں بے حس جانتے ہو کیوں؟ کیونکہ میرے پاس کھونے کو کچھ نہیں۔۔۔اور یہی اس دنیا کا اصول ہے!" اسے جواب دیے ارحام شاہ نے وہاں سے جانے کو قدم اٹھائے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اس دنیا میں ہر انسان کے پاس کھونے کو کچھ نا کچھ خاص ضرور ہوتا ہے ارحام شاہ۔۔۔اور اگر تمہیں لگتا ہے کہ یہ تمہاری خام خیالی ہے تو تم بہت بڑی خوش فہمی میں جی رہے ہو"

"اوہ مگر یہ سچ ہے میرے پاس واقعی کھونے کو کچھ نہیں۔۔۔"ارحام شاہ نے سر نفی میں ہلایا تھا۔

"کچھ ماہ پہلے میں بھی اسی خوش فہمی میں جی رہا تھا مگر اب نکل آیا ہوں اس سے میں!"

"کہنا کیا چاہتے ہو صاف صاف کہو۔"

"وہ زندہ ہے ارحام شاہ۔۔۔تمہاری بیٹی، گڑیا زندہ ہے!"

"میں اس وقت مزاق کے موڈ میں نہیں۔۔۔"

"میں مزاق کر بھی نہیں رہا، سچ ہے یہ چاچا جان۔"وہ دانت پیس کر بولا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"جاننا چاہتے ہو کہاں ہے وہ؟۔۔۔ شبیر زبیری کی تحویل میں ہے وہ۔۔۔ پچھلے گیارہ سالوں سے۔۔۔ کیا معلوم اب اس کی رکھیل۔۔۔۔ سمجھ تو گئے ہو گے نا؟" وہ ہنس کر بولا تھا

ارحام شاہ کی آنکھیں انگارہ ہوئیں تھی۔

تیز رفتاری سے گاڑی چلاتا وہ اپنے اندر ابلتے اشتعال کو کم کرنے کی کوشش میں تھا جس میں وہ برے سے ناکام ہوا تھا۔

دو گھنٹوں کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد اب اس نے تھک ہار کر گاڑی روک دی تھی۔۔۔ سٹئرینگ پر سر رکھے اس نے گہری سانس بھری تھی۔

کچھ پل بعد سر اٹھائے اس نے آس پاس کی جگہ کو دیکھا۔۔۔ وہ اس وقت ماورا کے کیفے کے قریب تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

کسی احساس کے تحت گاڑی کو لاک کرتا وہ اس کے کیفے کی جانب بڑھا تھا جب اس نے اسے خود سے تھوڑی دور ٹیکسی کے انتظار میں پایا۔ بے اختیار وہ اس کی جانب چل دیا۔

آج ماورا کا ارادہ تقی کے ساتھ باہر ڈنر کا تھا اسی لیے جلدی آف لیے وہ اب کیب کے انتظار میں تھی جب اپنے قریب کسی کو کھڑے پایا۔

سر دائیں جانب موڑے اس نے سامنے کھڑے معتصیم کو دیکھا تو آنکھیں باہر کو ابل آئیں تھی۔

"تم "لبوں نے سر گوشی کی۔

معتصیم نے مزید ایک قدم اس کی جانب بڑھائے اسے اپنی باہوں میں لیا تھا۔

"یہ تم۔۔۔"

"شش "اس کے بالوں میں منہ دیے، اس کے گرد اپنی گرفت زرا سخت کیے اسے کچھ بھی بولنے سے روکا تھا اس نے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ماوراتو اپنی جگہ جم سی گئی تھی، اچانک اسے اپنے کندھے پر کچھ گیلا محسوس ہوا تھا۔

"کیا وہ رو رہا تھا مگر کیوں؟" اسے کچھ سمجھ نہیں آئی تھی۔

"معتصیم کیا ہوا؟" اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرے اس نے سوال کیا تھا۔

اس وقت اسے کسی بات کی پرواہ نہ تھی، لوگوں کی ان نظروں کی بھی نہیں جو انہیں حقارت سے دیکھتے، اپنی جانب سے اندیشے لگاتے آگے بڑھ گئے تھے۔

"آر یو اوکے؟" اس کی دھیمی آواز پر معتصیم نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔۔۔ماورا پر اس کی گرفت مزید سخت ہو گئی یہاں تک کہ ماورا کو سانس لینے میں دشواری ہونے لگ گئی تھی۔

"سس۔۔۔سانس۔۔۔سانس نہیں آ رہی" نہایت مشکل سے اس نے اپنی بات مکمل کی تھی۔

اس کی بات سن وہ ہوش میں آتا اس سے زرا دور ہوا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ماورا کی نظریں اس کے چہرے کا طواف کر رہی تھی، سرخ آنکھیں، تکان زدہ چہرہ۔

"تم ٹھیک ہو؟"ٹرانس کی کیفیت میں اس کے چہرے پر ہاتھ رکھے اس نے سوال کیا تھا۔

اس کے چھونے پر یکدم ہوش میں آتا وہ اس نے چند قدم پیچھے ہوا تھا،ماورا بھی اپنے حواسوں میں لوٹی تھی۔

"سوری۔" بالوں میں ہاتھ پھیرتا، نظریں جھکائے وہ الٹے قدموں وہاں سے نکلا تھا۔

ماورا بس اپنے ہاتھ کو گھورے جا رہی تھی جس سے اس نے اسے چھوا تھا۔

"کیا بات ہے شبیر میں نوٹ کر رہی ہوں آج کل آپ بہت پریشان رہنے لگ گئے ہے؟ حالانکہ جو خوش خبری حماد نے سنائی ہے اس کے بعد ایسا چہرہ کچھ سمجھ نہیں آئی مجھے!"لوشن ہاتھوں پر ملتی وہ شبیر زبیری سے بولی تھی۔

http:/www.novelslounge.com
All Rights Reserved by Novels lounge

"کچھ نہیں بس کام کا لوڈ زیادہ ہو گیا ہے"

"حماد آفس جاتو رہا ہے آپ کے ساتھ، گھر میں بھی کم ہی ہو تا ہے۔۔۔ جو وقت اسے اپنی بیوی کو دینا چاہیے وہ آپ کے آفس کو دے رہا ہے پھر کیسی پریشانی؟"

"ہے کچھ۔۔۔ چھوڑو تم۔۔ سونے لگا ہوں لائٹ آف کر دینا!" لحاف منہ تک اوڑھے وہ بولے تھے۔

مسز زبیری کندھے اچکائے دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گئی تھی۔

ارحام شاہ کو پاکستان آئے دو ہفتے ہو چکے تھے۔۔ زویا نے ان دو ہفتوں میں انہیں پریشان پایا تھا، اگرچہ ان کے چہرے کے تاثرات نارمل تھے مگر ان کا انداز اس بات کی گواہی تھا کہ وہ سخت پریشان تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"انکل کچھ پریشان ہے بھائی کیا آپ کو وجہ معلوم ہے؟" انہیں فون پر کسی پر چلاتے دیکھ وہ سنان سے بولی تھی جو ان کی حالت کے مزے لیتا کندھے اچکا گیا تھا۔

سنان جانتا تھا کہ ان دو ہفتوں میں انہوں نے ہر طریقے سے گڑیا کو ڈھونڈنے کی کوشش کی تھی، مگر ان کی ہر کوشش ناکام ٹھہری تھی۔

"چھوڑو انہیں تمہارے بھائی کو تمہاری مدد چاہیے کرو گی؟"

"جی بالکل بھائی۔" وہ خوش دلی سے مسکرائی تھی۔

"اچھا تو پھر یہ فائل لو اور اسے پڑھ کر مجھے سناؤں۔۔۔ کیونکہ میرا موڈ نہیں!" مزے سے صوفہ پر ٹیک لگائے اس نے فائل اس کی جانب بڑھائی تھی جس پر زویا کا رنگ پیلا پڑ گیا تھا۔

سنان جانتا تھا کہ ارحام شاہ کو پریشان دیکھ وہ بھی پریشان رہے گی اسی لیے اس کی توجہ ہٹانے کو اس نے جان بوجھ کر اپنی فائل اسے دی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ان دو ہفتوں میں زویا اور ارحام شاہ کے رشتے میں کچھ حد تک بہتری آگئی تھی۔

"کیا ہوا زویا پڑھو!" اس کی شکل دیکھ سنان کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔

"وہ۔۔۔وہ۔۔میں۔۔۔وہ میں۔۔۔میں پڑھ نہیں سکتی" جواب دیے اس نے چہرہ جھکا لیا تھا۔۔۔آنکھوں سے نکلتے آنسوؤں فائل پر جا گرے تھے۔

"ہے زویا۔۔۔لک ہیئر۔۔۔میری طرف دیکھو۔۔۔اٹس اوکے، کوئی بات نہیں۔۔۔" دونوں ہاتھوں میں اس کا چہرہ تھامے سنان نے اس کے آنسوؤں کو صاف کیا تھا۔

"مگر۔۔۔مگر میں بھی پڑھنا لکھنا چاہتی ہوں" ناک سے سانس اندر کھینچے اس نے خواہش کا اظہار کیا تھا۔

"تمہاری یہ خواہش ضرور پوری ہوگی!" اسے اپنے ساتھ لگائے سنان نے اسے تھپتھپایا تھا جبکہ آنکھوں میں غصہ در آیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"کیا کچھ معلوم ہوا؟" وائے۔زی کو آتے دیکھ ارحام شاہ نے بے صبری سے پوچھا تھا۔

وائے۔زی کا سر نفی میں ہلا تھا۔۔۔سنان کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔

"چچچ۔۔۔میں نے کہا بھی تھا کوئی فائدہ نہیں۔۔۔ویسے میں سوچ رہا ہوں گڑیا اس وقت کہاں ہو گی۔۔۔اگر وہ شبیر زبیری کی رکھیل نہیں تو کہی اس کے آدمیوں کی رکھیل۔۔۔"

"زبان سنبھال کر سنان شاہ۔۔۔وہ بہن ہے تمہاری" ارحام شاہ کے چلانے پر اس کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔

"میری صرف ایک ہی بہن ہے وہ ہے زویا جو اس وقت میرے پاس۔۔۔جس کی بات کر رہے ہو وہ تمہاری بیٹی ہے، میرا اس سے کوئی تعلق نہیں!" سنان نے مزے سے کندھے اچکائے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

وائے۔زی نے سر نفی میں ہلائے سنان کو دیکھا جو ارحام شاہ کو تکلیف دینے کے لیے ہر حد پار کر رہا تھا۔

ارحام شاہ کو شائد کبھی بھی سنان کی بات پر یقین نہ آتا اگر وائے۔زی اس کی تصدیق نہ کرتا۔

وائے۔زی بھی تیرہ سال کا یتیم بچہ تھا جو ارحام شاہ کو سڑک پر بھیک مانگتے ملا تھا۔

ایک رات ارحام شاہ کے دشمنوں نے اس پر حملہ کرنے کی کوشش کی تھی جب وہ گھر کے لیے نکل رہا تھا اس وقت گولی لگنے سے اس کی حالت بہت خراب ہو گئی تھی، ایسے میں وائے-زی نے اسے نہ صرف بچایا تھا بلکہ اس کے دشمنوں سے چھپا کر اسے ہسپتال بھی لایا تھا۔۔۔اس کے بعد سے ارحام شاہ نے اسے اپنے بیٹے کا سر ٹیفیکیٹ تھما دیا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"یہ کیا ہے ہاں؟ کیا تم اسے پریزنٹیشن کہتے ہو؟ کیا اس سے ہم وہ پراجیکٹ حاصل کرے گے؟ بے وقوف سمجھ رکھا ہے سب کو؟" آج پھر سے پورے سٹاف کی شامت آئی ہوئی تھی۔

پچھلے دو ہفتوں سے وہ یہی تو کر رہا تھا، اپنا تمام تر غصہ سٹاف کر نکال رہا تھا۔

آج ان کی ایک فارن ڈیلیگیشن سے بہت اہم میٹینگ تھی اور پریزنٹیشن دیکھ اس کا دماغ گھوم گیا تھا۔

"صرف دو گھنٹے، دو گھنٹے ہیں تم لوگوں کے پاس، اسے ٹھیک کرو نہیں تو سب کو فائر کر دوں گا!" انگلی اٹھائے اس نے انہیں وارن کیا تھا جنھوں نے ڈرتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"ناؤ گیٹ لاسٹ!" اس کی دھاڑ پر وہ سب ایک سیکنڈ میں وہاں سے غائب ہوئے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

پانی کا گلاس لبوں کو لگائے اس نے غصہ کم کرنے کی کوشش کی تھی جب پیون ایک کوریئر لیے اس کے آفس میں داخل ہوا تھا اور کوریئر ٹیبل پر رکھے وہاں سے نکل گیا تھا۔

پانی پیتے ہی اس نے کوریئر اوپن کیا تھا جس میں کورٹ کا خلع نامہ کو لے کر ایک اور نوٹس اسے موصول ہوا تھا۔

غصہ مزید بڑھ گیا تھا، دماغ کی شریانیں پھٹنے کو تھی۔ ایک دم سے اپنی کرسی سے اٹھتا وہ آندھی طوفان بنا آفس سے نکلتا پی۔ اے کو میٹنگ کینسل کرنے کا حکم دیے لفٹ کی جانب بڑھا تھا۔

آدھے گھنٹے بعد وہ ماورا کے گھر کے باہر کھڑا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

گاڑی سے نکلتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہ اندر داخل ہوا جہاں سامنے ہی ٹی۔وی لاؤنج میں اسے تایا ابا چائے پیتے نظر آ گئے تھے۔۔۔ان کی نظر بھی معتصیم پر پڑی تو جھٹ سے اپنی جگہ سے اٹھے تھے۔

"تم۔۔تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" تایا کی دھاڑ پر کچن میں تائی کے ساتھ مگن ماورا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر باہر نکلی تھی جہاں معتصیم کو دیکھ اس کے پیر اپنی جگہ پر جم گئے تھے۔

"آپ کو آپ کے نوٹس کا جواب دینے آیا ہوں! کیا سوچ کر آپ نے یہ نوٹس بھیجوایا مجھے؟" خلع نامہ ان کے سامنے لہرائے اس نے سوال کیا تھا۔

"دیکھو لڑکے اچھا ہو گا کہ تم اس پر سائن کر دو ہماری بیٹی کو تم سے کوئی رشتہ نہیں رکھنا" تایا قطعی انداز میں بولے تھے۔

"مگر مجھے رکھنا ہے اور کوئی مجھے روک نہیں سکتا اور جہاں تک بات رہی اس کاغذ کی تو یہ لے۔۔۔" ساتھ ہی اس نے خلع نامہ کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ماورا آنکھیں پھیلائیں ان ٹکڑوں کو دیکھ رہی تھی۔

"تمہاری وجہ سے ہم پہلے ہی بہت ذلیل ورسوا ہو چکے ہیں مزید نہیں ہو سکتے۔۔ چھوڑ دو اسے"

"مرتے دم تک نہیں!" تایا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے وہ ٹھوس لہجے میں بولا تھا۔

"اور اب اگر ایسی کوشش کی تو انجام بہت برا ہو گا!" اشارہ کورٹ کے نوٹس کی جانب تھا۔

"ماورا کو تم سے کوئی تعلق نہیں رکھنا!"

"میں اس کے زبان سے سننا چاہتا ہوں۔۔۔۔"

"وہ تم سے بات نہیں کرنا چاہتی۔"

"آپ سے پوچھا میں نے؟" وہ بدتمیزی سے بولا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اپنی حد میں رہو لڑکے!" تایا ابا اس پر برسے تھے۔

"میری حد کی تو بات ہی مت کریے۔۔۔ اگر میں نے حد پار کر دی تو کل تک پولیس کے ساتھ اس گھر میں ریڈ کروا کر۔۔۔ آپ پر جھوٹا کیس بنوا کر آپ کو آپ کی بیوی بیٹے سمیت جیل پہنچوا دوں گا اور اپنی بیوی کو لے جاؤں گا اپنے ساتھ!" وہ سراسر دھمکی پر اتر آیا تھا۔

"سوچنے کی مہلت دے رہا ہوں۔۔۔ سوچ سمجھ کر اپنی بیوی سے مشورہ کیجیئے اور بتایئے مجھے کہ کب میں اپنی بیوی کو رخصت کروانے آؤں۔۔۔ اور اگر ایسا نہ ہوا تو نتائج کے زمہ دار آپ خود ہوگے۔" انہیں وارن کرتے اس نے ایک آخری نگاہ ماورا پر ڈالی تھی جو نم آنکھیں میں نفرت، غصہ، حقارت لیے اسے دیکھ رہی تھی اس کے دیکھنے پر رخ موڑ گئی تھی۔

زخمی سا مسکراتا وہ گھر کی دہلیز پار کر گیا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

All Rights Reserved by Novels lounge

آج شنزا کی ڈاکٹر کے پاس اپائنٹمنٹ تھی۔۔۔اسے تین ماہ ہو چکے تھے اور اب وہ بچے کی صنف جاننے کے لیے ڈاکٹر کے پاس جا رہے تھے۔

شنزا ایسا نہیں چاہتی تھی مگر شبیر زبیری نے بہت زور دیا تھا۔۔۔ان کے مطابق اگر پہلے ہی معلوم ہو جائے کہ لڑکا ہے یا لڑکی تو اس حساب سے شاپنگ میں آسانی رہے گی۔

شنزا تو ان کے جواب سے مطمئن ہو گئی تھی جبکہ حماد کو دال میں سب کچھ کالا ہی لگ رہا تھا۔

ٹیسٹ کے بعد وہ دونوں رپورٹ لینے ڈاکٹر کے آفس میں بیٹھے تھے۔

"مبارک ہو مسٹر حماد۔۔۔بیٹی ہے!" ڈاکٹر کی بار سنتے ہی ان دونوں کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

واپسی پر حماد کے شانے پر سر ٹکائے شنزا نے اسے دیکھا تھا جو کسی گہری سوچ میں گم تھا۔

"کیا سوچ رہے ہو حماد؟" شنزا نے نظریں اس کے چہرے پر ٹکائے سوال کیا تھا۔

"سوچ رہا ہوں کہ میں کتنا خوش نصیب ہوں جس کی پہلی اولاد بیٹی ہے۔۔۔ جانتی ہو اللہ جس سے بہت خوش ہوتا ہے اسے پہلی اولاد بیٹی دیتا ہے۔۔۔ نہیں جانتا کہ میں نے ایسی کونسی نیکی کی جس کے سبب اللہ مجھ سے اتنا خوش ہے، مگر جانتا ہوں تو اتنا کہ میں بہت خوش ہوں۔ خود کو اس دنیا کا خوش قسمت ترین انسان تصور کر رہا ہوں!" اس کا ماتھا چومتے وہ بولا تھا۔

"سب لوگ کتنا خوش ہو گے نا؟"

"ہاں بہت زیادہ"

All Rights Reserved by Novels lounge

"لڑکی ہے" مسکرا کر اس نے سب لوگوں کو خوشخبری دی تھی۔

جہاں جازل نے حماد کو خوشی کے گلے لگایا تھا۔ وہی مسز شبیر بھی خوشی سے پھولے نا سمارہی تھی۔

وہ اپنی بیٹی کو تو اپنی نااہلی کی وجہ سے گنوا چکی تھی مگر اب پوتی کے ناز نخرے اٹھانے کو تیار تھی۔

اگر کسی کے چہرے کا رنگ پھیکا پڑا تھا تو وہ تھے شبیر زبیری۔

حماد کو مبارکباد دیے وہ ضروری کام کا بہانہ بنائے وہاں سے جا چکے تھے۔

"تو اب تم کیا کرو گے؟ بیٹی پیدا کر رہا ہے تمہارا بیٹا!"

All Rights Reserved by Novels lounge

"وہی جو پہلے سوچا تھا مار ڈالوں گا۔۔۔اس کی بیٹی کو بھی اور بیوی کو بھی!" شبیر زبیری نے مزے سے کندھے اچکائے تھے۔

حماد جو ایک ارجنٹ فائل لیے ان کی سٹڈی کی جانب آرہا تھا اندر سے آتی آوازوں پر اس کے قدم رکے تھے۔

"ویسے اتنی بھی کیا جلدی ہے؟ اس بار بیٹی ہے تو اگلی بار بیٹا ہو جائے گا۔۔۔مارنے والی بات سمجھ نہیں آئی؟"

"اس کا باپ ارحام شاہ جان چکا ہے کہ وہ زندہ ہے اور اب پاگلوں کی طرح ڈھونڈ رہا ہے اسے۔۔۔اگر بیٹا ہوتا تو میں کسی نا کسی طرح سے اسے چھپا لیتا چند ماہ مزید۔۔۔مگر اب کوئی فائدہ نہیں۔۔۔ویسے بھی یہ لڑکی اب کسی کام کی نہیں رہی۔۔۔میں سوچ لیا ہے اس کا پتہ صاف کر کے اپنی بھتیجی کا نکاح کروادوں گا حماد سے۔۔۔اگر اس کا باپ اس تک پہنچ گیا تو سمجھو قیامت برپا ہو جائے گی۔۔۔۔وہ کسی کو بھی چھوڑے گا!"

http:/www.novelslounge.com
All Rights Reserved by Novels lounge

"تو کس سے مرواؤ گے اسے؟ جازل سے؟" اس کے سوال پر شبیر زبیری کے لب مسکرائے تھے۔

"نہیں جازل نہیں وہ حماد سے بہت اٹیچ ہے وہ یہ کام نہیں کرے گا۔۔۔"

"تو پھر کون؟"

"بتادوں گا مگر یہ یاد رکھو کہ شزاار حام سلطان شاہ بہت جلد اس دنیا سے جانے والی ہے۔۔۔ سوچ رہا ہوں اس کی مار کر لاش اس کے باپ کو گفٹ کر دوں!" شیطانی مسکراہٹ لبوں پر سجائے انہوں نے قہقہ لگایا تھا۔

باہر کھڑے حماد کو جیسے اپنے سر پر ہتھوڑے برستے محسوس ہوئے تھے۔۔۔ اس کا باپ اس حد تک سفاک ہو سکتا تھا اسے اندازہ نہیں تھا۔۔۔ اپنے بیٹے کی اولاد اور محبت کو مروانا چاہتا تھا۔۔ کیوں؟ کیونکہ اولاد بیٹی تھی اور بیوی دشمن کی بیٹی۔

من بھر کے قدم اٹھاتا وہ جھکے کاندھوں کے ساتھ اپنے کمرے میں داخل ہوا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

چھت کو گھورتے اس نے ایک نگاہ اپنے پہلو میں سوئی شزا پر ڈالی تھی جس کا چہرہ نہایت پر سکون تھا۔ اسے اپنے قریب کیے اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتا وہ کچھ ماہ پیچھے چلا گیا تھا۔

یہ واقع ان کے ہنی مون ٹرپ پر ہوا تھا۔

اس وقت وہ اور شزا پیرس کی گلیوں میں گھومتے وہاں کے بازار سے خریداری میں مگن تھے۔

اسی چکر میں حماد کی ٹکر ایک ادھیڑ عمر شخص سے ہوئی تھی۔

"اوہ ایم سوری!" حماد معذرت خواہ لہجے میں بولا تھا۔

"اٹس اوکے۔" وہ شخص مسکرایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

حماد کا زمین پر گرا والٹ اس نے اٹھایا تھا جب اس میں شبیر زبیری کی تصویر دیکھ وہ چونکا

وہ ان کی پوری فیملی کی تصویر تھی جس میں حماد اور شزا کے ساتھ شبیر زبیری اور انکی بیوی بھی موجود تھیں۔

"حماد۔۔۔" شزا اسے پکارتی اسی جانب آئی تھی۔

"ایکسکیوز می!" وہ آدمی ہڑبڑی میں وہاں سے نکلا تھا

"یہ کون تھا؟" اسے جاتے دیکھ شزا نے سوال کیا۔

"کوئی نہیں بس ٹکرا گیا تھا!" والٹ پاکٹ میں ڈالے اس نے جواب دیا تھا۔

"آر یو شیور یہ کوئی چور نہیں تھا؟" شزا نے اس کے دور جاتے وجود کو دیکھ آنکھیں چھوٹی کیے سوال کیا تھا۔

http:/www.novelslounge.com
All Rights Reserved by Novels lounge

"نہیں" سر نفی میں ہلایا تھا حماد نے۔

دوسرے دن شزا کی خراب طبیعت کے باعث وہ اسے ہسپتال لے کر گیا تھا۔۔۔وہی حماد نے دوبارہ اس آدمی کو دیکھا تھا جو حماد پر ایک گہری نگاہ ڈالے وہاں سے چل دیا تھا۔

نجانے کیوں مگر حماد کو اس کا ایسے دیکھنا عجیب لگا تھا۔

آج پھر سے حماد ہسپتال آیا تھا مگر شزا کی رپورٹس لینے جب ڈاکٹر نے اسے اس خوشخبری سے نوازہ تھا۔۔۔اسے تو جیسے یقین نہ آیا تھا۔

آفس سے باہر نکلتا وہ ایگزیٹ کی جانب بڑھا تھا جب اس شخص نے اس کا راستہ روکا تھا۔

"اینی پرابلم ؟" حماد اکھڑے لہجے میں سوال کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"میرے ساتھ آؤ ایک ضروری بات کرنی ہے تم سے!" ادھر ادھر نگاہیں دوڑائے وہ شخص سخت مضطرب نظر آرہا تھا۔

"مجھے نہیں کرنی" جواب دیے حماد آگے بڑھا تھا۔

"تم شبیر زبیری کے بیٹے ہو نا؟" اب کی بار حماد کے قدم رکے تھے۔

بھلا پیرس میں بیٹھا یہ شخص لندن میں موجود شبیر زبیری کو کیسے جان سکتا تھا۔۔۔وہ بھی تب جب وہ ایک ڈاکٹر تھا جبکہ اس کا باپ ایک بزنس مین۔

"میرے ڈیڈ کو آپ کیسے جانتے ہے؟"

"مختصر کہانی ہے اگر وقت دو گے تم تمہیں بہت کچھ بتاؤں گا!"

"ٹھیک ہے" حماد نے حامی بھری اور ان کے ساتھ ہو لیا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

All Rights Reserved by Novels lounge

"جی بتایئے اب کیا بات کرنی تھی آپ کو؟" اس شخص کے کیبین میں موجود حماد نے سوال کیا۔

"میرا نام بابر علیم ہے اور اس سے پہلے میں تمہیں کچھ بتاؤں، کچھ پوچھنا چاہتا ہوں تم سے۔۔۔"

"اب یہ کیسا ڈرامہ ہے؟"

"آرام سے بچے۔۔۔ مجھے بس تم سے ایک سوال کا جواب چاہیے۔۔۔ چند سال پہلے تمہارے باپ نے ایک بچی کو ایڈوپٹ کیا تھا جس کی عمر اس وقت لگ بھگ 8 سے 9 سال کے درمیان تھی۔۔۔ مجھے جاننا ہے کہ اب وہ بچی کہاں ہے؟" بابر علیم کے سوال پر وہ چوکنا ہوا تھا۔

"آپ کا اس لڑکی سے کیا تعلق ہے؟ اور آپ ڈیڈ کو کیسے جانتے ہے؟ پہلے مجھے جواب دیجیے"

All Rights Reserved by Novels lounge

"تمہارا باپ صرف ایک بزنس مین نہیں بلکہ اس کا تعلق مافیا سے بھی ہے۔۔۔ تم یہ بات جانتے ہو نا؟" حماد نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"چند سال پہلے تک میں تمہارے باپ کے ساتھ کام کیا کرتا تھا۔۔۔ میں اس کی مافیا ٹیم کا ایک اہم رکن تھا۔۔۔ تمام زخمیوں کو میں ہی ٹریٹ کرتا تھا۔۔۔"

"اوکے لسن سمجھ گیا میں۔۔۔ اب پہلے سوال کا جواب دو تمہارا اس بچی سے کیا تعلق ہے؟" حماد نے درشتگی سے اس کی بات کاٹی تھی۔

"وہ بچی۔۔۔ ایک رات شبیر زبیری اس بچی کو نہایت زخمی حالت میں میرے پاس لے کر آیا تھا۔۔۔ اس کا پورا جسم خون میں رنگا ہوا تھا۔۔۔ میں نے اسے فوری طور پر ٹریٹمنٹ دے دی تھی۔۔۔ شبیر سے پوچھنے پر مجھے معلوم ہوا کہ وہ اس کے دشمن کی بیٹی تھی جسے وہ اب بدلے کے طور پر استعمال کرنے والا تھا۔"

"کون سا دشمن؟" حماد نے تیزی سے سوال کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ارحام شاہ! وہ ارحام سلطان شاہ کی بیٹی تھی۔۔۔ خیر میں نے اس بچی کا علاج تو کر دیا مگر جب اسے ہوش آیا اس وقت ہمیں علم ہوا کہ وہ اپنی یادداشت کافی حد تک کھو چکی تھی۔۔۔ لیکن اگر اسے یاد دلایا جاتا تو چانسز تھے کہ اسے سب یاد آ جاتا۔۔۔ مگر شبیر ایسا نہیں چاہتا تھا۔۔۔ وہ اسے ارحام شاہ کے خلاف استعمال کرنا چاہتا تھا اسی لیے اسے ایسی میڈیسنز دی گئی کہ وہ تھوڑی بہت بچی کچی یاد بھی کھو چکی تھیں۔۔۔" حماد کا سانس پل بھر کو ان کی بات سن کر رکا تھا۔

"اب۔۔۔ اب آپ کیا چاہتے ہیں اور اگر آپ میرے ڈیڈ کے ساتھی تھے تو یہاں کیا کر رہے ہے؟"

"مافیا کی زندگی بہت خطرناک ہے۔۔۔ میں نے اپنی بیوی اور بچے کو کھو دیا تھا۔۔۔ اس کے بعد میں سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر یہاں چلا آیا۔۔۔ ویسے تو مافیا کو چھوڑنے کی سزا موت ہوتی ہے مگر تمہارے باپ نے ہماری دوستی کا پاس رکھتے ہوئے مجھے بخش دیا تھا۔۔۔ میں نے اپنی بیوی اور بچے دونوں کو کھو دیا مگر تب بھی یہ نا سمجھ سکا کہ وہ میری سزا تھی۔۔۔ اور اب، اب میں خود موت کی جانب جا رہا ہوں۔۔۔ مرنے سے پہلے

All Rights Reserved by Novels lounge

میں اپنے تمام برے کاموں میں سے چند ایک ٹھیک کرنا چاہتا ہوں۔۔۔مجھے امید نہیں تھی کہ تم مجھے یہاں ملو گے۔۔۔ خیر اہم بات کی جانب آتے ہے۔۔۔وہ بچی جواب ایک جوان لڑکی بن چکی ہے، اس کی جان کو خطرہ ہے، تمہارا باپ اسے مارنے والا ہے۔۔۔وہ اب اس کے کسی کام کی نہیں رہی۔۔۔ تمہارا باپ سمجھ چکا ہے کہ وہ ارحام شاہ نے بدلا لینے کو اس کی کوئی مدد نہیں کرنے والی۔۔۔وہ مار دے گا اسے بہت جلد!"

"کیا بکواس کر رہے ہو جانتے وہ لڑکی اب میری۔۔۔"

"ہاں جانتا ہوں وہ تمہاری بیوی ہے اب، دیکھا تھا اسے میں نے اس دن تمہارے ساتھ بازار میں، مگر سچ یہی ہے اس کا کام صرف ارحام شاہ سے بدلا لینا تھا۔۔۔اور اب تمہارا باپ بہت جلد اسے مار دے گا" حماد جو اس کی بات سن غصے سے چلایا تھا اگلے جملے پر اس کی آنکھیں پھیلی تھی۔

"جھوٹ ہے یہ۔۔۔"

All Rights Reserved by Novels lounge

"نہیں یہ سچ ہے!"

"اچھا اگر یہ سچ ہے تو تمہیں کیسے معلوم؟ تم تو چھوڑ چکے ہو نا مافیا؟" وہ ادب لحاظ سب کچھ بھول چکا تھا۔

"میں نے مافیا کو چھوڑا ہے مافیا نے مجھے نہیں۔۔۔ تمہارے باپ کے بہت سے خاص آدمی ابھی بھی میرے لیے کام کرتے ہیں، اور انہوں نے ہی مجھے یہ بات بتائی تھی۔۔۔ میں جانتا ہوں کہ تم اس سے کتنی محبت کرتے ہو اور صرف تم ہی اسے اپنے باپ سے بچا کر اس کے اپنوں سے اسے ملوا سکتے ہو۔۔۔ ایک بات یاد رکھنا حماد۔۔ مرتا ہوا انسان کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔۔۔ تمہیں وارن کر رہا ہوں اپنی بیوی کو بچا لو۔۔۔ ورنہ وہ پل دور نہیں جب تمہارا باپ اسے مار ڈالے گا اور تم ہاتھ ملتے رہ جاؤ گے۔۔۔ کیونکہ اس شخص کو تمہاری محبت سے زیادہ اپنی زندگی اور طاقت عزیز ہے!"

All Rights Reserved by Novels lounge

حال میں پہنچتے ہی حماد نے گہری سانس خارج کی تھی، شزا پر ایک نگاہ ڈالے وہ اسے اپنے بالکل ساتھ لگا چکا تھا۔

"آئی پرامس یو میں تمہیں اور ہمارے بچے کو کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔ کوئی تکلیف نہیں پہنچنے دوں گا میں تمہیں!" اس کے بالوں پر بوسہ دیا وہ اسے اپنے مزید قریب کر چکا تھا۔

"کیا بات ہے آپا آپ یہاں یوں اکیلی بیٹھی ہے؟ خیریت؟" چائے کا مگ ہاتھ میں تھامے تقی اس کے برابر بیٹھے بولا تھا۔

"کچھ خاص نہیں بس بنا تاروں کے آسمان کو دیکھ رہی جو مجھے اس وقت بالکل میرے جیسا لگ رہا ہے، سیاہ، خالی۔۔" آسمان پر نگاہیں ٹکائے وہ بولی تھی۔

"ایسی باتیں مت کیا کیجیئے آپا!" تقی افسوس سے بولا تھا

All Rights Reserved by Novels lounge

"مجھے معاف کر دو تقی میرے وجہ سے ایک بار پھر تایا ابو، تائی امی، تم سب کو کتنی مشکل اٹھانی پڑی۔۔۔ اب تو یقین سا ہونے لگا ہے کہ میں سچ میں منحوس ہوں!"

"آپ ایسی باتیں کیوں کر رہی ہے اور جو کچھ ہو رہا ہے اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں، اور جہاں تک بات رہی آج جو ہوا ہے اس کی تو فکر مت کرے وہ شخص جلد آپ کو آزاد کر دے گا" اس کا ہاتھ تھامے تقی نے یقین دلایا تھا۔

"وہ نہیں کرے گا تقی۔۔۔ تم نے نہیں میں نے دیکھی تھی اس کی وہ آنکھیں، وہ آگ برساتی، جنونیت بھری نگاہیں۔۔۔ اس کی آنکھیں میں ایک عہد تھا، ایک وعدہ تھا کہ جو کہاں ہے اس پر عمل بھی کروں گا۔۔۔ مجھے اس لمحے بہت خوف محسوس ہوا تھا تقی۔۔۔ اگر وہ واقعی مجھے لے گیا اپنے ساتھ زبر دستی تو؟" وہ ہینک ہونے لگ گئی تھی۔

"آپا۔۔۔ آپا ادھر دیکھے میری جانب ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ وعدہ ہے میرا۔۔۔ آپ کا بھائی کچھ نہیں ہونے دے گا آپ کو۔۔۔ وہ شخص چاہے جتنے مرضی ہاتھ پیر مار لے

All Rights Reserved by Novels lounge

وہ آپ کو کچھ نہیں کہہ پائے گا! میں ہوں نا آپ کے ساتھ؟" اس کے دونوں ہاتھوں کو تھامے تقی وعدہ کن لہجے میں بولا تھا جس پر ماورا نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"یہ۔۔۔یہ کیا ہے آپا؟" اچانک اس کی نظر ماورا کی کلائی پر گئی تھی جہاں پرپل رنگ کے نشان تھے۔

"وہ پرانے زخم" اپنے ہاتھ اس کی گرفت سے کھینچے ماورا لبوں کو تر کرتی بولی

"پرانے لگ تو نہیں رہے!" تقی کے بولنے پر اس نے تھوک نگلا تھا۔

"نہیں پرانے ہی ہیں۔۔۔ تمہیں شائد غلط فہمی ہوئی ہو گی۔۔۔"

"اچھا چھوڑے۔۔۔ویسے آپ کے ماتھے کا زخم بھی کافی مدھم ہو گیا ہے!" تقی کے بولنے پر اس نے اپنے ماتھے کو چھوا تھا۔

ایک بار پھر دماغ میں اس دن کا حادثہ لہرایا تھا

All Rights Reserved by Novels lounge

فہام جونیجو

اس انسان کو سوچتے ہی اس کا پورا وجود سنسنا اٹھا تھا۔

اگر ماورا کو زندگی میں کسی انسان نے خوفزدہ کیا تھا تو وہ فہام جونیجو تھا۔۔۔ جس کا فقط نام ہی ماورا کو سانسیں کھینچ لینے کو کافی تھا۔

اسے یاد کرتی وہ تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھتی کمرے کی جانب بھاگی تھی۔

تقی نے سر افسوس سے نفی میں ہلایا تھا۔

کمرے میں آتے ہی دروازہ بند کیے اس کی حالت بگڑنا شروع ہو گئی تھی۔۔۔ بالوں کو کھینچتی وہ ادھر سے ادھر چکر لگاتی تھک ہار کر کبرڈ کی جانب بڑھی تھی۔۔۔ کپڑوں کے پیچھے سے ایک شاپر نکالے وہ بیڈ پر آ بیٹھی تھی۔

اس میں انجیکشن اور نشیلی ادویات نکالے اس نے جلدی سے خود کو انجیکشن لگایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

تھوڑی ہی دیر میں وہ پر سکون ہو چکی تھی۔

انجیکشن کو واپس شاپر میں ڈالے اس نے بیڈ کے نیچے کر دیا تھا۔

اب اسے انتظار تھا تو فجر کا۔۔۔یہی وہ وقت ہوتا تھا جب وہ تایا ابو اور تقی کے مسجد جانے کے فوراً بعد انجیکشن کو پھینک دیا کرتی تھی۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

"بھیا آپ نے بلایا؟" اس کی سٹڈی کا دروازہ ناک کیے زویا بولی تھی۔

"ارے زویا آؤ میری جان۔۔۔" سنان جو کوئی فائل پڑھ رہا تھا اچانک مسکرایا تھا۔

"آؤ بیٹھو!" اس نے اپنے سامنے موجود کرسی کی جانب اشارہ کیا تھا۔

"جی بھیا۔۔۔"

"سر!" اچانک کریم نے دروازہ ناک کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"کریم کم ان "سنان نے فوراً اسے بلایا تھا۔

"آپ نے بلایا سر؟"زویا کے ساتھ موجود خالی کرسی کے پاس کھڑے اس نے سوال کیا تھا۔

"ہاں کریم میں نے تم دونوں کو ایک بہت اہم بات کرنے کے لیے بلایا ہے"فائل سائڈ پر رکھے وہ ان کی جانب متوجہ ہوا تھا۔

"خیریت سر؟"

"ارے بیٹھو تو سہی پھر ہی بتاؤں گا۔"

"نو سر اٹس اوکے"

"بیٹھو!"اب کی بار حکم دیا گیا تھا جس پر کریم فوراً بیٹھ گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"جیسا کہ تم دونوں جانتے ہو کہ میں اور وائے۔زی کچھ ماہ کے لیے دوبارہ لندن جا رہے ہیں۔۔۔تو ایسے میں میرا ایک بہت اہم کام ہے جو تمہیں کرنا ہوگا کریم"

سنان نے کل رات ہی کھانے پر سب کو اپنے اور وائے۔زی کے لندن جانے کی اطلاع دی تھی۔

زویا کو اس کی بات سن کر دکھ ہوا تھا مگر وہ جانتی تھی ان کا کام ہی ایسا تھا۔

"جی کہیے سر" کریم فوراً بولا تھا

"میں زویا کہ لیے ایک ٹیچر ہائر کرنا چاہتا ہوں، مگر ہمارے دشمنوں کے ہوتے کسی پر بھی بھروسہ کرنا آسان نہیں۔۔۔تو میں چاہتا ہوں کریم کے تم زویا کو بیسک انگلش پڑھنا اور لکھنا سکھاؤ۔۔۔بعد میں یہ کوئی بھی انگلش لینگویج انسٹیٹیوٹ جوائن کر لے گی۔۔۔مگر بیسک باتیں تم سکھاؤ گے تو اچھا رہے گا!"

"سر میں؟" کریم حیران ہوا

All Rights Reserved by Novels lounge

"ہاں تم۔۔۔کیوں کوئی مسئلہ ہے؟"سنان نے ابرو اچکائے سوال کیا

"نو سر۔۔۔مگر میم نے پوچھ لے ایک بار"

"مجھے کوئی مسئلہ نہیں!"سنان کے پوچھنے سے پہلے ہی زویا نے اپنا جواب سنایا تھا

"دین اٹس ڈیسائڈیڈ۔۔۔کریم اب سے تمہیں پڑھائے گا!"
"بٹ سر آفس؟"

"وہ معتصیم سنبھال لے گا!"
"آر یو شیور سر؟"کریم کے سوال پر اس نے گہری سانس خارج کی تھی۔

"یس ففٹی پرسنٹ۔۔۔مگر زویا کو تم ہی پڑھا رہے ہو!"سنان نے انگلی اٹھائے اسے وارننگ دی تھی۔

"اوکے سر!"مؤدب انداز میں جواب دیا گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

"ماورا۔۔۔ماورا،ماورا" ربیعہ بھاگتی ہوئی اس کے پاس پہنچی تھی۔

"کیا ہوا؟" ماورا چونکی

"یو نو واٹ تمہارے ٹیبل پر ایک ڈیشنگ سا کسٹمر آیا ہے۔۔۔اینڈ آئی مسٹ سے۔۔۔افف یار کیا بندہ ہے" ہاتھ سے خود کو ہوا دیے ربیعہ ہنسی تھی۔۔۔ماورا نے مسکرا کر سر نفی میں ہلایا۔

نوٹ پیڈ اٹھائے وہ اپنے ٹیبل کی جانب بڑھی تھی۔

"السلام علیکم سر۔۔۔میں آج کی آپ کی ویٹرس ماورا ہوں، امید ہے آپ اپنا آرڈر سلیکٹ کر چکے ہوگے!" نوٹ پیڈ پر نگاہیں ٹکائے وہ بولی تھی

"ہمم!" سامنے والے بس ہنکارہ بھرا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"آپ کیا لے گے سر؟"

"تم!" حیرت سے سر اٹھائے اس نے سامنے بیٹھے معتصیم کو دیکھا تھا۔۔۔ آنکھوں میں اپنے آپ ناگواری در آئی تھی۔

پیر پٹختی وہ وہاں سے جانے کو مڑی جب معتصیم کے الفاظ نے اس کے قدم روک دیے تھے۔

"اگر تم نے ایک قدم مزید اٹھایا تو تمہارے مینیجر کو شکایت لگا کر یہاں سے نکلوا دوں گا" معتصیم کی بات پر وہ غصے سے بھری اس کی جانب مڑی تھی۔۔۔ جس کے لبوں پر مسکراہٹ اور آنکھوں میں شرارت تھی۔

"یور آرڈر سر" دانت پیسے وہ بولی تھی۔

"یو" نگاہیں اس پر ٹکائے پرسکون جواب دیا گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"او ویل ایبل نہیں ہے سر۔۔۔اس کے علاوہ کچھ اور "لبوں پر زبردستی کی مسکان سجائے اس نے پوچھا تھا۔

"اوہ مائی بیڈ لک۔۔۔"وہ افسوس سے بولا

"ویل ون سمپل بلیک کافی" پیچھے کو ٹیک لگائے اس نے آرڈر دیا تھا۔

"سمپل بلیک کافی چاہیے اس کو؟ ابھی دیتی ہوں"غصے سے کھولتی وہ پانچ بڑے چمچ چینی کے کافی میں ڈال چکی تھی۔

مگر یہی اس نے بس نہ کی تھی۔۔۔چاکلیٹ کے ساتھ ساتھ اس نے کریم بھی بیچ میں ڈال دی تھی۔

"لے پی لے اپنی سمپل بلیک کافی"لال آنکھوں سے اس کپ کو گھورتی وہ اسے اٹھائے معتصیم کے ٹیبل کی جانب بڑھی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"یور آرڈر سر" سر پر زور ڈالے اس نے ایک جھٹکے سے کافی ٹیبل پر پٹخی تھی۔

کچھ چھینٹے اڑ کر معتصیم کی شرٹ کو گندہ کر گئے تھے۔

"واٹ دا۔۔۔"

"اوہ ایم سوری سر۔۔۔رئیلی سوری" معصوم شکل بنائے وہ بولی تھی۔

کافی کا مگ لبوں کو لگائے معتصیم نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے گھورا تھا۔

معتصیم کو ایک میٹھی مسکراہٹ سے نوازتی وہ وہاں سے نو دو گیارہ ہو گئی تھی۔

"واٹ دا۔۔۔"کافی کا ایک سپ لیے اس نے فوراً کپ کو خود سے دور کیا تھا۔

اس پورا منہ اس وقت میٹھا ہو چکا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

نگاہیں اٹھائے اس نے سامنے کاؤنٹر کے پاس کھڑی ماورا کو دیکھا جس کے لبوں پر ایک چڑادینے والی مسکراہٹ تھی۔۔۔اسی مسکراہٹ سے اسے نوازتی وہ اپنے باقی ٹیبلز کی جانب سروس دینے کے لیے بڑھی تھی۔

سر جھٹکے وہ بھی کافی کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔۔وہ مسکرائی تھی۔۔۔اور وجہ وہ خود تھا۔۔۔یہ سوچتے ہی اس کے لب بھی مسکرادیے تھے۔

“how was the coffee sir?”

بل پیمنٹ کے وقت مسکراہٹ دبائے اس نے معتصیم کو زچ کرنے کو سوال کیا تھا۔

“Oh it was fantastic Mrs. Mawra Affandi”

اس کے مسز کہنے پر ایک دم ماورا کے ہونٹوں سے مسکراہٹ جدا ہوئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"بالکل ویسی جیسی مجھے پسند ہے۔۔۔ کرواہٹ میں چھپی محبت بھری مٹھاس۔۔۔ جسٹ لوواٹ "اس کے کان کے پاس سرگوشی کرتا وہ اسے ڈھیر ساری ٹپ سے نوازتا وہاں سے نکل چکا تھا۔

غصے سے کھولتی ماورا نے اس چند خوبصورت القابات سے نوازہ تھا۔

شزا کے معاملے میں حماد ضرورت سے زیادہ چوکنا ہو چکا تھا۔۔۔ وہ اسے کہی بھی اکیلے آنے جانے نہ دیتا۔۔۔ ہمیشہ اسی کے ساتھ رہتا۔۔۔ ایسے میں شبیر زبیری کو اپنے پلان پر عمل کرنے کے لیے مشکلات آرہی تھی۔

آخر کار بہت کوشش کے بعد آج انہیں موقع مل ہی گیا تھا۔

شزا کا اس وقت پانچواں مہینہ چل رہا تھا۔۔۔ حماد اسے چھوڑ کر جانا تو نہیں چاہتا تھا مگر پھر بھی آج ایک ضروری میٹنگ کی وجہ سے وہ آفس چلا گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

شبیر زبیری کے پاس یہی ایک موقع تھا اپنے پلان کو عمل میں لانے کے لیے۔۔۔اور اس میں مزید مدد انجانے میں عالیہ کر چکی تھی۔

اسے مال سے کچھ چیزیں خریدنی تھی اور ایسے میں وہ شزا کو اپنے ساتھ لے کر گئی تھی۔

مال میں گھنٹہ گھوم لینے کے بعد وہ شزا کو واشروم کا بہانہ کرتی اپنے بوائے فرینڈ کے ساتھ وہاں سے نکل چکی تھی۔

تھوڑی دیر تک اس نے شزا کو ڈرائیور کے ساتھ گھر جانے کو بولا تھا کیونکہ اسے اس کی دوستیں مل گئی تھی اور اسے ان کے ساتھ وقت گزارنا تھا۔

شزا کندھے اچکاتی مال سے نکلتی گاڑی کی جانب بڑھی تھی۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی اسے حماد کی کال آئی تھی۔

"ہیلو حماد۔۔۔"

All Rights Reserved by Novels lounge

"شزا تم اس وقت کہاں ہو؟" اس کی بات کاٹا وہ تیزی سے بولا تھا۔

"کیا ہوا حماد؟" شزا نے اچھنبے سے سوال کیا۔

"تم کہاں ہو شزا؟" گاڑی ڈرائیو کرتے اس نے تیز لہجے میں سوال کیا تھا۔

"ممم مال!"

"کونسے؟" جواب میں شزا نے مال کا نام بتایا تھا

"وہی رہنا میں آرہا ہوں!" کال کاٹے اس نے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔

وہ میٹنگ سے جلد فارغ ہو گیا تھا جب اس نے شزا کو کال کی مگر نیٹ ورک ان ریچ ایبل آرہا تھا۔۔۔ کچھ سوچتے ہوئے اس نے لینڈ لائن پر کال کی اور میڈ نے کال رسیو کیے اسے اطلاع دی تھی شزا کے باہر جانے کی۔

اس لمحے سے حماد کا سانس لینا محال ہوا تھا۔۔۔ اگر شزا کو یا اس کے بچے کو کچھ ہو گیا تو؟

All Rights Reserved by Novels lounge

تیز رفتار میں گاڑی چلاتا وہ مال کی پارکنگ میں پہنچ گیا تھا۔۔۔ڈرائیور کو اپنی گاڑی دیے وہ شزا کو اس گاڑی میں لیے گھر کے لیے نکلا تھا۔

شزا نے چور نظروں سے اسے دیکھا جس کے لب بھینچے ہوئے تھے۔

"ناراض ہو؟" ہچکچاتے اس نے سوال کیا تھا۔

اس پر ایک نگاہ ڈالے حماد نے دوبارہ ڈرائیونگ شروع کر دی تھی۔

"حماد پلیز۔۔۔میں نہیں جانا چاہتی تھی مگر عالیہ نے فورس کیا۔۔۔سوری نا!"

"سوری؟ رئیلی سوری؟ جب میں نے تمہیں منع کیا تھا کہ تم میرے علاوہ کسی کے ساتھ باہر نہیں جاؤ گی تو کیوں گئی۔۔۔اور اس عالیہ کو تو میں پوچھتا ہوں۔۔۔تمہیں اس حالت میں اپنے ساتھ مال گھمانے لے کر گئی تھی"

"حماد پلی۔۔۔" اس سے پہلے وہ بات مکمل کرتی گاڑی کے ٹائر پر فائرنگ ہونے سے وہ چرچرائی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ساتھ ہی گولیاں برسنا شروع ہو گئی تھی۔

"حماد!" شزا چلائی

حماد نے فوراً اسے اپنی پناہوں میں لیے اس نیچے کر دیا تھا۔

دونوں جانب سے ان پر گولیاں برسائی جا رہی تھی

ایک گولی شزا کے کندھے میں پیوست ہوئی تھی۔

اچانک اسے اپنا سر گھومتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

"حماد۔۔۔" بیہوش ہونے سے پہلے اس نے اسے پکارا تھا جو خون میں لت پت دوسری جانب کو لڑکھ گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"حماد!!حماد!۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔مجھے حماد کے پاس جانا ہے۔۔۔حماد!!"سرجری کر کے اس کے کندھے سے گولی نکال دی گئی تھی۔۔۔اسے پورے تین دن بعد ہوش آئی تھی اور تب سے بس حماد کو ہی پکارے جا رہی تھی۔۔۔نرسز سے اسے سنبھالنا مشکل ہو گیا تھا۔

"جاؤ اس کے بھائی کو بلا کر لاؤ!"سنیر نرس نے جونیر کو حکم دیا تھا جو فوراً نکلی تھی۔

شزا کی کنڈیشن کو مد نظر رکھتے وہ اسے نیند والا انجیکشن بھی نہیں دے سکتے تھے۔

"سر آپ کی سسٹر۔۔۔ہوش میں آگئی ہے وہ۔۔۔بہت واویلا مچا رہی ہے۔۔۔اپنے شوہر کو بلا رہی ہے۔۔۔ہمارے لیے انہیں سنبھالنا مشکل ہو گیا ہے۔۔۔آپ پلیز جلدی آیئے!"جازل جو کیفے میں کافی پینے آیا تھا نرس کی بات سنتا فوراً وہاں سے نکلا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

تیز تیز قدم اٹھاتا وہ کمرے میں داخل ہوا تھا جہاں وہ چیختی چلاتی بس حماد کو پکارے جا رہی تھی۔

جازل کی آنکھیں پل بھر میں نم ہوئیں تھی۔

"بھابھی" دھیمی آواز میں اس نے شزا کو پکارا تھا جو بس چلائے جا رہی تھی۔

"بھابھی" اب کی بار پکار اونچی تھی۔

"جج۔۔۔جازل۔۔۔جازل تم، حماد۔۔حماد کہاں ہے جازل؟ مجھے، مجھے اس کے پاس جانا ہے جازل۔۔۔یہ جانے نہیں دے رہے، بتا بھی نہیں رہے،۔۔۔مجھے حماد کے پاس لیجاؤ!" التجائی انداز میں وہ روتے ہوئے بولی تھی۔

"بھائی۔۔۔بھائی ٹھیک ہے بھابھی۔۔۔"

All Rights Reserved by Novels lounge

"نہیں۔۔وہ نہیں ٹھیک، اسے۔۔اسے گولی لگی تھی جازل۔۔۔وہ، وہ خون میں بھیگا ہوا تھا۔۔۔میں دیکھا تھا، وہ تکلیف میں تھا۔۔۔مجھے اس کے پاس لے کر جاؤ" اب کی بار وہ چلائی تھی۔

"بھائی ٹھیک ہے بھابھی، آپ پلیز ریلیکس کیجیئے۔۔۔میں، میں آپ کو لیجاؤ گا۔۔۔ آپ پلیز اپنی طبیعت خراب نہ کرے، بے بی کی صحت پر اثر پڑے گا" جازل نے نہایت تحمل سے اسے سمجھایا تھا، جس پر شزا ابھی نارمل ہوتی سر اثبات میں ہلا گئی تھی۔

"اب آپ ریسٹ کیجیئے۔۔۔"وہ اسے نصیحت کرتا مڑا تھا۔

"کب، کب لیجاؤ گے۔۔۔مجھے، مجھے تکلیف ہو رہی ہے یہاں" اسے نے دل پر ہاتھ رکھا تھا۔

"اسے کچھ ہوا تو نہیں نا؟" جازل کی پیٹھ اس کی جانب تھی، سر نفی میں ہلائے وہ کمرے سے نکل گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

مزید دو دن ہسپتال رہ لینے کے بعد اسے ڈسچارج کر دیا گیا تھا۔

اس تمام عرصے میں کوئی بھی اس سے ملنے نہیں آیا تھا صرف جازل ہی تھا جو چوبیس گھنٹے اس کے پاس رہتا تھا۔

"ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔۔حماد، حماد پاس جانا ہے نا؟" ڈسچارج پیپرز دیکھ وہ چونکی تھی۔

"وہ حماد بھائی یہاں نہیں ہے انہیں شفٹ کر دیا گیا تھا اسی لیے" اس نے نظریں چرائی تھی۔

"کیوں؟" وہ چونکی

"بھابھی دیر ہو رہی ہے ہمیں چلنا چاہیے" اس کے سوال کو اگنور کرتا وہ گاڑی کی جانب بڑھا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"جازل!!۔۔۔گھر سے کوئی ملنے کیوں نہیں آیا؟" آس پاس کے نظاروں میں گم اس نے سوال کیا تھا۔

"وہ دراصل بھابھی۔۔وہ سب، وہ سب حماد کے پاس ہیں!" جازل کی بات پر اس نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا تھا۔

"یہ، یہ ہم کہاں جا رہے ہیں؟" اسے قبرستان کی جانب گاڑی موڑتے دیکھ وہ چونکی تھی۔

جازل نے بنا کوئی جواب دیے گاڑی قبرستان کے باہر روکی تھی۔

بنا کچھ بولے گاڑی سے نکلے اس کی جانب کا دروازہ کھولے جازل نے اسے باہر نکلنے کا اشارہ کیا تھا۔

"نہیں۔۔ج۔۔۔جازل نہیں۔۔۔یہ، یہ سچ نہیں۔۔۔" سیٹ بیلٹ کو سختی سے تھامے اس نے سر نفی میں ہلایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"بھابھی پلیز۔۔۔" اس کا ضبط ٹوٹ رہا تھا، آنکھوں میں نمی آنا شروع ہو گئی تھی۔

کانپتی ٹانگوں سمیت گاڑی سے نکلتی وہ جازل کی قیادت میں اس سنسان نگر میں داخل ہوئی تھی۔

نمکین پانی بھری آنکھوں سے اس نے ان تمام قبروں کو دیکھا تھا۔

اس کا ہاتھ تھامے جازل اسے ایک قبر کی جانب لیکر آیا تھا جو ابھی تازہ ہی تھی۔

"حماد شبیر زبیری" نام پڑھتے ہی جازل کا ہاتھ چھوٹا،۔۔۔ وہ زمین پر ڈھیہ گئی تھی۔

"ایم سوری" آنسوؤں کو پیچھے دھکیلے وہ وہاں سے چھ قدم دور ہوا تھا۔

"حماد" قبر پر ہاتھ پھیرے اس کا نام لیا تھا۔

"حماد۔۔۔" وہ سسکی تھی۔

"حماد!!" اب کی بار اس کا نام پکارتی وہ رو دی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"حماد اٹھو پلیز۔۔۔ حماد، حماد نہیں کرو۔۔۔ حماد" چیختے چلاتے اس نے قبر کی مٹی کی کھودنا شروع کر دیا تھا۔

جازل اس کی حرکت دیکھ بھوکلاتا فوراً آگے بڑھا اور اسے تھاما مگر وہ اس کی قید میں مچلنے لگ گئی تھی۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔ چھوڑو۔۔۔ حماد۔۔۔ مجھے میرے حماد کے پاس جانا ہے۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔ چھوڑووووو" اس کی گرفت میں چیختی چلاتی وہ اپنے بال نوچنا شروع ہو گئی تھی۔

آس پاس موجود چند ایک افراد نے افسوس سے اسے دیکھا تھا۔۔۔ مگر دور کھڑے اس شخص کی آنکھیں اس کی ایسی حالت دیکھ سرخ انگارہ ہوئیں تھی۔

"حماد۔۔۔ حماد۔۔۔ حماد نہیں کرو۔۔۔ اٹھ جاؤ حماد۔۔۔ حماد پلیز۔۔۔ حمادددد"

جازل اسے کھینچتا ہوا قبرستان سے باہر لیجانے لگا جب کہ اس کی چیخ و پکار مزید اونچی ہو گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

لندن آتے ہی ان دونوں نے ہر طرح سے گڑیا کے بارے میں معلوم کرنا شروع کر دیا تھا مگر کوئی سرا ہاتھ نہیں آیا تھا۔۔۔ نجانے شبیر زبیری نے اسے کہاں چھپایا ہوا تھا۔۔۔

صرف کچھ دنوں میں وہ مکمل طور پر چکرا کر رہ گئے تھے۔

"سر۔۔۔" ان کا ایک ماتحت پھولی سانسوں سمیت بھاگتا ہوا ان کی جانب آیا تھا۔

"کیا ہوا تم اتنے پریشان کیوں لگ رہے ہو؟" سنان چونکا تھا۔

"سر وہ شبیر زبیری۔۔۔ سر وہ اس کے بیٹے اور بہو پر کسی نے قاتلانہ حملہ کروایا ہے۔۔۔ وہ دونوں اس وقت آئی۔سی۔یو میں ہیں" وائے۔زی جو ہاتھ میں پین تھامے اسے گھمانے میں مصروف تھا پین فوراً اس کے ہاتھ سے چھوٹ زمین پر گرا تھا جبکہ اس کا رنگ پل بھر میں بدلا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ڈیم اٹ۔۔!"سنان نے زور سے ٹیبل پر ہاتھ مارا تھا۔

اگر ان دونوں میں سے کسی کو کچھ ہو جاتا تو الزام ارحام شاہ اور اس کے آدمیوں پر آجانے کے چانسز تھے کیونکہ وہ اس وقت لندن میں موجود تھے اور دونوں گینگز کے درمیان سرد جنگ سے ہر کوئی واقف تھا، جس کا مطلب تھا ایک بڑی جنگ۔

"شٹ"سنان نے بالوں کو جکڑا جبکہ وائے۔زی وہ ابھی تک سناٹوں کی زد میں تھا۔

"شزا!!"اس کے لب پھڑ پھڑائے۔۔۔ تیزی سے گاڑی کی چابی اٹھاتا وہ وہاں سے نکلا تھا۔۔

سنان اسے پیچھے سے آوازیں دیتا رہ گیا جنہیں وہ اگنور کر چکا تھا۔

رات ہونے کو آئی تھی مگر وائے۔زی کا کچھ اتا پتہ نہ تھا۔سنان اسے کالز پر کالز کرتا تھک چکا تھا مگر بے کار۔

"سر۔۔۔ایک بری خبر ہے!"اس کا ماتحت فوراً وہاں آیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"کیا؟" وائے۔زی کو کال ملائے بنا اس کی جانب دیکھے اس نے سوال کیا تھا۔

"سر وہ حماد شبیر زبیری۔۔۔ سر اس کی ڈیتھ ہو گئی ہے۔۔ ابھی ابھی!" اس کی بات سن سنان نے آنکھیں بند کیے خود کو پر سکون کرنا چاہا تھا۔

"اور سر ایک اور بات۔۔۔ سر باتیں پھیلنا شروع ہو گئیں ہیں کہ یہ سب ارحام شاہ کے آدمیوں کا کام ہے!" اب کی بار سنان کا دل چاہا وہ اپنا سر پھاڑ لے۔

ایسا نہیں تھا کہ وہ شبیر زبیری سے ڈرتا تھا مگر فلحال وہ کسی ڈرامے کا حصہ نہیں بننا چاہتا تھا۔

"کم آن وائے۔زی پک اپ دی کال!" ماتھا مسلے اس نے وائے۔زی کو ایک بار پھر سے کال ملائی تھی جس کا اسے کوئی فائدہ نہیں ہوا تھا۔

ہسپتال کی پارکنگ میں موجود گاڑی میں بیٹھا نجانے وہ کتنی سیگرٹس پھونک چکا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

اس کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھی جبکہ دماغ میں اٹھتی ٹیس اسے الگ تکلیف دیے ہوئی تھی۔۔۔بے بسی سے اس نے سامنے موجود اس شاندار عمارت کو دیکھا تھا۔۔وہ اس کے اتنے قریب ہو کر بھی اس کی پہنچ سے کتنی دور تھی۔۔۔یک طرفہ محبت کی اذیت میں عجب لذت ہوتی ہے جس کا ذائقہ اس نے چکھا تھا۔

وہ چاہتا تھا تو اس کے پاس جا سکتا تھا مگر خود کو یہ اذیت دینا اس نے بہتر سمجھا تھا۔۔۔ اس کے سسرال والے حماد کی ڈیڈ باڈی لیجا چکے تھے مگر کسی نے بھی پلٹ کر شزا کا حال تک نہ پوچھا تھا۔۔۔اسے صرف جازل کو ہی اس کے پاس پایا تھا۔

پانچ دنوں سے وہ سب سے غافل تھا حتیٰ کہ خود سے بھی۔۔۔دل و دماغ میں بس وہی سوار تھی۔

آج پانچ دنوں بعد اس نے اسے جازل کے ساتھ گاڑی کی جانب جاتے دیکھا تھا۔اس کے چہرے پر ایک الگ ہی روشنی تھی۔۔۔

All Rights Reserved by Novels lounge

کیا اسے حماد کے متعلق نہیں معلوم تھا؟۔۔۔شائد نہیں۔۔۔اور جب معلوم ہو گا تب؟

یہ سوچیں اسے مزید اذیت سے دوچار کر رہیں تھی۔

اپنی گاڑی ان کی گاڑی کے پیچھے، مگر زرا فاصلے پر لگائے وہ قبرستان تک جا پہنچا تھا۔

اس کا کانپنا۔۔۔اس کی آنکھوں میں موجود خوف۔۔۔اس کا حماد کی قبر پر رونا، چیخنا چلانا۔۔۔کچھ بھی اس کی نگاہوں سے مخفی نہ تھا۔

وہ تکلیف میں تھی تو وہ بھی تکلیف میں تھا۔

نظریں بھٹک بھٹک کر اس کے زخمی کندھے پر جا رہی تھی جہاں سے خون رسنا شروع ہو گیا تھا۔۔۔اس کے سٹیچیز کھل گئے تھے۔۔۔پٹی خون سے بھر گئی تھی۔۔۔مگر وہ اپنی تکلیف سے بے پرواہ بس حماد کو پکارے جا رہی تھی۔

وائے۔زی نے سختی سے لب بھینچے تھے۔۔۔

All Rights Reserved by Novels lounge

سر جھکاتا وہ اس کے پاس سے گزرتا قبرستان کی حدود پار کر گیا تھا۔

گاڑی کی جانب جاتے اسے ایک بار پھر سے سنان کی کال آئی تھی جو اس بار اٹھالی گئی تھی۔

"وائے۔زی کہاں ہو تم۔۔۔کب سے کالز کر رہا ہوں۔۔اٹھا کیوں نہیں رہے۔۔۔کیوں پریشانی دے رہے ہو مجھے ؟"سنان اسے پر چڑھ دوڑا تھا

" آرہا ہوں"اس نے جواب دیا۔

" مگر تم۔۔۔"سنان کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی اس نے کال کاٹ ڈالی تھی۔

فلحال وہ کسی کو سننے کے موڈ میں نہ تھا۔

شزا کی دوبارہ پٹی کرواتا وہ اسے گھر لے آیا تھا جو پورا کا پورا سوگ میں ڈوبا ہوا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

افسوس کرنے والے ابھی بھی آرہے تھے۔

اسے سہارا دیے جازل لاؤنج میں آیا تھا جب ایک تیز آواز ان کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔

"یہ۔۔یہ لڑکی یہاں کیا کر رہی ہے؟ تم اسے گھر کیوں لائے جو جازل؟ کیا تمہیں نہیں معلوم یہ ڈائن ہے؟ میرا بچہ چھین لیا اس نے اور اس کی ہونے والی منہوس اولاد نے۔۔۔اسے نکالو یہاں سے۔۔۔ کیوں لائے ہو یہاں!" مسز زبیری اسے دیکھ کر بھڑک چکی تھی۔

"تائی امی کیا کر رہی ہے آپ۔۔۔ بھابھی کی حالت تو دیکھیے" جازل افسوس سے بولا تھا۔

"ارے سب ڈرامہ ہے اس کا۔۔۔اسی نے مارا ہے میرے بیٹے کو۔۔۔اگر یہ اس دن مال نہ جاتی تو کیا ہو جاتا؟ مگر نہیں اسے تو جانا تھا۔۔۔میرا بچہ، میرا بچہ مر گیا، اس بیچ، فحاشہ عورت کی وجہ سے!" وہ اور اونچا چلائی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"بھابھی۔۔۔" ان کے سخت الفاظ سن جازل کی ماما نے انہیں ٹوکا تھا جبکہ شزا سسکی تھی۔

"کیا بھابھی؟ سچ بول رہی ہوں۔۔۔ پنچ فحاشہ ہی تو تھی یہ۔۔۔ ارے کیسے میرے بیٹے سے شادی کرنے سے پہلے بار میں ناچ ناچ کر لوگوں کو اپنا جسم دکھاتی تھی۔۔۔ انہیں گناہ پر اکساتی تھی۔۔۔ گھٹیا عورت۔۔۔" ساتھ ہی ایک تھپڑ اس کے منہ پر دے مارا تھا انہوں نے۔

اس سے پہلے وہ زمین بوس ہوتی جازل اسے سنبھال چکا تھا۔

"پلیز تائی۔۔ تھوڑا خیال کیجیئے۔۔۔ حماد بھائی کی بیوی، ان کی بیوہ ہے یہ۔۔۔ ان کی محبت، ان کے ہونے والے بچے کی ماں!" جازل خود پر ضبط کیے بولا تھا۔

"میرے حماد کا بچہ؟ نہیں۔۔۔ نہیں ہے یہ میرے حماد کا بچہ۔۔۔ یہ ضرور اس فحاشہ کی کالی کرتوتوں کا نتیجہ ہے۔۔۔ تبھی تو اپنے جیسی فحاشہ اولاد پیدا کرنے جا رہی

All Rights Reserved by Novels lounge

ہے۔۔۔بتا مجھے کس کی اولاد ہے؟ کس کا گند ہمارے سر پر تھوپ رہی ہے تو؟" اسے مارنے کو مزید آگے بڑھی تھی مگر جازل بیچ میں آگیا تھا۔

"بس تائی امی، بس کر دے۔۔۔ اب آپ حد پار کر رہی ہے۔۔۔ آپ ان کے کردار پر کیچڑ اچھال رہی ہے، بہتان لگا رہی ہے۔۔۔ مت کرے!"

"تمہیں بڑی آگ لگ رہی ہے؟ کیوں؟ کہی اس کے وجود میں پلتا بچہ تمہارا تو نہیں؟"

"بھابھی!!"

"تائی!!" دونوں ماں بیٹا کی حیرت میں ڈوبی آواز گونجی تھی۔

"کیا ہاں؟ سچ ہے نا یہ؟ بتاؤ سچ ہے نا؟"

"تایا ابو سنبھالے تائی امی کو اب میں مزید برداشت نہیں لا سکتا!" اس نے تب سے خاموش کھڑے شبیر زبیری کو متوجہ کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

شزا تو اس قدر گھٹیا اور غلیظ بہتان پر چکرا کر رہ گئی تھی۔۔۔اس کی طبیعت مزید خراب ہو گئی تھی۔

اس سے پہلے وہ بیہوش ہوتی زمین بوس ہوتی جازل نے آگے بڑھ کر اسے تھاما تھا۔

"بھابھی۔۔بھابھی" ایک بار پھر تاریکی کو گلے لگاتے اس نے یہ الفاظ سنے تھے۔

"حماد!" مکمل طور پر اندھیرے میں جانے سے پہلے اس کے لب ہلے تھے۔

"دیکھیے آپ کے پیشنٹ کو ذہنی دھچکا لگا ہے اور اوپر سے ایسی کنڈیشن جب ان کے ساتھ مزید دو جانیں جڑی ہوئی ہیں۔۔۔نروس بریک ڈاؤن ہو سکتا تھا!" شزا کا چیک اپ کرتی ڈاکٹر باہر نکل کر ان پر برسی تھی۔

"دو جانیں؟" شبیر زبیر کا دماغ بس یہی اٹکا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"مگر ڈاکٹر میری بہو کا تو بس ایک بچہ ہے وہ بھی لڑکی۔۔۔تو پھر یہ دو؟" شبیر زبیری نے چونک کر سوال کیا تھا۔

وہ اور جازل دونوں اسے ہسپتال لیکر آئے تھے۔

"جی دو۔۔ٹوئینز۔۔۔اور جہاں تک بات رہی ایک کی تو عموماً الٹرا ساؤنڈ کی رپورٹ غلط بھی نکل آتی ہے۔۔۔شائد اس وقت دوسرا بے بی شو نہ ہوا ہوں۔۔۔ مگر اب جو ٹیسٹ کیے گئے ہیں اس کے مطابق ان کے ٹوئینز ہیں!" ڈاکٹر کی بات سن شبیر زبیری کا دماغ ایک بار پھر چلنا شروع ہو گیا تھا۔

"ڈاکٹر کیا، کیا صنف جان سکتا ہوں میں؟"

"شیور۔۔۔ تھوڑی دیر میں معلوم ہو جائے گا!" شبیر زبیری نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

اس تمام عرصے میں دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا جازل بس ان کی سنے جا رہا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

تھوڑی دیر بعد الٹرا ساؤنڈ کی رپورٹ انہیں ملی تھی جس کے مطابق ایک بیٹا اور دوسری بیٹی تھی۔

ایک کمینی مسکراہٹ نے شبیر زبیری کے لبوں کو چھوا تھا۔

کیا ہوا اگر بیٹا مر گیا، پوتا آرہا تھا نا بہت جلد کر دیتا کمی کو پورا!

اپنی سوچ پر ان کا قہقہ لگانے کو دل چاہا تھا۔

وہ اور جازل تھوڑی دیر بعد ہی شزا کو لیے دوبارہ گھر آ گئے تھے۔۔۔ کمرے کی سمت جاتی شزا کی نظر اچانک سامنے دیوار پر گئی تھی جہاں اس کی اور حماد کی شادی کی تصویر بڑی کر کے فریم کروائی گئی تھی مگر اب وہ غائب تھی۔۔۔ اس کی آنکھیں بھر آئیں تھی۔

"چلو بیٹا کمرے میں چلے!" جازل کی ماما نے آگے بڑھ کر اسے تھاما تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"بھابھی اسے کمرے میں لیجائیے۔۔۔میں زرا آیا۔۔" ان کا اشارہ سمجھتی وہ سر ہلائے اسے سہارا دیے وہاں سے جا چکی تھی۔

اسے تھامے وہ اسے اس کے اور حماد کے کمرے میں لے آئی تھی۔

کمرہ دیکھ اس کی آنکھیں پھر سے بھر آئیں تھی۔۔۔کچھ ماہ پہلے وہ اس کمرے میں اس کی بیوی بن کر آئی تھی اور آج بیوہ۔

"اب تمہیں اسی کمرے میں اپنی عدت گزارنی ہے۔۔کوشش کرنا کہ کمرے سے باہر کم سے کم نکلو تا کہ تم جازل یا بھائی صاحب کے سامنے نہ آپاؤ۔۔۔باقی رہی بھابھی کی بات تو انہیں سنبھال لے گے ہم!" اسے بیڈ پر بٹھائے انہوں نے ہدایت دی تھی جس پر اس نے صرف سر ہلایا تھا۔

تھوڑی ہی دیر میں انہیں شبیر زبیری کے کمرے سے اونچا اونچا چلانے کی آواز آئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تم آرام کرو میں کچھ کھانے کو بھجواتی ہوں تب تک تم شاور لے لو!" اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرتی وہ کمرے سے نکل گئی تھی۔

مردہ قدم اٹھاتی وہ ڈریسنگ روم کی جانب بڑھی تھی جب اپنے کپڑے نکالے اس کے ہاتھ میں حماد کی ایک شرٹ آگئی تھی۔

شرٹ کو ہاتھ میں تھامے نجانے کتنے اشک اس کی آنکھوں سے بہہ نکلے تھے۔

شرٹ سینے سے لگاتی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔

لبوں پر بس ایک ہی گزارش تھا کہ "حماد واپس آجاؤ!"

"آپ کا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا۔۔۔ آپ کیسے اس حرافہ، فحاشہ کو اس گھر میں رکھ سکتے ہیں؟" شبیر زبیری کی بات سنتی وہ ہتھے سے اکھڑی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"بات سمجھنے کی کوشش کرو۔۔۔بس کچھ ماہ کی بات ہے ویسے بھی کونسا ہمیشہ کے لیے یہاں رکھنا ہے۔۔۔ایک بار بچے ہو جانے دو پھر نکال پھینکے گے باہر اسے!"شبیر زبیری سمجھاتے بولے تھے۔

"مجھے ان بچوں سے کوئی غرض نہیں۔۔۔اللہ جانے کس کا گند ہمارے سر پر ڈال رہی ہے؟"وہ بھڑکی تھی۔

"بے وقوفی والی باتیں نہیں کرو۔۔۔ہمارے حماد کے بچے ہیں وہ۔۔۔کیا چاہتی ہو تم آخر؟بیٹا تو چلا گیا اب کیا پوتا،پوتی سے بھی ہاتھ دھونا چاہتی ہو؟دیکھو بیگم ہم نے اپنے بیٹے اور بیٹی دونوں کو کھویا ہے۔۔۔اپنی دو اولادیں کھوئی ہیں ہم نے۔۔۔اب ہمیں ان کا بہترین نعم البدل مل رہا ہے۔۔۔پوتا پوتی کے روپ میں کیا گنوانا چاہتی ہو انہیں؟"شبیر زبیری کی اس بات پر کچھ کچھ بات ان کی بھی عقل میں سمائی تھی۔

"ٹھیک ہے مگر صرف بچوں کے پیدا ہونے تک اسے یہاں برداشت کروں گی میں" انگلی اٹھائے انہوں نے وارننگ دی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ٹھیک جیسی تمہاری مرضی!" انہوں نے حامی بھری۔

"ہمم۔۔۔ جاتی ہوں کمرے میں، دیکھو تو زرا آخر کیا کر رہی ہے!" انہیں بولے وہ کمرے سے باہر نکلی تھی۔

\---------

"یہ سب کیا ہے؟" میڈ کو ٹرالی سیٹ کرتے دیکھ انہوں نے سوال کیا تھا۔

"بھابھی وہ شزا کے لیے کھانا اور دودھ بھیج رہی ہوں!" ان کے جواب پر مسز زبیری نے سر ہلایا تھا۔

"تم آؤ!" میڈ کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتی وہ شزا کے کمرے کی جانب بڑھی تھی۔

"اللہ خیر" جازل کی ماما نے پیچھے سے اپنے دل پر ہاتھ رکھا تھا۔

\----------

All Rights Reserved by Novels lounge

"ارے واہ بھئی واہ، میں تو سمجھی تھی شوہر کی جدائی میں بیچاری رو رہی ہو گی، تکلیف میں ہو گی۔۔۔۔ تو چلو کیوں نہ تھوڑا غم ہلکا کر آؤ مگر یہاں تو بناؤ سنگھار سے ہی فرصت نہیں کسی کو!" وہ جو شاور لیکر آئی تھی اس کے کانوں سے سخت آواز ٹکرائی تھی۔

مسز زبیری نے حقارت سے اسے دیکھا جو نیوی بلو فراک زیب تن کیے ہوئے تھی۔

"بات سنو بی بی تمہارا شوہر مرا ہے، مکلاوا نہیں ہے۔۔۔ جو یوں تیار کھڑی ہو!۔۔۔ جاؤ کپڑے بدلو!"

وہ سر ہلاتی دوبارہ ڈریسنگ کی جانب بڑھی تھی مگر مسئلہ یہی تھا کہ تمام کپڑے خوبصورت سے خوبصورت ترین تھے۔

"اب کہاں دفعان ہو گئی۔۔۔ آ بھی چکو!" ان کی پاٹ دار آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔

"وہ۔۔۔ وہ کوئی کپڑے نہیں" اس کی بات سمجھتے انہوں نے ہنکارہ بھرا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"سنو اپنے سارے پرانے کپڑے کل لانا اور اسے دیکر وہ نئے والے لیجانا۔۔۔ بلکہ ایسا کرنا اپنے لیے رکھ لینا!" انہوں نے میڈ کو ہدایت دی تھی۔

جہاں شزا کا چہرہ اہانت سے سرخ ہوا تھا وہی میڈ کو بھی افسوس ہوا تھا ان کی بات سن کر۔

"اور تم۔۔ میری ایک بات غور سے سن لو۔۔۔ بیٹا تو تم میرا مار ہی چکی ہو۔۔۔ مگر اگر میرے پوتے یا پوتی کو کچھ ہوا تو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالوں گی میں تمہارے۔۔۔ سمجھی!" اس کے بازو کو سختی سے پکڑے انہوں نے سوال کیا تھا جس پر اس نے تیزی سے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"کمرے سے باہر نکلنے کی کوشش نہ کرنا اور یہ کھانا پورا کھالینا۔۔۔ میں نہیں چاہتی کہ تمہاری وجہ سے میرے بیٹے کی اولاد کو کچھ ہو۔۔۔!" اسے آخری تنبیہ کرتی وہ وہاں سے جا چکی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ان کے جاتے ہی وہ بیڈ پر گرنے کے انداز میں بیٹھی تھی۔۔۔ٹپ ٹپ کرتے آنسو قالین پر جا گرے تھے۔

بے بسی ہی بے بسی اسے چار سو نظر آئی تھی۔

"ویل ڈن میم، ماننا پڑے گا آپ کم عرصے میں بہت اچھے سے سب کچھ سیکھ چکی ہے!" اس کی کاپی دیکھ کر یم نے شاباشی دی تھی جس پر وہ کھل کر مسکرائی تھی۔

کریم اسے آج کل ٹینز سکھا رہا تھا۔۔۔پریسنٹ ٹینز وہ اسے سکھا چکا تھا اور اب پاسٹ شروع کیے تھے۔

"کریم ایک سوال پوچھوں آپ سے؟" گھٹنے پر سر رکھے اس نے کریم کو دیکھا جو اس کی کاپی پر نئے جملے لکھ رہا تھا۔

"جی پوچھیے!" وہ مصروف سا بولا۔

http:/www.novelslounge.com
All Rights Reserved by Novels lounge

"آپ مجھے میم کیوں بلاتے ہے؟"

"کیونکہ آپ میرے سر کی بہن ہے"

"آپ مجھے میم نہ بلایا کرے، مجھے اچھا نہیں لگتا!" اس نے منہ بنایا تھا۔

"اچھا تو کیا بلاؤں؟" اب وہ اس کی جانب متوجہ ہوا تھا۔

"زویا! زویا نام ہے میرا۔۔۔ زویا بلایا کیجیے!"

"اچھا نہیں لگتا میم!" اس نے سر جھٹکا

"مگر مجھے اچھا لگے گا۔۔۔ پلیز، پلیز!" آنکھیں پٹپٹاتی وہ معصومیت سے بولی تھی۔

"اوکے"

"اوکے؟"

"اوکے زویا!" آخر کار اس کا نام ادا کر دیا گیا تھا، زویا دوبارہ بھرپور مسکرائی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اب آگے پڑھے؟" کریم کے سوال پر اس نے جھٹ سر اثبات میں ہلایا تھا۔

کافی بناتے غصیلی نگاہوں سے اس نے کونے میں بنی ٹیبل پر بیٹھے معتصیم کو گھورا تھا۔۔۔ وہ روزانہ ہی اس کافی شاپ پر آجاتا اور ماورا کی ہی سرونگ ٹیبلز میں سے کسی ایک پر بیٹھتا تھا۔

مگر آج اس نے حد کر دی تھی۔۔۔ آج جب وہ آیا تو ماورا کی تمام سرونگ ٹیبلز فل تھی۔۔۔ ایسے میں اس نے دو کالج سٹوڈنٹس کو ڈرا دھمکا کر وہ ٹیبل خالی کروائی تھی اور اب خود مزے سے وہاں بیٹھا ہوا تھا۔

"تمہاری کافی!" زور سے کافی ٹیبل پر پٹخے وہ دانت پیستی بولی تھی۔

اب تو معتصیم کو اس کے کافی دینے کے اس انداز کی عادت ہو گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

کافی لبوں سے لگائیں اس نے گھونٹ بھرا تھا، جو بہت مشکل سے ہی اندر نگلا تھا اس نے۔۔۔ کافی آج حد سے زیادہ کڑوی بنائی گئی تھی۔

"اہم۔۔۔ کیا بات ہے اتنی مٹھاس؟۔۔۔ کیا مجھے پیش کرنے سے پہلے خود چکھی تھی؟" شرارت سے بولتے اس نے مزید ایک گھونٹ بھرا تھا جو حلق میں ہی اٹک گیا تھا مگر وہ ڈھیٹ بنا پی رہا تھا۔

"مرو تم!" جب ماورا کو اپنی مرضی کاری۔ایکشن نہ ملا تو غصے سے بڑبڑائی۔

"تم پر؟ وہ تو پہلے کا ہی مر چکا ہوں!" مسکراتا وہ مزید آگ لگا چکا تھا۔

"تم۔۔ تم۔" جب کوئی جواب نہ بن پایا تو پیر پٹختی وہاں سے نکل گئی۔

"ہاں ہاں معلوم ہے بہت ہینڈسم ہوں!" پیچھے سے مسکرا کر بولتا وہ آگ بڑھا چکا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"سر ان کے بارے میں معلوم ہو چکا ہے!" فہام جونیجو کے ایک آدمی نے اسے اطلاع دی تھی۔

"کہاں؟" وہ فوراً سیدھا ہوا

پہلے پہل اس نے صرف ماورا کو کھوجنا چاہا تھا مگر کچھ سوچتے ہوئے اس نے ماورا کی جگہ معتصیم کو ڈھونڈنے کا حکم دیا۔

"سر پاکستان۔۔۔ باقی کی ڈیٹیلز یہ رہی!" ایک فائل اس کے سامنے رکھی تھی جس میں ان دونوں کی کیفے کی کچھ تصاویر تھی۔

"تم نے مجھے ڈبل کراس کر کے اچھا نہیں کیا۔۔۔ تیار ہو جاؤ فہام جونیجو نامی طوفان کا مقابلہ کرنے کے لیے!" بڑبڑاتے اس نے ان کی تصویر کو لائیٹر کی مدد سے جلا دیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اس وقت کہاں سے آرہے ہو جازل؟" وہ جو بنا آہٹ پیدا کیے کمرے کی جانب بڑھ رہا تھا ان کی بات سن کر وہی رک گیا تھا۔

"وہ ماما آپ؟ آپ جاگ رہی ہے؟" اس نے بات بدلنا چاہی

"بات مت بدلو میرے سوال کا جواب دو۔۔۔ کہاں سے آرہے ہو اس وقت؟" انہوں نے کڑے تیور لیے سوال کیا تھا۔

"وہ۔۔۔ وہ میں۔۔۔ وہ میں ایک دوست سے ملنے گیا تھا!" نظریں پھیرے، لبوں پر زبان پھیرتا وہ بولا تھا۔

"ایسا کون سا دوست ہے تمہارا جازل جس کے ساتھ تمہیں روزانہ رات کے تین سے چار بج جاتے ہیں اور صبح ہوتے ہی تم نکل جاتے ہو!" دو ماہ سے وہ اس کی روٹین پر نظر رکھے ہوئے تھی۔۔۔ ہر بار وہ اس سے بات کرنے کا فیصلہ کرتی مگر وہ بچ نکلتا۔۔۔ آخر کار آج وہ ان کے ہاتھ آہی گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ماماوہ ایک دوست ہے، مصیبت میں ہے مدد کی ضرورت ہے اسے!" ان کی شاکی نگاہوں سے خائف ہوتے وہ بولا تھا۔

"ہمم ٹھیک ہے۔۔۔ مگر میری ایک بات یاد رکھنا جازل ایسا کچھ مت کرنا جس سے میری تربیت یا تمہارے کردار پر کسی قسم کی انگلی اٹھے۔۔ اپنی تائی کی زبان کے جوہر تو تم اچھے سے دیکھ چکے ہو!"

"جی ماما!" وہ مؤدب سا بولا تھا۔

"ہمم اب جاؤ سو جاؤ۔۔۔" اسے کہتی وہ اپنے کمرے میں جانے کو مڑی

"ماما۔۔۔ وہ، وہ بھابھی کیسی ہے اب؟" اس نے سوال کیا۔

جو الزام مسز زبیری نے ان دونوں کے رشتے پر لگایا تھا تب سے جازل نے شزا کے حوالے سے بات کرنا بند کر دی تھی۔۔۔ عالیہ تو کسی نہ کسی طرح اس کے سامنے شزا کا نام لیکر کوئی نہ کوئی ڈرامہ بنانے کی کوشش کرتی مگر وہ انتہائی احتیاط سے بچ نکلتا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"سانسیں لے رہی ہے۔۔۔ دیکھو اب خدا کب چھینتا ہے ان سانسوں کو بھی!" ان کی افسردہ آواز سنتا وہ بھی افسردہ ہوا تھا۔

جبکہ اسے جواب دیے وہ وہاں سے جاچکی تھی۔

کمرے میں داخل ہوئے وہ نائٹ سوٹ لیے واشروم کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ شاور لیکر وہ بیڈ پر آبیٹھا دماغ میں ابھی بھی اپنی ماں کا جملہ گونج رہا تھا۔

"آپ فکر مت کرے بھابھی بہت جلد اس جہنم سے نجانت دلا دوں گا آپ کو۔۔۔ وعدہ کیا تھا بھائی سے کچھ نہیں ہونے دوں گا نہ آپ کو اور نہ ہی آپ کی اولاد کو۔۔۔ محافظ بنوں گا آپ کا۔۔۔ بچاؤں گا سب سے۔۔۔ بس کچھ دن اور!!" خود سے عہد کیے وہ بیڈ پر لیٹا چھت کو گھورنے لگا۔

دماغ پھر سے دو ماہ پیچھے چلا گیا تھا۔۔۔ جب ڈاکٹرز نے حماد کے مرنے کی خبر دی تھی تو مانو جیسے اسے یقین نہ آیا تھا۔۔۔

All Rights Reserved by Novels lounge

کاش، کاش وہ دن ان کی زندگیوں میں نہ آتا۔۔۔کاش حماد آج ان کے درمیان ہوتا۔۔۔کاش!!!!

"یہ بندہ آخر چاہتا کیا ہے؟ دو ماہ سے ہم اس لڑکی پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔۔۔نہ اسے اٹھوانا ہے نہ مروانا ہے۔۔۔تو کرنا کیا ہے؟" سیگریٹ کا آخری کش لیے وہ آدمی چڑ کر بولا تھا۔

اس وقت وہ دو آدمی ماورا کے کیفے کے باہر کھڑے تھے۔۔۔فہام جونیجو کے حکم پر وہ دونوں دو ماہ سے اس کے ہر عمل پر نظر رکھے ہوئے تھے۔

"چھوڑ یار ہمیں کیا؟ ہمیں تو پیسے مل رہے ہیں نا؟ اور وہ دیکھ وہ آگیا اس کا دیوانہ!" اسے تسلی دیتے آخر میں اشارہ معتصیم کی جانب کیا جو اب کیفے میں داخل ہوتا ماورا کی ٹیبل پر جا بیٹھا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

روازنہ کیفے چکر لگانے کی وجہ سے کورنر والی ٹیبل اس کے لیے ریزرو کر دی گئی تھی جہاں شام میں صرف معتصیم بیٹھتا تھا۔

"اچھا اب منہ نہ بنا ان کی تصویریں لے اور باس کو بھیج دے۔۔۔ جانتا ہے نا مار دے گا ہمیں؟" وہ اس کا موڈ ہلکا کرتے بولا تھا۔

"ابے عجیب زندگی ہے۔۔۔ میں سیریل کلر ہوں کوئی فوٹو گرافر نہیں!" منہ بناتا وہ کیمرہ اٹھائے کیفے کے سامنے جا کھڑا ہوا۔۔۔ جہاں شیشے پار سے ٹیبل پر بیٹھا معتصیم اور اس کے پاس کھڑی آرڈر لیتی ماورا کو با آسانی کیمرہ میں لیا جا سکتا تھا۔

تصویر لیتا وہ واپس اپنی گاڑی کی جانب آ گیا تھا۔

"اب اگر اس نے تصویریں لینے کے علاوہ کوئی ڈھنگ کا کام نہ دیا نا تو ماں قسم اس کے منہ پر پیسے مار کر کام چھوڑ دینا ہے!" اس کی غصیلی بڑبڑاہٹ پر دوسرا شخص کھل کر ہنسا تھا۔۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اچھا جانی ٹینشن نہ لے۔۔۔ چل آ چلے!" اس کی گردن میں ہاتھ ڈالے وہ اسے تھوڑی دور بنے کھوکھے کی جانب لے گیا تھا۔

"آخر یہ کیا چل رہا ہے وائے۔زی؟ کیا میں جان سکتا ہوں؟" دو ماہ سے وائے۔زی عجیب ہو گیا تھا، سنان کو وہ اپنے حواسوں میں نہیں لگتا تھا۔۔۔

اب گڑیا کے ساتھ ساتھ اسے وائے۔زی کی جانب سے بھی فکر لاحق ہو گئی تھی۔

"کیا چل رہا ہے؟" وائے۔زی نے حیران کن انداز میں سوال کے بدلے سوال کیا۔

"کیا یہ سب اس لڑکی کی وجہ سے ہے؟ وہ حماد کی بیوی۔۔۔ وہ بار ڈانسر؟" سنان نے جانچتی نگاہوں سے سوال کیا تھا۔

وائے۔زی کے چہرے پر ایک رنگ لہرایا تھا۔۔۔ سنان نے گہری سانس خارج کی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

تو اس کا اندیشہ ٹھیک تھا۔۔۔اسے تب ہی سمجھ جانا چاہیے تھا جب وہ حماد کے افسوس کے لیے شبیر زبیری کے گھر گئے تھے۔۔۔ کس قدر بے چین ہو گیا تھا وہ اس وقت۔۔۔ آنکھیں تھی کہ ارد گرد کا طواف کیے جا رہی تھی۔

"تم میرا شک صحیح نکلا۔۔۔وہ وقتی اٹریکشن نہیں تھی۔۔۔ تمہیں اس ڈانسر سے محبت ہو گئی تھی تبھی روازنہ وہاں جاتے تھے۔۔۔!" دانت پیستے وہ بولا تھا،وائے۔زی نے سر جھکا لیا تھا

"تم ہوش میں تو ہو؟ایک بار ڈانسر سے محبت کر لی تم نے؟نجانے کس قماش کی لڑکی ہے وہ جو لوگوں کو اپنا جسم دکھا کر تعریفیں وصول کرتی پھرتی تھی۔۔۔ تم اس گھٹیا عورت کے لیے۔۔۔"

"گھٹیا نہیں ہے وہ۔۔۔سنا تم نے۔۔۔ نہیں ہے وہ گھٹیا۔۔۔ محبت ہے میری، وائے۔زی کی محبت ہے،اس کے دل کی دھڑکن ہے۔۔۔ اور اسے گھٹیا کہنے والا ہر منہ

All Rights Reserved by Novels lounge

توڑ دوں گا میں !" یکدم اپنی جگہ سے اٹھے سنان کا چہرہ اس کے جبڑے سے تھامے وہ دھاڑا تھا، آنکھیں اس وقت غصے کی شدت سے سرخ انگارہ ہو گئی تھی۔

" گھٹیا نہیں ہے وہ۔۔۔ محبت ہے میری !" ایک ایک لفظ چبا کر ادا کرتا اس کا منہ چھوڑے، ٹیبل کو ٹھوکر مارتا وہ وہاں سے نکل گیا۔

سنان کو تو ابھی تک اس کی اس حرکت پر یقین نہ آیا تھا۔۔۔ تو کیا وہ اس قدر آگے نکل آیا تھا محبت کے اس کھیل میں۔۔۔ سنان کو مزید ایک نئ پریشانی نے آن گھیرا تھا۔۔۔ اسے جلد از جلد وائے۔زی کو یہاں سے واپس لیجانا تھا۔۔۔۔۔ بات بگڑ رہی تھی، اس کے ہاتھ سے نکل رہی تھی۔

\-----------

" آج ان دونوں کو ختم کر دینا !" اتنی سی بات کہے اس نے کال کاٹ دی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ہونٹوں پر دل فریب مسکراہٹ سجائے وہ سامنے ٹی۔وی پر چلتی نیوز دیکھ رہا تھا جہاں دوسیاسی سٹوڈنٹس پارٹیز کا آپس میں جھگڑا ہو گیا تھا۔۔۔ جھگڑا اس قدر شدید ہو گیا تھا کہ اس ایریا میں ہڑتال ہو گئی تھی۔۔۔ اور اب معاملہ مزید بڑھ رہا تھا۔

پولیس، رینجرز بے بس نظر آرہے تھے ان کے سامنے۔

"لسن گائز اس سے پہلے معاملہ مزید خراب ہو۔۔۔ میں آپ سب کو آف دے رہا ہوں۔۔۔ آپ سب خیر خیریت سے گھر جائیں۔۔۔ بس اپنا اپنا کام مکمل کر لے!"

حالات دیکھ وہ سب پریشان تھے مگر مینیجر کی بات پر سب نے سکون کی سانس لی تھی۔

ویسے بھی وہ یونی ان کے کیفے سے دن پندرہ منٹ کی دوری پر تھا تو یقیناً انہیں مسئلہ درپیش آتا۔

تمام بچا کام سمیٹتے انہیں مزید آدھا گھنٹہ گزر گیا تھا، حالات بدتر سے بدترین ہوتے جارہے تھے۔۔۔

All Rights Reserved by Novels lounge

نیوز کے ذریعے وہ سٹوڈنٹس کو ان کے ایریا میں آتے دیکھ سکتے تھے۔۔۔سب کی پریشانی میں مزید اضافہ ہو گیا تھا۔

جلد سے جلد کام سمیٹے ایک ایک کر کے سب وہاں سے نکل چکے تھے۔۔۔ماوراوہی ٹیکسی کے انتظار میں تھی۔۔۔حالات کے پیش نظر اس نے تقی کو آنے سے منع کر دیا تھا مگر اس وقت وہاں ٹیکسی کا نام و نشان نہ تھا۔۔۔اسے افسوس ہوا کہ جب اس کے ایک کولیگ نے آفر کی تو وہ کیوں نہ چلی گئی۔

اپنی پریشانی میں وہ آس پاس سے بے خبر تھی جب ایک پتھر اس کے کیفے کے شیشے کا کانچ توڑ چکا تھا۔

چیختی وہ دونوں ہاتھ کانوں پر رکھے زمین پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

سٹوڈنٹس اس ایریا میں آچکے تھے اور اب تمام لوگوں کی چیزوں کو نقصان پہنچا رہے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"سر پرابلم ہو گئی ہے!" معتصیم کی پی۔اے عجلت میں کمرے میں داخل ہوتے بولی تھی۔

"کیا ہوا؟" اسے حواس باختہ دیکھ معتصیم پریشان ہوا۔

ٹی۔وی اون کیے اس نے نیوز چینل لگایا تھا جہاں ہڑتال کے بارے میں بار بار اطلاع دی جا رہی تھی

لوگ اپنی دکانوں کو تالا لگائے علاقے کو خالی کر رہے تھے۔

"سر ہمیں۔۔۔" اس سے پہلے وہ بات مکمل کرتی اس کے موبائل پر کال آئی تھی۔

"ہیلو؟"

"ہیلو میں، میں تقی بات کر رہا ہوں!"

All Rights Reserved by Novels lounge

"تقی؟" اس کے ماتھے پر بل پڑے آخر وہ کیوں اسے کال کر رہا تھا

"وہ۔۔۔وہ آپا، آپا ابھی تک گھر نہیں آئی۔۔۔ان کے ایریا کے حالات بہت خراب ہو گئے ہیں۔۔۔گھنٹہ ہو گیا ہے مگر وہ گھر نہیں پہنچی۔۔۔ہمیں، ہمیں بہت فکر ہو رہی ہے۔۔۔وہ۔۔۔" اس کی بات سنے بھی اس نے کال کاٹی اور تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھا۔

"مس انجم تمام میٹنگز کینسل کر دیجیے۔ سٹاف کو آف دے دے۔۔۔میں جا رہا ہوں!" وہ جو اپنی کہنے والی تھی معتصیم کی تیزی دیکھ چونکی تھی۔

جلدی سے کوٹ پہنے وہ لفٹ کے ذریعے پارکنگ میں داخل ہوا تھا۔

گاڑی فل سپیڈ پر اڑتا وہ بس ماورا تک پہنچنا چاہتا تھا۔

"یا اللہ اسے محفوظ رکھنا!" وہ جانتا تھا کہ ماورا کا کیفے یونی کے قریب تھا۔

جب تک وہ کیفے پہنچا اس ایریا کی حالت مزید خراب ہو چکی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ہر جگہ آگ، دھواں، پتھروں کی برسات، ٹوٹے کانچ

"ماورا!!۔۔۔ماورا!!" اونچی آواز میں چلاتا وہ اسے پکار رہا تھا جب ہوا میں اڑتا ایک پتھر اس کے ماتھے سے جا ٹکرایا تھا۔

"آہ!" سسکتے اس نے درد کی شدت کو سہا تھا

پتھراؤ ابھی بھی جاری تھا۔۔۔بچتا بچاتا وہ کیفے کے قریب جا پہنچا تھا۔

"ماورا!" اب کی بار وہ اونچی آواز میں چیخا تھا۔

"ممم۔۔۔ معتصیم!" اچانک اسے ایک کمزور سی آواز سنائی دی تھی۔

کیفے کے ساتھ موجود چھوٹی سی گلی جہاں کوڑا اسٹینڈ بنا ہوا تھا وہاں سے آتی آواز پر وہ فوراً پہنچا جو اس کے پیچھے دبکی بیٹھی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ماورا!" اس کے سامنے بیٹھے معتصیم نے اسے پکارا جس پر سر اٹھائے، آنسوؤں بھری آنکھوں میں خوف سموئے وہ اسے دیکھ رہی تھی۔

ماتھے سے رستا خون پورے چہرے کو گیلا کر چکا تھا۔

"مم۔۔۔ عتصیم!" ہچکی لیتی وہ اس کے سینے سے جا لگی تھی۔

اب تو باقاعدہ رونا شروع کر دیا تھا۔

"ششش۔۔۔! ریلیکس۔۔۔ میں ہوں نا!" اس کے گرد حصار قائم کیے وہ بولا تھا۔

"مجھے، مجھے بہت ڈر لگ رہا تھا۔۔۔ اگر، اگر کچھ ہو جاتا۔۔۔ میں، میں مرنا نہیں چاہتی!" وہ ہچکی لیتے بولی تھی۔

"میں تمہیں مرنے نہیں دوں گا۔۔۔ اگر تم مر گئی تو میرا کیا!" اس کے بالوں پر بوسہ دیتے وہ بولا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

چند پل یونہی خاموشی کے بیت گئے تھے۔

باہر سے اٹھتا شور اب نہ ہونے کے برابر تھا۔

"چلو آؤ!" اس کا ہاتھ تھامے معتصیم نے اسے اٹھانا چاہا تھا جس پر تیزی سے اس نے سر نفی میں ہلایا تھا۔

"نن۔۔۔ نہیں۔۔۔ اگر، اگر وہ یہی ہوئے تو؟" اس کی آنکھوں میں عجیب ساخوف تھا۔

"کچھ نہیں ہو گا آئی پرامس۔۔۔ میں تمہارے ساتھ ہوں نا، کچھ نہیں ہونے دوں گا!" اسے اپنے برابر کھڑا کیے وہ بولا تھا۔

معتصیم کی سینے میں چھپی وہ خوفزدہ نگاہوں سے اس علاقے کو دیکھ رہی تھی جس کی تمام خوبصورتی کچھ بد دماغ لوگوں کی جذباتیت کی نظر ہو گئی تھی۔۔۔ شائد قافلہ اب آگے کو روانہ ہو گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

وہ دونوں چلتے ہوئے ابھی روڈ پر آئے ہی تھے کہ کانچ ٹوٹنے کی آواز پر وہ برے سے سسکتی اسکے سینے سے جا لگی تھی۔

"ششش۔۔۔کچھ نہیں ہے، ریلیکس کچھ نہیں تھا!" اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرے معتصیم نے اس نارمل کرنا چاہا تھا۔

"او سر جی آپ یہاں کیا کر رہے ہو اور یہ کون ہے؟" اچانک ایک حوالدار ان کی جانب آیا تھا۔

پولیس نے کچھ دیر پہلے ہی آکر یہاں کے حالات پر قابو پایا تھا۔۔۔ سائرن نہ بجانے کی وجہ سے وہ دونوں بھی ان کی آمد سے بے خبر تھے۔

"کیا بات ہے صاحب کیا چل رہا ہے اور یہ لڑکی اتنا ڈر کیوں رہی ہے؟ کیا تم نے کچھ کیا ہے؟" جانچتی نگاہوں سے ماورا کو دیکھے اس نے سوال کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"بیوی ہے میری یہاں کام کرتی ہے۔۔۔خوفزدہ ہو گئی ہے!" معتصیم نے پر سکون انداز میں جواب دیا اور ایک نظر حوالدار سے زرا دور کھڑی گاڑیوں کو دیکھا جن میں کئی سٹوڈنٹس کو ہتھکڑیاں لگا کر بٹھایا ہوا تھا۔

ان سے نگاہیں دوبارہ ہٹائیں وہ حوالدار کے تمام سوالوں کے جواب تحمل سے دے رہا تھا جب ایک دکان کی چھت سے ایک آدمی نے گن نکالے ماورا کا نشانہ لیا تھا۔

"اپنا نکاح نامہ دکھاؤ!" حوالدار کی ڈیمانڈ پر اب اس کا دماغ گھوما تھا۔

"واٹ؟۔۔۔نکاح نامہ؟ تم کیا بے وقوف ہو؟ بھلا کون شخص اپنا نکاح نامہ جیب میں لے کر گھومتا ہے؟" اب کی بار معتصیم کو ٹھیک ٹھاک تپ چڑھ چکی تھی۔

"دیکھو صاحب اگر۔۔۔"

ٹھاہ

All Rights Reserved by Novels lounge

اس سے پہلے وہ بات مکمل کرتا فضا کی خاموشی کو چیرتی گولی کی آواز ماورا کی پیٹھ میں جا لگی تھی۔

"ماورا!!" اس کی چیخ پر معتصیم نے بروقت اسے تھاما تھا۔

"سر وہ دیکھے وہ رہا!" وہ شخص جو اب معتصیم کو نشانے میں لینے والا تھا ایک پولیس آفیسر کی نشاندہی پر بری طرح گھبرا کر وہاں سے پلٹا تھا۔

وہ اس دھندے میں نیا تھا اسی لیے پہلی بار میں گھبرا گیا تھا۔

"ماورا۔۔۔ماورا؟۔۔۔کوئی ایمبولینس کو بلواؤ ماورا!!" اس کا چہرہ تھپتھپائے اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرتا وہ چلایا۔

"معتصیم!" دھیمی آواز میں اسے پکارا

"مجھے۔۔۔مجھے ابھی نہیں مرنا۔۔۔!" آنکھوں سے بہتے آنسو، وہ سسکی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تمہیں کچھ نہیں ہو گا۔۔۔میں کچھ ہونے نہیں دوں گا ماورا۔۔۔کچھ نہیں ہو گا!"اس کی بند ہوتی آنکھوں کو دیکھ اسے زور سے سینے میں بھینچے وہ رو دیا تھا۔

ایک بار پھر وہ اس سے دور جا رہی تھی،وہ مر رہی تھی اور وہ کچھ کر نہیں پا رہا تھا۔

"صاحب،صاحب جلدی سے میڈم کو گاڑی میں لٹائے،ایمبولینس آنے میں وقت لگے گا۔۔۔جلدی کرو ورنہ وہ مر جائے گی!"اسی حوالدار نے اس کا شانہ ہلائے اسے ہوش دلایا تھا۔

تیزی سے گاڑی کی جانب بڑھے معتصیم نے اس کا سر اپنی گود میں رکھا تھا۔

"صاحب میڈم کو آنکھیں نہ بند کرنے دے۔۔۔اسے ہوش میں رکھے"حوالدار کی ہدایت پر عمل کرتا وہ اس کا چہرہ تھپتھپانے لگا تھا۔

"ماورا کم آن یار۔۔۔پلیز آنکھیں کھلی رکھو۔۔۔پلیز!"اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ کیا کرے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

پولیس کی گاڑی ہونے کی وجہ سے وہ جلد ہی ہسپتال پہنچ گئے تھے۔

آئی۔سی۔یو میں لیجاتی ماورا کو دیکھ وہ بے بس ہوا تھا۔

کچھ دیر آئی۔سی۔یو کے باہر ٹہلنے کے بعد اس نے تقی کے نمبر پر کال کیے مختصر الفاظ میں اسے اطلاع دی تھی۔

تھوڑی دیر بعد ہی اسے آئی۔سی۔یو سے ڈاکٹر نکلتے نظر آئی تھی۔وہ تیزی سے ان کی جانب لپکا تھا۔

"وہ،وہ کیسی ہے؟" اس نے بے تابی سے پوچھا

"یہ تو آپ بتایئے انہیں کیسا ہونا چاہیے؟" دونوں بازو سینے پر باندھے اس نے سپاٹ انداز میں سوال کیا تھی۔

"سوری میں سمجھا نہیں؟"

All Rights Reserved by Novels lounge

"کیا آپ واقعی میں ان کے شوہر ہے؟"ڈاکٹر کے سوال پر وہ چونکا اور سر اثبات میں ہلایا۔

"آپ جانتے ہے کہ آپ کی بیوی ایک ڈرگ ایڈیکٹ ہے؟"

"واٹ؟"ڈاکٹر کے انکشاف پر وہ اچھلا تھا۔

"تو آپ ان کے شوہر ہے اور آپ کو آئیڈیا بھی نہیں کے آپ کی بیوی ڈرگز کا استعمال کر رہی ہے؟"ڈاکٹر اس پر برسی تھی۔

"نہیں ایسا نہیں ہے ہاں وہ پہلے لیتی تھی مگر پھر اس کا علاج۔۔" علاج وہ یکدم رکا تھا۔

"تو پھر آپ کو آپ کی بیوی نے بے وقوف بنایا ہے کیونکہ وہ تسلسل سے ڈرگز کا استعمال کر رہی ہے۔۔ایک تو پہلے ہی ڈرگز نے ان کے جسمانی نظام کو درہم برہم کر دیا اور اوپر سے گولی۔۔۔دیکھیے سر یہ سیدھا سیدھا پولیس کیس ہے۔۔۔مے بی

All Rights Reserved by Novels lounge

آپ کی بیوی ڈومیسٹک وائلنس کی شکار ہے اور اسی سے نجات حاصل کرنے کو۔۔۔"

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہم ساتھ نہیں رہتے۔۔۔ میرا مطلب ابھی نکاح ہوا ہے۔۔۔ رخصتی نہیں وہ اپنے گھر والوں کے پاس رہتی ہے!" ان کی بات کاٹتا وہ تیزی سے بولا

"دیکھیے سر آپ کی وائف کی کنڈیشن بہت کریٹیکل ہے۔۔۔ دعا کیجیئے آپ!" اس کا شانہ تھپتھپائے وہ وہاں سے جاچکی تھی۔

معتصیم تو ان کے اس انکشاف پر وہی مجسمہ بن گیا تھا۔

"آپا۔۔۔ آپا کیسی ہے؟" تایا، تائی کے ساتھ آتے تقی نے زور سے اس کا شانہ ہلائے اسے ہوش دلایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ہوش میں آتے معتصیم نے اسے دیکھا تھا جو پریشان نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا، یکلخت آنکھوں میں غصہ در آیا تھا۔

بنا کچھ سوچے سمجھے اس نے ایک زوردار تھپڑ تقی کے منہ پر مارا تھا جس کی وجہ سے وہ زمین پر گرتے گرتے بچا تھا۔

تائی نے آنکھیں پھیلائیں منہ پر ہاتھ رکھ لیا جبکہ تایا کو غصہ عود آیا۔

"کیا کہاں تھا میں نے تمہیں، کیا نصیحت کی تھی اس کے حوالے سے؟ بولو کیا بکو اس کی تھی میں نے؟ ہاں؟۔۔۔ کہ اسے علاج کی ضرورت ہے تقی وہ آٹھ سالوں سے ڈر گز جیسی گھٹیالت کا شکار ہے۔۔۔ اس کا علاج کروانا!۔۔۔ اور تم نے کیا جواب دیا تھا کہ تھوکتے ہو تم میرے پیسے پر اور اپنی آپا کا علاج کروالو گے خود؟ تو کیوں علاج نہیں کروایا ہاں کیوں نہیں کروایا اس کا علاج؟" اس کا گریبان جھٹکتا وہ دھاڑا تھا۔

تائی کے ساتھ ساتھ اب تایا کی ہمت بھی نہ ہوئی تھی آگے بڑھ کر اسے روکنے کی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"وہ، وہ آپا نے کہاں تھا علاج کی ضرورت نہیں وہ ٹھیک ہے!" سر جھکائے اس نے جواب دیا

"تمہاری آپا نے بکواس کی اور تم گدھے نے سن لی؟۔۔۔ اچھے خاصے پڑھے لکھے ہو۔۔۔ یونی جاتے ہو۔۔۔ پی۔ ایچ۔ ڈی کر رہے ہو اور تمہیں اتنا بھی معلوم نہیں کہ ڈرگز کا عادی انسان کبھی اس لت سے پیچھا نہیں چھڑوا سکتا تب تک تو بالکل بھی نہیں جب تک اس کا علاج نہ کروایا جائے؟۔۔۔ بتاؤ مجھے اس قدر دماغ کے فارغ انسان ہو تم؟ تو مبارک ہو تمہیں کیونکہ تمہاری آپا مسلسل ڈرگز لے رہی تھی اور اب موت کے دہانے کھڑی ہے۔۔۔ ایک بات یاد رکھنا تقی اگر اسے کچھ ہوا تو اس کی ذمہ دار وہ گولی نہیں بلکہ تمہاری بے وقوفی تھی!" ایک جھٹکے سے اس کا گریبان چھوڑ تا بالوں میں ہاتھ پھیرے وہی موجود کرسیوں میں سے ایک پر جا بیٹھا تھا۔

تایا ابو اور تائی امی کی آنکھیں نم ہو گئیں تھی جبکہ تقی دیوار کے ساتھ لگا خاموشی سے رو رہا تھا۔ گہری سانس لیے، اپنے اندر اٹھتے وبال کو کم کرتا وہ اپنی جگہ سے اٹھتا تقی

All Rights Reserved by Novels lounge

کے سامنے جا کھڑا ہوا۔۔۔اسے زور سے گلے لگائے معتصیم نے اسے مزید رونے سے روکا تھا۔

"میں، میں ایسا نہیں چاہتا تھا۔۔۔میں نے زور دیا مگر انہوں نے منع کر دیا۔۔۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ لوگ انہیں پاگل کہے، انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ چھوڑ چکی ہے میں مطمئن ہو گیا۔۔۔ایسا، ایسا نہیں چاہتا تھا!" روتا وہ بولا تھا۔

"وہ، وہ بالکل ٹھیک ہو گئی تھی، مجھے، مجھے کبھی نہیں لگا کہ وہ ایسا کچھ کرتی ہو گی۔۔۔انہوں نے، انہوں نے ایسا کیوں کیا؟" اب کی بار سوال ہوا تھا جس کا جواب معتصیم کے پاس بھی نہیں تھا۔

"شش۔۔۔فکر مت کرو وہ ٹھیک ہو جائے گی (میں کروں گا اسے ٹھیک اور ایسا ٹھیک کروں گا کہ دنیا دیکھے گی)" آخری جملہ وہ دل میں بولا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

All Rights Reserved by Novels lounge

"مجھے، مجھے ڈر لگ رہا ہے، مجھ سے یہ نہیں ہو پائے گا!" کریم کا ہاتھ سختی سے تھامے وہ بڑبڑائی تھی۔

"کچھ نہیں ہو گا میم آپ فکر کیوں کر رہی ہے؟" کریم نے اس کا ہاتھ دبائے اسے تسلی دی تھی۔

ان چند ماہ میں زویا لکھنے پڑھنے پر اچھی خاصی مہارت حاصل کر چکی تھی اور اب کریم اس کے ایڈمیشن کے لیے اسے انسٹیٹیوٹ لے آیا تھا۔

وہ اسے تسلی دے رہا تھا جب اتنے میں عبایا اور نقاب میں ملبوس ایک ٹیچر ہاتھ میں فارم لیے ان کی جانب لائی تھی۔

فارم زویا کے آگے رکھے وہ اپنی سیٹ پر جا بیٹھی تھی۔

کریم نے بس ایک نگاہ اس کی آنکھوں کو دیکھا جو بالکل سرد و سپاٹ تھی۔

"اس کو کیا کروں؟" زویا کی آواز اسے ہوش میں لائی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"فل کرنا ہے لائے دے میں مدد کر دیتا ہوں!" فارم اس کے ہاتھ سے لیے کریم نے بھرنا شروع کیا تھا۔ جبکہ زویا چاروں جانب آنکھیں گھمائے آفس دیکھنے میں مگن تھی۔

"مس یہ ہو گیا ہے!" کریم اس نقابی کی جانب متوجہ ہوا تھا۔

"دیجیئے" اس نے ہاتھ آگے بڑھایا۔

کریم اسے فارم دیتا باقی کا پروسیس مکمل کیے زویا کو وہاں سے لے آیا تھا۔۔۔ مگر وہ سرد آنکھیں! خیال ذہن سے جھٹکتا وہ گاڑی چلانے کی جانب متوجہ ہو گیا تھا۔

"دیکھیے میں آپ سب کو کسی دھوکے میں نہیں رکھنا چاہتی، پہلی بات تو یہ کے آپ کی پیشنٹ ڈرگز ایڈیکٹ کرتی رہی ہے جس کی وجہ سے وہ اندرونی طور پر انتہائی کمزور ہو گئی ہے اور دوسری بات گولی لگی بھی ان کی پیٹھ پر ہے تو۔۔۔" ڈاکٹر چند لمحوں کے لیے خاموش ہوئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تو؟" وہ جو ماورا کی زندگی بچ جانے پر جشن منا رہے تھے اب ڈاکٹر کی بات نے ان کا دل دہلا دیا تھا۔

"تو آئی ایم سوری مگر آپ کی بیٹی اب شائد چل نہ پائے، گولی نے اس کی ڑیڑھ کی ہڈی کو بری طرح متاثر کیا ہے!" ڈاکٹر کی بات سن معتصیم جھٹکے سے پیچھے ہوا تھا، اسے اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔

نجانے اب اور کتنے امتحان لینے تھے زندگی نے ان کے۔

"کیا، کیا کوئی چانس نہیں؟" تقی نے آس سے سوال کیا تھا۔

تایا ابو روتی ہوئی تائی کو سنبھال رہے تھے۔

"دیکھیے میں نے "شائد" کہا ہے۔۔۔ ہاں کچھ ماہ تو کے لیے تو انہیں مکمل بیڈ ریسٹ کی ضرورت ہو گی لیکن اگر کوشش کی جائے تو وہ دوبارہ سے اپنے پیروں پر کھڑی ہو سکتی ہے اور یہ سب صرف آپ لوگوں پر منحصر ہے کہ آپ کتنی کوشش کرتے ہیں۔۔۔

http:/www.novelslounge.com
All Rights Reserved by Novels lounge

کیونکہ جہاں تک بات رہی ماورا جسے پیشنٹس کی تو مجھے معلوم ہے وہ آپ لوگوں کو کافی ٹف ٹائم دے گی، وہ شائد خود ترسی کا شکار ہو جائے، ڈپریشن میں جا سکتی ہے۔۔۔ ایسے میں اسے اکیلا چھوڑنا خطرے سے خالی نہیں کیونکہ ایسے لوگ آخر میں خودکشی۔۔۔" ڈاکٹر چپ ہو گئی تھی۔

"اللہ حامی و ناصر ہے!" اتنے کہے وہ وہاں سے جا چکی تھی۔

جبکہ پیچھے کھڑے وہ چار وجود اب ساکت ہو گئے تھے۔

"آج مجھے کسی بھی طرح بھابھی کے حوالے سے چاچا سے بات کرنا ہو گی!" خود سے بڑبڑاتا وہ ڈرائیو کرتا شبیر زبیری کے فارم ہاؤس کی جانب جا رہا تھا۔

فارم ہاؤس میں داخل ہوئے گارڈ کو سلام کیے وہ اندر بڑھا تھا۔۔۔ پورے فارم ہاؤس میں خاموشی تھی جب وہ بھی خاموش قدم اٹھاتا میٹنگ روم کی جانب بڑھا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تو اب آگے کا کیا ارادہ ہے تمہارا؟ کب تک اس لڑکی کو اپنے گھر رکھنا ہے تم نے؟"

اس آواز پر اس کے قدم رکے تھے۔

"بس بچوں کی پیدائش تک کا انتظار ہے مجھے۔۔۔ ایک بار دونوں بچے خیر خیریت سے آجائے اس دنیا میں پھر اس شزا نامی بلا کا قصہ ختم!" اور یہ پہلا جھٹکا تھا۔۔۔ وہ جو شزا کی حفاظت کے حوالے سے ان سے ملنے آیا تھا وہی اس کی جان کے دشمن نکلے۔

"ویسے تمہیں نہیں لگتا یہ تم غلط کر رہے ہو؟ وہ تمہارے بیٹے کی بیوی ہے۔۔۔ اور اس کے ہونے والے بچوں کی ماں!۔۔۔ تم دونو مولود بچوں سے ان کی ماں کو چھین رہے ہو؟" اس شخص میں جیسے تھوڑی بہت ہمدردی موجود تھی۔

"نہ نہ۔۔۔ بیٹے کی بیوی نہیں بیوہ ہے وہ۔۔۔ اور اس کے چاہے ہمارے خاندان سے کتنے ہی رشتے کیوں نا جڑ جائے حقیقت تو یہی ہے کہ وہ ارحام سلطان شاہ کی اولاد ہے! دشمن کی اولاد ہمیشہ دشمن کی اولاد رہتی ہے!" اور یہ دوسرا جھٹکا تھا جو اسے لگا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

آہستہ آہستہ دماغ میں حماد کا کہا ایک ایک لفظ صاف سمجھ آنے لگ گیا تھا۔۔۔اس کر ہر وقت شزا کی فکر کرنا!۔۔۔اسے کے ساتھ سائے کی طرح رہنا۔۔۔اس کا جازل سے کیا گیا وعدہ۔۔۔اور وہ دن جب حماد کی موت ہوئی، اس کا آفس چھوڑ چھاڑ مال بھاگنا۔

تو کیا وہ پہلے سے یہ سب جانتا تھا؟ کیا وہ شروع سے اس حقیقت سے آشنا تھا۔

"دیکھ لو شبیر زبیری تمہاری یہ شدید نفرت پہلے ہی تم سے تمہارا بیٹا چھین چکی ہے اب کچھ اور مت گنوا دینا!"

"مجھے اس جیسا بزدل بیٹا چاہیے بھی نہیں تھا اچھا ہوا مر گیا۔۔۔بیوی کا دم چھلا۔۔۔میں جو اسے بنانا چاہتا تھا وہ کبھی نہ بن سکا اور اب میرا پوتا بنے گا وہ۔۔۔اور جہاں تک بات رہی ارحام شاہ کی تو اس کے لیے مجھے حماد جیسے کڑوڑوں بیٹے بھی قربان کرنے پڑے تو کروں گا۔۔۔کڑوڑوں شزاؤں کا مروانا ہوا تو بے دریغ مرواؤں گا۔۔۔مگر ارحام شاہ سے اپنا حصاب چکتا ضرور کروں گا!" وہ دانت پیستے بولا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

جبکہ دروازے کے باہر کھڑا وہ شخص جو کبھی شبیر زبیری سے محبت کرتا تھا، اس کی محبت کا بت پاش پاش ہوا تھا۔۔ عزت و آبرو کا بت پاش پاش ہوا تھا۔

اپنے آئیڈیل کا وہ خاکہ جس پر شبیر زبیری کو بٹھایا تھا اس نے وہ ریت پر لکھے نام کی طرح پانی کی لہروں کی نظر ہوا تھا۔

جھکے کندھوں سمیت وہ وہی سے مڑ گیا تھا۔

رش ڈرائیونگ کرتا وہ تیزی سے گھر پہنچا تھا۔۔۔ لاؤنج پار کرتا وہ تیزی سے حماد کے کمرے میں داخل ہوا تھا جہاں اس کی ماں کی گود میں سر رکھے شزا درد و تکلیف سے کراہ رہی تھی۔

مسز شبیر دوسری جانب الگ پریشان تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

آج صبح ہی شزا کی طبیعت بگڑ گئی تھی۔۔۔وہ اس وقت شبیر زبیری کے فارم ہاؤس پر ہی تھا جب مسز زبیری نے اسے کال کر کے فوراً بلوایا تھا۔۔۔شزا کی حالت مزید بگڑ رہی تھی جبکہ اس وقت کوئی ڈرائیور بھی موجود نہ تھا۔

"جازل!۔۔۔کھڑے شکل کیا دیکھ رہے ہو جلدی کرو!" اپنی ماں کی چیخ پر وہ فوراً ہوش میں آیا تھا۔

شزا کی جانب لپکے اسے باہوں میں اٹھائے وہ باہر کی جانب بھاگا جو درد سے کراہ رہی تھی۔۔۔

آدھے گھنٹے میں وہ لوگ ہسپتال پہنچ چکے تھے جب شزا کو فوری طور پر آپریشن روم میں لیجایا گیا تھا۔

بالوں میں ہاتھ پھیرے جازل نے گہری سانس خارج کی تھی۔۔۔شزا کی دردناک چیخیں اسے تکلیف میں مبتلا کر رہی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

دماغ کی نسیں پھٹنے کو تھیں۔

مسز زبیری اپنے پوتا پوتی، جبکہ جازل کی ماما شزا کی صحت کے لیے دعا گو تھیں۔

اور پھر دو گھنٹے کے تکلیف دہ مرحلے کے بعد شزا نے دو کمزور ولاغر بچوں کو جنم دیا تھا۔

"ڈاکٹر وہ میرے پوتا پوتی وہ کیسے ہیں؟" ڈاکٹر کو باہر نکلتے دیکھ مسز زبیری فوراً ان کی جانب لپکی تھی۔

"دیکھیے ماں اور بچے تینوں کی کنڈیشن فلحال کریٹیکل ہے۔۔۔ تینوں اس وقت انڈر ابزرویشن ہیں۔۔۔ آپ دعا کیجیئے گا!" ڈاکٹر نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

"ڈاکٹر کچھ بھی کیجیے مگر میرے پوتا پوتی، انہیں کچھ نہیں ہونا چاہیے" ان کی بات پر جازل اور اس کی ماں دونوں نے سر افسوس سے نفی میں ہلایا تھا۔

"جی ہم پوری کوشش کرے گے!" ان کو تسلی دیتے ڈاکٹر وہاں سے جا چکی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

تھوڑی ہی دیر میں جازل نے شبیر زبیری کو وہاں آتے دیکھا تھا۔ مسز زبیری نے فوراً انہیں بچوں کے پیدا ہونے کی اطلاع دی تھی۔

"مجھے کسی نے اطلاع کیوں نہیں دی؟" دیکھ وہ جازل کی جانب رہے تھے۔

"بھابھی کی حالت اچانک بگڑ گئی تھی۔۔۔ ایسے میں موقع ہی نہیں ملا۔۔۔ اور پھر اتنی پریشانی میں یاد بھی نہیں رہا!" اس کے جواب پر انہوں نے ہنکارا بھرا تھا۔

"گارڈ نے بتایا تم میرے فارم ہاؤس آئے تھے؟ خیریت؟" اسے سائڈ پر لائے انہوں نے جانچتی نگاہوں سے سوال کیا تھا۔

"جی وہ ارحام شاہ پر شک کے حوالے سے بات کرنا تھی مگر اس سے پہلے آپ کے پاس آپاتا ماما کی کال آگئی تھی کہ بھابھی کی طبیعت خراب ہو گئی ہے اسی لیے فوراً گھر کے لیے نکلا!" جازل نارمل لہجے میں بولا تھا۔

"اچھا ٹھیک!" جب انہیں جھوٹ کا کوئی آثار نہ ملا تو وہ مطمئن ہو گئے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"آپ کی بہو اور دونوں بچے ان کی کنڈیشن ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ آپ کی بہو بہت زیادہ ڈپریشن میں رہی ہے۔۔۔ جس کی وجہ سے وقت سے پہلے ڈیلیوری کرنی پڑی۔۔۔ بچوں پر بھی اس کا گہرہ اثر ہوا ہے۔۔۔ وہ دونوں بے حد کمزور ہیں! ایسے میں کچھ بھی۔۔۔"

"دیکھیے ڈاکٹر صاحبہ جو کہنا صحیح سے کہیے!" مسز زبیری نے ان کی بات کاٹی۔

"دیکھیے بچوں کو مدر فیڈینگ کی اشد ضرورت ہے مگر ماں کی حالت دیکھ کر مجھے نہیں لگتا کہ وہ بچوں فیڈ کروا پائے گی اور ایسے میں دونوں بچوں کی جانوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔۔۔ تو پلیز میری گزارش ہے آپ سے کہ اپنی بہو کو مکمل آرام اور اچھی غذا دیجیے ورنہ۔۔۔" ڈاکٹر اپنی بات کہے خاموش ہوئی تھی۔

"جی ڈاکٹر آپ فکر مت کیجیۓ ہم بھابھی کا اچھے سے خیال رکھے گے!" مسز زبیری کا منہ بنتے دیکھ جازل فوراً بولا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ڈاکٹر کے کیبین سے نکلتی وہ فوراً شبیر زبیری کے سر پر جا کھڑی ہوئی تھی اور غصے سے کم آواز میں کچھ بول رہی تھی جسے سنتے ان کے ماتھے کے بلوں میں اضافہ ہو گیا تھا۔

"میں کہہ رہی ہوں شبیر کچھ کرے میں اس حرافہ کو مزید اب اپنے گھر میں برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔ ارے سوچا تھا بچے پیدا کرے گی تو بچے لے کر منحوس کو مزید مردوں کو لبھانے اور رجھانے کے لیے چھوڑ دے گے مگر یہ تو الٹا مزید چپک گئی ہے۔۔۔ کچھ بھی کرے مگر اس کو چلتا کرے!" مارے غصے ان کا برا حال تھا۔

"تو کیا کروں اب میں؟ ڈاکٹر سے تم ہی سن کر آرہی ہو نا کہ بچوں کو ان کی ماں کی ضرورت ہے۔۔۔ اگر ماں نے فیڈ نہ کروایا تو جان و صحت دونوں کو خطرہ ہے۔۔۔ اور اب تمہاری اس کی جانب ناپسندیدگی کی وجہ سے کیا میں اپنے پوتے پوتی کو مرنے کو چھوڑ دوں؟" شبیر زبیری الٹا ان پر برسے تھے۔

"تو اب؟" وہ پریشان ہوئی

All Rights Reserved by Novels lounge

"دیکھو جہاں دو ماہ برداشت کیا ہے وہاں کچھ ماہ اور کرلو۔۔۔ایک بار بچوں کی حالت میں سدھار آنے دو۔۔۔میں خود اسے دھکے دے کر گھر سے نکالوں گا!"شبیر زبیری نے حل پیش کیا۔

"ٹھیک ہے مگر جلد ہی اسے ٹھکانے لگا دیجیئے گا۔۔۔میں نہیں چاہتی کہ بچے اس کے عادی ہو جائے!" وہ راضی لہجے میں بولی۔

"اس کی تم فکر مت کرو۔۔۔اسے تو میں ایسا ٹھکانے لگاؤں گا کہ بس۔۔۔"اس وقت ان کی آنکھوں میں ایک ایسی چمک تھی جسے سمجھنے سے کوئی بھی قاصر تھا۔

"بہت بہت شکریہ آپ کا ڈاکٹر آپ کی یہ مدد احسان ہے مجھ پر!"نوٹوں کی گدی ڈاکٹر کی جانب بڑھائے وہ مشکور لہجے میں بولا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اس کی ضرورت نہیں جازل صاحب۔۔۔میں نے بس اپنا فرض نبھایا ہے۔۔۔ویسے بھی آپ کی فیملی کا رویہ آپ کی بھابھی کے ساتھ دیکھ کر مجھے افسوس ہوا کہ دنیا میں آج بھی پڑھے لکھے جاہل موجود ہیں۔۔۔بلکہ یہ کہنا ٹھیک رہے گا کہ یہ دنیا رہی ہی بس پڑھے لکھے جاہلوں کی ہے!" وہ تنفر سے ہنس کر بولتی نوٹوں کی گدی کو انکار کر گئی تھی۔

"ویسے ان کا شوہر کیسا انسان ہے جو اپنے بچوں کی پیدائش پر نہیں آیا اور یوں اسے ان لوگوں میں مرنے کے لیے چھوڑ دیا!" وہ اچانک بولی۔

"دراصل ان کے شوہر کی دوماہ پہلے ہی کار ایکسیڈینٹ میں موت ہو گئی تھی۔۔۔یہی وجہ ہے جس کی وجہ سے وہ بہت زیادہ ڈیپریشن میں چلی گئی تھی اوپر سے چاچا اور تائی کا رویہ۔۔۔" وہ افسوس سے بولا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ویسے مجھے سمجھ نہیں آئی آپ کے چاچا اور تائی مینز کہ۔۔۔ تائی تو تایا کی بیوی ہوتی ہے نا؟" ان کی بات پر وہ ہنسا تھا۔ ہسپتال سے ملحقہ گارڈن میں چہل قدمی کرتے وہ ہلکی ٹھنڈی ہواؤں کو محسوس کر رہے تھے۔

"نہیں دراصل وہ میرے تایا ہی ہے، بس اپنی کزن سسٹر کے دیکھا دیکھی میں بھی انہیں چاچا بلانے لگ گیا۔۔۔ بائے داوے اب مجھے چلنا چاہیے۔۔۔ وانس اگین تھینک یو!" وہ اسکی جانب دیکھ مسکرا کر بولا

"ناٹ آ پرابلم!" مسکرا کر جواب دیتی وہ اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔

اس کے جاتے ہی مسکراہٹ جازل کے لبوں سے ختم ہوئی۔۔۔۔ موبائل نکالے اس نے ایک نمبر پر کال ملائی تھی۔

"ملنا ہے تم سے۔۔۔ بہت ضروری ہے!" دو منٹ کی گفتگو کے بعد اس نے کال کاٹ دی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

رات کے اندھیرے میں خود کو مکمل کور کیے وہ پرسکون چال چلتا بنا کسی ڈر کے روم کا دروازہ کھولے اندر داخل ہوا تھا۔

سامنے ہی وہ زرد مائل چہرہ لیے دنیا جہاں سے بے خبر آنکھیں موندے لیٹی تھی۔۔۔

چند قدم آگے بڑھاتا وہ سائے کی طرح اس کے اوپر آجھکا۔۔۔ایک ترچھی نگاہ اس کے ہاتھ پر لگی ڈرپ کو دیکھا تھا۔

"بہت جلد، بہت جلد لیجاؤں گا تمہیں یہاں سے۔۔۔وعدہ ہے میرا!"اس کے کان میں سرگوشی کرتا۔۔۔وہ وہی سے مڑتا کمرے سے باہر نکلتا مزے سے ہسپتال کی حدود کی پار کر گیا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

All Rights Reserved by Novels lounge

"بے وقوف، گدھوں میں نے ایک کام۔۔۔ ایک کام دیا تھا۔۔ کہ ان دونوں کو مار دو!۔۔ اس کے بدلے جتنا پیسہ مانگا تم لوگوں نے میں نے دیا مگر تم لوگوں نے کیا کیا؟ اس لڑکی کو بھی مار نہیں سکے۔۔۔ وہ حشر کروں گا کہ عبرت کا نشان بن جاؤ گے!" ہنٹر سے انہیں پیٹتا وہ اس وقت اپنے ہوش میں نہ تھا۔

ایک اتنا سا کام نہ کر سکے وہ لوگ۔

فہام جونیجو کا غصہ سوا نیزے پر پہنچا ہوا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-

"آرام سے بیٹا!" ایک ہفتے بعد آخر کار اسے ہسپتال سے ڈسچارج کر دیا گیا تھا۔

اب وہ تایا ابو اور تقی کی مدد سے ویل چیئر سے اٹھنے کی کوشش میں تھی جو ناممکن تھا۔

اس تمام عرصے میں معتصیم ان کے ساتھ رہا تھا مگر اس نے نہ ہی ماورا سے کوئی بات کی اور نہ ہی اس کا حال احوال پوچھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ماوراتواس کی اس بے رخی پر اندر ہی اندر کڑھ کر رہ گئی تھی۔

"ہنہ! نہیں بلاتا تو نہ بلائے میں کونسا مری جارہی ہوں اس کے لیے!" خود سے بولتی وہ اس کی بے رخی پر مزید تلملائی تھی۔

اس وقت بھی اس نے ڈاکٹرز کی ہدایت کو سختی سے جھٹلایا اور ضد باندھ لی تھی کہ وہ کمرے تک تایا اور تقی کے سہارے چل کر جائے گی۔

معتصیم جو تب سے اسے اگنور کیے ہوئے تھا اس کی اس حرکت پر اسے سخت غصہ آیا مگر ضبط کر گیا تھا۔

اس کو ضد کرتے دیکھ رہا تھا جو سخت کوشش کے بعد اب بری طرح زمین پر گری تھی مگر وہ مدد کو آگے نہ بڑھا۔۔۔ تایا ابو اور تقی نے ہی اسے سہارا دیے دوبارہ ویل چیئر پر بٹھایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اچھا ہوا ماورا میڈم تمہارے ساتھ۔۔۔ تمہیں بھی یونہی عقل آنا تھی!" اسے اب کسی قسم کی فضول ضد کرتے نہ دیکھ وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔

"اب مجھے اجازت دیجیئے آنٹی ان شاء اللہ پھر چکر لگاؤں گا!" تائی امی کی جانب مڑتا وہ اخلاق سے بولا تھا۔

"ارے بیٹا ایسے کیسے۔۔۔ تھوڑی دیر کے لیے رک جاؤ میں چائے بناتی ہوں پی کر جانا اچھا نہیں لگتا!" تائی امی کو اس کا یوں ایسے جانا برا لگا تھا۔۔

اتنے دن وہ ان کے ساتھ رہا، بلکہ ہر رات کو وہ ہی ماورا کے پاس ہسپتال رکتا تھا۔۔۔ اور ہسپتال کے بلز بھی اس نے پے کیے یہ کہہ کر کہ ماورا اس کی زمہ داری ہے۔۔۔

"نہیں وہ آفس میں بہت کام ہے آگے ہی میری غیر موجودگی کی وجہ سے کافی حرج ہو چکا ہے۔۔۔ مجھے اجازت دیجیئے!" اس کی بات سن ماورا کا غصہ مزید بڑھا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اس کا مطلب کیا ہے کیا میری وجہ سے اس کا نقصان ہوا!" تلخ سوچ اس کے دماغ میں آئی۔

"ہاں تو ہم نے نہیں کہاں تھا ہسپتال رکنے کو۔۔۔خود اپنی مرضی تھی۔۔۔اب کس بات کا نخرہ!" وہ کڑھ کر بولی تھی۔

معتصیم نے تیکھی نگاہوں سے اسے گھورا تھا۔

"بیگم ٹھیک کہہ رہی ہے بیٹا۔۔۔رک جاؤ تھوڑی دیر!" تایا ماورا کو آنکھیں دکھائے معتصیم کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔

"جی بھائی تھوڑی دیر رک جائے آپ۔۔۔تھکے ہوئے ہوگے!" تقی نے بھی حمایت کی تھی

ماورا تو آنکھیں پھیلائیں اپنے گھر والوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔اس کے تاثرات دیکھ معتصیم نے مسکراہٹ چھپائی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

اس ایک ہفتے میں ان سب کا رویہ معتصیم کے ساتھ بہت بدل گیا تھا۔۔۔اور اب تو تایا ابو اور تائی امی ان کے رشتے کو لے کر دوبارہ سوچنے پر بھی مجبور ہو گئے تھے۔

"چلے آپ اتنا زور دے رہے ہیں تو ضرورررر!" ضرور پر زور ڈالے ماورا کو دیکھتا وہ مسکرایا تھا جو رخ پھیر گئی تھی۔

وہ ایسا کیوں کر رہی تھی ایسا تو اسے بھی نہیں معلوم تھا۔۔۔

کچھ دیر بیٹھنے اور چائے پینے کے بعد وہ وہاں سے جا چکا تھا۔

وقت نے اپنی رفتار پکڑ لی تھی۔۔زویا اپنی اکیڈمی جانا شروع ہو گئی تھی۔۔۔ارحام شاہ پھر سے کہانی سے غائب ہو گئے تھے۔۔۔سنان نے گڑیا کو ڈھونڈنے کو ہزار کوششیں کی تھی مگر ناکام ٹھہرا۔۔۔وائے۔زی کی زندگی جیسے ایک ڈگر پر رک گئی تھی۔۔۔

ماورا نے اس دن کے بعد ہر دن نا چاہتے ہوئے وہ بھی معتصیم کا انتظار کیا اس کی منتظر

All Rights Reserved by Novels lounge

رہی مگر وہ نہ آیا۔۔۔ شزا کو گھر میں دوبارہ وہ عزت، وہ مقام، وہ رتبہ دے دیا گیا تھا جس کی اس نے تمنا کی تھی۔۔۔ مگر کس غرض سے اس سے وہ انجان تھی۔۔۔ اس کے لیے یہی کافی تھا کہ اسے اور اس کے بچوں کو اپنا لیا گیا تھا۔

جازل کی گھر سے غائب رہنے کی سرگرمی میں شدت آگئی تھی مگر کسی نے خاص نوٹس نہ لیا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

بچے اب چاہ ماہ کے ہو گئے تھے۔۔۔ ان کی حالت پہلے سے بہت بدل گئی تھی۔۔۔ وہ اب صحت مند اور تندرست ہو گئے تھے۔۔۔ شزا آج انہیں ڈرائیور کے ساتھ چیک اپ کے لیے لے کر گئی تھی۔۔۔ باہر کے نظاروں کو دیکھتے اس نے ایک نگاہ پرام میں سوئے دونوں بچوں کو دیکھا جو اب اس کی کل کائنات تھے۔۔۔ ان کو دیکھ لبوں پر ایک آسودہ سی مسکراہٹ آن ٹھہری۔۔۔

All Rights Reserved by Novels lounge

وہ انہیں دیکھنے میں محو تھی جب گاڑی کے ٹائر پر گولی لگنے کی وجہ سے وہ گھومتی ہوئی چڑ کی آواز پیدا کرتی رکی۔۔۔ شزا کا سر آگے والی سیٹ سے ٹکرایا۔۔۔

جھٹکا لگنے پر پرام میں سوئی ہوئی مشعل کی آنکھ جھٹکے سے کھلی نیند ٹوٹ جانے کی وجہ سے وہ رونا شروع ہو گئی جب اچانک دونوں جانب سے فائرنگ کی آوازیں آنا شروع ہو گئیں تھی۔

شزا کی آنکھیں یکدم خوف در آیا۔۔۔ دونوں بچوں کو سینے سے لگائے وہ سیٹ سے نیچے بیٹھے آنکھیں میچے رونے میں مگن تھی۔۔۔ آنکھوں کے سامنے چند ماہ پہلے کا حادثہ در آیا۔۔۔ خوف سے اس کا پورا جسم کپکپا اٹھا تھا۔

تھوڑی ہی دیر میں آوازیں بند ہو گئی تھیں۔۔۔ دونوں بچے اب مکمل طور پر جاگتے ماں کے سینے سے لگے رو رہے تھے۔

ہوش و عقل نے جسم کا ساتھ چھوڑ دیا تھا۔۔۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے لگ گیا تھا جب کسی نے گاڑی کا دروازہ کھولا

All Rights Reserved by Novels lounge

"تم؟" بے ہوش ہونے سے پہلے آخری الفاظ جو اس نے ادا کیے تھے۔

"اب تو بچے بھی بہتر ہو گئے ہیں شبیر اب چلتا کیجیئے اس لڑکی کو یہاں سے!" مسز زبیری نخوت سے بولی تھی۔

"ہمم میں بھی یہی سوچ رہا تھا تم فکر مت کرو۔۔۔ کرتا ہوں کوئی بندوبست۔۔۔ ویسے بچوں کو ڈاکٹر کے پاس کب لے کر جانا ہے؟" انہوں نے اپنی بیگم سے سوال کیا۔

"آج!" وہ ہینڈ کریم ملتی بولی۔

شبیر زبیری کا دماغ تیزی سے چلا۔۔۔ اچانک آنکھیں چمک اٹھی

"کون کون جا رہا ہے ڈاکٹر کے پاس؟"

"میں جا رہی ہوں اس حرافہ کے ساتھ!" ناک چڑھائے انہوں نے جواب دیا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"آپ نہیں جائے گی بیگم!" یکدم انہوں نے فیصلہ کیا۔

"مگر کیوں؟" وہ حیران ہوئی

"اس لڑکی سے جان چھڑوانا ہے کہ نہیں؟"

"ہاں مگر۔۔۔"

"مگر وگر کچھ نہیں۔۔۔ میرا وعدہ ہے کہ آج وہ اس گھر سے نکلے گی ضرور مگر کبھی واپس قدم نہیں رکھے گی"

"مگر بچے؟" انہیں فکر ہوئی

"بچے صحیح سلامت مل جائے گے آپ کو۔۔۔ ان کی فکر مت کرے!" شبیر زبیری کی یقین دہانی پر وہ کندھے اچکاتی دوبارہ شیشے کی جانب متوجہ ہو گئی تھی اور شزا کو اکیلی کو بچوں کے ہمراہ بھیج دیا گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ہاں سنو آج کام ختم ہو جانا چاہیے۔۔۔اسے آج ہی مروا کر اس کے باپ کے پاس پہنچادو۔۔۔ صبح تک اطلاع مل جانی چاہیے مجھے۔۔۔ٹھیک ہے!" ہدایت دیے وہ کال کاٹتے پیچھے مڑے جب پیچھے کھڑے جازل کو دیکھ چونکے۔

"کیابات ہے چاچا جان کس کو ختم کروانا ہے؟ کیا کوئی مسئلہ ہے؟ مجھے بتایئے میں کام کر دیتا ہوں!" وہ پریشان ہوتا بولا تو شبیر زبیری نے سکون کی سانس لی۔

"نہیں ایسا کوئی مشکل کام نہیں تم فکر مت کرو!" اس کا شانہ تھپتھپائے وہ وہاں سے جا چکے تھے۔

شکر تھا کہ انہوں نے شزا کا نام نہیں لیے۔۔۔اپنے بھتیجے کو وہ اتنا تو جانتے تھے کہ بھائی کی محبت کی خاطر اپنی جان قربان کر دیتا مگر شزا کو کچھ نہ ہونے دیتا۔

ان کی پشت کو جازل نے زہر خند نگاہوں سے گھورا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"وہ اسے مارنے والے ہیں، تمہارے پاس آج کا وقت ہے، اسے بچا سکتے ہو تو بچا لو!"

میسج بھیجے وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔

اسے یقین تھا وہ اسے بچا لے گا، کچھ نہیں ہونے دے گا۔۔۔

باہر سے آتے شور پر اس کی آنکھیں کھلی تھی۔۔۔ مندی مندی نگاہوں سے اس نے گھڑی کی جانب دیکھا تھا جو بارہ کا ہندسہ پار کر چکی تھی۔۔۔ اسکی آنکھیں اچانک پھیلی تھی۔۔۔ وہ اتنی دیر سوئی رہی۔۔۔

تھوڑی سے ہمت کرتی وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھ چکی تھی اور اب سائڈ ٹیبل پر موجود بیل کو بجایا تھا۔

پچھلے چار ماہ سے وہ نہ صرف تھیراپسٹ بلکہ سائیکولوجسٹ سے بھی مل رہی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

چار ماہ کے دونوں سیشنز سے جہاں اس نے خود کو بوجھ سمجھنا چھوڑ دیا وہی اس نے ڈر گز پر بھی کافی حد تک قابو پالیا تھا۔

شروع شروع میں اس کی حالت اتنی بری ہو جاتی کہ اسے سنبھالنا مشکل ہو جاتا مگر تایا ابو، تائی امی، تقی۔۔۔ کسی نے بھی ہمت نہیں ہاری۔۔۔ ہر موڑ پر اس کا ساتھ دیا۔

کسی نے بھی ڈر گز والی بات پر اسے کچھ نہیں کہاں۔ نہ ڈانٹا، نہ جھڑکا۔۔۔

ہر موڑ پر اسے احساس دلایا کہ اس کے اپنے اس کے ساتھ ہیں۔

اس کی بیل کی آواز سن تائی امی مسکراتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی، جنہیں دیکھ کر وہ بھی مسکرائی تھی۔

وہ اس عورت کی عظمت کو سلام کرتی جس نے نا صرف ماں بن کر پالا بلکہ ماں ہونے کا ہر فرض نبھایا۔۔۔ وہ عمر جس میں انہیں آرام کرنا چاہیے تھا اس میں وہ اس کی خدمت کر رہی تھی، اس کی آنکھیں نم ہوئی۔

http:/www.novelslounge.com
All Rights Reserved by Novels lounge

"ماورا کیا ہوا۔۔۔کیا تکلیف ہو رہی ہے؟" وہ سمجھی شائد وہ رو رہی ہے تکلیف کی وجہ سے۔

"نہیں!" اس نے سر نفی میں ہلایا۔

اسے سہارا دیے وہ اسے واشر وم تک لے کر گئی تھی۔۔۔منہ ہاتھ دھو لینے کے بعد اس نے کپڑے بدلے اور اب تائی امی اس کے بالوں میں کنگھی کر رہی تھی۔۔۔ان کے ہاتھ کو تھامے ماورا نے اسے چوما اور اپنے گال پر ٹکا لیا۔۔۔

اس کی اس حرکت پر مسکراتے ہوئے انہوں نے اس کے سر پر بوسہ دیا تھا۔

اچانک باہر سے قہقہوں کی آوازیں آئیں۔

"کوئی آیا ہے کیا؟" اس کے سوال پر انہوں نے سر اثبات میں ہلایا۔

"کون؟"

All Rights Reserved by Novels lounge

"خود آکر دیکھ لو!" اس کی ویل چیئر گھسیٹتی وہ اسے باہر لے کر گئی۔۔۔

وہ سب وہاں موجود تھے۔۔۔ اس کے دونوں چاچا، اس کی پھوپھو، ان کے بچے۔۔۔ سب۔۔۔

ماورا کو دیکھ وہ سب ایک لمحے کو خاموش ہوئے تھے۔

آٹھ سال! آٹھ سال کا عرصہ کم تھوڑی نہ ہوتا ہے۔

کسی کے پاس کچھ کہنے کو نہ تھا۔

"ماشااللہ بھئی دیکھو دلہن صاحبہ آخر کار تشریف لے ہی آئی!" یہ چھوٹی چچی تھی جو سب سے پہلے اس کی جانب بڑھی تھی اور محبت سے اس کے چہرے کو چھوا تھا۔

"کون دلہن؟" ماورا نے حیرانگی سے پہلے انہیں اور پھر تائی کو دیکھا جو نظریں پھیر گئیں۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"لو بھئی دلہن پوچھ رہی کون دلہن؟۔۔۔ ارے بنو تمہاری بات کر رہے ہیں۔۔۔ بھول گئی یا یاد دلواؤں کہ آج تمہارا مایوں ہے؟" ان کی بات پر جہاں سب ہنسے وہی ماورا کو چار سو چالیس والٹ کا جھٹکا لگا تھا۔

"دلہن؟ شادی؟ مایوں؟" اس کے سر میں اچانک ٹیس سی اٹھی۔

"یہ سب؟"

"ارے بھئی کیا بچی کو پریشان کر رہے ہو۔۔۔ ابھی اٹھیہے ناشتہ تو کرنے دو!" تائی امی زبردستی مسکراتی، انہیں جھڑک کر ماورا کو کچن کی جانب لے گئی۔

"تائی امی یہ سب، یہ سب کیا ہو رہا ہے؟ دلہن، مایوں یہ کیا مزاق ہے؟ پلیز کلئیر کرے میرا سر درد کر رہا ہے!" کچن میں آتے ہی اس کے سوال شروع ہو گئے تھے۔

"ناشتہ کر لو پھر سکون سے بات کرتے ہیں۔۔۔" ان کی بات سن اس نے مارے بندھے ناشتہ کر لیا تھا مگر ذہن میں خطرے کی گھنٹیاں بجتی محسوس ہو رہیں تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

\-----------

"آر یو فار سیریس معتصیم بھائی؟" زویا نے اسے گھورا تھا۔

"تو تمہیں کس اینگل سے یہ مزاق لگ رہا ہے؟" ڈرائیو کرتے اس نے سوال کیا۔

"لگ تو مزاق ہی رہا ہے مجھے۔۔۔ بھلا ایسے کون شادی کرتا ہے؟" وہ چیخی تھی۔

"تو کیسے کرتے ہیں؟" ہنس کر پوچھا۔

"بھئی لڑکے والے لڑکی دیکھنے آتے ہیں، پھر لڑکی والے لڑکے کو دیکھنے جاتے ہیں، دونوں جانب سے اقرار ہو تو بات پکی کی جاتی ہے۔ اس کے بعد منگنی، پھر نکاح۔۔۔ پھر شادی کے کارڈ تقسیم کیے جاتے ہیں۔۔۔ ہفتہ پہلے ڈھولکی رکھی جاتی ہے۔۔۔ مایوں، تیل، مہندی، برات، ولیمہ!" وہ اسے ایک ایک رسم انگلیوں پر گنوا رہی تھی۔

"اففف۔۔۔ اتنی مشکل شادی؟" وہ ہنسا

All Rights Reserved by Novels lounge

"ایسے ہی ہوتی ہے، میری اکیڈمی کی دوست ہے نا اس کے بھائی کی تھی وہ بتا رہی تھی۔۔۔ آپ کی طرح نہیں کہ سر جھاڑ منہ پھاڑ۔۔۔ ناشتے کی ٹیبل پر آکر بتا دیا کہ آج آپ کا مایوں ہے شادی کر رہے ہیں آپ۔۔ بھلا ایسی بھی کوئی شادی ہوتی ہے؟ حد ہے!" وہ منہ پھلائے بولی تھی۔

"ہاہاہا۔۔۔ اب کیا کروں میں ہوں زرا الٹے دماغ کا بندہ۔۔۔ موڈ بنا شادی کا تو سوچا کل کیوں آج، آج کیوں ابھی!" اس نے مزے سے کندھے اچکائے۔

" مگر سنان بھائی اور وائے۔زی بھائی نہیں ہے یہاں، مجھے اپنی دوستوں کو بھی بلانا تھا۔۔۔ اتنی بھی جلدی کیا، رک جائے نا!"

"یار میں تو رک جاؤ مگر اس دل کا کیا کروں جو بس میں نہیں؟" وہ بیچارگی سے بولا اور گاڑی مال کے باہر روکی جہاں وہ شاپنگ کرنے آئے تھے۔

"پکا جوروں کے غلام بنے گے!" اسے زبان چڑھائے وہ گاڑی سے باہر نکلی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

مسکرا کر سر نفی میں ہلاتا وہ اس کے پیچھے پیچھے اندر داخل ہوا تھا۔

زویا کی شادی کی تمام شاپنگ کرنے کے بعد انہوں نے معتصیم کی شاپنگ کی تھی۔۔۔ اب وہ دونوں جیولری شاپ میں موجود ماورا کے لیے سیٹ سیلیکٹ کر رہے تھے جب معتصیم کی نگاہ ایک نازک سے بریسلیٹ پر آرکی، چاندی کا وہ بریسلیٹ جس پر چھوٹے چھوٹے چاندی کے دل بنے تھے اور ان میں موجود چھوٹے چھوٹے ہیرے۔۔۔ماورا کی کلائی میں اس بریسلیٹ کو تصور کرتا وہ مسکرادیا اور اسے بھی پیک کروایا۔

"ویسے ہونے والی بھابھی کے بارے کچھ بتادے!" آئیسکریم کھاتے اس نے فرمائش کی

"ماورا نام ہے۔۔۔یونی میں جونیئر تھی۔۔۔لوو پلس ارینج (ہیٹ) میرج ہے۔۔۔ آٹھ سالوں سے خوار ہوا ہوں اب ہاتھ آئی ہے تو ایسے تھوڑی نا جانے دوں گا!" وہ شرارت سے بولا

"آٹھ سال؟" اس کا منہ کھل گیا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"بھائی آپ کا نام تو گنوینس ورلڈ ریکارڈ بک میں ہونا چاہیے۔" زویا کی بات پر وہ مزید کھل کر ہنسا۔

"ویسے بھائی آپ کو تو پھر بھابھی کے ساتھ آنا چاہیے تھا شادی کی شاپنگ کے لیے۔۔۔ان کی بھی تو شاپنگ کرنی ہے نا!"

"اس کی فکر مت کرو وہ میں کر چکا ہوں!"

"اللہ بھائی کتنے فاسٹ ہے آپ۔" زویا نے منہ بنایا۔

معتصیم اس کی بات پر مسکرایا جب اس کے نمبر پر کال آیا۔

دوسری جانب کی بات سن اس کی مسکراہٹ تھمی۔

کال کاٹے اس نے سانس خارج کی جیسے وہ اس کال کی توقع کر رہا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"زویا بیٹا مجھے ضروری کام سے جانا ہے چلو تمہیں گھر چھوڑ دوں پھر وہی سے آگے نکلوں گا!" اس کی بات پر زویا نے سر اثبات میں ہلایا۔

زویا کو گھر ڈراپ کیے اس کا رخ اب عباسی ہاؤس کی جانب تھا۔

"تم تو زرا صبر کرو ماورا مادام بہت پر نکل آئے ہیں، میں نے تمہارے پر پرزے نہ کاٹے نا تو میرا نام بھی معتصیم آفندی نہیں، ماورا آفندی!" بڑبڑاتے اس نے گاڑی گھر کے باہر روکی تھی۔

بالوں میں ہاتھ پھیرے، گہری سانس خارج کیے اس پر بستر پر موجود ہوش وحواس سے بیگانہ وجود کو ایک نظر پھر دیکھا تھا۔

آنکھوں میں آنسو چھلکنے کو تیار تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ایک بار پھر اس نے اسے غور سے دیکھا۔۔۔وہ بالکل ان کے جیسی تھی شہرینہ جیسی۔۔۔گندمی رنگت اب صاف شفاف ہو چکی تھی۔

پندرہ سال!۔۔۔کیا پندرہ سال کا عرصہ کم ہوتا ہے کسی بچھڑے ہوئے اپنے سے دوبارہ ملنا؟

یہ وہ لڑکی تھی جس کے لیے سنان شاہ نے نجانے کون کون سے الفاظ استعمال نہ کیے تھے۔۔۔بن دیکھے ہی وہ اس سے نفرت کرتا تھا۔۔۔اس کے کردار کو داغدار کیا تھا یہ سوچے بنا کہ وہ اسی کی بہن تھی۔۔۔

جی کے لیے وہ پچھلے آدھے سال سے خوار ہو رہا تھا وہی تھی اس کی نظروں کے سامنے۔۔۔اگر وہ اسے ایک نگاہ دیکھ لیتا تو پہچان لیتا مگر اس نے کہاں دیکھا تھا۔

جب اس کے آدمی شبیر زبیری کے گھر والوں کی تصاویر لے کر آئیں تو اس نے باقی عورتوں کے ساتھ اس کی تصویر کو بھی ایک سائڈ پر رکھ دیا تھا۔۔۔وہ اپنی گڑیا تک پہنچنے کے لیے شبیر زبیری کی خاندان کی کسی بھی عورت کو استعمال نہیں کرنا چاہتا تھا۔

http:/www.novelslounge.com
All Rights Reserved by Novels lounge

کاش، کاش وہ اس وقت اسے دیکھ لیتا کاش۔

اس کے پاس سے اٹھتا وہ اب بیڈ کے ساتھ موجود دونوں پالکیوں کی جانب گیا تھا، جس میں دونوں ننھے وجود مزے سے سوئے ہوئے تھے۔

زخمی مسکراہٹ، ایک آنسو اس کی آنکھ سے ٹوٹ کر مشعل کے گال پر گرا تھا وہ بالکل اپنی ماں کی کاپی تھی۔۔۔ ویسا ہی گندمی رنگ، اب اس نے چھوٹے شہزادے عبداللہ کو دیکھا تھا۔۔۔

جہاں مشعل کے ماتھے پر ننھے بل تھے وہی عبداللہ کے چہرے پر میٹھی سی مسکان۔۔۔ ان دونوں کو دیکھ سنان ایاک لمحے میں سمجھ گیا تھا کہ کون ان سب کو ٹف ٹائم دینے والا ہے۔

ہلکے سے ہنستے اس نے پورے کمرے پر نگاہ ڈالی تھی۔۔۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تم کب سے جانتے یہ سچ؟" اب اس نے وائے۔زی سے سوال کیا جو کونے میں کھڑا تب سے اس کی حرکتیں دیکھ رہا تھا۔

"دو ماہ سے!" وہ مزے سے کندھے اچکائے بولا تھا۔

"اور تم نے مجھے بتانا ضروری نہیں سمجھا؟" سنان نے ایک سخت نگاہ اس پر ڈالی تھی۔

"خاموشی ضروری تھی۔" اس نے سنان کی گھوری کو اگنور کیے جواب دیا۔

"ہمیں انہیں لے کر جلد از جلد پاکستان کے لیے نکلنا ہو گا۔۔۔ شبیر زبیری جیسے شخص سے کوئی بیر نہیں وہ کچھ بھی کر سکتا ہے!" سنان بڑبڑایا جسے وائے۔زی نے اچھا سے سنا تھا۔

"کیا میں تمہیں بتانا بھول گیا؟" وائے۔زی اچانک بولا

"کیا؟"

All Rights Reserved by Novels lounge

"اہمم۔۔۔یہی کہ ہم آدھے گھنٹے میں ایک پرائیوٹ جیٹ کے ذریعے پاکستان کے لیے نکلنے والے ہیں!" وائے۔زی کی بات پر سنان کی آنکھیں پھیلی تھی۔

"تم!" اس سے پہلے وہ وائے۔زی کی جانب بڑھتا، چھوٹی مشعل پورا منہ کھولے رونا شروع ہوگئی تھی۔

سنان نے خوف سے پہلے اسے اور پھر عبداللہ اور شزا کو دیکھا جو پر سکون نیند سوئے تھے۔

"وہ نہیں اٹھے گی۔۔۔بے ہوشی کی تگڑی ڈوز دی ہے میں نے۔۔۔البتہ ان صاحبزادے کا مجھے کوئی آئیڈیا نہیں!" اشارہ عبداللہ کی جانب تھا۔

سنان نے انتہائی نرمی سے مشعل کو اپنی باہوں میں اٹھایا اور اسے اپنے سینے سے لگائے سلانے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔جبکہ مشعل اب اپنی دونوں آنکھیں پوری کی پوری کھولے اسے گھور رہی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"کیا؟" اس کے یوں گھورنے پر سنان نے اس سے سوال کیا جس پر وہ پورا منہ کھول کر ہنسی۔

اسے ہنستے دیکھ وہ بھی مسکرایا تھا۔

"میری گڑیا!۔۔۔اب کہی نہیں جانے دوں گا!" اس کے دونوں گالوں کو چٹا چٹ چومتا وہ بولا تھا۔

اس کی اس حرکت پر مشعل کا منہ بن گیا تھا، اسے یہ عمل پسند نہیں آیا تھا۔

"ہمیں جلد نکلنا ہو گا سنان، وقت کم ہے!" وائے۔زی کی بات پر اس نے صرف سر ہلایا تھا جبکہ دھیان پورا اس ننھی آفت کی پڑیا کی جانب تھا۔

"بہت شرارتی ہو تم!" اسے اپنے ڈارھی کھینچتے دیکھ سنان بڑبڑایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

گھر میں داخل ہوتے ہی اس کا ٹکڑاؤ ماورا کے تمام رشتہ داروں سے ہوا تھا۔۔۔ جبکہ وہ سب تو معتصیم کو دیکھ کر چونک اٹھے تھے۔

جب تایا ابو نے باقی سب خاندان والوں کو ماورا کی واپسی کے بارے میں بتایا تو ان کے دماغوں میں بہت سے سوالات اٹھے تھے اور اب پھر دوبارہ انہیں ماورا کی شادی کے بارے میں بتانے کے لیے کال کی گئی تو انہیں یہ شک درست ہوتا نظر آیا کہ ماورا گھر سے بھاگ گئی تھی۔

انہیں مکمل یقین تھا کہ اب اپنی عزت بچانے کو وہ ماورا کی شادی کسی بڈھے سے کر رہے ہو گے، اور ویسے بھی ماورا جیسی اپاہج کو کون اپناتا؟

"یہ کون ہے؟" چھوٹی چچی نے بڑی چچی کے کان میں سرگوشی کی۔

"کیا پتہ ماورا کے ہونے والے شوہر کو بیٹا ہو۔۔۔ اور اب اپنی نئی جوان ماں سے ملنے آیا ہو!" بڑی چچی کی بات پر وہ دونوں ہنس دی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"او بھئی لڑکے تم کون ہو؟" پھوپھی نے کڑک انداز میں سوال کیا تھا۔

"ارے معتصیم بھائی آپ؟ آپ کب آئے۔۔۔ پھوپھو یہ معتصیم بھائی ہے آپا کے شوہر!" تقی جو ابھی وہاں آیا تھا معتصیم کو دیکھ کر چونکا اور پھر ان کا تعارف سب سے کروایا۔

جبکہ باقی سب کھلے منہ اور پھٹی آنکھوں سے اس شہزادوں جیسی آن بان والے شخص کو دیکھ رہے تھے۔

کیا قسمت پائی تھی اس کم شکل ماورا نے! دونوں چچیاں اور پھوپھی بس یہ سوچ سکی۔

"السلام علکیم! تقی تایا ابو کہاں ہے ملنا ہے ان سے!" معتصیم سلام کرتا تقی کی جانب متوجہ ہوا۔

"جی بھائی آیئے۔" تقی اسے لیے کمرے میں داخل ہوا جہاں ماورا، تایا ابو اور تائی امی سب موجود تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ماورا کے چہرے پر غصہ جبکہ ان کے چہروں پر پریشانی تھی۔

معتصیم کو دیکھ وہ غصہ مزید بڑھا تھا۔

"آپ لوگ باہر جایئے مجھے اکیلے میں اس سے بات کرنی ہے!" معتصیم بلا تمہید بولا۔

"مگر مجھے اس کی شکل بھی نہیں دیکھنی۔" وہ کڑھ کر بولی

معتصیم نے آنکھ کے اشارے سے سب کو باہر جانے کو کہاں۔

"دھیان سے بھائی حالات بہت خراب ہیں! گرج چمک کے امکانات ہیں!" تقی جاتے جاتے اس کے کان میں بولا تھا۔

"کوئی بات نہیں گھی اگر سیدھی انگلی سے نہ نکلے تو انگلی کو ٹیڑھا کرنا ہی پڑتا ہے اور اس کام میں میرا کوئی ثانی نہیں!" اسے آنکھ مارتا وہ ماورا کی جانب متوجہ ہوا تھا جو کہ اس سے رخ موڑ چکی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

کمرے میں اب ان دونوں کے علاوہ کوئی اور نہیں تھا۔

"کیوں تنگ کر رہی ہو انہیں۔۔۔مان کیوں نہیں جاتی ان کی بات؟" ویل چیئر اپنی جانب بڑھائے گھٹنوں کے بل بیٹھتا وہ اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے چکا تھا جنہیں ماورا نے چھڑوانے کی کوشش نہیں کی تھی۔

"ان کی بات ماننے کے قابل ہوتی تو ضرور مان جاتی! اور ویسے بھی جو وہ مانگ رہے وہ نہیں دے سکتی۔۔۔!" وہ غصے سے بولی۔

"کیوں ایسا کیا مانگ لیا انہوں نے جو نہیں دے سکتی؟" وہ جواب کا منتظر تھا جبکہ وہ خاموش۔

"انہیں تنگ مت کرو ماورا۔۔۔وہ تم سے بہت محبت کرتے ہیں، کبھی ظاہر نہیں ہونے دیا کہ تم ان کی اولاد نہیں۔۔۔ان کی محبت کا یہ صلہ مت دو۔۔۔ان کی تکلیف کو سمجھو۔۔۔جانتی ہو ابھی باہر تمہارے سو کالڈ خاندان والوں سے تمہارے بارے میں کیا سن کر آ رہا ہوں؟"

All Rights Reserved by Novels lounge

اس نے نگاہیں اٹھائے ماورا کو دیکھا جس کے کان اس کو سن رہے رہے تھے۔

"کہہ رہے تھے کہ ماورا پکا گھر سے بھاگی تھی اور اب کسی عمر رسید انسان نے اپاہج ماورا کو بیاہا جا رہا ہے اور میں اس کا بیٹا ہوں، جو کم عمر ماں سے ملنے آیا ہوں۔۔۔ سوچو ماورا اگر یہ باتیں تایا تائی میں سے کوئی سن لیتا تو؟ تم پہلے بھی انجانے میں انہیں تکلیف دے چکی ہو۔۔۔ اب جانتے بوجھتے مت کرو ایسا!" وہ اسے ایموشنلی بلیک میل کر رہا تھا۔

"مسئلہ وہ نہیں تم ہو!" اپنے ہاتھ اس کی گرفت سے چھڑوا کر وہ چلائی تھی۔

"تمہیں کیا لگتا ہے کہ مجھے پاکستان لا کر، میرے اپنوں سے ملوا کر، میری مدد کر کے، مجھ اپاہج کو اپنا کر تم اپنے تمام گناہوں کو دھو ڈالو گے؟ نہیں معتصیم ایسا نہیں ہے، اور اگر یہ سوچ ہے تمہاری تو بہت غلط سوچ ہے!" آنسو اس کے چہرے کو بھگو رہے تھے جبکہ چہرے پر بلا کا غصہ تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"میں بھولی نہیں ہو معتصیم، نہیں بھولی تمہارا مجھے فہام جونیجو کے حوالے کرنا، تمہارا مجھے بولنے کا موقع دیے بنا سزا سنانا! نہیں بھولتی وہ تکلیف دہ راتیں جو میں نے پاگلوں کے اس ہسپتال میں گزاری تھی، وہ راتیں جب ذہنی طور پر ہر طرح کی تکلیف دی جاتی تھی۔۔۔کچھ نہیں بھولی میں معتصیم! تمہیں کیا لگتا ہے؟ کیا وہ سب بھولنا اتنا آسان ہے؟ مجھے، مجھے تکلیف ہوتی ہے معتصیم، آج بھی بہت تکلیف ہوتی ہے یہاں، ان دنوں کو سوچ کر!" اپنے دل پر انگلی رکھے وہ دبی دبی آواز میں چلائی تھی۔

"ماورا۔۔۔"ماورا نے ہاتھ اٹھائے اسے کچھ بھی بولنے سے روکا تھا۔

"نہیں معتصیم نہیں تم، تم اس تکلیف، اس درد کو محسوس بھی نہیں کر سکتے جس سے ماورا گزری۔۔۔میں، میں آٹھ سالوں کو نہیں بھول سکتی معتصیم جو تمہاری وجہ سے برباد ہو گئے میرے۔۔۔جانتے ہو جس دن تایا ابو نے خلع کی بات کہی تو مجھے بہت تکلیف ہوئی، محسوس ہوا جیسے سانس بند ہو جائے گی، میں، میں نکلنا چاہتی تھی اس ماحول سے۔۔۔ڈر رہی تھی تمہیں کھونے سے۔۔۔بھلے اس وقت میں نے جو دیکھا اس پر یقین کیا مگر بعد میں نا جانے کیوں دل کی گواہی پر یقین آنے لگا کہ وہ ایسا نہیں

All Rights Reserved by Novels lounge

ہو سکتا!۔۔۔ صرف تم سے جدائی کی سوچ مجھے صوفیا کہ در تک لے گئی اور دیکھو وہاں سے میں کہاں پہنچ گئی۔۔۔ اور جب تمہیں ملی تو تم نے کیا کیا؟ وہ سب، وہ سب چاہ کر بھی بھول نہیں سکتی میں!" چہرہ ہاتھوں میں چھپائے وہ رو دی تھی۔

نم نگاہوں سے معتصیم نے اسے دیکھا، ہاں معاف کرنا اتنا آسان تھوڑی نہ تھا۔۔۔ مگر نہیں فلحال وہ یہ غلطی نہیں کرنے والے تھا۔۔۔ وہ سمجھ رہا تھا اورا جو چاہ رہی تھی وہ یہ شادی روکنا چاہتی تھی، وہ ابھی ان سب کے لیے تیار نہیں تھی مگر معتصیم اسے فلحال کسی قسم کی رعایت دینے کے موڈ میں نہیں تھا۔

"جو بھی فیصلہ کرنا، ایک بار اپنے تایا ابو کے بارے میں سوچ لینا۔۔۔ تمہارا انکار یا اقرار ان کے لیے ایک نئی زندگی کی نوید ہو گے!" جواب دیے وہ وہاں سے نکل آیا تھا۔

"کیا بنا؟" اس کے باہر نکلتے تایا ابو نے بیتابی سے سوال کیا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"منانے کے چکر میں رلا آیا ہوں اسے!" سر کھجائے وہ ہلکا سا مسکرایا تھا جس پر تایا ابو نے اسے آنکھیں دکھائیں تھی۔

"اب باقی آپ پر چھوڑتا ہوں!" انہیں بولتا وہ وہاں سے جا چکا تھا۔

تایا ابو اس کی پشت کو گھورتے کمرے میں داخل ہوئے جہاں وہ چہرے پر موجود آنسوؤں کو صاف کر رہی تھی۔

"کیا ہوا ہے؟ کیا اس نے رلایا؟" ان کے سوال پر اس کا سر نفی میں ہلا۔

"تم پر کسی قسم کی کوئی زبردستی نہیں میری جان، تم جو فیصلہ لو گی مجھے منظور ہو گا۔۔۔ میں نے تمہاری تائی کو کہاں بھی تھا کہ تم سے پوچھ لے مگر وہ بڑے مان سے بولی تھی کہ ہماری ماورا انکار نہیں کرے گی، پگلی بھول گئی کہ ماورا اب بڑی ہو گئی ہے انکار، اقرار کا حق رکھتی ہے!" وہ مزید اسے ایموشنل کر رہے تھے اور انہیں برا بھی لگ رہا تھا مگر کیا کرتے اس کے لیے ضروری تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"میں ابھی سب کو منع کر دیتا ہوں! میرے لیے میری بیٹی کی خوشی زیادہ اہم ہے!"

انہوں نے اس کا سر تھپتھپایا تھا۔

"تایا ابو۔۔۔" انہیں دروازے کی جانب جاتے دیکھ اس نے پکارا۔

"میں، میں راضی ہوں!" سر جھکائے اس نے فیصلہ سنایا۔

خوشی سے وہ آگے بڑھے اور اس کا سر چومے ڈھیر دعائیں دیتے وہ باہر چلے گئے۔

ہاں اس کے تایا ابو، تائی امی نے اس کے لیے بہت کچھ کیا تھا۔۔۔ اس سے بے پناہ محبت کی تھی۔۔۔ تو کیا وہ ان کی خوشی کے لیے اتنی بھی قربانی نہیں دے سکتی تھی؟ وہ خود غرض نہیں تھی۔

____

گھر میں تمام لوگ پریشان تھے۔۔۔ جازل نے اپنے تمام سورسز استعمال کر لیے تھے مگر کچھ حاصل نہیں ہوا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

مسز زبیری کو اپنے پوتے، پوتی کی فکر لاحق تھی جبکہ شبیر زبیری کا غصے سے برا حال تھا۔۔۔

ان کا پلان ایک بار پھر فلاپ ہوا تھا۔

سب کچھ کتنا آسان تھا، راستے میں شزا کو مروا کر اس کا الزام بھی ارحام شاہ کے سر ڈال دیتا، اور بچے اپنے پاس رکھتا۔۔۔ مگر پھر یہ کون تھا جو اس شزا اور اس کے خاندان کے وارث کو لیے اڑن چھو ہو گیا تھا۔

شبیر زبیری کا سب سے پہلا شک سنان اور وائے۔زی پر گیا تھا مگر انفارمیشن کے مطابق وہ دونوں دو دن پہلے ہی پاکستان جا چکے تھے تو پھر کیسے ؟

"آہ!! تم جو بھی ہو چھوڑوں گا نہیں میں تمہیں!" وہ غصے سے بڑبڑائے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ہیلی کاپٹر بہت جلد پاکستان کی سرزمین پر لینڈ ہوا تھا۔۔۔ارحام شاہ بھی اس وقت سنان کے گھر بے صبری سے اپنی بیٹی کا انتظار کر رہے تھے، وہ بیٹی جیسے وہ تیئس سال بعد دیکھنے والے تھے۔

بہت جلد انہیں گاڑی کی آواز سنائی دی تھی۔۔۔وہ اور زویا بھاگتے ہوئے دروازے کی جانب آئے تھے۔۔۔جہاں وائے۔زی دونوں بچوں کو تھامے پہلے اندر داخل ہوا تھا جو دونوں بڑے مزے سے آنکھیں پھیلائیں اس نئ جگہ کو دیکھ رہے تھے۔

وائے۔زی نے گھور کر شیطان کی اس ماں کو دیکھا تھا جس نے اسے بڑا ستایا تھا۔

اس کے پیچھے ہی سنان اپنی باہوں میں شزا کو اٹھاتا اندر داخل ہوا تھا۔

"شہرینہ!" ارحام شاہ کے لب ہلے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

شزا کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ارحام شاہ یک ٹک اسے دیکھے جا رہے تھے۔۔۔وہ ان کی بیٹی تھی، بالکل ان کی محبوب بیوی جیسی، بالکل شہرینہ جیسی۔

پندرہ سال پہلے جب ارحام شاہ کو اس کے مرنے کی خبر ملی تھی تو اس وقت کس قدر ٹوٹ گئے تھے وہ۔۔۔کتنا روئے تھے۔

"ڈیڈ۔۔۔اسے آرام کی ضرورت ہے۔۔۔آجائیں!" وائے۔زی نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

گہری سانس خارج کیے خود کو پرسکون کرتے وہ باہر لاؤنج میں آئے تھے جہاں سنان، کریم اور زویا تینوں موجود تھے۔

زویا کی گود میں خاموش سا عبداللہ تھا جو بس اس کی باتوں پر مسکرائے جا رہا تھا جبکہ سنان کی گود میں موجود مشعل نے اسے سکون کی سانس بھی لینے نہیں دی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ارحام شاہ کے پیچھے آتے وائے۔زی کو دیکھ وہ سنان کی گود میں مچلی تھی۔۔۔وہ وائے۔زی کے پاس جانا چاہتی تھی۔۔۔وائے۔زی نے خوف سے آنکھیں پھیلائے اسے دیکھا تھا جبکہ سنان کے ہونٹوں پر ایک مسکراہٹ در آئی تھی۔

"نو سنان۔۔۔اسے مجھ سے دور رکھو!" مشعل کو اٹھائے سنان کو اپنی طرف آتے دیکھ وہ غصے سے بولا تھا۔

مشعل تو آنکھیں بڑی کیے اپنی چھوٹی سے مٹھی کو منہ میں لیے چمکتی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

وائے۔زی کو زندگی میں پہلی بار شائد کسی لڑکی سے اتنا خوف آیا تھا۔

وائے۔زی کی نہ نہ کرنے کے باوجود بھی سنان اسے مشعل کو تھما چکا تھا جس نے اپنا تھوک والا ہاتھ اچھے سے وائے۔زی کے چہرے پر مل دیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

وائے۔زی کے غصے سے گھورنے پر اس نے اپنے چھوٹے سے دانت اسے دکھائے تھے جو ابھی نکلنا شروع ہوئے تھے۔

"تو اب؟"سب کو خاموش دیکھ کریم نے بات شروع کی تھی۔

"اب شروع ہو گی شبیر زبیری کی بربادی۔۔۔"ارحام شاہ غصے سے بولے تھے۔

"شزا آپی کیا ہمیں اتنی جلدی ایکسیپٹ کرلے گی؟"زویا نے ہچکچا کر سوال کیا تھا۔

"اسے کرنا ہو گا اس کے علاوہ اس کے پاس کوئی راستہ نہیں!"ارحام شاہ غصے سے بولے تھے۔

"مگر مجھے نہیں لگتا وہ سکون سے بیٹھے گی۔۔۔وہ ہمیں اپنا دشمن سمجھتی ہے۔۔۔!"کریم فوراً بولا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اس کا بھی ایک حل ہے میرے پاس۔۔۔ مگر اس سے پہلے۔۔۔ کیوں نا شبیر زبیری کو اس کی بربادی کا پہلا تحفہ بھیجا جائے!" ان کے لبوں پر ایک پر اسرار مسکراہٹ تھی جس پر سنان اور وائے۔زی بھی مسکرا دیے تھے۔

"آؤچ!" مشعل کے اپنی آنکھ میں انگلی مارنے پر وائے۔زی چلایا تھا۔

"تم!" وائے۔زی کے بولنے سے پہلے وہ اونچی آواز میں رونا شروع ہو گئی تھی۔۔۔ اسے روتے دیکھ عبداللہ بھی رونا شروع ہو گیا تھا۔

ان دونوں کو یوں روتا دیکھ وہ سب بھوکلا گئے تھے۔۔۔ ان میں سے کسی کو بھی بچے سنبھالنے کا کوئی ایکسپیریئنس نہیں تھا۔

\-------------

دھیمے دھیمے سے پلکیں جھپکائے اس نے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ دماغ میں ٹیس اٹھتی اسے محسوس ہوئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

تکلیف اور رونے کے باعث آنکھیں کھولنا اس کے لیے ناممکن ہو گیا تھا۔

آہستہ آہستہ گزرا واقع ذہن سے گزرا، دماغ بیدار ہونا شروع ہوا تھا، کانوں میں بچوں کے رونے کی آواز گونج رہی تھی۔

"نہیں!" ایک چیخ کے ساتھ وہ بیڈ پر اٹھ بیٹھی تھی۔

نظریں گھمائے اس نے چاروں اور اس کمرے کو دیکھا تھا، وہ کہی سے بھی اس کا کمرہ نہیں تھا۔۔۔

یکدم اسے خوف نے گھیر لیا تھا جب پھر سے اس نے بچوں کے رونے کی آواز سنی تھی۔

"مشعل! عبداللہ!" بیڈ سے اٹھتی وہ تیزی سے باہر بھاگی تھی۔

لاؤنج میں داخل ہوتے ہی اس کے پیر رکے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

سامنے ہی وائے۔زی مشعل کو چپ کروانے میں مگن تھا،خوف سے شزا کے قدم وہی جم گئے تھے۔

"مم۔۔۔مشعل!"اس نے دھیرے سے نام پکارا۔

"آپی!"زویا جو اسے دیکھ چکی تھی وہ فوراً بولی تھی،زویا کی نظروں کے تعاقب میں ان سب نے شزا کی جانب دیکھا جو خوف سے ان سب کو دیکھ رہی تھی۔

شزا نے دوبارہ وائے۔زی کو دیکھا جس کی باہوں میں موجود مشعل مچل رہی تھی ماں کے پاس آنے کو۔۔۔شزا کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

اس نے وائے۔زی کو دیکھا،یہ وہی چہرہ تھا جو بیہوش ہونے سے پہلے اس نے دیکھا تھا، مگر اس کے ساتھ ایک اور چہرہ بھی تھا جو وہ چاہ کر بھی اپنے دماغ سے نکال نہیں پائی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ممم۔۔۔میرے بچے۔۔۔انہیں، انہیں چھوڑ دو!" وہ اس قدر بے بس تھی کہ اس کے آنسو نکل آئے تھے، وہ سسک اٹھی تھی۔

سنان نے افسوس سے اسے دیکھا تھا، کتنا خوف تھا اس کے چہرے پر، کتنا ڈر تھا، اپنی اولاد کے لیے کتنی فکر تھی۔

سنان کے اشارے پر زویا نے آگے بڑھ کر عبداللہ کو اسے تھمایا تھا۔ عبداللہ کو زور سے سینے سے لگائے وہ ابھی بھی خوفزدہ نگاہوں سے وائے۔زی کو دیکھ رہی تھی جس کی باہوں میں روتی ہوئی مشعل تھی۔

"مشعل۔۔۔" آنسو بنا رکے بہے جا رہے تھے۔

سنان کے ہی اشارے پر زویا نے آگے بڑھ کر وائے۔زی سے مشعل کو تھاما اور اسے شزا کی جانب لے کر گئی جو بیقرار نگاہوں سے اپنی بیٹی کو دیکھ رہی تھی۔

مشعل کے پاس آتے ہی اس نے دونوں بچوں کو باہوں میں تھامے بے تحاشہ چوما تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

سب لوگ افسوس سے اسے دیکھ رہے تھے مگر انہی سب میں دو نم آنکھیں بیقرار سی اسے دیکھ رہی تھی۔

"زویا اسے کمرے میں لیجاؤ!" سنان کی بات سنتے ہی وہ شزا کا بازو تھامے اس کے کمرے کی جانب چل دی تھی۔

دونوں بچوں کو سینے سے لگائے، بیڈ پر بیٹھی شزا ابھی بھی ہولے ہولے کانپ رہی تھی۔

"میں آپ کے لیے کچھ کھانے کو لاتی ہوں!" اس کے جواب کا انتظار کیے بنا وہ کمرے کا دروازہ بند کیے باہر نکل چکی تھی۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

All Rights Reserved by Novels lounge

"تم نے اس کے ساتھ کیا کیا ہے وائے۔زی؟ وہ کیوں تم سے خوف کھا رہی تھی؟۔۔۔ کیا کیا ہے تم لوگو نے اس کے ساتھ؟" ارحام شاہ سے اس کی حالت ڈھکی چھپی نہ تھی۔

"وہ ہمیں اپنے شوہر اور آپکو اس کے ماں باپ کا قاتل سمجھتی ہے!" وائے۔زی نے گہری سانس خارج کی تھی۔

"کیا مطلب ہے اس بات کا؟"

"انہیں سب بتا دو وائے۔زی۔۔۔ ورنہ ان کی جہنمی روح کو سکون نہیں ملنا!" سنان کے لطیف سے طنز پر انہوں نے غصے سے اسے گھورا تھا۔

"میری اور شزا کی پہلی ملاقات ڈیوڈ کی کلب پر ہوئی تھی، یا یوں کہنا بہتر رہے گا کہ میں نے سب سے پہلے اسے اس کلب میں دیکھا تھا، وہ وہاں ایک پول ڈانسر تھی۔۔۔ لیلیٰ کے نام سے مشہور۔۔۔ مجھے لگا تھا اس کے ذریعے میں ڈیوڈ تک آرام سے جا سکتا ہوں کیونکہ ڈیوڈ اسے بہت اہمیت دیتا ہے، مگر میں نہیں جانتا تھا کہ وہ شبیر زبیری کے

All Rights Reserved by Novels lounge

لیے دوست کے روپ میں دشمن بنی ڈیوڈ کے خلاف کام کر رہی تھی، شبیر زبیری کو بھی وہ کلب چاہیے تھا اپنے تمام کالے دھندوں کو چھپانے کے لیے۔۔۔ وہ شبیر زبیری کے لیے کام کرتی ہے اس کا علم مجھے تب ہوا جب میں اس کے اور حماد کے نکاح پر گیا تھا۔۔۔ اور اسے شبیر زبیری کی بہو کے طور پر دیکھ کر چونکا تھا۔۔۔ بھلا ایک پول ڈانسر کو کوئی شخص اپنی بہو کیسے بنا سکتا تھا؟۔۔۔ پہلے معلوم ہوا کہ وہ حماد زبیری کی محبت ہے مگر بعد میں سمجھ آئی کہ شبیر زبیری اسے اپنے فائدے کے لیے استعمال کر رہا ہے اور اسی لیے اس نے اپنے بیٹے سے اس کی شادی کر دی۔۔۔ شزا اپنے ماضی سے انجان ہے کیونکہ اسے ایسی ڈرگز دی گئی تھی جس سے اس کی میموری لاس ہو گئی تھی۔۔۔ ایسے میں شبیر زبیری نے شزا کو یہ کہانی سنائی کہ آپ اس کے دشمن ہے اور شزا اس کے دوست کی بیٹی، اور یہ بھی کہ شزا کے ماں باپ کو مارنے والے آپ ہیں!۔۔۔

سب کچھ بالکل ٹھیک جا رہا تھا مگر شزا نے اچانک ان کے کام کرنے سے انکار کر دیا۔۔۔ یہ تب کی بات ہے جب مجھے گولی لگی تھی اور چلانے والی شزا تھی!" اب کی بار سب چونکے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"مگر شزا نے بعد میں ان کی مزید مدد سے انکار کر دیا، وجہ نہیں جانتا میں کہ اس نے ایسا کیوں کیا۔۔۔اب شزا ان کے فائدے کی نہیں رہی تھی اسی لیے وہ اسے مروانا چاہتے تھے، مگر۔۔۔ مگر شائد حماد ان کی اس سوچ سے آشنا ہو گیا تھا۔۔۔ چھ ماہ پہلے ہوئے حملے میں ٹارگٹ حماد نہیں شزا تھی، حماد نے تو بس اسے بچایا تھا۔۔۔ شبیر زبیری شزا کو بعد میں بھی مروا سکتا تھا مگر جب اسے پتا چلا کہ حماد کی اولاد ایک لڑکا ہے تو وہ شخص رک گیا۔۔۔ اور اب کی بار والا حملہ بھی شزا اور اس کی بیٹی کے لیے تھا۔۔۔ شبیر زبیری نے شزا کو یہی بتایا کہ حماد کو مارنے والے ہم ہیں!۔۔۔ اور شزا بھی اسی پر یقین رکھتی ہے۔۔۔ اس شخص نے شزا کو مکمل طور پر اپنے قبضے میں لیا ہوا ہے، ایسے میں شزا کو سچ سے آگاہ کرنا بہت مشکل ہے!" وہ گہری سانس لیتا خاموش ہوا۔

"اور تمھیں اتنی باتیں کس نے بتائی؟" ارحام شاہ کے سوال پر وہ دھیما سا مسکرایا۔

"بتادوں گا وقت آنے پر!"

All Rights Reserved by Novels lounge

بیڈ پر موجود مایوں کے جوڑے کو دیکھ اسے بہت عجیب محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ دل میں ایک انجان سی خواہش، ایک انجانی خوشی پھوٹی تھی جسے اس نے سر جھٹک کر سلا دیا تھا۔

ویل چیئر گھماتی وہ اب بالکل جوڑے کے پاس آگئی تھی۔۔۔۔ ہاتھ بڑھا کر اس نے اس مخملی کپڑے کو چھوا تھا۔۔۔ پسند کرنے والے کو وہ سراہے بنا نہیں رہ سکی تھی۔

"خوبصورت ہے نا؟" پیچھے سے سوال ہوا

"بہت" آواز پہچانے بنا وہ خواب کی کیفیت میں بولی تھی۔

"اور سوچو جب تم اسے پہنو گی تب کتنا حسین لگے گا!" پیچھے سے اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھے وہ بولا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ماورا کے لبوں پر مسکراہٹ در آئی تھی جب اس کے ہاتھوں کا لمس محسوس کرتے چونک کر اس نے گردن موڑے اسے دیکھا تھا۔

معتصیم کو سامنے پا کر اس کا چہرہ سپاٹ ہو گیا تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" اس کے ہاتھ جھٹکتے سوال ہوا تھا۔

"اپنی بیوی سے ملنے آیا ہوں!" بیڈ پر اس کے سامنے بیٹھے وہ بولا تھا۔

"مہندی نہیں لگوائی تم نے؟" اس کے خالی ہاتھوں کو پکڑے اس نے سوال کیا تھا۔۔۔

"پسند نہیں مجھے" اس کی گرفت سے ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرتے وہ بولی تھی۔

"مگر مجھے تو بہت پسند ہے۔۔۔ ویسے اچھا ہی کیا جو ابھی نہیں لگوائی۔۔۔ ایک بار مایوں ہو جائے پھر آرام سے لگوانا!"

All Rights Reserved by Novels lounge

"اچھا سنو میرا نام لکھواؤ گی نا؟" اس کی مزاحمت کو نظر انداز کیے اس نے دوبارہ سوال کیا تھا۔

"ارے یہ کیسا سوال ہے میرا بھی۔۔۔نام تو تم پکا لکھواؤ گی اور میں ڈھونڈو گا بھی!" اس کے غصیلے چہرے پر ایک نگاہ ڈالے وہ دوبارہ ہاتھوں کو دیکھتا مسکراہٹ دبائے بولا تھا۔

"تم۔۔۔"

"بھائی جلدی کیجیئے کسی نے دیکھ لیا تو شامت آجائے گی!" دروازے کے اس پار سے اسے تقی کی جھنجھلائی آواز سنائی دی تھی۔

"اچھا سنو زیادہ ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں، میں ہوں گا تمہارے ساتھ۔" اس کے دونوں ہاتھوں کو نرمی سے دبائے معتصیم نے جیسے اسے طاقت دی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

وہ جانتا تھا کہ اپنے اپاہج پن اور پھر اس شادی کو لے کر ماورا کا دماغ مختلف قسم کے غلط خیالات سے بھر جائے گا اسی لیے اسے یہ بتانے آئے تھا کہ وہ اس کے ساتھ ہے اسے فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ جبکہ ماورا اس کے الفاظوں میں چھپی فکر کو بھانپ کر چونکی تھی تو کیا وہ اس کی پریشانی سمجھ چکا تھا؟

"سب ہنسے گے تم پر، ایک اپاہج کو بھی بھلا اپناتا ہے کوئی؟" وہ اس کی جانب دیکھتی افسردہ لہجے میں بولی تھی۔

"کہاں ناز یادہ مت سوچو!" اسے تلقین کرتا وہ اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھ چکا تھا۔

اس کا لمس محسوس کرتی وہ اپنی جگہ جم سی گئی تھی، یہ دوسری بار تھا جب ماورا کو یہ لمس نصیب ہوا تھا۔۔۔ آنکھیں بند کیے اس نے اس لمس کو روح تک محسوس کیا تھا۔

"بھائی!" تقی نے دوبارہ دروازہ کھٹکھٹایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"آرہاہوں!" اس کی بند آنکھوں کو مسکراتی نگاہوں سے دیکھتا وہ مزے سے کمرے سے نکل گیا تھا۔

اس کے جانے کے بعد جیسے وہ ہوش میں آئی تھی، دائیں ہاتھ سے اپنے ماتھے کو چھوا تھا، لبوں پر دھیمی سی شرمیلی سی مسکراہٹ آٹھہری تھی۔

"کیا میں اندر آسکتا ہوں؟" دروازہ ناک کیے سنان نے اجازت چاہی، زویا جومایوں کے فنکشن کے لیے تیار ہو رہی تھی اسے دیکھ کر مسکرائی۔

"بھائی آیئے نا!" وہ ہاتھ میں موجود لپسٹک کو ڈریسنگ ٹیبل پر رکھے اس کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔

صوفہ پر بیٹھے سنان نے اپنے پاس موجود جگہ کی جانب اشارہ کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"کیسی ہے میری بہن؟" اسے کے بالوں میں محبت سے ہاتھ پھیرے سنان نے سوال کیا تھا۔

"اے ون!" وہ چہکی تھی۔

"مجھ سے ناراض تو نہیں؟"

"نہیں۔۔ کیوں؟" زویا اس کے سوال پر چونکی

"تمہیں وہ وقت جو نہیں دے سکا جس کی تم حقدار تھی۔۔۔ برا لگتا ہے مجھے۔" سنان کی بات پر وہ دھیما سا مسکرائی تھی۔

"میں آپ سے بھلا کیسے ناراض ہو سکتی ہوں بھائی، اور یہ جو سب آپ کر رہے ہیں، جس کی وجہ سے مجھے وقت نہیں دے پا رہے وہ سب ہمارے ہی لیے کر رہے ہے نا؟۔۔۔ میں آپ سے کبھی بھی ناراض ہو سکتی، ایسا کبھی مت سوچیئے گا!" زویا کی بات پر سنان مسکرایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اچھا یہ سب چھوڑو یہ بتاؤ کہ اکیڈمی کیسی جا رہی ہے؟ دوست بنائے نئے؟ اور ٹیچرز وہ کیسے ہیں؟ کوئی تنگ تو نہیں کر رہا نا؟" سنان کے اتنے سوالات ایک ساتھ پوچھنے پر وہ ہنس دی تھی۔

"اکیڈمی بہت اچھی جا رہی ہے۔ جی میں نے دو دوستیں بھی بنائی ہیں، کوئی تنگ نہیں کر رہا اور جہاں تک بات رہی ٹیچرز کی تو سب بہت اچھے ہیں، اسپیشلی۔۔۔"

"اسپیشلی؟" اس کے رکنے پر سنان نے بات بڑھانا چاہی۔

"اسپیشلی میم صبغہ۔۔۔ وہ بہت اچھی ہے!" وہ مسکراتے ہوئے اسے اپنی اکیڈمی کے قصے کہانیاں سنا رہی تھی جبکہ سنان تو بس اس ایک نام "صبغہ" پر رک سا گیا تھا۔

کتنے سالوں بعد یہ نام سنا تھا اس نے۔۔۔ چودہ سال۔۔۔

"بھائی کہا کھو گئے؟" زویا نے اس کا شانہ ہلایا

All Rights Reserved by Novels lounge

"ہوں؟ہاں! کہی نہیں۔۔۔ تم تیار ہو رہی تھی نا۔۔۔ جاؤ تیار ہو جاؤ۔۔۔ پھر ہمیں نکلنا ہے!"سنان اس کا سر تھپتھپائے بولا تھا۔

"بھائی۔۔۔وہ شزا آپی؟"زویا نے ہچکچاتے سوال کیا

"اس کی فکر مت کرو اس کا باپ رکے گا اس کے پاس۔۔۔اس وقت وہی شزا کو ہینڈل کر سکتے ہیں!"سنان کی بات پر اس نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

مونگیا رنگ کا شرارہ اور ہم رنگ ڈوپٹا سر پر ٹکائے وہ غور سے آئینے میں اپنے آپ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔وہ پہلے بھی عام شکل و صورت کی مالکن تھی اور اب یہ اپاہج پن، سوچوں نے ایک بار پھر غلط جانب رخ موڑا تھا۔

"ماورا میری بچی۔۔۔"تائی امی جو اسے لینے اندر آئی تھی اسے تیار ہوتے دیکھ مسکرائی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ماشااللہ!" اس کو تیار دیکھ وہ مسکرائی تھی اور محبت سے اس کا ماتھا چوما تھا۔

"میری بیٹی بہت پیاری لگ رہی ہے!" اس کے چہرے کو ہاتھوں میں تھامے وہ مسکرا کر بولی تھی جس پر وہ تلخی سے مسکرائی تھی۔

"چلو!" اس کی ویل چیئر تھامتی وہ باہر کی جانب بڑھی تھی۔

" تقی آپا کی مدد کرو!" اسے گاڑی میں بٹھاتے انہوں نے تقی کو آواز دی تھی جو اپنے کزنز کے پاس کھڑا تھا۔

ان کی بات سنتا وہ دوڑتا ہوا اور اکی جانب آیا تھا اور اسے سہارا دیے گاڑی میں بٹھا رہا تھا۔

"اللہ جانے ایسی بھی کیا مجبوری تھی جو اس اپاہج کو اپنا رہا ہے۔" یہ الفاظ بڑی چچی کے تھے جن پر وہ دونوں بہن بھائی ٹھٹھک گئے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"مجھے تو لگتا ہے ضرور لڑکے میں کوئی کمی ہو گی، ورنہ اتنے امیر اور اتنی شاندار پرسنیلیٹی کے بندے کو کیا ضرورت پڑی اس اپاہج سے شادی کرنے کی!" اب کی بار بولنے والی بڑی چچی تھی۔۔۔ماورا کی آنکھیں بھیگ گئیں تھی۔

"ہاں مجھے بھی یہی لگ رہا ہے۔۔۔ ضرور لڑکے میں کوئی کمی ہو گی۔۔۔ خیر ہمیں کیا کرتے رہے جو کرنا ہے۔" مزے سے بولتی وہ دونوں ان کے پاس سے گزرتی اپنی اپنی گاڑی میں جا بیٹھی تھیں۔

"ان کی جانب دھیان نہ دے آپا، یہ حاسد لوگ نا خود خوش رہتے ہیں اور نہ دوسروں کو رہنے دیتے ہیں" ماورا کی نم آنکھیں دیکھتے اس نے تسلی دی تھی۔

لائٹس اور پھولوں سے سجائے اسے حویلی نما گھر کو دیکھ ماورا کے تمام رشتہ داروں کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے تھے۔۔۔انہیں معلوم تھا کہ معتصیم امیر ہے مگر اس قدر دولت، ماورا کی قسمت کا سوچ سب کی آنکھوں میں حسد در آیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"قسمت دیکھو اس منحوس کی۔۔۔ آٹھ سال گھر سے غائب رہی ہے اور اب واپس آئی تو کیسا رشتہ مل گیا!" پھوپھو کی بڑبڑاہٹ وہاں موجود تمام لوگوں نے سنی تھی۔

"آٹھ سال گھر سے غائب رہی تھی؟" یہ سوال معتصیم کی مینیجر کی بیوی نے کیا تھا۔

اس کی بات سن ان تین عورتوں کے لبوں پر مسکراہٹ در آئی تھی، ظاہر سی بات تھی یہاں کوئی بھی ماورا کے ماضی سے آشنا نہیں تھا تو ایسے میں اس کی خوشیوں کو برباد کرنے کا یہ بہترین طریقہ تھا۔

تھوڑی ہی دیر میں ماورا کے گھر سے غائب ہونے والے قصے کو ہر قسم کا مرچ مسالے لگا کر تمام مہمانوں تک پہنچا دیا گیا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

"کیا میں اندر آسکتی ہوں؟" دروازہ ناک کیے زویا نے اجازت مانگی تھی۔

ماورا نے انجان نگاہوں سے اسے دیکھتے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"السلام علیکم میں زویا ہوں سنان بھائی کی بہن!" اس نے مسکرا کر اپنا تعارف کروایا تھا۔

"سنان؟"

"اوہ سنان بھائی وہ معتصیم بھائی کے دوست ہے۔۔۔ جسٹ لائک فیملی فرینڈز!" زویا کی بات سمجھتے اس نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

ان دونوں میں کچھ دیر خاموشی حامل رہی تھی زویا ہاتھ ملتی شائد کسی قسم کی بات کی توقع کر رہی تھی جبکہ ماورا اپنی دنیا میں گم تھی۔

"میں، میں چلتی ہوں!" دروازے کی جانب اشارہ کرتی وہ باہر کو بھاگی تھی۔

"اففف" گہری سانس لیے اس نے خود کو پرسکون کیا تھا، کتنا عجیب تھا اس کے لیے۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

All Rights Reserved by Novels lounge

سرخ گریہ آنکھوں سے وہ اس وقت زمین کو گھور رہا تھا، تقی کا بھی غصے سے برا حال تھا جبکہ تایا ابو اور تائی امی بھی پریشان تھے۔

ان کے اپنوں نے کیسا ڈرامہ کھڑا کر دیا تھا اتنے لوگوں کے درمیان، لوگوں کی زبانیں بند ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

"میں، میں تم سے بہت شرمندہ ہوں معتصیم۔۔" تایا ابو شرمندگی بھری آواز میں بولے تھے۔

دونوں چاچا بھی وہاں موجود تھے اور ان کا بھی شرمندگی کے مارے برا حال تھا۔۔۔ جو بھی تھا ماوراان کے مرحوم بھائی کی بیٹی تھی اور انہیں کوئی حق نہیں تھا کہ وہ ماورا کے بابت ایسی فضول باتیں کرتیں۔۔۔ مگر اتنا دکھ ان کی بیویوں کی زبان نے انہیں نہیں دیا تھا جتنا دکھ ان کی بہن کی زبان نے انہیں دیا تھا۔۔۔ وہ تو بہن تھی۔۔۔ وہی بھرم رکھ لیتی اپنے مرحوم بھائی کی بیٹی کا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"آپ کو شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں آپ کے گھر والوں کو جو کرنا تھا سو کر لیا مگر فکر مت کرے مجھے اپنی اور اپنی بیوی کی عزت کروانا اچھے سے آتا ہے، آج رات تک فنکشن ختم ہونے کے ساتھ ہی لوگوں کے الفاظ بھی بدل جائے گے" ایک سرد مسکراہٹ ان کی جانب اچھالتا وہ کمرے سے نکل گیا تھا۔

اس کی مسکراہٹ دیکھ سنان اور وائے۔زی نے ایک دوسرے کو دیکھتے سر نفی میں ہلایا تھا۔۔۔ مطلب صاف تھا اب کسی کی بھی خیر نہیں۔

"چاچا جان۔۔۔وہ، وہ ایک ویڈیو آئی ہے آپ کے لیے۔۔۔ارحام شاہ کی جانب سے" ہانپتا کانپتا جازل سٹڈی میں داخل ہوا تھا، وہ جو اس کی بات سن رہے تھے ارحام شاہ کا نام سن کر اپنی کرسی سے اچھلے۔

"لگاؤ" لیپ ٹاپ کی جانب اشارہ کیے انہوں نے اجازت دی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ان کے حکم پر عمل کرتے اس نے آگے بڑھ کر فلیش کو لیپ ٹاپ سے کنیکٹ کیا تھا۔

"شبیر زبیری!" لیپ ٹاپ سے گھمبیر بھاری آواز گونجی تھی اور بہت جلد ارحام شاہ کا چہرہ سامنے آیا تھا جس کے چہرے پر ایک سر مسکراہٹ تھی، پندرہ سال بعد آج وہ اس شخص کو دیکھ رہے تھے۔

"سنا تمہارے بیٹے کو کسی نے مار دیا اور یہ بھی کہ تمہاری بہو اور پوتا، پوتی غائب ہے؟" اس کی بات سن شبیر زبیری کے ماتھے پر پسینے کے ننھے قطرے نمودار ہوئے تھے انہوں نے ایک نگاہ جازل پر ڈالی تھی، ان کی نظر اور سوچ میں جازل کسی بھی قسم کے سچ سے آشنا نہیں تھا۔

"ویسے یہ بچے دیکھے دیکھے لگ رہے ہیں نا؟" اب کیمرہ کا رخ مشعل اور عبداللہ کی جانب ہوا تھا جو دونوں اس وقت پرام میں موجود تھے۔

"یہ۔۔۔" جازل کی آنکھیں پھیلی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"فکر مت کرو تمہاری بہو اور پوتا پوتی میرے پاس اس وقت بالکل محفوظ ہے۔۔۔ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچے گا اور جب تک میں نا چاہوں تب تک تو بالکل بھی نہیں۔۔۔ سنا تھا کافی پریشان تھے ان کی گمشدگی سے تو سوچا چلو اپنے پرانے دوست کی فکر کو زرا کم کر دیا جائے!۔۔۔ اور ہاں اب زیادہ ٹینشن نہ لینا اور جہاں تک بات رہی ان بچوں کی تو میں ان کا بھرپور خیال رکھوں گا۔۔ آخر کو تمہارے جتنا حق ان پر میں بھی رکھتا ہوں!" گہری مسکراہٹ کے ساتھ ویڈیو ختم ہو گئی تھی جبکہ شبیر زبیری کے ہوش اڑ گئے تھے۔

ارحام شاہ سچ تک پہنچ چکا تھا، وہ جان چکا تھا، شبیر زبیری کو ایک انجانے خوف نے گھیر لیا تھا۔

"اب ہم کیا کرے گے چاچا جان ؟۔۔۔ میں سوچ نہیں سکتا تھا کہ یہ شخص اس حد تک گر جائے گا کہ دو معصوم بچوں کو جنگ میں استعمال کرے گا!" جازل نے مٹھی دبائے غصہ قابو کرنے کی کوشش کی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ہمیں جلد از جلد کچھ کرنا ہو گا چاچا جان!"

"ہوں کرنا تو ہو گا!" وہ گہری سوچ میں ڈوبے بولے تھے۔

مایوں کا تمام انتظام لان میں کیا گیا تھا۔۔۔برقی قمقموں سے سجا لان اور زرق برق لباس پہنے لوگ۔۔۔اینٹرینس پر موجود ماورا نے خوف سے اپنے ساتھ کھڑی زویا کا ہاتھ دبایا تھا۔

"بھابھی کیا ہوا آپ ٹھیک ہے؟" زویا نے فکرمندی سے سوال کیا

"مجھ سے، مجھ سے نہیں ہو پائے گا زویا۔۔۔لوگ ہنسے گے۔۔۔میں، میں ان کی مزاق اڑاتی نگاہوں کا سامنا نہیں کرنا چاہتی۔۔۔میں ان کی نگاہوں میں اپنے لیے افسوس، ترس یہ سب نہیں دیکھنا چاہتی!" اس کی آواز کپکپا رہی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

معتصیم،سنان اور وائے۔زی جو اسی جانب آرہیں تھے،ان تینوں نے بھی اس کے لفظوں میں موجود خوف کو محسوس کیا تھا۔

"ایسی باتیں مت سوچو کوئی تم پر نہیں ہنسے گا!" معتصیم نے آگے بڑھ کر اسے تسلی دی تھی۔

"نہیں سب ہنسے گے،افسوس کرے گے تم پر بھی اور مجھ پر بھی۔۔۔ترس کھائے گے۔۔۔ترحم بھری نگاہوں سے دیکھے گے۔۔۔"اس سے پہلے وہ مزید کچھ بول پاتی معتصیم نے آگے بڑھ کر اسے باہوں میں اٹھایا تھا۔

جہاں زویا اور ماورا کی آنکھیں پھیلی تھیں،وہی سنان اور وائے۔زی نے اسے داد بھری نگاہوں سے دیکھا تھا۔

"اب کس قسم کا ترس،افسوس یا ترحم نہیں۔۔۔اب سب رشک سے دیکھے گے!" اس کی گھمبیر آواز پر ماورا کسی جادو کے زیر اثر اپنا سر ہلایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

اسے یونہی باہوں میں اٹھائے وہ اینٹرینس سے داخل ہوتا سٹیج کی جانب بڑھا تھا۔۔۔وہ سب لوگ جو ماورا پر فقرے اچھالنے کو تیار تھے ان کے لب سل سے گئے تھے۔۔۔ لوگوں کی رشک بھری نگاہوں، ان کے جملوں کو نظر انداز کیے اس کی نگاہیں ماورا پر ٹکی تھی جو ابھی بھی پھیلی آنکھوں سے اسے دیکھے جا رہی تھی۔

اسٹیج کی جانب لائے اس نے مایوں کے جھولے پر بڑی نرمی سے اسے بٹھایا تھا اور ساتھ ہی لوگوں کو ان کے رشتے سے آشنا کرنے کو اپنے لب اس کے ماتھے پر رکھ دیے تھے۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

سنان زویا کو اچھے سے سمجھا چکا تھا کہ اسے کیا کرنا ہے اور اب وہ معصوم بلی بنی اپنا شکار آرام سے کیے جا رہی تھی۔

عورتوں کے ہر ٹیبل پر جاتی وہ میزبان کا فرض انجام دیتی ساتھ ساتھ ہی انہیں ماورا اور معتصیم کے نکاح کی بھی اطلاع دیے جا رہی تھی جو آٹھ سال پہلے ہو چکا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"بھئی ہمیں تو لڑکی کی پھوپھی اور چچیوں نے بتایا کہ وہ گھر سے بھاگ گئی تھی؟" ایک آنٹی منہ بنائے بولی تھی۔

"بس آنٹی اب کیا کہوں میں۔۔۔ کہنا تو چاہیے مگر۔۔۔ یہ جو بھابھی کی پھوپھو ہے ناان کا ایک بیٹا ہے، ایک قسم کا عیاش، بھابھی کی پھوپھو اپنے بیٹے کے لیے ان کا رشتہ لینا چاہتی تھی مگر بھابھی کے تایا نے باپ بن کر پالا تھا سو منع کر دیا اور معتصیم بھائی جو ان کے دوست کے بیٹے ہے ان کے ساتھ نکاح کر دیا، اس کے بعد بھابھی اپنی سٹڈیز مکمل کرنے کے لیے لندن چلی گئی تھی۔۔۔ وہاں انہیں اچھی جاب مل گئی، مگر کچھ مسائل کی وجہ سے رخصتی میں دیر ہو گئی۔۔۔ اب بس اتنی سی بات تھی اور دیکھیے زرا کیسے اپنی یتیم مسکین بھتیجی سے بدلا لیا ہے۔۔۔ اللہ کسی کو بھی ایسی پھوپھی نہ دے!" کانوں کو ہاتھ لگائے وہ اس وقت ایک پاکستانی عورت ہونے کا حق ادا کر رہی تھی۔

وائے۔زی تو اس کی اس پرفارمنس پر عش عش کر اٹھا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"چلو پھوپھی جھوٹ بول سکتی ہے مگر اس کی چچیاں؟" وہ آنٹی شائد ماننے کے موڈ میں نہیں تھی۔

"آنٹی اب آپ اس گھر کو، اس کی چکا چوند کو دیکھے، اور پھر معتصیم بھائی کو دیکھ لے۔۔۔ اب ظاہر سی بات ہے اتنا سب کچھ دیکھ کر لالچ تو کسی بھی انسان کے دل میں آسکتی ہے، بس اللہ بچائے ایسی لالچ اور ایسے حسد سے جو اپنوں کو اپنوں کے خلاف کر دے!" زویا کی بات سن وہ سب عورتیں اس کے ساتھ متفق ہوئیں تھی۔

وہی لوگ جو چند منٹ پہلے تک ماورا کو برا بھلا کہہ رہے تھے اب وہی لوگ اسکی تعریفوں کے پل باندھتے اس کی پھوپھی اور چچیوں کی بد تعریفی میں مگن تھے۔

اپنا کام کیے زویا نے ایک آبرو اچکائے وائے۔ زی کی جانب دیکھا تھا۔

"تو کیسا دیا؟" مسکراہٹ دبائے اس نے سوال کیا تھا۔

"ایسا کوئی اعلیٰ کہ باخدا کیا ہی کہنے!" وائے۔ زی کی بات پر وہ کھل کر ہنس دی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

مسکراتے ہوئے ان دونوں نے جھولے کی جانب دیکھا تھا جہاں مایوں کی رسم شروع کر دی گئی تھی ساتھ ہی ساتھ نظریں ماورا کے چہرے پر بھی تھی جو اب پر سکون سی مسکرا کر اپنے فنکشن کو انجوائے کر رہی تھی۔

"میم، میم اٹھ جائے ڈنر کا وقت ہو گیا ہے!" انعم نے کوئی چھٹی بار اسے ہلایا تھا۔

انجیکشن کا اثر ابھی تک اس پر قائم تھا اسی لیے وہ دوبارہ سو گئی تھی۔

"میم!" اب کی بات انعم کے ہلانے پر اس نے دھیرے سے آنکھیں اسے دیکھا اور ایک دم نیند سے بیدار ہوئی تھی۔

نظریں بچوں کی تلاش میں پورے کمرے میں بھٹک رہی تھی۔

"میرے، میرے بچے؟" وہ بھوکلائی

All Rights Reserved by Novels lounge

"میم وہ ارحام سر کے پاس ہے آپ آجائے کھانے پر وہ آپ کا ویٹ کر رہے ہیں!"

انعم کی بات سن وہ چونکی تھی۔

"کس کے پاس ہیں بچے؟" اسے لگا شائد سننے میں غلطی کر دی ہو اس نے۔

"وہ میم ار۔۔۔"

"تمہارا مطلب ارحام شاہ ہے؟" اس کی بات بیچ میں کاٹے اس نے سوال کیا تھا۔

انعم کا سر اثبات میں ہلا۔

جن آنکھوں میں تھوڑی دیر پہلے تک خوف تھا اب میں غصہ اور نفرت جگہ لے چکے تھے۔

"چلو!" اپنے حلیے کی پرواہ کیے بنا انعم کو اشارہ کرتی اس کی پیروی میں وہ ڈائنگ تک پہنچی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ڈائنگ ٹیبل پر پہنچتے اس کی نظر سب سے پہلے عبداللہ اور مشعل پر گئی تھی جنہیں ٹھیک دیکھ کر اس نے پرسکون سانس خارج کی تھی۔

وہ شخص جس نے اس سے اس کے شوہر کو چھین لیا تھا اس نے آخر اس کو اور اس کے بچوں کو ابھی تک زندہ کیوں رکھا اور اگر اپنی تحویل میں لیا بھی تھا تو اتنا نرم رویہ کیوں؟

"آؤ بیٹھو!" ارحام شاہ نے نرم مسکراہٹ کے ساتھ اپنے سامنے موجود کرسی کی جانب اشارہ کیا تھا جس پر وہ بیٹھ گئی تھی۔

"تم کیا کرنا چاہ رہے ہو ارحام شاہ یہ میں جان کر ہی رہوں گی۔" اس کی خوش اخلاقی کو دیکھ اس نے خود سے عہد کیا تھا۔

"کیا کھاؤ گی پلاؤ؟ قورمہ؟ پاستا؟۔۔۔ میم کو سرو کرو!" اس سے پوچھتے انہوں نے انعم کو حکم دیا جو فوراً سرو کرنے کو آگے بڑھی تھی مگر شزا نے ہاتھ اٹھائے اسے روک دیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

" کھانا کھانے نہیں آئی میں یہاں بس اتنا جاننا چاہتی ہوں کہ تمہارے ذہن میں کیا چل رہا ہے؟۔۔۔ آخر تم کیا چاہتے ہو جو مجھے اور میرے بچوں کو یوں قیدی بنا کر رکھا ہے۔۔۔ اب کونسی نئی گیم کھیل رہے ہو ہمیں برباد کرنے کی؟۔۔۔ اور ویسے بھی مجھ میں اتنا ظرف نہیں کہ اپنے ماں باپ کے قاتل کے ساتھ بیٹھ کر کھاؤں!" شزا کے سوال پر ارحام شاہ کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔

پاستا کا ایک بائٹ لیے وہ اس کی جانب مکمل متوجہ ہوئے تھے۔

"یقین مانو یہ کام تم پچھلے پندرہ سالوں سے کرتی آرہی ہو!۔۔۔ اپنی ماں کے قاتل کے ساتھ کھانا کھانے کا کام؟۔۔۔ تم اس کے ساتھ پچھلے پندرہ سالوں سے کھاتی آرہی ہوں۔۔۔ اور جہاں تک بات رہی قتل کی تو ہاں تمہاری ماں کا قتل ہوا ماننے والی بات ہے، مگر تم اس باپ کو کیسے مار سکتی ہو جو صحیح سلامت تمہارے سامنے بیٹھا ہے؟" مسکرا کر بولتے وہ دوبارہ پاستا کی جانب متوجہ ہو گئے تھے۔

شزا پر مانو جیسا سکتہ طاری ہو گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"کیابکواس ہے یہ؟" یکدم اپنی جگہ سے اٹھتی زور سے ٹیبل پر ہاتھ مارے وہ چلائی تھی۔

"بکواس نہیں حقیقت ہے۔۔۔ تم شزا میری یعنی ارحام سلطان شاہ کی بیٹی ہو۔"

"مزاق اچھا کر لیتے ہو مگر میں تمہارے فریب میں نہیں آنے والی!" وہ جتلاتے انداز میں بولی تھی۔

"میں مزاق کر سکتا ہوں مگر ڈی۔این۔اے رپورٹ تو نہیں نا؟۔۔۔ اگر مجھ پر یقین نہیں تو چاہو ٹیسٹ کروالو۔۔۔ مگر یہ حقیقت بدلی نہیں جاسکتی کہ تم میری یعنی ارحام سلطان شاہ اور شہرینہ سلطان شاہ کی اولاد ہو!" شزا کا دماغ پھٹنے کے قریب تھا، کان سائیں سائیں کر رہے تھے۔۔۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی۔

وہی سے مڑتی وہ تیزی سے اپنے کمرے کی جانب بھاگی تھی۔

http:/www.novelslounge.com

All Rights Reserved by Novels lounge

"سنو بچوں کو ان کی ماں کے پاس چھوڑ آؤ، ان کے سونے کا وقت ہو گیا ہے!" مشعل کو منہ کھول کر اونگھتے دیکھ وہ انعم سے بولے تھے جو ان کی حکم کی پیروی کرتی دونوں بچوں کو شزا کے کمرے میں چھوڑ آئی تھی۔

"اس کے لیے کھانا بھی لیجاؤ۔۔۔اور یاد رکھنا میری بیٹی بھوکی نہیں رہنی چاہیے ورنہ تمہیں چھوڑوں گا نہیں!" انگلی اٹھائے انہوں نے وارن کیا تھا جس پر انعم تھوک نگلتی سر اثبات میں ہلا گئی تھی۔

____

رات گئے تک مایوں کا فنکشن چلا تھا۔۔۔ماورا کی پھوپھو اور چچیاں تو مہمانوں سے چھپتی پھیر رہیں تھی جنہیں بات بات پر سنائی جا رہی تھی۔۔۔ان کی اپنی چال ان پر ناکام لوٹی تھی۔ آدھی رات ہو گئی تھی جب اچانک موسم خراب ہونا شروع ہو گیا تھا۔

بارش کے ڈر سے سب لوگوں نے آہستہ آہستہ اپنے اپنے گھروں کی راہ لی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

خراب موسم کو دیکھتے معتصیم نے ماورا کی تمام فیملی کو اپنے گھر رک جانے پر زور دیا تھا، مقصد ساتھ ہی ساتھ ان پر ماورا کی حیثیت کو ظاہر کرنا بھی تھا۔

"تم آرام کرو اور کچھ چاہیے ہو اتو مجھے کال کر دینا ٹھیک ہے؟" تائی امی نے اسے ٹھیک سے بستر پر لٹائے نصیحت کی تھی جس پر اس نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا تھا۔

ویسے بھی جتنا بڑا یہ گھر تھا آواز سے کام نہیں چلنا تھا ایسے میں کال ہی بہترین آپشن تھا۔

فنکشن کی وجہ سے وہ بری طرح سے تھک گئی تھی اور سونے کی تیاری کر رہی تھی، وہ ابھی غنودگی میں ہی تھی جب اسے اپنے پاس کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تھا، زرا سی آنکھیں کھولے اس نے اپنے اوپر جھکے معتصیم کو دیکھا تھا جو مسکرا رہا تھا۔

آنکھیں اب مکمل کھل چکی تھی۔

"تم؟ تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" ماورا نے چونک کر سوال کیا تھا

All Rights Reserved by Novels lounge

معتصیم اب سیدھا ہو کر بیٹھتا اسے سہارا دیتا ٹھیک سے بیٹھا چکا تھا۔

"ادھوری رسم پوری کرنے آیا ہوں!" وہ مسکرایا

"کون سی رسم؟ تمام رسمیں تو ہو گئی!" ماورا نے حیرانگی سے سوال کیا تھا۔

"مگر ہماری رسم نہیں ہوئی"

"ہماری رسم؟ ایسی کوئی رسم نہیں ہوتی معتصیم۔۔۔ تنگ مت کرو مجھے بہت نیند آئی ہے" وہ منہ پر ہاتھ رکھے جمائی لیتے بولی تھی۔

"ارے ہوتی ہے جب دولہا دلہن کو ابٹن لگاتا ہے اور میں نے تو لگائی نہیں۔" اس کی بات سن ماورا کی آنکھیں پھیلی تھی۔

"بالکل بھی نہیں معتصیم میں تمہیں ایسی کوئی رسم نہیں کرنے دوں گی، پہلے اتنی مشکل سے اترا تھا ابٹن اب نہیں!" غصے سے اس نے معتصیم کو انگلی دکھائی تھی جسے

All Rights Reserved by Novels lounge

بڑے آرام سے اگنور کرتا وہ ماورا کو زرا سا اپنی جانب کھینچے سائڈ ٹیبل پر موجود باؤل سے ابٹن لیتا اس کے گال پر لگا چکا تھا۔

"معتصیم!!" اس کی اس حرکت پر وہ چیخی تھی جبکہ اس کے گال سے گال مس کیے وہ آرام سے آنکھیں بند کرتا اس لمحے کو جی رہا تھا۔

ماورا کی زبان کو تو جیسے تالا لگ گیا تھا۔

"سو جاؤ ماورا کافی رات ہو گئی ہے" اس سے الگ ہوتے وہ بولا تھا۔

"اب کیا خاک نیند آنی ہے؟" ٹیبل سے ٹشو اٹھائے اس نے اپنی گال صاف کی تھی اور ابٹن کے اس باؤل کو بھی دیکھا جو پہلے سے ہی وہاں موجود تھا، تب اس کے دماغ میں ایسا کوئی خیال نہیں آیا تھا اسے دیکھ کر۔

واشروم سے ہاتھ دھو کر آتا وہ بیڈ کی دوسری جانب سے ماورا کے پاس بیٹھتا اس کے سر اپنے کندھے پر ٹکا چکا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"معت۔۔۔"

"ششش۔۔۔سو جاؤ!" اس کے بالوں میں انگلیاں چلائے اس نے ماورا کو پر سکون کرنا چاہا تھا اور چند ہی لمحوں میں آنکھیں بند کیے وہ دنیا جہاں سے بے خبر نیند کی وادی میں گم ہو گئی تھی۔

اسے سوتے دیکھ معتصیم نے محبت سے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا۔۔۔ ٹھیک سے اسے بیڈ پر لٹا تا وہ کمرے میں زیرو بلب چلائے کمرے سے نکل چکا تھا۔

زندگی کے آنے والے دن کتنے خوبصورت یا بھیانک ہونے والے تھے یہ تو صرف وقت ہی جانتا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اب ہم کیا کرے گے چاچا جان ؟۔۔۔بھابھی اور بچے اس شخص کی تحویل میں ہیں، اس نے ہماری کمزوری پر وار کیا ہے۔۔۔ ہمیں جلد از جلد کچھ کرنا ہو گا!" جازل غصے سے بولا تھا جبکہ شبیر زبیری کسی گہری سوچ میں گم تھے۔

"چاچا جان ؟" جازل کے بلانے پر وہ ہوش میں آئے تھے۔

"اب ہم کیا کرے گے ؟ بھابھی اور بچے ان کے پاس ہیں!" اس نے دوبارہ اپنی بات دوہرائی۔

"فکر مت کرو جازل جلد ہی وہ ہمارے پاس ہو گے۔۔۔ ہمارا خون بہت جلد ہمارے پاس ہو گا!" تصور میں عبد اللہ کو سوچتے وہ بولے تھے۔

"شٹ بارش شروع ہو گئی!" بارش کو دیکھ اس کا منہ بنا تھا۔

"تمہیں بارش پسند نہیں؟" ڈرائیونگ کرتے وائے۔زی نے مسکرا کر سوال کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اتنی کوئی خاص پسند نہیں!" زویا نے کندھے اچکائے تھے۔

"یار مگر لڑکیاں تو بارش کی دیوانی ہوتی ہیں۔" وائے۔زی ہنس کر بولا تھا۔

"آپ کا بہت ایکسپیریئنس ہے لڑکیوں کی پسند ناپسند کا؟" ایک ابرو اچکائے اس نے سوال کیا۔

"بس اب کیا کیا جا سکتا ہے۔" وائے۔زی نے بھی مزے سے کندھے اچکائے تھے۔

گھر پہنچنے تک بارش زور پکڑ چکی تھی۔

"تم دونوں جاؤ میں گاڑی پارک کر دوں!" وائے۔زی کی بات پر وہ دونوں بہن بھائی سر ہلائے بارش سے بچتے اندر کو بھاگے تھے۔

گاڑی پارک کیے وہ گھر میں داخل ہوا تھا جب اچانک تمام لائٹس آف ہو گئیں تھی۔

خراب موسم کی وجہ سے شہر کے بیشتر حصوں میں لائٹ آف ہو گئی تھی۔۔۔

All Rights Reserved by Novels lounge

جنریٹر اون کرنے کا سوچتا واپس مڑنے ہی والا تھا جب کوئی زور سے اسے آ ٹکڑایا تھا

"شنزا!"

جھیل کنارے درخت سے ٹیک لگائے ٹانگیں پسارے وہ مزے سے کتاب کا مطالعہ کرنے میں مگن تھی جبکہ اس سے تھوڑی ہی دوری پر بیٹھا حماد پھولوں سے نجانے کیا چھیڑ خانی کرنے میں مگن تھا مگر ساتھ ہی ساتھ وہ اسے بھی دیکھے جا رہا تھا۔۔۔۔ شنزا اس کی نظریں خود پر اچھے سے محسوس کر رہی تھی۔۔۔ ہونٹوں سے مسکراہٹ جدا ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

چند منٹ بعد اسے سر پر کچھ محسوس ہوا تھا۔۔۔ وہ پھولوں کا تاج تھا جو حماد نے اسے کے لیے بنایا تھا اور اب اسے پہنا رہا تھا۔

سر اوپر کو اٹھائے اس نے حماد کو دیکھا جو تاج کو پن کی مدد سے سیٹ کرتا مسکرایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"پرفیکٹ!" مسکراکراس نے شزاکے ماتھے پر لب رکھے تھے جس پر مسکراتی وہ آنکھیں موندگئی تھی۔

"حماد!" اس نے حماد کو پکارا تھا جو اب اس کی گود میں سر رکھے لیٹا ہوا تھا اور شزا اس کے بالوں میں انگلیاں پھیر رہی تھی۔

"ہوں؟"

"ہم ہمیشہ یونہی رہے گے نا حماد؟" اس نے نظریں جھکائے اس سے سوال کیا جو پلکیں اٹھائے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"امم۔۔۔ سوچنے دو؟۔۔۔ نہیں، ہم ہمیشہ ایسے نہیں رہے گے" اس کے جواب پر شزا کا چہرہ بجھ سا گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ہم ہمیشہ ایسے نہیں رہے گے کیونکہ ہم بوڑھے ہو جائے گے مگر ہماری محبت۔۔۔ ہماری محبت ہمیشہ ایسی رہے گی۔" اس کے ہاتھ کی انگلیاں اپنے ہاتھ میں الجھائیں وہ ان پر اپنے ہونٹ رکھتا بولا تھا جس پر شزا مسکرادی تھی۔

بند آنکھوں سے مسکرائے اس نے اس لمس کو محسوس کیا تھا جب یکدم منظر بدلا۔۔۔

اب حماد اس سے ہاتھ چھڑوائے اس سے دور جا رہا تھا۔۔۔ جبکہ وہ دیوانہ وار اس کے پیچھے بھاگتی اسے پکار رہی تھی۔

"حماد۔۔۔" روتے ہوئے وہ اسے پکار رہی تھی۔

"حماد نہیں جاؤ" وہ چلائی تھی

پھولی سانسوں سمیت اس نے حماد کی جانب دیکھا تھا جس کی سفید قمیض اب مکمل طور پر لال ہو گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"نہیں!" اس نے سر نفی میں ہلایا جبکہ نم آنکھوں سے مسکراتے حماد نے ہاتھ ہلائے رخ موڑ لیا تھا۔

"حماد!!" چیختی وہ اپنی نیند سے اٹھتی باہر کو بھاگی تھی وہ حماد کو نہیں جانے دے سکتی تھی۔۔۔ وہ اسے روک لے گی۔۔۔ ہاں کہی نہیں جانے دے گی اپنے حماد کو۔

حماد کو پکارتی وہ باہر کو بھاگی جب سامنے سے آتے وجود سے بری طرح ٹکرائی تھی۔

"شزا!" وائے۔زی اسے دیکھ کر چونکا تھا۔

"حماد۔۔۔ حماد۔۔۔ حماد!" وہ بس حماد کو پکارتی اس کی گرفت میں مچل رہی تھی۔

"ہوش میں آؤ شزا۔۔۔ کہاں جا رہی ہو؟" وائے۔زی نے اسے جھٹکا دیا تھا۔

"وہ حماد۔۔۔ میرا حماد۔۔۔ حماد۔۔۔ وہ، وہ اس کے پاس جان۔۔۔" اس سے کچھ بولا نہیں جا رہا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

وائے۔زی جو جنریٹر اون کرنے جارہا تھا اس وقت سب کچھ بھول بھال اسکی حالت کو دیکھ رہا تھا۔

"ہوش کرو شزا۔۔۔کون حماد؟ کہاں ہے حماد؟ مر چکا ہے حماد؟ کس کے پاس جارہی ہو؟" وائے۔زی نے اسے جھنجھوڑ ڈالا تھا۔

اس کے الفاظ سمجھ میں آتے ہی اس نے سرخ گریہ آنکھوں سے اسے دیکھا تھا۔

"تم نے، تم نے مار دیا۔۔۔تم نے مار دیا میرے حماد کو۔۔۔تم سب قاتل ہو اس کے۔۔۔چھین لیا اسے مجھ سے۔۔۔کوئی خوش نہیں رہے گا تم میں سے۔۔۔میری بد دعا ہے تم لوگو کے لیے، بلکل ویسے ہی تڑپو گے جیسے میں تڑپ رہی ہوں۔۔۔کبھی خوش نہیں رہو گے۔۔۔" اس کی شرٹ کا کالر دبوچے وہ اسے بد دعائیں دے رہی تھی۔

زویا جو لائٹ آف ہونے کی وجہ سے کمرے سے باہر نکلی تھی شزا کی حالت دیکھ وہ راستے میں رک گئی تھی۔۔۔آنکھوں میں آنسوؤں در آئے تھے۔۔۔ارحام شاہ اور

All Rights Reserved by Novels lounge

سنان بھی چیخ و پکار پر کمرے سے باہر نکلے تھے۔۔۔ شزا کی حالت انہیں اذیت میں مبتلا کر رہی تھی۔۔۔ سب سے زیادہ اس شخص کو جو فل وقت اسے تھامے ہوئے تھا۔

"شزا۔۔۔"

"حماد۔۔۔ حماد پاس جانا۔۔۔ حماد۔۔۔" بڑبڑاتی وہ اس کی باہوں میں جھول گئی تھی۔

"دیکھیے انہوں نے کسی بات کا بہت سٹریس لیا ہے۔ یہ سٹریس ان کے لیے جان لیوا بھی ہو سکتا ہے کوشش کیجیے کہ انہیں خوش رکھا جائے ورنہ۔۔۔" کریم کو کال کر کے سنان نے اسے اپنے ساتھ ڈاکٹر کو لانے کو کہاں تھا۔

شزا کا چیک اپ کیے ڈاکٹر نے ان سب کو سمجھایا تھا۔

"آپ سب آرام کیجیے میں آپی کے پاس رک جاتی ہوں!" زویا نے ڈاکٹر کے جانے کے بعد انہیں کہاں تھا جس پر سب سر ہلاتے وہاں سے جا چکے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اس کا خیال رکھنا!" ارحام شاہ کی ہدایت پر اس نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

باقی کی رات زویا کی سوتی جاگتی کیفیت میں گزری تھی۔

آنے والی نئی صبح ماورا کے لیے نہایت خوش گوار ثابت ہوئی تھی۔۔۔ایک بھرپور انگڑائی لیے اس نے نئی صبح کا آغاز کیا تھا۔

تائی امی جو اس کو جگانے آئی تھی اس کو جاگتا دیکھ وہ مسکرا دی تھی جب کے صبح ہی صبح اسے یوں مسکراتے دیکھ انہیں خوشگوار سی حیرت بھی ہوئی تھی ورنہ ماورا کی صبح ہمیشہ بوجھل اور منفی ہوتی تھی۔

"جاگ گئی میری جان!۔۔۔ایسا کرو منہ ہاتھ دھو لو۔۔۔پھر ناشتہ کر کے پہلے اپنا مہندی کا جوڑا دیکھ لینا بعد میں گھر کے لیے نکلے گے اور بعد میں تقی چھوڑ آئے گا پارلر تمہیں۔۔۔ٹھیک!" ان کی بات پر اس نے مسکرا کر سر ہلایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تائی امی۔۔۔" انہیں اٹھتے دیکھ اس نے پکارا

"جی؟"

"تھینکیو!۔۔۔ تھینکیو سو مچ۔۔۔ مجھے سمجھانے کے لیے، کسی بھی قسم کا سخت فیصلہ لینے سے روکنے کے لیے!" ان کے گلے لگے وہ مسکرا کر بولی تھی جس پر تائی امی مسکرا دی تھی۔

وہ معتصیم نہیں تھا جس کی بات مان کر اس نے رشتے کو ہاں کی تھی وہ تائی امی تھی جن کے سمجھانے پر اس نے اس رشتے کو ایک آخری موقع دینے کے بارے میں سوچا تھا اور اب اسے ان کا فیصلہ بلکل ٹھیک لگ رہا تھا۔

"اچھا جلدی کرو۔۔۔ آج کل تو وقت گزرنے کا پتہ بھی نہیں چلتا!" اسے کی مدد کرتی وہ اسے واشروم میں لے کر گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

فریش ہونے کے بعد اس نے سب کے ساتھ مل کر ناشتہ کیا تھا چچیوں اور پھوپھو کا منہ بنے دیکھ اس نے آنکھوں ہی آنکھوں میں تقی سے سوال کیا جس نے لاتعلقی سے کندھے اچکا دیے تھے۔۔۔ماورا بھی ناشتے کی جانب متوجہ ہو گئی تھی۔

معتصیم پہلے ہی تایا ابو کے ساتھ ناشتہ کر کے آفس کے ایک دو کام نبٹانے کے لیے جا چکا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

صبح سے وہ کمرے میں بند تھی نہ خود باہر نکلی تھی اور نہ ہی انعم کو بچوں کو لیجانے دیا تھا۔

اب عصر کا وقت ہو گیا تھا مگر وہ باہر نہیں نکلی تھی۔

"مجھے ڈر لگ رہا ہے بھائی، آپی نے صبح سے خود کو بند کر رکھا ہے کہی۔۔۔" اس سے آگے وہ کچھ نہ بولی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"بھئی تم لوگ ابھی تک ایسے ہی بیٹھے ہو؟شادی پر جانا ہے تم لوگو کو۔۔۔ چلو شاباش اٹھو تیاری وغیرہ کرو!"ارحام شاہ انہیں یونہی بیٹھے دیکھ بولے تھے۔

"چاچو وہ آپی۔۔۔"

"تمہاری آپی بلکل ٹھیک ہے زویا اس کی فکر مت کرو میں ہوں نا یہاں۔۔۔ تم لوگ تیار ہو جاؤ اور شادی کی شرکت کرو۔۔۔ تم لوگ نہیں جاؤ گے تو اچھا نہیں لگے گا!" ارحام شاہ کی بات پر اس نے سنان کی جانب دیکھا جس نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

زویا بھی سر ہلاتی اپنے کمرے کی جانب چل دی تھی۔

"میری بہن کو کوئی تکلیف نہیں ہونی چاہیے!"شزا کی جانب سے انہیں وارننگ دیتا وہ سیڑھیاں پھلانگتا اپنے کمرے کی جانب جا چکا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

مہندی کا انتظام بھی معتصیم کے گھر کے لان میں کیا گیا تھا۔۔۔ آج لان کی تھیم مایوں سے مکمل طور پر مختلف تھی۔۔۔ اورنج، گرین اور پرپل رنگ کے مہندی کے جوڑے میں ملبوس وہ بالوں کی سائڈ چٹیاں بنائے انگلیاں چٹخاتی بار بار کمرے کی کھڑکی سے لان کی سجاوٹ اور وہاں موجود لوگوں کے قہقہوں کو دیکھ رہی تھی۔

کل تو معتصیم نے اس کی خامی پر پردہ ڈال دیا تھا مگر آج!۔۔۔ آج کیا ہوتا؟ آج سب کو اس کی سچائی پتہ چل جاتی اور لوگ پھر اسے ترحم بھری نگاہوں سے دیکھتے۔

تھوڑی ہی دیر میں تائی امی اسے باہر لیجانے کو لینے آئی تھی گہری سانس خارج کیے اس نے خود کو پرسکون کیا تھا۔

لوگوں کی باتوں کو وہ خود پر حاوی نہیں ہونے دے گی اس نے فیصلہ کر لیا تھا۔

اینٹرینس کی جانب جاتے اس نے بار بار پلکیں جھپکائے خود کو پرسکون کیا تھا جب راہ میں موجود پالکی کو دیکھ اسکی آنکھیں پھیلی تھی۔۔۔ اور پالکی کے پاس کھڑا معتصیم کسی ریاست کا شہزادہ معلوم ہو رہا تھا اسے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

\-----------

"زویا جلدی کرو!"

"بس ایک منٹ!"

یہ پانچویں بار تھا جب وائے۔زی نے اسے آواز لگائی تھی اور پانچویں بار بھی یہی جواب آیا تھا۔

"اُفف!" وائے۔زی جھنجھلا اٹھا تھا۔

سنان اور کریم اس کی اس حالت پر ہنسی ضبط کر کے رہ گئے تھے۔

وہ تینوں ایک دوسرے سے چھیڑ خانی میں مگن تھے جبکہ کمرے میں موجود شزا کے کانوں میں ان کے قہقہے کسی کوڑے کی مانند برس رہے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

جی چاہ رہا تھا وہ چیخے چلائے۔۔۔انہیں بھی ویسی ہی تکلیف دے جس میں وہ خود مبتلا ہے، ویسے ہی رولائے جیسے وہ خود رو رہی تھی۔

"زویا!!!!" اب کی بار وائے۔زی زور سے چلایا تھا۔

"آگئی!!" اس نے بھی ویسے ہی چلا کر آواز دی تھی۔

اس کے کمرے کا شاور کام نہیں کر رہا تھا جب وہ سیکنڈ فلور پر موجود ایک گیسٹ روم میں تیار ہو رہی تھی۔

"زویا قسم سے یہ آخری بار ہے" اب کی بار وائے۔زی کا لہجہ وارننگ لیے ہوئے تھا۔

"اففف۔۔۔اففف۔۔۔ آگئی!" سینڈل کی اسٹریپ بند کیے وہ تیزی سے سڑھیاں اترتی نیچے آرہی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

کریم نے نگاہیں اٹھائے اسے دیکھا تھا، ایک غیر ارادی نگاہ جو وہی جم سی گئی تھی۔۔۔ ہلکے میک اپ میں بالوں کی سائڈ چوٹی بنائے گھیر دار لہنگا پہنے وہ مسکراتی نیچے اترتی اسے ایک شہزادی معلوم ہو رہی تھی۔

وائے۔زی کے سامنے رکے اس نے دونوں ہاتھ اٹھائے اسے کچھ کہا تھا جس پر وائے۔زی نے نجانے کیا جواب دیا کہ اس نے وائے۔زی کو زبان نکالی اور پھر ہنس دی تھی۔۔۔اس کی ہنسی پر کریم کی مسکراہٹ بھی گہری ہوئی تھی۔

"اچھا بس!۔۔۔بند کرو یہ بچوں والی لڑائی لیٹ ہو رہے ہیں۔۔۔ چلو چلے!" سنان کے ٹوکنے پر وہ ہوش میں آیا تھا۔

"ہاں تو چلے میں تو کب سے کہہ رہی ہوں یہ بس زی بھائی کو ہی لڑنے کا شوق ہے۔" سارا الزام اس پر ڈال کر وہ باہر کی جانب بڑھی تھی۔

"اللہ!۔۔۔ جھوٹی، منہ پر جھوٹ!" اس کے بال کھینچتا وہ بولا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اچھابس!"زویا کو منہ کھولتے دیکھ سنان نے مزید بولنے سے روکا تھا۔

وائے۔زی کو زبان چڑھاتی وہ باہر کو بھاگی تھی۔

فرنٹ پر کریم اور سنان جبکہ پیچھے وائے۔زی اور زویا موجود تھے۔۔۔اور اس وقت وہ دونوں اس وقت ایک دوسرے کو مکمل طور پر تنگ کر رہے تھے۔۔۔سنان نے انہیں یوں لڑتے دیکھ سر افسوس سے نفی میں ہلایا تھا جبکہ کریم ہلکی سی مسکراہٹ لبوں پر سجائے ان کی تکرار کو انجوائے کر رہا تھا۔

کچھ ہی ٹائم میں وہ لوگ معتصیم کے گھر پہنچ چکے تھے۔

زویا تو آتے ہی مہمانوں کی میزبانی کرنے کو تائی امی کی جانب بڑھ گئی تھی جبکہ وہ تینوں معتصیم کی جانب بڑھے جو اس وقت تقی کے کان میں کچھ بول رہا تھا جس پر تقی سمجھتے ہوئے سر اثبات میں ہلائے جا رہا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

تھوڑی ہی دیر میں تائی امی ماورا کو لیے ان کی جانب آئی تھی۔۔۔پالکی کو دیکھ ماورا کی پھیلتی آنکھیں!۔۔۔ معتصیم کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔

اس کی جانب بڑھے اسے باہوں میں اٹھائے معتصیم نے احتیاط سے اسے پالکی میں بٹھایا تھا۔

"میں کبھی بھی اپنی محبت کا تماشہ نہیں بننے دوں گا۔۔۔نہ لوگوں کو اس پر ہنسنے کا موقع دوں گا۔۔۔یہ وعدہ ہے میرا!" اس کے ہتھیلی پر لب رکھے اس نے وعدہ کیا تھا۔پردہ برابر کیے وائے۔زی اور کریم کے سنگ پہلے ہی اسٹیج کی جانب بڑھا تھا جہاں مہندی کا تمام سامان رکھتی زویا اسے دیکھ مسکرائی تھی۔

معتصیم کی یقین دہانی پر اس نے بند آنکھوں سے مسکرائے گہری سانس بھری تھی جب اسے اچانک پالکی اٹھتی محسوس ہوئی ایک پل کو تو وہ خوفزدہ ہوئی مگر اگلے ہی لمحے وہ سنبھل چکی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

سنان، کریم، وائے۔زی اور تقی وہ چاروں پالکی کو چاروں جانب سے تھامے بڑھتی ہوئی ہوٹنگ کے درمیان اسے اسٹیج تک لیکر آئے تھے۔

معتصیم کی بلکل سامنے پالکی رکھے انہوں نے اس کی جانب مسکراہٹ اچھالی تھی۔

آگے بڑھ کر اس نے ایک بار پھر ماورا کو باہوں میں اٹھائے مہندی کے جھولے پر بٹھایا تھا جس پر وہ مکمل طور پر سرخ ہوگئی تھی۔

معتصیم اور ماورا کی اس ویڈیو کو "نیو ویڈنگ ٹرینڈ" کا کیپشن ڈال کر انٹرنیٹ پر شئیر کردیا گیا تھا جہاں انہیں کچھ منفی اور کچھ مثبت کمنٹس بھی ملے تھے۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

"کیا بات ہے بھئی میری بیٹی کھانے پر نہیں آئی؟" انعم نے اسے کھانے پر بلایا تھا جس پر اس نے انعم کو اچھی خاصی سناڈالی تھی اور اب ارحام شاہ خود اسے کھانے کی دعوت دینے آئے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"بھوک نہیں مجھے!" وہ سپاٹ لہجے میں بولی۔

"ارے ایسے کیسے نہیں بھوک میری بیٹی کو؟۔۔۔ تم نہیں کھاؤ گی تو میں بھی بھوکا رہوں گا!" ارحام شاہ خفگی سے بولے تھے۔

"میری بلا سے تم جیسا شخص جیے یا مرے۔۔۔ مجھے پرواہ نہیں!" بے انتہا نفرت آنکھوں میں سموئے وہ پھنکاری تھی۔

"شزا!۔۔۔ میرا جان، میری بیٹی ہو تم۔۔۔ تمہاری یہ حالت دیکھ مجھے فکر ہو رہی ہے تمہاری!" ارحام شاہ گہری سانس خارج کیے بولے تھے۔

"نہیں ہوں میں آپ کی بیٹی سنا تم نے!۔۔۔ کوئی تعلق نہیں ہے میرا تم سے۔۔۔ تم قاتل ہو میرے ماں باپ کے میرے شوہر کے، میری محبت، میری خوشیوں کے قاتل ہو تم!۔۔۔ اور یہ جو اچھا ہونے کا ڈرامہ ہے نا سب سمجھ رہی ہوں میں!۔۔۔ میرے ذریعے شبیر انکل کو ڈرانا چاہتے ہو نا؟۔۔۔ انہیں مارنا چاہتے ہو نا۔۔۔ کیونکہ ہم

All Rights Reserved by Novels lounge

تینوں ان کی کمزوری ہیں !۔۔۔ مگر یاد رکھنا وہ مجھے یہاں سے بچالے جائے گے اور تم کچھ بھی کر نہیں پاؤ گے !" وہ چلائی تھی۔

" بلکل ٹھیک کہاں تم نے میں شبیر زبیری کو ڈرانا چاہتا ہوں !۔۔۔ اسے دردناک موت دینا چاہتا ہوں !۔۔۔ اور یہ بھی صحیح ہے کہ میں نے تمہارے بچوں کو استعمال کیا مگر یہ بلکل غلط ہے کہ تم اس شخص کے لیے اہم ہو یا اس کی کمزوری ہو۔۔۔ جو اپنے بیٹے کی جان لے سکتا ہے وہ کسی کا سگا نہیں !۔۔۔ اور ہاں اگر آج ہم نہ ہوتے تو تم اور تمہاری بیٹی دونوں کب کی اس دنیا سے اٹھوالی جاتیں۔"

" مجھے آپ کی اس تقریر میں کوئی دلچسپی نہیں آپ پلیز جائیے یہاں سے !" اس نے رخ موڑا تھا۔

" میڈ کے ہاتھوں کھانا بھجوا رہا ہوں کھالینا !۔۔" اسے ہدایت کرتے وہ دونوں بچوں کو پیار دیے وہاں سے جا چکے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

پوری رات اس کی ارحام شاہ کی باتوں کو سوچتے گزری تھی۔۔۔ کیا واقعی وہ ارحام شاہ کی اولاد تھی۔۔۔ کیا واقعی حماد کو مارنے والا خود اس کا باپ تھا؟

"مجھے جاننا ہی ہو گا کہ آخر میں یہاں کیوں ہوں!۔۔۔" خود سے عہد کیے اس نے آنکھیں موندی تھی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مایوں کی طرح مہندی کا فنکشن بھی دیر رات تک چلا تھا اور آج رات بھی بارش کے امکانات تھے۔

معتصیم ایک بار پھر ان سب کو اپنے گھر روکنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔۔۔ اب لاؤنج میں بیٹھے سب لوگ ڈھولکی کی سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ اور دوسری جانب ماورا معتصیم کی ایک میڈ سے مہندی لگوا رہی تھی۔

"بھابھی نام لکھوں بھائی کا؟" اس نے اشتیاق سے پوچھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"نہیں بلکل نہیں!" ماورا کے منع کرنے پر اس کا منہ بن گیا۔

"کس خوشی میں نہیں؟۔۔۔ تم لکھو میرا نام۔۔ بلکہ ایسا کرو جو دوسری ہتھیلی ہے نا اس پر صرف میرا نام ہی لکھنا۔۔۔" معتصیم اس کے پاس نیم دراز ہوئے بولا تھا۔

ماورا نے بھوکلا کر نظریں اٹھائیں تھی، چچیوں اور پھوپھو کا منہ بن گیا تھا۔

"معتصیم دیکھو وہ لوگ کیسے دیکھ رہے ہیں، اٹھو یہاں سے!" ماورا نے دھیمی آواز میں اسے گھر کا۔

"اچھا ہے دیکھنے دو، بلکہ میں تو کہتا ہوں بہت ہی اچھا ہے جو وہ ہمیں دیکھ رہے ہیں اور جل جل کر کوئلہ ہو رہے ہیں، اسی بہانے ان پر تمہاری اہمیت بھی آشکار ہو جائے گی۔۔۔ اور یہ بھی کہ ماورا جیسے ہیرے کی پہچان صرف معتصیم جیسا جوہری بھی کر سکتا ہے!" آخری بات وہ کان میں بولا تھا جس پر ماورا نے مسکرا کر اس کے پیٹ میں کہنی ماری تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اففف ظالم مار ڈالا!"

"بھابھی مہندی لگ گئی۔"

"یہ کیا کیا؟"ماورانے اپنے الٹے ہاتھ کی ہتھیلی کو دیکھا جس پر بڑے بڑے لفظوں میں معتصیم کا نام لکھا تھا۔

"کیا بات ہے چھوٹی تم نے تو کمال کر دیا۔۔۔یہ رہا تمہارا انعام!"جیب سے پانچ پانچ ہزار کے دو نوٹ نکالے اس نے ملازمہ کی جانب بڑھائے تو خوشی سے پھولے نہ سما رہی تھی۔

ماورانے غصے سے معتصیم کو گھورا جو سب کے سامنے مزے سے اس کا ڈوپٹا آنکھوں پر رکھے آنکھیں موند گیا تھا۔

"معتصیم کیا کر رہے ہو تایا ابو بھی یہیں ہے!"ماورانے کہنی کے ذریعے اسے ہلایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اوہ تو تم چاہتی ہو میں یہ کمرے میں کروں؟ ویری گڈ میں بھی ایسا ہی چاہتا ہوں۔۔۔ چلو چلے!" وہ پرجوش سا اچانک اٹھ بیٹھا تھا۔

"معتصیم بہت برا پٹو گے تم مجھ سے!" ماورا نے ایک بار پھر اسے آنکھیں دکھائی تھی جنہیں اگنور کرتا وہ دوبارہ اس کے پاس نیم دراز ہوتا ڈوپٹا آنکھوں پر رکھ چکا تھا۔

ماورا کو اس قدر بے شرمی اور ڈھیٹائی کی امید تو معتصیم سے ہرگز نہ تھی۔

صبح فجر تک فنکنش گیا تھا۔۔۔ فجر ادا کرتے ہی وہ چاروں گھر کو نکل چکے تھے جب کے تائی امی تھکی ہاری ماورا کو اس کے کمرے میں چھوڑ گئی تھی جس کے سر شدید درد اٹھ رہا تھا۔

مہندی دھونے کے بعد وہ چینج کیے مزے سے بیڈ پر نیم دراز ہوئی تھی کہ اپنے پاس کسی وجود کی موجودگی کو محسوس کرتے پٹ اس کی آنکھیں کھلی تھی۔

نگاہیں اپنے پاس لیٹے مسکراتی آنکھوں سے اسے تکتے معتصیم سے جا ٹکرائی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"معتصیم!"گہری سانس خارج کیے اس نے نام ادا کیا۔

"ہم؟"وہ مسکرایا

"آج کون سی رسم رہ گئی تھی جسے پورا کرنے آئے ہو؟"اس کے میٹھے طنزیہ لہجے سے پوچھنے پر معتصیم ہلکا سا ہنسا تھا۔

"تمہارے ہاتھ کی مہندی دیکھنے آیا ہوں کہ رنگ کتنا گہرہ آیا!"

"بہت پھیکا!"اپنے ہاتھ چھپائے اس نے جواب دیا تھا۔

"اچھا؟"ابرو اچکائے معتصیم نے سوال کرتے ہی ایک جھٹکے سے اسے اپنی جانب کھینچا تھا کہ اس کے دونوں ہاتھ معتصیم کے سینے پر آ ٹھہرے تھے۔

دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں کی گرفت میں لیے معتصیم نے مہندی کو دیکھا جس کا رنگ بہت گہرہ اور بہت کھلا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"دیکھ رہی ہو کتنی محبت کرنے والا شوہر ملا ہے تمہیں!۔۔۔رشک کرو اپنی قسمت پر لڑکی۔"

"بس رہنے ہی دو یہ کونسا مہندی کا اصلی رنگ، ویسے بھی آج کل مہندی کا کلر تیز کرنے کے لیے اس میں خود سے بھی کلرز ڈالے جاتے ہیں!" ماورا اپنے ہاتھ اس کی گرفت سے آزاد کرواتے بولی تھی۔

"لیکن سزا تو تمہیں ملے گی!"

"کس بات کی سزا؟" آنکھیں سکیڑے اس نے سوال کیا۔

"مجھ سے جھوٹ بولنے کی۔" اپنا چہرہ اس کے چہرے کے قریب کرتا وہ بولا جس پر ماورا نے اپنا چہرہ پیچھے کو کیا تھا۔

"معتصیم تم۔۔۔ہاہاہا!" اس سے پہلے وہ کچھ بول پاتی اس کے گدگدانے پر وہ بری طرح سے ہنستی اس کی گرفت میں مچلی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"معتصیم!" اس کی ہنسی کی گونج اونچی ہوئی تو معتصیم بھی ہنس دیا تھا۔

اسے خود سے دور کرنے کو ماورا نے ہاتھوں کے ساتھ ساتھ پیروں کو بھی ہلانے کی کوشش کی تھی جس اس کے پیر ہلکے سے ہلے تھے۔

اس کے پیروں کی موومنٹ کو محسوس کرتے وہ دونوں اپنی اپنی جگہ رک سے گئے۔

"معتصیم!" اس کی آواز میں حیرت شامل تھی اس نے پلکیں اٹھائے معتصیم کو پکارا جس کی مسکراہٹ گہری ہو گئی تھی۔

"تم کر سکتی ہو ماورا۔۔۔ دیکھنا ایک دن تم ضرور اپنے پیروں پر دوبارہ کھڑی ہو جاؤ گی!" اس کے ماتھے پر لب رکھے، اس کا سر اپنے سینے پر رکھتا وہ آنکھیں موند گیا تھا۔

____

All Rights Reserved by Novels lounge

سپاٹ چہرہ لیے وہ سنان کے ساتھ ہسپتال کی جانب روانہ تھی۔۔۔ آج صبح ہی اس نے ڈی۔این۔اے ٹیسٹ کروانے کا اعلان کیا تھا جس پر ان سب نے بنا کسی شش و پنج کے اقرار کر دیا تھا۔

"بس یہاں روک دو!" راستے میں ایک ہسپتال کو دیکھ وہ بولی تھی۔

"یہاں کیوں؟" سنان اس سرکاری ہسپتال کو دیکھ کر حیران ہوا تھا

"کیونکہ مجھے تم پر یا تمہارے بتائے گئے ڈاکٹرز میں سے کسی پر بھی یقین نہیں!" سپاٹ چہرے میں الفاظ ادا کرتی وہ اس کے ساتھ باہر نکلی تھی۔

سنان اس کی بات پر گہری سانس بھر کر رہ گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ڈی۔این۔اے ٹیسٹ کے لیے اس کا بلڈ سیمپل اور ارحام شاہ کا بلڈ سیمپل لیا گیا تھا جو انہوں نے شزا کے سامنے ہی انگلی کو ہلکا سا کٹ لگا کر ٹیشو پر لگا کر شزا کے حوالے کر دیا تھا۔

ویسے تو رپورٹس میں آنے میں ٹائم لگنا تھا مگر شزا بضد تھی کہ وہ رپورٹس لیکر جائے گی۔۔۔زیادہ پیسے دیے سنان نے انہیں ان کی رپورٹس پہلے تیار کرنے کے لیے منا لیا تھا۔

اس تمام عرصے میں وہ سنان کے ساتھ سائے کی طرح رہی تھی وہ کسی بھی صورت سنان کو موقع نہیں دینا چاہتی تھی کہ وہ ڈاکٹر کو خرید کر رپورٹس نہ بدلوا لے۔

آخر کار کئی گھنٹوں کے قاتل انتظار کے بعد رپورٹس اس وقت ڈاکٹر کے سامنے موجود تھی۔

"کیا ہوا رپورٹس میں کیا آیا؟ ڈی۔این۔اے میچ نہیں کیا نا؟" شزا نے فاتح مسکراہٹ کے ساتھ سوال کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ڈی۔این۔اے میچ کر گیا ہے مس شزا۔۔۔اس میں کوئی شک کی گنجائش نہیں کہ آپ ہی ارحام سلطان شاہ کی بیٹی ہے!"ڈاکٹر کے الفاظ پر گویا ساتوں آسمان اس کے سر پر آٹوٹے تھے۔

سنان نے ایک نگاہ اس پر ڈالی جو اپنی جگہ جم سی گئی تھی۔۔۔افسوس سے اس نے سر نفی میں ہلایا تھا۔

"چلو شزا گھر چلے!"رپورٹس اٹھائے وہ باہر کو بڑھا جبکہ اس کے ساتھ ہی مردہ قدم اٹھاتی وہ بھی ڈاکٹر کے کیبن سے نکل گئی تھی۔

زبان کو تو جیسے تالے لگ گئے تھے۔۔۔پورا راستہ خاموشی میں کٹا تھا۔

اللہ جانے اب یہ خاموشی کون سا نیا طوفان لانے والی تھی۔

سنان بس سوچ ہی سکا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تو آخر کار اسے سچ معلوم ہو گیا!۔۔۔ چلو اچھا اس کے لیے بھی اور ہمارے لیے بھی۔" سگار کا کش لگائے ارحام شاہ آسمان پر نگاہ ٹکائے بولے تھے۔

"وہ تو سچ جان چکی ہے اور یقیناً اس سچ کے پیچھے کی کہانی بھی اب جاننا چاہے گی۔۔۔ تو اب آگے کیا؟" وائے۔زی نے سوال پھینکا تھا۔

"اب ہمیں شزا کو سیفٹی دینا ہو گی۔۔۔ شبیر زبیری کی یہ خاموشی کوئی عام خاموشی نہیں ہے وہ ضرور کچھ بڑا پلان کر رہا ہے!"

"کیسا پلان اور شزا کو کیسی سیفٹی دینا ہو گی ہمیں؟" اب کی بار سوال معتصیم نے اٹھایا تھا جو کہ تمام حقیقت سے آگاہ ہو تا یہاں ان سے ملنے چلا آیا تھا۔

"نکاح!۔۔۔ شزا کا نکاح کرنا ہو گا!۔۔۔ اسی لیے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں شزا کا نکاح سنان سے کروا دوں گا۔۔۔ اور ساتھ ہی ساتھ بچوں کی کسٹڈی بھی سنان کو دے دی جائے تاکہ شبیر زبیری ان پر مکمل اختیار کھو دے!" ارحام شاہ کا سکون سے سنایا جانے والا پلان وہاں موجود تینوں نفوس کو ہلا گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"مگر میں شزا سے نکاح نہیں کر سکتا۔۔۔وہ بہن ہے میری۔"

"وہ تمہاری کزن ہے، بہن بول دینے سے بہن نہیں بن جائے گی وہ" ارحام شاہ نے تلخی سے اس کی بات کو کاٹا تھا۔

"بلکل ٹھیک کہاں آپ نے کہ بہن بول دینے سے وہ بہن نہیں بن جائے گی مگر شائد آپ اس بات سے انجان ہے چاچا جان کے شزا اور میں دودھ شریک بہن بھائی ہیں۔۔۔اور اگر شزا کی سیفٹی کا اتنا شوق ہے آپ کو تو وائے۔زی سے کروادیجیئے اس کا نکاح، ویسے بھی اس سے زیادہ شزا کو کون محفوظ رکھ سکتا ہے؟" انہیں ایک تلخ حقیقت سے آگاہ کیے اس نے اپنے تئی وائے۔زی کا راستہ کلئیر کرنا چاہا تھا جس پر وائے۔زی گڑبڑا گیا تھا۔

"تو کہو وائے۔زی کیا تم تیار ہو شزا سے نکاح کرنے کو؟" ارحام شاہ کو سنان کا آپشن بلکل بھی برا نہ لگا تھا بلکہ وائے۔زی واقعی میں شزا کے لیے ایک بہترین انتخاب تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ڈیڈ وہ۔۔۔وہ۔۔ایم سوری مگر میں نہیں کر سکتا!" نظریں جھکائے اس نے انکار کر دیا تھا۔

اس کے انکار پر معتصیم اور سنان دونوں کو شاک لگا تھا، ان دونوں کے لبوں کی مسکراہٹ پل بھر میں ختم ہوئی اور ماتھوں پر بل پڑ گئے۔

"انکار کی وجہ جان سکتا ہوں؟ کہی تم میری بیٹی کو اس لیے تو نہیں ٹھکرا رہے کہ وہ ایک بیوہ ہے اور اس کے دو بچے بھی ہیں؟" ارحام شاہ کی آواز میں غصے کی ہلکی سی رمق موجود تھی۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے ڈیڈ۔۔۔ مگر میں نہیں کر سکتا ایم سوری!" جواب دیتا وہ تیزی سے کمرے سے نکلا تھا۔

معتصیم اور سنان کو تو اس کے انکار کی وجہ سمجھ نہ آئی تھی۔۔۔ یہ وہ شخص تھا جس نے دیوانگی کی حد تک اسے چاہا تھا۔۔۔ اور اب جب وہ اسے مل رہی تھی تو منہ موڑنے کا کوئی جواز انہیں سمجھ نہ آیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اس کی ہمت کیسے ہوئی مجھے انکار کرنے کی؟" ارحام شاہ کے غصے کا گراف بڑھا تھا۔

"آئی تھنک سو وائے۔زی نے ٹھیک کیا۔۔۔" معتصیم نے آگے بڑھ کر معاملہ سنبھالنا چاہا تھا

"کیا مطلب ٹھیک کا؟میری بیٹی کو ٹھکرا کر گیا ہے وہ!۔۔۔میرے ہی ٹکڑوں پر پلنے والا آج مجھے انکار کر گیا!" ان کے لہجے سے جھلکتا غرور،سنان نے افسوس سے سر نفی میں ہلایا تھا۔۔۔یہ شخص کبھی بھی بدل نہیں سکتا تھا۔

"دیکھیے انکل وائے۔زی نے انکار شزا کی وجہ سے کیا ہے!۔۔۔میرا مطلب ہے کہ اگر وائے۔زی مان بھی جاتا تو کیا شزا راضی ہو جاتی؟۔۔۔ہم ابھی تک صرف یہ ثابت کر پائے ہیں کہ وہ آپ کی بیٹی ہے۔۔۔یہ نہیں کہ اس کے شوہر کا قتل ہم نے نہیں کیا!۔۔۔ایک بار تمام راز کھل جانے دے،تمام سچائی آجانے دے باہر۔۔۔شزا کو بھی اس ٹراما سے نکل جانے دے جس میں وہ ہے،پھر شزا کے لیے کچھ سوچتے ہیں!"

All Rights Reserved by Novels lounge

معتصیم کی بات سنتے وہ کچھ پل کو پر سکون ہوئے تھے جبکہ ریوالونگ چئیر پر گھومتا سنان کہی اور ہی گم تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

ہاتھ میں موجود رپورٹ پر اسے ابھی تک یقین نہیں آیا تھا۔۔۔وہ جس شخص کو اپنے ماں باپ کا قاتل سمجھتی آئی تھی وہی شخص اس کا باپ نکلا!۔۔۔

دل چاہ رہا تھا کہ وہ روئے، چیخیں، چلائیں۔۔۔دماغ تھا کہ پھٹنے کے قریب تھا۔

کون تھی وہ؟ کیا تھی اس کی حقیقت؟۔۔۔آخر کیا تھا اس کا ماضی؟۔۔۔اسے جاننا تھا، یہ سب جاننا تھا۔۔۔ہر صورت جاننا تھا۔۔۔اور ابھی جاننا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

وہ کمرے سے نکلتی لاؤنج کی جانب بڑھی تھی جہاں وہ سب لوگ شام کی چائے کے ساتھ ساتھ رات کی بارات کے فنکشن کو بھی ڈسکس کرنے میں مصروف تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

صوفے کے پاس زمین پر کشن رکھے زویا "باربی اینڈ دا ٹویلو ڈانسگ پرنسز" دیکھنے میں مگن تھی۔۔۔اس کے سامنے موجود صوفہ پر بیٹھے معتصیم اور سنان شام کے حوالے سے بات میں مصروف تھے جب وہ ایک آدھ نگاہ اپنی سوچوں میں گم وائے۔زی پر بھی ڈال لیتے، وہی ارحام شاہ کی چیل سی نظریں وائے۔زی پر ہی گڑھی تھی۔۔۔ انہیں ابھی بھی اس کا انکار غصہ دلائے جا رہا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

"میں پاکستان جا رہا ہوں!" جازل کی بات پر ان کی آنکھوں میں حیرت کا عنصر نمایاں ہوا تھا۔

"کہاں جا رہے ہو؟" شبیر زبیری کو لگا انہوں نے سننے میں کوئی غلطی کر دی ہو۔

"پاکستان جا رہا ہوں میں چاچا جان۔۔۔ معاف کیجیے گا مگر میں اب اور صبر نہیں کر سکتا!۔۔۔ بھابھی اور بچے اس شخص کی قید میں ہیں، جنہیں وہ نجانے کب کوئی نقصان پہنچا دے۔۔۔ میں انہیں ایسے نہیں رہنے دے سکتا۔۔۔ مجھے انہیں جلد از

All Rights Reserved by Novels lounge

جلد اس قید سے بازیاب کروانا ہو گا!۔۔۔میں نے وعدہ کیا تھا اپنے بھائی سے کہ ان کی حفاظت کروں گا!" آخر میں اس کا لہجہ غمگین ہو گیا تھا۔

"تم فکر مت کرو جازل شزا اور بچوں پر کوئی آنچ نہیں آئے گی۔۔۔کیونکہ حکم کا اکا ابھی بھی میرے پاس ہے۔۔۔اب وقت آگیا ہے کہ میں اپنا آخری پتہ پھینک دوں!" وہ پیپر ویٹ گھمائے بولے تھے۔

"حکم کا اکا؟" جازل نے جاننا چاہا تھا

"مرینہ چوہان!" وہ مسکرائے

"کون مرینہ چوہان؟" جازل نے حیرت سے سوال کیا۔

"شزا سلطان کی خالہ مرینہ چوہان!"

All Rights Reserved by Novels lounge

"مجھے سچ جاننا ہے!۔۔۔میں کون ہوں، میری پہچان کیا ہے؟میرا ماضی؟۔۔۔سب جاننا ہے مجھے!" رپورٹس کو ٹیبل پر زور سے پھینکتے وہ چلاتی وہاں موجود تمام لوگوں کا سکتہ توڑ چکی تھی۔

"آؤ بیٹھو!" اس کے شدید ردعمل پر سنان نے سکون سے اپنے سامنے موجود سنگل صوفہ کی جانب اشارہ کیا تھا، وہ تو جیسے اسی انتظار میں تھا۔

"بتاؤ کیا جاننا چاہتی ہو تم؟"

"کیا تمہیں سننے میں مسئلہ ہے؟۔۔۔میں سچ جاننا چاہتی ہوں۔۔۔میرا ماضی، میرا اصل اور یہ کہ میں وہاں کیسے پہنچی؟۔۔۔" اشارہ شبیر زبیری کے گھر کی جانب تھا۔

سنان نے گہری سانس خارج کیے ارحام شاہ کی جانب دیکھا تھا۔

"اجازت ہے؟" اس کے سوال پر انہوں نے فقط سر ہلایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

شہباز سلطان شاہ اور ارحام سلطان شاہ دونوں بھائی اپنے ماں باپ کے ساتھ لندن میں مقیم تھیں۔۔۔۔۔ان کے والد سلطان شاہ کا لندن میں امپورٹ، ایکسپورٹ کا بہت بڑا ابزنس تھا۔

شہباز سلطان شاہ اپنے باپ کی طرح نہایت کول مائنڈ پرسن تھے، ان کی گفتگو، ان کی پرسنالٹی کو دیکھ ہر انسان ان سے مرعوب ہو جاتا، وہی ان سے چھوٹے ارحام شاہ سے تمام لوگ کھار کھاتے تھے جن کا غصہ ہر وقت ناک پر دھرا رہتا تھا۔

ارحام شاہ کو بچپن سے ہی اپنی چلانے کی عادت تھی، وہ ہر شے میں لفظ "میں" کے عادی تھے۔۔۔بڑھتی عمر کے ساتھ ساتھ یہ عادت بھی پختہ ہوتی جارہی تھی۔۔۔ روپیہ اور طاقت یہ دو ایسی شے تھی جن سے انہیں بہت محبت تھی۔۔۔اور اس کی طلب ان میں روز روز بڑھتی چلی جارہی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

سلطان شاہ اب اکثر بیمار رہنے لگ گئے تھے اسی لیے انہوں نے شہباز شاہ کی رضامندی سے ان کی شادی اپنے دوست کی بیٹی نیلم چوہان سے کروادی تھی جو خوبصورتی کے ساتھ ساتھ خوب سیرتی کی بھی اعلیٰ مثال تھی۔

انہی دنوں ان کی ملاقات نیلم کی کزن شہرینہ چوہان سے ہوئی تھی جو ان کے تایا کی بیٹی تھی۔۔۔شہرینہ کے ماں باپ میں طلاق ہو چکی تھی وہ اپنی ماں جبکہ اس سے چھوٹی مرینہ اپنے باپ کے ساتھ سڈنی مقیم تھی۔

اور تب پہلی بات ارحام شاہ نے طاقت اور دولت سے بڑھ کر کسی احساس کو محسوس کیا تھا اور وہ تھا محبت کا احساس۔۔۔ماں کے مرنے کے بعد شہرینہ چوہان اپنے باپ کے پاس چلی گئی تھی مگر وہاں کے ماحول سے مایوس ہوتی وہ اپنے چاچا کے پاس آ گئی تھی۔

یہ سنان کی پیدائش کا واقع تھا جب حبیب چوہان بھتیجی کی خوشی میں شریک ہونے کے لیے ان سے ملنے لندن آئے تھے جہاں ان کی نظر میں ارحام شاہ سما گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ان کا تعلق مافیا سے تھا جس سے شہرینہ خار کھاتی تھی اسی وجہ سے وہ ان سے دور رہتی تھی۔

لوگوں کی زندگیوں کو برباد کر کے کمایا جانے والا پیسہ۔۔۔اسے ایسے پیسے سے کوئی لگاؤ نہیں تھا۔

حبیب شاہ کی زیرک نگاہوں نے ارحام شاہ کا مکمل جائزہ لیا تھا۔۔۔اب وہ بزنس کے بہانے ارحام سے ملتے، ارحام بھی انہیں شہرینہ کے باپ کی وجہ سے بہت عزت اور مان دیتا!۔۔۔آخر کو وہ ان کی گڈ بکس میں آنا چاہتا تھا۔

آہستہ آہستہ حبیب چوہان نے انہیں مافیا کی دنیا کی راہ دکھانا شروع کر دی تھی۔

شروع میں تھے ارحام شاہ کو خوف محسوس ہوا۔۔۔ماں، باپ اور بھائی کی تمام نصیحتیں یاد آئی مگر پیسہ اور طاقت!۔۔۔ایسا نشہ تھا ان کے کہ تربیت کو بھلا ڈالا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

وہی ان کی ملاقات شبیر زبیری سے ہوئی تھی جو حبیب چوہان کے لیے کام کرتا تھا اور ان کے بعد وہ ان کے مافیا کے گروہ کی سرپرستی کرنے کا خواہشمند تھا۔

مگر بہت جلد اس کی جگہ ارحام شاہ نے لے لی تھی جس کی وجہ سے شبیر زبیری کے دل میں حسد کی ایک آگ جلنا شروع ہو گئی تھی۔

ایک تو حبیب چوہان نے ارحام شاہ کو بہت اہمیت دینا شروع کر دی تھی دوسرا انہوں نے بنا کسی دوسری سوچ کے شہرینہ کا ہاتھ خوشی خوشی ارحام شاہ کے ہاتھ میں تھما دیا تھا۔

شہرینہ نے شادی سے پہلے ہی اپنی مافیا سے نفرت کا برملا اظہار ارحام سلطان سے کیا تھا جس پر ارحام شاہ اپنے آپ کو لاتعلق ظاہر کر چکے تھے۔

شہرینہ پر کبھی بھی آشکار نہ ہونے دیا کہ وہ بھی اس گند کا ایک حصہ بن گئے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

مرینہ چوہان، حبیب چوہان کی بڑی بیٹی ایک انتہائی بگڑی اولاد تھی۔۔۔ نشہ، سگریٹ، لڑکوں کے ساتھ گھومنا، پارٹیز کرنا، راتیں گزارنا۔۔۔ وہ تمام حدیں پار چکی تھی جس پر حبیب چوہان نے کبھی کوئی نظر ثانی نہ کی۔۔۔ اگر انہیں کبھی مرینہ چوہان کی ضرورت پڑی تو وہ تب جب وہ ولیم جیسی بڑی اور بے وقوف مچھلی کو اپنے جال میں پھنسانا چاہتے تھے۔۔۔ اور مرینہ کے ذریعے وہ اس میں کامیاب بھی ہو گئے تھے۔

مرینہ ولیم کو اپنے جال میں پھنساتی اس سے شادی کر کے آہستہ آہستہ اس کے تمام کاروبار پر اپنا حق جما بیٹھی تھی۔

ولیم جیسا شکار ویسے بھی بہت مشکل سے ہاتھ میں لگتا تھا اسی لیے مرینہ چوہان نے اسے کبھی نہ چھوڑا تھا، بلکہ وہ اسے بھی اپنے ساتھ مافیا کی اس دنیا میں کھینچ لائی تھی۔
یہاں کی چکا چوند دیکھ ولیم مزید مرینہ کے پیروں کے جا بیٹھا تھا۔

نفرت کی اصل داستان تو شہرینہ اور ارحام شاہ کی شادی سے شروع ہوئی تھی جب مرینہ چوہان کی نظر شہباز شاہ پر جا ٹھہری تھی۔۔۔ مرینہ نے شائد ہی اپنی زندگی

All Rights Reserved by Novels lounge

میں ایسی سحر انگیز شخصیت رکھنے والا مرد پہلی بار دیکھا تھا جس کی دیوانگی میں وہ یہ تک بھول گئی تھی کہ وہ اب خود شادی شدہ اور ایک بچے کی ماں تھی۔

مرینہ نے نہایت رازداری سے شہباز شاہ کے قریب آنے کی کوششیں کی تھی مگر انہیں کچھ حاصل نہ ہوا تھا۔

ایک سال تک مزید یہ لاحاصل کوشش جاری رہی جب شہرینہ نے ماں بننے کی خوشخبری سب کو سنائی تھی۔۔۔۔ ساتھ ہی نیلم کی جانب سے بھی دے جانے والی خوشخبری نے جیسے اس خوشی کو مزید دوبالا کر دیا تھا۔

ارحام شاہ اور شبیر زبیری کی دوستی بھی دن بدن بڑھتی چلی گئی تھی۔۔۔ اسی اثنا میں شبیر زبیری کو یہ سچ سننے کو ملا تھا کہ شہرینہ ارحام شاہ کی مافیا میں موجودگی سے بلکل لاعلم تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

شبیر زبیری نے خفیہ طریقے سے یہ خبر شہرینہ کو ثبوتوں سمیت پہنچائی تھی جس پر شہرینہ اور ارحام شاہ میں ایک بہت بڑی لڑائی ہو گئی تھی جس کی وجہ سے شہرینہ ناراض ہوتی نیلم کی جانب چلی آئی تھی۔

شہباز شاہ نے ارحام شاہ کو کال کر کے بہت باتیں سنائی تھی مگر انہوں بد تمیزی سے انہیں اپنے معملات سے دور رہنے کا کہہ کر کال کاٹ دی تھی۔

شہرینہ اور نیلم ایک دن بچوں کی شاپنگ کے لیے شاپنگ مال گئی ہوئی تھی جب واپسی پر مخالف گروہ کے چند لوگوں کے ارحام شاہ کی بیوی پر نشانہ لیا تھا۔

پہلی چلائی جانے والی گولی چوک کر نیلم کے پیٹ میں پیوست ہو گئی تھی جبکہ دوسری گولی شہرینہ کے دل سے زرا سی اوپر جا لگی تھی۔

"اب تمہارے شوہر کو پتا چلے گا ہم سے الجھنا کیا ہوتا ہے!" ان میں سے ایک آدمی انگلش میں بولتا، مزید انہیں گالیاں سناتا وہاں سے گاڑی بھگا لے گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

وہاں موجود خوفزدہ لوگوں میں سے ایک فیملی نے ہمت کر کے ان دونوں کو ہسپتال پہنچایا تھا۔۔۔ نیلم تو اپنا بچہ کھو چکی تھی مگر شہرینہ کی حالت بہت نازک تھی۔

شہباز شاہ اور ارحام شاہ یہ خبر سنتے دوڑے چلے آئے تھے، مگر دیر ہو چکی تھی۔۔۔
جہاں شہباز شاہ نے اپنی اولاد کو کھویا تھا وہی ارحام شاہ نے اپنی بیوی کو۔۔۔

وہ آج بھی شہرینہ کے مرنے سے پہلے کے الفاظ بھول نہ پائے تھے۔

"ارحام سلطان شاہ! اگر تم نے زندگی کے موڑ پر کبھی بھی مجھ سے سچی محبت کی ہے تو میری اولاد سے دور رہنا!۔۔۔ میں نہیں چاہتی میری بیٹی تم جیسے شخص کے زیر اثر تربیت پائے جس نے اپنی ماں کی تربیت اور بیوی کے بھروسے کی لاج نہ رکھی!"
شہرینہ کے الفاظ ارحام سلطان شاہ کو توڑ چکے تھے۔

شہباز شاہ کو بھی اپنے بھائی پر بہت غصہ تھا جس کی بنا پر انہوں نے شہرینہ کی موت کے فوراً بعد شزا کی کسٹڈی کے پیپرز تیار کروائے تھے اور ارحام شاہ اس وقت جن حالات سے گزر رہے تھے ایسے میں انہوں نے سائن کر بھی دیے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

حبیب چوہان کو بھی بیٹی کی موت کا افسوس تھا مگر وہ اس کی خاطر اپنی طاقت کو ڈوبتا نہیں دیکھ سکتے تھے جواب ارحام تھا۔۔۔اسی لیے انہوں نے شہرینہ کی یاد کو استعمال کرتے ارحام کو مزید سنگدل بنادیا تھا۔۔۔

ارحام کو ہر ڈگر، ہر موڑ پر احساس دلایا کہ اسے کے پاس اب کھونے کو کچھ نہیں ہے، اس کے پاس رونے کے کچھ نہیں تھا!۔۔۔ارحام شاہ کو سفاکیت کے اعلیٰ منصب پر بٹھادیا گیا تھا۔

دوسری جانب مرینہ چوہان جو کسی بھی صورت شہباز شاہ سے دوری برداشت نہیں کرسکتی تھی وہ خود کو مظلوم ظاہر کرتی بہت جلد ان میں گھل مل گئی تھی۔

ارحام شاہ کا وجود تو جیسے غائب ہو گیا تھا۔۔۔شہباز اور نیلم کو بھی اب اس شخص کی پرواہ نہ رہی تھی جس نے ایک بار بھی اپنی بیٹی سے غلطی سے بھی ملنے کی کوشش نہ کی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

مگر بہت جلد مرینہ چوہان کی حقیقت اور نیت بھی ان پر واضع ہو گئی تھی جب زویا کی تقریب پر انہوں نے نیلم کو مارنے کی کوشش کی تھی۔

اس کے بعد سے مرینہ چوہان سے بھی تمام تعلقات توڑ لیے گئے تھے۔۔۔ شہباز اور نیلم خوش تھے کہ اب ان کی زندگی پر سکون ہو گی مگر بہت جلد ان کی زندگی میں ایک بہت بڑا طوفان آنے والا تھا۔

یہ واقع زویا کی تیسری سالگرہ کا تھا۔۔۔ پورے گھر کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا جب نیلم تیار سی اپنی دونوں بیٹیوں کو دیکھنے کمرے میں آئی تھی اور انہیں تیار دیکھ کر وہ مسکرائی تھی۔

"میں کیسی لگ رہی ہوں ماما؟" گڑیا نے اپنی فراک لہرائے سوال کیا تھا۔

"ایک دم سنو وائٹ!" اس کے گال کو چومتی نیلم مسکرائی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

مگر اس کی بات سن کر گڑیا کے ماتھے پر ننھے بل پڑے تھے جبکہ چہرہ بجھ گیا تھا۔

"میں سنو وائٹ نہیں ہوں!۔۔۔وہ تو وائٹ ہے اور میں بلیک!" اس نے اپنے گندمی رنگ کی جانب اشارہ کیا تھا۔

نیلم کو تکلیف ہوئی تھی اس کی بات سن کر اور زور سے اسے گلے لگایا تھا۔۔۔شائد یہ مداوا تھا۔

"ماما!" تین سالا زویا بیڈ سے اترتی بھاگتی ہوئی ان کے پاس آئی تھی اور ان کے اس ہگ میں شامل ہونے کی کوشش کی تھی۔

"ہاہاہا!۔۔۔دیکھیے ماما اصلی سنو وائٹ!" گڑیا اس کے گال پر چٹکی کاٹتی کھکھلائی تھی۔

نیلم بھی اس کی بات سن کر ہنس دی تھی جبکہ ان کی بات کو نہ سمجھتے ہوئے زویا بھی کھکھلا اٹھی تھی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"صاحبزادے کہاں ہے آپ؟ مہمان آچکے ہیں! اور تمہاری دونوں بہنیں تمہیں ڈھونڈتی پھیر رہی ہیں!" موبائل کان سے لگائے شہباز شاہ نے اٹھارہ سالا سنان کی اچھی خاصی کلاس لی تھی۔

"افف بابا انہی سے تو بچ کر نواز کے ساتھ کپڑے تبدیل کروا کر یہاں ان کا کیک لینے آیا ہوں!۔۔۔ جانتا ہوں اگر مجھے دیکھ لیتی تو ضد کرنے لگ جاتی دونوں!" ہنس کر جواب دیے اس نے کیک جلدی پیک کرنے کا اشارہ کیا تھا۔

نواز ان کا ملازم تھا جو کہ سنان کا ہی ہم عمر تھا۔

"تو جلدی کرو بھئی کیونکہ تمہاری بہنوں کو تمہاری گمشدگی کی اطلاع مل چکی ہے اور وہ دونوں تمہیں ہی ڈھونڈ رہی ہے۔۔۔ چلو جی ایک تو رونے کے در پر ہے!" زویا کا منہ بنتے دیکھ شہباز شاہ نے ماتھا مسلا تھا۔

"جی بابا نکل گیا بس پندرہ منٹ ہینڈل کر لیجیے گا آرہا ہوں میں!" کیک احتیاط سے رکھتا وہ ڈرائیونگ سیٹ کی جانب بڑھا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ہنستے ہوئے اس نے گاڑی شروع کی تھی مگر زندگی کے یہ پندرہ منٹ اس سے سب کچھ چھیننے والے تھے۔

گاڑی پارک کرتا وہ کیک کو اٹھاتا گھر کی جانب بڑھا تھا جب اچانک ایک دھماکا ہوا اور پورا گھر آگ کی لپیٹ میں تھا۔

کیک ہاتھ سے چھوٹ کر زمین بوس ہو گیا تھا۔

"ماما! پاپا! زویا! گڑیا!" اشک اس کی آنکھوں سے بہہ نکلے تھے۔

وہ وہی زمین پر ڈھے گیا تھا۔

\------------

"پھر کیا ہوا؟" سنان کو خاموش دیکھ زویا نے سوال کیا تھا۔

اس کی جانب دیکھ سنان ایک بار پھر ماضی میں کھو گیا تھا۔

http:/www.novelslounge.com
All Rights Reserved by Novels lounge

گاؤں سے لکڑیاں کاٹ کر شہر لیجانے والا ٹرک اب گاؤں واپسی کا سفر کر رہا تھا۔۔۔ ایسے میں اس ٹرک میں کریٹس کے پیچھے چھپ کر بیٹھا سنان بہت جلد شہر سے دو گھنٹے کی مسافت کی دوری پر موجود گاؤں آگیا تھا۔

اس کا اس دنیا میں اب کوئی رشتہ نہیں بچا تھا۔۔۔ اور اتنی سمجھ اسے تھی کہ جو آگ گھر میں لگی تھی وہ گیس پائپ لیکج سے نہیں بلکہ ذاتی دشمنی کی بنا پر لگائی گئی تھی۔

یہاں موجود لکڑہارا جس کے ٹرک میں چھپ کر وہ گاؤں آیا تھا سنان کو اس نے اپنے ساتھ کام پر رکھ لیا تھا۔۔۔ اس کے نزدیک سنان بس ایک یتیم، مسکین اور لاچار بچہ تھا جسے دو وقت کے کھانے کی ضرورت تھی اور ایسے میں اس لکڑہارے کو ایک جوان مدد مل رہی تھی تو وہ انکار کیسے کرتا!

اس گاؤں میں زیادہ تر اقلیتی لوگ بستے تھے۔

ایک سال تک سنان اس گاؤں کا حصہ رہا تھا جب اچانک سال بعد اسے لینے ارحام شاہ وہاں آئے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

انہی سے سنان کو شبیر زبیری کا علم ہوا تھا جبکہ مرینہ چوہان کے اس تمام قصے میں دخل اندازی سے وہ بھی انجان تھے۔

شہباز شاہ کے بہت سے بزنس مخالفین تھے اور سنان یہی سمجھا تھا کہ یہ ان میں سے ہی کسی کا کام تھا مگر دشمنی کی وجہ ارحام شاہ نکلے گا؟۔۔۔اس سچ نے اسے ارحام شاہ نے نفرت کروادی تھی مگر وہ خاموش رہا۔۔۔اس کے لیے خاموش رہنا ہی بہتر تھا کیونکہ اسے ارحام شاہ کی ضرورت تھی۔۔۔

____

"شہزا ارحام شاہ کی بیٹی ہے؟۔۔۔مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی انکل!۔۔۔آپ نے کہا تھا مرینہ چوہان کے آنے کا انتظار کرو۔۔۔میں نے کیا اب تو مجھے سچ بتادے!" جازل شبیر زبیری کے سامنے بے بس سا بولا تھا، اسے تمام باتیں الجھائے رکھے ہوئے تھی۔

اس کی حالت دیکھ مرینہ چوہان اور شبیر زبیری دونوں مسکرا دیے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اسے بتا دو زبیری!۔۔۔" مرینہ نے شراب کا گھونٹ لیے اجازت دی تھی۔

جس پر شبیر زبیری نے حرف با حرف اسے تمام سچ سنا ڈالا تھا۔

گھر میں جب آگ بھڑکنا شروع ہوئی تو چار سو خوف و ہراس پیدا ہو گیا تھا ایسے میں شبیر زبیری کے کچھ کارندے شزا اور زویا کو وہاں سے اٹھا لائے تھے۔

"شزا کو تو ہم نے اس لیے اٹھوایا کیونکہ یہ ارحام شاہ کی بیٹی ہے مستقبل میں کام آئے گی ہمارے مگر اس لڑکی کو اپنے پاس رکھنے کی وجہ کیا ہوئی مرینہ چوہان؟" چھوٹی سے زویا کو دیکھ شبیر زبیری نے اچھنبے سے سوال کیا تھا۔

"میرے بیٹے کو یہ گڑیا بہت پسند ہے شبیر۔۔۔اس کی ضد بن گئی ہے یہ، وہ اس سے کھیلنا چاہتا ہے!۔۔۔اب اپنے بیٹے کی اتنی سی خواہش تو پوری کر سکتی ہوں نا میں؟۔۔۔ کچھ عرصہ وہ اس سے کھیلے گا اور جب تھک جائے گا تو دنیا بھری پڑی ہیں ایسی گڑیاؤں سے کھیلنے کے لیے!" مرینہ کی بات پر شبیر زبیری کا قہقہ گونجا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اب ارحام شاہ کو اندازہ ہو گیا کہ اس نے کس کے ساتھ پنگا لینے کی کوشش کی!" شبیر زبیری کا لہجہ حد درجہ سنگین تھا۔

"چاچا جان آپ کی بدلے والی بات تو سمجھ آتی ہے، اس شخص نے آپ کا حق مارا مگر اس عورت کو ارحام شاہ سے کیسا بدلا لینا تھا؟۔۔۔ یا پھر یہ سب اس نے جیلیسی میں کیا؟" جازل کی بات پر مرینہ کا قہقہہ گونجا تھا۔

"بھئی شبیر جیسا تم نے کہا تھا میں نے اسے ٹھیک ویسا پایا۔۔۔ بہت شاطر اور سمجھدار۔۔۔ تمہاری بات ٹھیک ہے لڑکے میں نے یہ سب اپنی جیلیسی میں کیا مگر مزا مجھے ارحام شاہ کو بھی چکھانا تھا، وہ شخص جسے میرے باپ نے اتنی طاقت، اتنی سمجھ بوجھ دی کہ وہ مافیا جیسے ورلڈ میں اپنا نام بنا سکے، اسی شخص نے میرے باپ کے مرنے کے بعد مجھے دودھ میں سے مکھی کی طرح باہر نکال پھینکا اور خود میرے باپ کی کرسی پر جا بیٹھا!۔۔۔ کتنا سمجھایا تھا اسے چھوڑ دو، یہ میرا حق ہے۔۔۔ مگر اسے بہت غرور تھا!"

All Rights Reserved by Novels lounge

"لیکن اب ان سب کا کیا فائدہ۔۔۔اس کی بیٹی تو پھر بھی اس کے پاس چلی گئی۔۔۔"

جازل نے سر نفی میں ہلایا

شبیر زبیری اور مرینہ چوہان ایک دوسرے کو دیکھ مسکرائے تھے۔

"اور اگر اس نے سب سچ اسے بتا دیا؟" اب جازل کو نئی فکر لاحق ہوئی تھی۔

"شزا کبھی یقین نہیں کرے گی۔۔۔بھلے وہ ڈی۔این۔اے ٹیسٹ بھی کروالے، مگر اس حقیقت کو بدلا نہیں جا سکتا کہ ارحام شاہ اپنی بیٹی کے شوہر کا قاتل ہے!۔۔۔اور شزا نے اس دنیا میں سب سے زیادہ حماد سے محبت کی تھی۔۔۔۔تم دیکھنا اب وہ خود بدلا لے گی اپنے باپ سے اپنی محبت کا!" شبیر زبیری مسکرائے تھے۔

"اور یہ کیسے ہو گا؟" جازل نے دوبارہ سوال کیا

"جب اس کی خالا اس سے ملنے جائے گی تو ناممکن بھی ممکن ہو جائے گا!" مرینہ چوہان کی مسکراہٹ پر جازل بھی مسکرا دیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"پھر تو اس نیک کام میں میرا بھی تھوڑا بہت حصہ بنتا ہے۔۔۔پہلے تو میں نے بس سوچا تھا مگر اب تو لگتا ہے سچ میں پاکستان جانا ہو گا!" جازل ہنس کر بولا تو وہ بھی ہنس دیے تھے۔

"بس ہو گیا یا کچھ اور بھی رہتا ہے؟" شزا کے بولنے پر ان سب لوگوں نے چونک کر اسے دیکھا تھا جس کا چہرہ سپاٹ تھا، یوں جیسے اسے اس کے ماضی سے کوئی فرق نہ پڑا ہو۔

"آپی۔۔۔" زویا نے کچھ بولنا چاہا جس پر شزا نے ہاتھ اٹھائے اسے روک دیا تھا۔

"بہت افسوس ہوا ماضی کو سن کر مگر اس سوال کا جواب تو مجھے ابھی بھی نہیں ملا کہ حماد کو کیوں مارا؟" شزا کے سوال پر ارحام شاہ کا دماغ گھوما تھا، یعنی کے اسے ابھی بھی اس شخص کی فکر تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تمہیں ابھی بھی اس انسان کی فکر ہے؟ جو ہمارے دشمن کا بیٹا ہے؟۔۔ تمہاری ماں، تمہاری خالا جنھوں نے تمہیں ماں بن کر پالا، تمہارے تایا کسی کا کوئی افسوس نہیں تمہیں؟" ارحام شاہ دھاڑے تھے جبکہ شزا پر سکون رہی تھی۔

"ہے افسوس، بلکل ہے۔۔ دکھ ہوا سن کر، مگر مجھے میرے سوال کا جواب نہیں ملا حماد کو کیوں مارا؟" اپنے باپ کے روبرو کھڑے اس نے آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بنا ڈرے سوال کیا تھا۔

"آپ۔۔" زویا نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کہ سنان نے اسے بولنے سے روک دیا۔

آج پہلی بار ارحام شاہ کو اپنی ہی دوا کا مزہ چکھنے کو مل رہا تھا، سنان دھیمی مسکان ہونٹوں پر سجائے انہیں یوں روبرو کھڑا دیکھ محظوظ ہو رہا تھا۔

"تمہیں وہ حماد اپنی ماں سے زیادہ عزیز ہے؟" ارحام شاہ کا لہجہ مزید سخت ہو گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ہاں مجھے وہ شخص اپنی مری ماں، اپنے زندہ باپ اور ان تمام رشتوں سے زیادہ عزیز ہیں جن کا علم مجھے آج ہوا ہے!۔۔۔ جاننا چاہتے ہیں کیوں؟۔۔۔ کیونکہ جس وقت مجھے کسی اپنے، کسی سہارے کی ضرورت تھی تب آپ یا ان لوگوں میں سے کوئی وہاں موجود نہیں تھا۔۔۔ وہ حماد تھا جو ہر وقت، ہر لمحہ میرے ساتھ ہوا کرتا تھا!۔۔۔ وہ تھا جس نے مجھے جینے کا مقصد، ایک نئی امید دی تھی۔۔۔ میری زندگی کے ہر اہم موڑ میں وہ انسان رہا ہے میرے ساتھ۔۔۔ تو اب بتائے آپ میرے لیے کون سا رشتہ اہم ہونا چاہیے؟ وہ ماں جو اپنے شوہر کے دھوکے کو برداشت نہ کرتی ہوئی مجھے پیدا کر کے مر گئی؟۔۔۔ وہ باپ جس کے لیے یہ دنیاوی طاقت اپنی اولاد سے بڑھ کر تھی، یا دشمن کا وہ بیٹا جس نے میری محبت میں مجھے بچانے کو اپنی جان دے دی؟۔۔۔ تو سنئیے میرے لیے میر احماد سب سے زیادہ اہم تھا اور اہم رہے گا!۔۔۔ آپ میرے باپ ہے، اس سرٹیفیکیٹ کی اب مجھے ضرورت نہیں۔۔۔ کیونکہ میری پہچان اب میرے شوہر کے ساتھ جڑ چکی ہے جسے نہایت بے دردی سے اپنے بدلے کی آگ میں آپ نے قتل کروا دیا!" آخر میں اس کا لہجہ بھیگ گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تمہارے تمام گلے شکوے بجا شزا مگر حماد کو ہم نے شبیر زبیری نے مارا ہے وہ قاتل ہے اپنی اولاد کا!" اب کی بار جواب سنان نے دیا تھا۔

"اور آپ کو کیوں لگا کہ میں یقین کرلوں گی اس بات کا؟۔۔۔یہ آپ صرف اسی لیے کہہ رہے ہے نا کیونکہ وہ شخص قاتل ہے آپ کے ماں باپ کا!۔۔۔اسی لیے اپنا الزام اس کے سر پر ڈال دو!" سر جھٹکے وہ بولی تھی۔

"الزام نہیں سچ ہے یہ اور گواہ بھی ہے ہمارے پاس!" وائے۔زی کی آواز پر شزا نے نفرت بھری نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔

"اچھا اور کون ہے گواہ؟" استہزایہ انداز میں ہنستے اس نے سوال کیا تھا۔

"میں ہوں گواہ بھابھی!" دروازے پر بیگ لیے کھڑا اجازل بولا تھا جس کی آواز سن کر وہ چونکی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"جازل؟" شزا کے چہرے کے تاثرات یکلخت بدلے تھے، یہی تو وہ شخص تھا جس نے وائے۔زی کے ساتھ مل کر اس پر حملہ کیا تھا۔

نفرت سے منہ پھیرتی وہ کمرے کی جانب بڑھی تھی۔

"ایک بار میری بھی سن لے بھابھی پھر جو چاہے فیصلہ کر لیجیے گا!" جازل کی بات پر نا چاہتے ہوئے بھی اس کے قدم رکے تھے۔

جازل کو دو دن پہلے ہی حقیقت کا علم ہوا تھا، جو وائے۔زی کو اس نے گوش گزار دی تھی۔۔۔ اور اب وہ یہاں پاکستان آیا تھا شزا کو سب سچ بتانے کو۔

جازل کے منہ سے سب سچ سن کئی لمحے وہ سن بیٹھی رہی تھی۔۔۔ ارحام شاہ کے لبوں پر اب ایک طنزیہ مسکراہٹ تھی۔

"تو ان کا پلان کیا ہے؟"

All Rights Reserved by Novels lounge

"مرینہ چوہان پاکستان آئے گی بھابھی سے ملنے اور ان کی برین واشنگ کی جائے گی کہ یہ ارحام شاہ کو خود اپنے ہاتھوں سے مار دے!" مرینہ کا نام سن زویا کی سانس اٹکی تھی، سنان کے ہاتھ پر اس کی گرفت سخت ہوئی تھی۔

سنان نے اسے ایک مسکراہٹ سے نوازے اپنے ہونے کا احساس دلایا تھا۔

"ایم سوری بھابھی آپ کو اتنا کچھ سہنا پڑا۔۔۔ مگر اس وقت آپ کو بچوں کو بچانے کے لیے اس سے بہتر راستہ کوئی نہیں تھا!" جازل افسردہ سی نگاہ شزا پر ڈالتے بولا تھا جس کی آنکھیں بھیگ گئیں تھی۔

"میر احماد،۔۔۔ میر احماد اسے مار دیا۔۔۔ وہ چلا گیا ان کی دشمنی میں۔۔۔ وہ، وہ میری آنکھوں کے سامنے جازل، میری آنکھوں کے سامنے سے اس کا خون میں لت پت وجود غائب نہیں ہوتا!۔۔۔ وہ مر گیا صرف اور صرف اس شخص کی وجہ سے!" ایک حقیر نگاہ ارحام شاہ پر ڈالے وہ چیخی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تم ابھی بھی مجھے اس کا گناہگار ٹھہرا رہی ہو، سچ جاننے کے باوجود بھی!" ارحام شاہ کا غصہ پھر بڑھ گیا تھا۔

"ہاں کیونکہ آپ ہے ان سب کی وجہ۔۔۔نا آپ میں دولت اور طاقت کی ہوس پیدا ہوتی، نا یہ سب شروع ہوتا اور نا وہ مرتا!۔۔۔اس کے قتل میں آپ برابر کے شریک ہے۔۔۔کیونکہ آپ کی بیٹی کو بچاتے مرا ہے وہ۔۔۔ آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی، آپ کو کیا میں تو خود کو معاف کرنے کے قابل نہیں رہی۔۔۔" ان سب پر ایک آخری نگاہ ڈالتی وہ کمرے کی جانب بھاگتی اندر سے لالک لگا چکی تھی۔

"بھابھی۔۔۔"

"ابھی مت چھیڑو جازل اسے، وہ تکلیف میں ہے۔۔۔اور تم سب بھی آج رات کے فنکشن کی تیاری کرو۔۔۔جو ہوا اسے بھول جاؤ فلحال!" سنان کی بات پر ناچاہتے ہوئے وہ سب مان گئے تھے۔

"مجھے اب اجازت دو۔۔۔ہوٹل پہنچنا ہے مجھے!" ان سے ملتا جازل وہاں سے جا چکا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"دولہا صاحب تم بھی جاؤ تیاری شیاری کرو۔۔۔ آج بہت اہم دن ہے تمہارے لیے"

سنان اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے بولا تھا جس پر معتصیم مصنوئی مسکراہٹ مسکراتا اس کے گلے ملتا وہاں سے نکل گیا تھا۔

"ابھی بھی وقت ہے سدھر جائے۔۔۔" ارحام شاہ کو بولتا وہ بھی وہاں سے جا چکا تھا جبکہ ارحام شاہ نے بس ہنکارہ بھرا تھا۔

\-------------

برات کا انتظام ویڈنگ حال میں کروایا گیا، ویسے تو معتصیم کا ارادہ برات کا فنکشن بھی گھر کے لان میں ہی رکھنے کا تھا مگر تایا ابو نے اسے سختی سے منع کر دیا تھا، اب تک ہوئے دونوں فنکشنز کا خرچہ بھی اسی نے اٹھایا تھا ایسے میں انہیں بلکل گوارہ نہ تھا کہ برات کا فنکشن کا بھی خرچہ بھی وہی اٹھاتا۔

ماورا کی پھوپھی اور چچیاں تو حال کو دیکھ کر مزید جل بھن گئی تھی، انہیں یقین تھا کہ آج تو لوگ اس سچ سے آگاہ ہو جائے گے کہ وہ لڑکی اپاہج ہے، مگر یہاں بھی معتصیم نے

All Rights Reserved by Novels lounge

اس کی مشکل آسان کر دی تھی جب تقی اور وائے۔زی اسے کاندھوں پر اٹھائے سٹیج تک لائے تھے اور نہایت نرمی سے اسے بٹھادیا گیا تھا۔

فوٹو سیشن کے وقت بھی معتصیم نے اسے سہارا دیے اس انداز میں خود سے قریب کیا تھا کہ کسی کو شک بھی چھو کر نہ گزرا تھا۔

"یہ شکل پر بارہ کیوں بجے ہے ؟" وائے۔زی نے زویا سے پوچھا تھا۔

"آپی کی وجہ سے بہت پریشان ہوں میں ذی بھائی۔۔۔اللہ جانے وہ اس وقت کس حال میں ہو گی ہمیں انہیں چھوڑ کر نہیں آنا چاہیے تھا!" زویا اداس سی بولی تھی۔

"فکر مت کرو تمہاری بہن بہت سخت جان ہے، کچھ نہیں ہو گا اسے" وائے۔زی مسکرایا تھا جس پر زویا بھی مسکرا دی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"دیکھیے گا آپا اب رخصتی ہونی ہے تو کیسے اس آفت کا سچ سب کے سامنے آتا!" بڑی چچی خوشی سے بولی تھی لیکن یہاں بھی ان کی امیدوں پر برے سے پانی پھیر دیا گیا تھا جب معتصیم ماورا کو باہوں میں اٹھائے گاڑی تک لے گیا تھا۔

"آپا کا دھیان رکھیے گا بھائی۔۔۔ آپ جانتے ہے ناوہ کس کس تکلیف سے گزری ہے!" تقی نم آنکھوں سے بولا تھا جس پر معتصیم نے مسکرا کر اسے گلے لگایا تھا۔

"فکر مت کرو میری جان سے بڑھ کر عزیز ہے مجھے وہ!" معتصیم نے سرگوشی کی تھی جس پر وہ مسکرا دیا تھا۔

\------------

رخصتی کے بعد وہ لوگ معتصیم کے ساتھ ہی اس کے گھر آئے تھے۔

"ارے بھئی دولہا دلہن کو اب بول بھی دو کہ گاڑی سے باہر نکل آئے یا اپاہج ہو گئے ہیں دونوں؟" چھوٹی چچی ہنس کر جانتے بوجھتے بولی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"وہ کیا ہے نا چچی جان ہمارے ہاں ایک رسم ہے کہ دولہا اپنی دلہن کو گاڑی سے لیکر کمرے تک اٹھا کر لیجاتا ہے!" زویا نے بھی ہنستے ہوئے جواب دیا تھا جس پر باقی سب تو مسکرا دیے تھے۔

تایا جان بس اپنے بھائیوں کو گھوری سے نواز رہے تھے، انداز صاف تھا کہ اب واپسی پر ان کی اچھی خاصی زلالت ہونے والی تھی اپنے بھائی کے ہاتھوں مگر ان کی بیگمات کو کہاں فکر تھی۔

"دولہا صاحب لے بھی آئے بھابھی کو!" وائے۔زی نے اونچی آواز لگائی تھی جس پر سب ہنس دیے تھے۔

"مے آئی؟" اپنا ہاتھ ماورا کے آگے پھیلائے اس نے اجازت چاہی تھی۔

"ہاں جیسے میرے انکار کرنے سے تم نے رک جانا تھا؟" ماورا کے لطیف سے طنز پر وہ ہنس دیا تھا اور جھک کر اسے اپنی باہوں میں اٹھاتا وہ اندر بڑھا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"بھئی کوئی رسم وسم بھی ہو گی یا نہیں؟" پھوپھی اعتراض کن انداز میں بولی تھی۔

"بلکل ہو گی کیوں نہیں، مگر صبح۔۔۔ابھی ہم بہت تھکے ہوئے ہیں!" وائے۔زی آنکھیں پٹپٹائے بولا تھا جس پر سب ہنس دیے تھے جب کہ ان سب سے بے پرواہ وہ ماورا پر نگاہیں ٹکائے اپنے کمرے کی جانب بڑھا تھا۔

"لو بھلا دیکھو بے شرم کو کیسے ہمیں نظر انداز کیے چلا جا رہا ہے!" پھوپھو پھر بولی تھی۔

"جی اب آپ کی عمر نہیں رہی کہ آپ کو دیکھا جائے!" وائے۔زی کی بات پر پاس موجود تقی اور زویا ہنس دیے تھے۔

"کیا بولا یہ لڑکا؟" پھوپھی کی توپوں کا رخ اس کی جانب ہوا تھا۔

"کچھ نہیں پھوپھو، آپ چائے پی جیئے نا!" میڈ کو چائے لاتے دیکھ تقی نے کپ ان کی جانب بڑھایا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

All Rights Reserved by Novels lounge

کمرے میں لائے اسے نرمی سے بیڈ پر بٹھائے معتصیم نے اپنے لب اس کے ماتھے پر رکھے تھے۔

"ویلکم ان مائی لائف، ڈئیر وائف!" مسکراتا وہ اس سے زرا سا دور ہوا تھا۔

اس کے پاس بیٹھے اس کے دونوں ہاتھوں کو تھامے ان کی مہندی کو دیکھتا وہ مسکرایا تھا۔۔۔

"معتصیم!"

"ہمم؟" نگاہیں اس کے ہاتھوں پر ہی جمی تھی۔

"معتصیم ادھر دیکھو میری جانب، بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے؟۔۔۔پورے فنکشن میں تم مجھے پریشان لگے تھے۔۔۔کیا کوئی مسئلہ ہے؟۔۔۔مجھے بتاؤ، مجھ سے شئیر کرو!" اس کی فکر سن کر وہ مسکراتا زور سے اس گلے لگا چکا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

آنکھیں موندے وہ بس اس پل کو محسوس کر رہا تھا، اسے خاموش پا کر ماورا نے بھی دوبارہ کوئی بات نہ کی تھی۔

"میں بلکل ٹھیک ہوں، بس ماما پاپا کی یاد آ رہی تھی، مگر اب میں ٹھیک ہوں!" اس کے چہرے کو ہاتھوں میں تھامے وہ مسکرا کر بولا تھا۔

"یو شیور؟" اسے جیسے یقین نہ آیا تھا

"ہنڈرڈ پرسنٹ!" ایک بار پھر وہ اس کے ماتھے پر لب رکھ چکا تھا۔

"معتصیم مجھے چینج کرنا ہے!" اس کی بولتی نگاہوں سے خائف ہوتی وہ نظریں گھمائے بولی تھی۔

"میں ہیلپ کر دوں؟" اس کی بات کا مطلب سمجھتے ماورا نے غصے سے اسے گھورا تھا۔

"معتصیم!۔۔۔بد تمیزی مت کرو، مجھے واشروم چھوڑ کر آؤ!" اس کے بازو پر مکا مارتی وہ بولی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ہاہاہاہا۔۔۔ہاں تو میں بھی یہی کہہ رہا تھا کہ واشروم چھوڑ آتا ہوں!۔۔۔ویسے تم کیا سمجھی؟" چہرہ اس کے چہرے کے قریب کیے اس نے شرارتی نگاہوں سے سوال کیا تھا۔

"معتصیم!!"

"اوکے اوکے!" دونوں ہاتھ ہوا میں اٹھائے اس نے سرنڈر کیا تھا۔

"چلیے ملکہ صاحبہ آپ کا خادم حاضر ہے!" اس کے سامنے جھکتا وہ مسکرا کر بولا تھا۔

"معتصیم!" اسے واشروم میں اتارتا وہ مڑا تھا جب ماورا نے اس کا ہاتھ تھاما۔

"میں نہیں جانتی سنان بھائی کہ گھر کیا ہوا، مگر یوں اداس مت ہو مجھے اچھا نہیں لگتا!" اس کے یہ چند الفاظ ہی معتصیم کو کتنا سکون دے گئے تھے وہ اس بات سے انجان تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"یونو واٹ!۔۔۔میں جتنا خدا کا شکر کروں اتنا کم ہے میرے لیے، جو اس نے تمہیں میرے لیے بنایا!" اس کے ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھے، اس نے اپنے لب ماورا کے ماتھے پر رکھ دیے تھے۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سر ہاتھوں میں گرائے وہ بس اس کی سلامتی کی دعائیں کیے جا رہا تھا۔۔۔ سرخ آنکھیں اٹھائیں اس نے آئی۔سی۔یو کی جانب دیکھا جہاں اسے لیجایا گیا تھا۔

آج صبح ہی کی بات ہے جب وائے۔زی اور زویا ناشتے کی میز پر ناچاہتے ہوئے شزا کا انتظار کر رہے تھے جو کہ فضول تھا، مگر پھر بھی ایک موہوم امید تھی انہیں۔۔۔سنان اور ارحام شاہ کسی کام کے سلسلے میں فجر ٹائم سے گھر سے غائب تھے۔

کافی دیر انہوں نے انتظار کیا مگر وہ باہر نہ نکلی جسے وہ اس کی ناراضگی سمجھ بیٹھے جب انہیں بچوں کے رونے کی آواز آئی، پہلے پہل تو ان سب نے اسے اگنور کر دیا یہ سمجھ

All Rights Reserved by Novels lounge

کر کہ بچے بھو کے ہو گے مگر جب رونے کی آواز بڑھی تو وہ اس کے کمرے کی جانب بھاگے تھے۔

لاک کھولنے پر جو منظر انہوں نے دیکھا وہ انہیں ہلا دینے کو کافی تھا، بیڈ کے قریب وہ زمین پر بیہوش گری تھی۔

زویا اور انعم نے فوراً بچوں کو سنبھالا تھا جبکہ وائے۔زی اسے باہوں میں اٹھائے باہر کو بھاگا۔

"بچوں کا دھیان رکھنا زویا!۔۔۔"زویا کو ہدایت دیے اس نے شزا کو پچھلی سیٹ پر لٹایا تھا۔

"میں ساتھ چلوں؟"

"نہیں!۔۔۔تم بچوں کے پاس رکو!"اس کا سر تھپتھپاتے وہ ہسپتال کی جانب نکلا تھا۔

ہسپتال پہنچتے اسے فوراً آئی۔سی۔یو میں لے جایا گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"پیشنٹ کے ساتھ کون ہے؟"ڈاکٹر کی آواز سن وہ ہوش میں آیا تھا۔

"میں ہوں!"وہ فوراً کھڑا ہوا

"آپ پیشنٹ کے ہسبنڈ ہے؟"

"نہیں میں ان کے ہسبنڈ کا بھائی ہوں!"وائے۔زی نے فوراً اصلاح کی۔

"ان کے ہسبنڈ کہاں ہے؟"ڈاکٹر نے مشکوک نگاہوں سے سوال کیا تھا

"ان کی دیتھ ہو گئی ہے"

"اوہ!"ڈاکٹر کو افسوس ہوا

"انہیں کیا ہوا ہے؟"وائے۔زی نے بیتابی سے سوال کیا

"میرے ساتھ آیئے!"اشارہ کیے وہ اپنے کیبین کی جانب وائے۔زی کو لے گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"دیکھیے آپ کی پیشنٹ کی مینٹل کنڈیشن اسٹیبل نہیں ہے۔۔۔کسی بات کا بہت گہرہ اثر لیا ہے انہوں نے۔۔۔نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے، اور ان کی کنڈیشن بتا رہی ہے کہ یہ پہلی بار نہیں ہوا۔۔۔پہلے بھی وہ کسی ایسی کنڈیشن سے گزر چکی ہے!۔۔۔یہ تو معجزہ ہے کہ اب کی بار وہ بچ گئی۔۔۔لیکن اگلی بار کی کوئی گارنٹی نہیں۔۔"ڈاکٹر کی بات سن، سر جھکائے اس نے مٹھیاں بھینچے اپنے اندر بڑھتے اشتعال کو کم کرنے کی کوشش کی تھی۔

"ہوش۔۔۔ہوش کب تک آئے گا اسے؟"

"معلوم نہیں۔۔۔جیسی ان کی کنڈیشن ہے مجھے تو لگتا ہے وہ خود ہی ہوش میں نہیں آنا چاہتی۔۔۔باقی بس دعا کی جاسکتی ہے۔"

"اوکے!"سست قدموں سے باہر نکلتا وہ پاس موجود بینچ پر ڈھے گیا تھا۔

آنکھیں بند کیے اس نے سر دیوار سے ٹکا دیا تھا، کچھ آنسوؤں نکل کر اس کے بالوں میں جذب ہو گئے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

دماغ ماؤف ہو چکا تھا۔۔۔ آج پہلی بار اس کا دل چاہا تھا کہ وہ روئے، چیخیں چلائے۔۔۔ ہوش سے بیگانہ اس وجود پر جا کر برسے، اس پر آشکار وہ عشق جو وائے۔زی نے اس سے کیا۔۔۔ مگر وہ سب تو لاحاصل تھا۔۔۔ وہ تو کسی اور کی ہو چکی تھی۔۔۔ بھلے وہ شخص اب ان کے درمیان میں نا تھا مگر اس کی محبت، اس کا عشق ہمیشہ ان کے درمیان رہنے والا تھا۔۔۔

فون کی بیل پر اس نے آنکھیں کھولے کال رسیو کی تھی جو سنان کی تھی۔

سنان سے بات کر کے اسے شزا کی طبیعت سے آگاہ کرتے وہ کال کاٹ چکا تھا جب معتصیم کی کال رسیو ہوئی تھی۔

شزا کی حالت کے بارے میں آگاہ کرتے وہ اس سے ولیمے پر نا آنے کی معذرت کر چکا تھا

"سوری یار مگر ناممکن ہے آنا!"

All Rights Reserved by Novels lounge

"کیابات کر رہے ہو۔۔۔ کوئی بات نہیں۔۔۔اس وقت تمہارا شزا کے پاس ہونا زیادہ ضروری ہے، اسے اس لمحے سب سے زیادہ تمہاری ضرورت ہے!" اسے چند ایک ہدایات سے نوازتا معتصیم کال بند کر چکا تھا۔

چہرے پر ہاتھ پھیرے وہ کنٹین تک کافی پینے گیا تھا جب واپسی پر اسے شزا کی بہتر حالت اور روم میں شفٹ کرنے کی اطلاع دے دی گئی تھی۔

پر سکون سانس خارج کیے وہ روم میں داخل ہوا تھا جہاں ڈھیر ساری مشینوں میں جکڑی، آنکھیں موندے وہ دنیا جہاں سے غافل تھی۔

اس کے پاس کرسی پر بیٹھے وائے۔زی کی نگاہیں اس کے چہرے پر تھی۔۔۔ ایک پل کو تو جی چاہا کہ اسے ہلائے، اسے بتائے کہ وہ اس کے لیے کیا معنی رکھتی ہے۔۔۔ اسے کہے کہ وہ بھول جائے اس حماد نامی شخص کو۔۔۔

"میری محبت کا اتنا امتحان مت لو شزا کہ تمہیں بچاتے بچاتے میں خود ختم ہو جاؤ!" اس کا ہاتھ تھامے وہ بے بسی سے بولا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ولیمے کا فنکشن بہت چھوٹا سا تھا جو بس گھر کے افراد کے درمیان میں معتصیم نے گھر پر ہی رکھا تھا! اس کا ارادہ گرینڈر ریسیپشن کا تھا مگر وہ یہ سب ماورا کے ٹھیک ہو جانے کے بعد کرنا چاہتا تھا، اسی لیے بزنس کو بہانہ بنا کر فلوقت وہ ٹال چکا تھا۔۔۔ اپنی کزنز سے باتیں کرتی ماورا کی نگاہیں بار بار بھٹک کر معتصیم کے چہرے پر جا ٹھہرتی تھی جو اس وقت اسے سخت مضطرب نظر آ رہا تھا۔

"منہ دکھائی میں کیا ملا آپی؟" پھوپھو کی بیٹی نے اشتیاق سے سوال کیا جس پر ماورا نے مسکرا کر اسے برسلیٹ دکھایا تھا۔

"ماشاءاللہ!۔۔۔ کتنا پیارا ہے!" اس کی تعریف پر ماورا مصنوئی مسکرادی تھی۔۔۔ تمام تر توجہ نا چاہتے ہوئے بھی اس کی جانب تھی جو اسے وقت جھنجھلایا ہوا تھا۔

تھوڑی ہی دیر میں کچھ رسمیں پوری کرنے کے لیے وہ ماورا کے قریب آ بیٹھا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"کیا ہوا ہے؟" اس نے سرگوشی نما انداز میں سوال کیا

"کیا ہوا ہے؟" معتصیم نے چونک کر اسی کا سوال اسے لوٹایا

"اتنے پریشان نظر آرہے ہو۔۔۔کچھ ہوا ہے؟۔۔۔سنان بھائی کی فیملی بھی نہیں آئی فنکشن میں۔۔۔کل بھی کافی پریشان تھے۔۔۔کوئی بات ہے تو مجھ سے شئیر کر سکتے ہو!" ماورا کی بات پر وہ مسکرایا تھا۔

"بعد میں" اس کا ہاتھ دبائے وہ بولا تھا جس پر مسکراتے ہوئے اس نے سر اثبات میں ہلا دیا تھا۔

"یا اللہ یہ تو بہت برا ہوا۔۔۔اب وہ کیسی ہے؟" ماورا افسوس کن لہجے میں بولی تھی۔

"فلحال کنڈیشن اسٹیبل ہے۔۔۔بس دعا کرو کہ اللہ اس کی مشکلات آسان کرے" معتصیم سانس خارج کیے بولا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ان شاءاللہ۔۔۔سب بہتر ہو جائے گا۔۔۔ہم جائے گے ملنے اس سے۔"ماورا مسکرائی تھی۔

"ضرور میری جان، مگر اس سے پہلے میں تمہاری اپائنٹمنٹ لے چکا ہوں ڈاکٹر۔۔۔کل سے تمہاری تھیراپی ہوگی۔۔۔ آں آں۔۔۔کوئی لفظ نہیں!"اسے منہ کھولتے دیکھ معتصیم نے اس کے لبوں پر انگلی رکھی تھی۔

"اوکے ڈیڈ!"اس تعبداری پر وہ نا چاہتے بھی ہنس دیا تھا۔

"مائی لوو!"اس کی آنکھوں پر لب رکھے وہ بڑبڑایا تھا۔

\-----------

گہری سانس خارج کیے اس نے اپنے ٹیسٹ کو ایک نظر پڑھا تھا۔۔۔ٹیسٹ کا ٹائم ختم ہونے میں ابھی گھنٹہ پڑا تھا مگر اسے جلد از جلد گھر پہنچنا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

میم صبغہ کو ٹیسٹ تھمائے ان کی جانب ایک تھکی سی مسکراہٹ اچھالتی وہ کمرے سے باہر نکل گئی تھی۔

انسٹیٹیوٹ سے باہر نکلتے ہی اسے سامنے کریم گاڑی کے ساتھ کھڑا نظر آیا تھا۔

اس کی جانب بڑھتی وہ گاڑی میں جا بیٹھی تھی۔۔۔ گاڑی ڈرائیو کرتے کریم نے ساتھ بیٹھی زویا پر ایک نگاہ ڈالی تھی جو اسے بہت تھکی تھکی لگ رہی تھی۔

گاڑی ایک جوس کارنر کے سامنے روکے وہ فریش فروٹ جوس خریدے اس کی جانب لایا تھا۔

"پی لو ضرورت ہے تمہیں!" جوس اس کی جانب بڑھائے وہ بولا تھا۔

"آپی کب ٹھیک ہو گی کریم؟۔۔۔ مجھ سے ان کی یہ حالت دیکھی نہیں جاتی" وہ تھکے ہوئے لہجے میں بولی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"وہ جلد ٹھیک ہو جائے گی فکر مت کرو۔۔۔اللہ ان کا حامی و ناصر ہے!" موڑ کاٹتے اس نے تسلی دی تھی۔

دو ہفتے ہو گئے شزا کو ہسپتال سے ڈسچارج ہوئے مگر وہ مکمل طور پر خاموش ہو گئی تھی۔۔۔ہمیشہ گم سم رہتی۔۔۔بچوں کو بھی ٹھیک سے وقت نہیں دے پا رہی تھی۔

ڈاکٹرز کے مطابق اس کے دماغ پر کوئی گہرہ اثر ہوا تھا اسی لیے اس کا دماغ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے مفلوج ہو گیا ہے۔

سنان اور ارحام شاہ بھی دو ہفتوں سے گھر واپس نہ آئے تھے ایسے میں وائے۔زی اور زویا ہی اس کا اور بچوں کا خیال رکھ رہے تھے۔

کریم جو سنان کے ساتھ گیا ہوا تھا اسے بھی سنان نے ضرورت کے تحت واپس بھیج دیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

گھر آتے ہی وہ فریش ہوئے بنا شزا کے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی جہاں انعم بڑی مشکل سے دونوں بچوں کو سنبھالے ہوئے تھی جبکہ شزا ان سے لاپرواہ کھڑکی کے پاس کھڑی نجانے کیا دیکھ رہی تھی۔

"ادھر دو میرے بچوں کو!" وہ دونوں جو انعم کو تنگ کیے ہوئے تھے زویا کے پاس آتے ہی انہیں سکون آ گیا تھا۔

مگر یہ بھی وقتی سکون تھا مشعل میڈم کے لیے کیونکہ اسے ہمیشہ وائے۔زی ہی چاہیے ہوتا تھا۔

"کیا مسئلہ ہے بھئی کیوں تنگ کر رہے ہو آپی کو؟" بقول انعم کے اسے آنٹی کہلوانا پسند نہ تھا تو زویا بچوں کے سامنے اسے آپی ہی کہتی تھی۔

اس کی بات پر عبداللہ تو ہنس دیا تھا جبکہ مشعل نے منہ بسور لیا تھا۔

"زویا انہوں نے سیریلیک بھی نہیں کھایا!"

All Rights Reserved by Novels lounge

"اچھا آپ سب کے لیے کھانا لگاؤ۔۔۔یہ خالہ کے ہاتھ سے ہی کھانا کھائے گے۔۔۔ کیوں بھئی ٹھیک کہانا؟" ان دونوں کی چھوٹی سی ناک کو چومتی وہ بولی تھی۔

دونوں بچوں کو بے بی چیئر پر بٹھائے وہ دوبارہ کمرے میں داخل ہوتی شزا کی جانب بڑھی تھی۔

کھڑکی کے پاس کھڑی شزا کے لبوں پر ایک جاندار سی مسکراہٹ تھی۔۔۔ہاتھ اٹھائے اس نے ہلایا تھا۔

"آپی کس کو دیکھ کر مسکرایا جارہا ہے؟" زویا کی آواز سن وہ پہلے تو وہ ٹھٹھکی مگر ساتھ ہی ایک جاندار مسکراہٹ اس کے لبوں پر در آئی تھی۔

"کسی کو بتاؤ گی تو نہیں نا؟" اس نے دھیمی آواز میں سوال کیا تھا۔

"نہیں بتاؤں گی!"

All Rights Reserved by Novels lounge

"وہ، وہ حماد تھا۔۔۔ ملنے آیا تھا، مگر تم کسی کو بتانا نا۔۔۔ نہیں تو یہ لوگ مار دے گے اسے۔۔۔ نہیں بتاؤ گی نا؟" اس کے دونوں ہاتھ تھامے شزا نے آس سے پوچھا تھا۔۔۔ زویا بے بسی سے اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔

"نہیں بتاؤں گی۔۔۔ اچھا چلے آئے کھانا کھالے!" زبردستی مسکراتی وہ اس کا ہاتھ پکڑے کھانے کی ٹیبل پر لے آئی تھی جہاں انعم عبداللہ کو تو سکون سے سیریلیک کھلا چکی تھی جبکہ مشعل آنکھیں گھمائیں آس پاس وائے۔زی کو ڈھونڈ رہی تھی۔

شزا کو چیئر پر بٹھائے زویا نے اسے کھانا ڈال کر دیا تھا جب وائے۔زی کھانے کے لیے وہاں آیا تھا اسے دیکھ مشعل کی آنکھیں روشن ہوئیں تھی اور تیزی سے وہ اس کی جانب لپکنے کی کوشش کرنے لگ گئی تھی۔

"نو مشعل!" وائے۔زی نے اسے آنکھیں دکھائی جن کا زرا اثر نہ لیتی وہ اس کی جانب اپنے ہاتھ بڑھا چکی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"زویا۔۔۔ مشعل کو مجھے دے دو۔۔ وہ اسے تکلیف پہنچائے گا!" شزا خوف سے بولی تھی۔

اس کی حالت سمجھتے زویا نے مشعل کو شزا کو تھمایا تھا جو اسے خود کے سینے سے لگائے سیریلیک کھلانا شروع ہو گئی تھی جبکہ مشعل کی ابھی بھی کوشش وائے۔زی کے پاس جانے کی تھی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"آرام سے دھیان سے!" اسے اسٹینڈ کی مدد سے چلتے دیکھ معتصیم اس کے ساتھ ساتھ ہی تھا

"بس اب اور نہیں" وہ تھکے ہوئے لہجے میں بولی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"بس پانچ منٹ اور۔۔۔پھر آج کی پریکٹیس مکمل ہو جائے گی اوکے" معتصیم کی بات پر ناچاہتے ہوئے بھی اس نے سر اثبات میں ہلایا تھا اور اب لان میں اس کے ساتھ ساتھ وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائے چل رہی تھی۔

پانچ منٹ کی مزید واک کے بعد اب وہ دونوں لان میں موجود کرسیوں پر بیٹھے چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

کرسی کے ساتھ سر ٹکائے ماورا نے اپنے شوہر کو دیکھا تھا جو سائے کی طرح اس کے ساتھ رہتا تھا۔

آفس کے ساتھ ساتھ وہ ماورا کو بھی سنبھال رہا تھا اور ایسے میں ایک بار بھی اس کے ماتھے پر تھکن کی ایک لکیر تک نہ آئی تھی۔

آفس کا زیادہ تر کام بھی وہ گھر سے ہی کر رہا تھا، ہاں ایک چیز جو بدلی تھی وہ تھی اس گھر کی سکیورٹی جو پہلے سے مزید سخت کر دی گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ماورا نے ایک دو بار اس سے پوچھا بھی مگر وہ مکمل طور پر اس کی بات کو ٹال گیا تھا۔

"آپی کی ذہنی کنڈیشن مزید بگڑتی جا رہی ہے بھائی۔۔۔اب تو وہ حماد بھائی کو دل کے اجالے میں تصور کرنے لگ گئی ہے۔۔۔ ہمیں جلد از جلد کچھ کرنا ہو گا!"

اس کی بات پر وائے۔زی گہری سانس بھر کر رہ گیا تھا۔

"تم بتاؤ جازل وہاں کے کیا حالات ہیں؟" اب وہ جازل کی جانب متوجہ ہوا تھا۔

"مرینہ چوہان پاکستان آچکی ہے اور اب وہ انتظار میں ہے کہ کب تم لوگ شزا کو لے کر باہر نکلو گے اور کب وہ اس سے مل کر ارحام شاہ کو مروادے۔" جازل کی بات پر دوسری جانب ویڈیو کال پر موجود سنان کے لب مسکرائے تھے۔

"تو اسے مرینہ چوہان سے ملوا دو۔۔۔ویسے بھی وقت آگیا ہے کہ اب اس تمام فلم کا ڈراپ سین ہو جائے۔" سنان کی بات سن اس نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تم کب واپس آرہے ہو؟" وائے۔زی نے سنان سے سوال کیا تھا۔

"فلحال مشکل ہے۔۔۔مان کی شادی ہے، اس نے فورس کیا ہے رکنے کے لیے بول رہا ہے!" سنان کی بات پر زویا کے لب فوراً پھیلے تھے۔

"کیوں نا ہم آپی کو بھی شادی میں لے جائے؟۔۔۔ہو سکتا ہے تھوڑی دیر کے لیے ہی مگر ان کا مائنڈ ڈائیورٹ ہو جائے؟" زویا کی بات پر کچھ سوچتے ہوئے جازل مسکرایا تھا۔

"میرے پاس ایک بہت اچھا پلان ہے۔۔۔ہم بھابھی کو شادی کی شاپنگ کے حوالے سے مال لیجائے گے، مرینہ چوہان کو میں یہی بتاؤں گا میرے جاسوس نے مجھے اطلاع دی ہے بھابھی کے گھر سے نکلنے کی۔۔۔اس طرح سے ہم مرینہ چوہان اور شزا کو ملوادے گے؟" جازل کی بات پر سنان نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"آئیڈیا دونوں کے برے نہیں ہیں۔۔۔میرے خیال سے ہمیں یہ کرنا چاہیے۔۔۔ فلحال اسے واقعی میں ایک اچھے ماحول کی ضرورت ہے۔۔۔تو بس ڈیسائیڈ ہو گیا۔۔۔

All Rights Reserved by Novels lounge

زویااور وائے۔زی تم دونوں بھی شزا کے ساتھ آرہے ہو!۔۔۔باقی پیچھے کا تمام معاملہ کریم سنبھال لے گا۔۔۔ٹھیک ہے؟"سنان کی بات سنتے ان سب نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"فہام جونیجو!"کال اٹھائے ارحام شاہ بس اتنا ہی بولا تھا۔

"کیسے ہو ارحام شاہ۔۔۔سنا ہے بچھڑی اولاد سے مل بیٹھے ہو،خاصے مصروف ہو!۔۔۔ اور اوپر سے تمہارے اس چہیتے معتصیم کی شادی بھی تو تھی نا اپنی بچھڑی محبوبہ سے؟۔۔۔تمام بچھڑے مل گئے۔۔۔واٹ آ لولی،ہیپی اینڈ ینگ!"فہام جونیجو کا میٹھا طنز انہوں نے بخوبی محسوس کیا تھا۔

"کام کی بات کرو جونیجو۔۔۔کال کیوں کی ہے؟"

All Rights Reserved by Novels lounge

"وہ کیا ہے نا ارحام شاہ تمہارے اس چہیتے معتصیم کے پاس کچھ ایسا ہے جو میرا ہے اور وہ مجھے واپس چاہیے۔۔۔ تو بس اس سلسلے میں تمہاری زرا سی مدد درکار ہے مجھے!" وہ ہنس کر بولا تھا

"کیا مطلب کیا ہے اس کے پاس اور کیسی مدد؟" ارحام شاہ چونکا تھا

"ارے کچھ خاص نہیں مجھے بس اس کی بیوی چاہیے۔۔۔ مجھے ماورا آفندی چاہیے جس پر اصولاً حقیقی حق میرا بنتا ہے۔" وہ ہنس کر بولا تھا

"دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا فہام جونیجو۔۔۔ کیا بکواس کر رہے ہو" ارحام شاہ فون پر دھاڑا تھا

"آواز نیچی ارحام شاہ۔۔۔ یاد رکھو کہ تم کس سے مخاطب ہو!" فہام جونیجو کی سپاٹ آواز سن ارحام شاہ زرا سا گڑبڑایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"میں تمہاری کسی قسم کی کوئی مدد نہیں کروں گا فہام جونیجو۔۔۔اچھا ہو گا اگر تم اس لڑکی کا پیچھا چھوڑ دو!" ارحام شاہ نے اسے پر سکون لہجے میں سمجھانا چاہا تھا جس پر فہام جونیجو ہنس دیا تھا۔

"مدد تو تمہیں میری کرنا ہو گی ارحام شاہ، نہیں تو معتصیم آفندی کو اس کی زندگی کے اس آدھے سچ سے واقف کروادوں گا جو تم نے چھپایا ہوا ہے!"

"کیا مطلب کیسا سچ؟" ارحام شاہ کے ماتھے پر پسینے کی ننھی بوندے جگمگائی تھی

"کیا تم نے مجھے بیوقوف سمجھ رکھا ہے ارحام شاہ؟۔۔۔تمہیں کیا لگا کہ معتصیم کو اس سچ سے آگاہ کر کے کہ اس کے ماں باپ کو میں نے مارا ہے تم اپنا دامن بچا لو گے؟۔۔۔اگر سچ یہ ہے کہ میں اس کے ماں باپ کا قاتل ہوں تو سچ یہ بھی ہے کہ تم اس قتل میں برابر کے شریک تھے ارحام شاہ۔۔۔یہ جو تم نے مجھے ڈبل کراس کرنے کی کوشش کی ہے نا بہت بھونڈی حرکت تھی اور اگر تم نہیں چاہتے کہ تمہیں اس کا جواب ملے تو چپ چاپ میری بات مان جاؤ۔۔۔وہ لڑکی میرے حوالے کر دو۔۔۔اور تمہارا یہ راز،

All Rights Reserved by Novels lounge

راز ہی رہے گا!" فہام جونیجو کی بات سن ارحام شاہ نے گہری سانس خارج کیے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔

فہام جونیجو وہ سانپ تھا جسے ڈسنے کا فن ارحام شاہ نے سکھایا تھا اور اب وہ الٹا اسی پر وار کرنے کے درپر آ گیا تھا۔

"ٹھیک ہے میں مدد کروں گا۔۔۔ مگر وعدے کے مطابق تم اپنا منہ بند رکھو گے۔" ارحام شاہ کے لہجے میں بے بسی محسوس کیے فہام جونیجو گہری مسکراہٹ مسکرایا تھا۔

"کیوں نہیں میرے دوست۔۔۔ بلکل ایسا ہی ہو گا۔۔۔ ماورا کے بدلے تمہارا راز۔۔۔" فہام جونیجو نے اسے یقین دلوایا تھا۔

"کیا تمہیں یقین ہے وہ شزا کو لے کر ہی باہر نکلے ہیں؟" مرینہ کی بات پر جازل نے سر اثبات میں ہلایا تھا

All Rights Reserved by Novels lounge

"میرا جاسوس کبھی غلط نہیں ہو سکتا!۔۔۔شنزا اس گاڑی میں موجود تھی" جازل کے کنفرم کرنے پر مرینہ چوہان کے لبوں پر ایک زہر خند مسکراہٹ در آئی تھی۔

"ویٹ ڈئیر بھانجی۔۔۔تمہاری یہ خالا بہت جلد تم سے ملنے آرہی ہے۔"قہقہہ لگاتی جازل کو وہ کوئی سائیکو لگی تھی۔

"پلان اے ڈن!" میسج ٹائپ کیے اس نے سینڈ کیا تھا۔

اپارٹمنٹ میں داخل ہوئے اس نے ہاتھ میں موجود بکس کو ٹیبل پر رکھا تھا، نقاب اتارے وہ کچن کی جانب بڑھی تھی۔۔۔پانی پیے وہ صوفہ پر آبیٹھی تھی۔

آنکھیں بند کیے اس نے کچھ لمحوں کے لیے خود کو پرسکون کرنا چاہا تھا۔

فون کی بیل پر آنکھیں کھولے اس نے کال اٹینڈ کی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"صبغہ!!"خوشی سے بھرپور آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔

"پری!"وہ دھیما سا مسکرائی تھی۔

"کیسی ہو؟"اس نے سوال کیا

"بہت، بہت، بہت خوشش!!!۔۔۔گیس واٹ؟۔۔۔میری شادی ہو رہی ہے مان کے ساتھ!"اس کی خوشی سے بھرپور آواز سن کر صبغہ بھی ہنس دی تھی۔

"بہت مبارک ہو میری جان!"

"اوہیلو صرف مبارک سے کام نہیں چلے گا۔۔۔تم آرہی ہو میری شادی پر!"وہ اسے فون سے ہی دھمکی دیتے بولی تھی

"یار!!۔۔۔آئی وش کے میں آسکتی۔۔۔مگر آف نہیں ملے گا۔۔۔"

All Rights Reserved by Novels lounge

"لسٹن می کیئر فلی مس صبغہ تم میری شادی پر آ رہی ہو، اور آ رہی کا مطلب ہے آ رہی ہو سمجھی!۔۔۔اب اگر تم نے کوئی ڈرامہ کیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا!" اس کے لہجے میں موجود وارننگ وہ صاف محسوس کر سکتی تھی۔

"یار پری۔۔۔"

"اگر تم نہیں آئی نا تو دیکھ لینا زندگی بھر بات نہیں کروں گی نہ کبھی شکل دکھاؤں گی!" سوں سوں کرتی وہ کال کاٹ چکی تھی۔

صبغہ کا دل چاہا تھا کہ اپنا ماتھا پیٹ لے۔۔۔

اس کی زندگی کے اس نئے سفر کے لیے صبغہ بہت خوش تھی مگر وہ اس وقت کسی گیدرنگ کے موڈ میں نہیں تھی۔

چودہ سال ہو گئے تھے اسے تنہائی کی یہ زندگی گزارتے ہوئے اور اب تو جیسے عادت ہو گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

مگر پھر بھی وہ ایک شخص بہت یاد آتا تو جو اپنا وعدہ وفا نہ کر سکا۔۔

وہ آج بھی خود کو لندن کے اس گاؤں میں پاتی تھی جہاں اپنے کمرے کی کھڑکی سے اسے لکڑیاں کاٹتے دیکھ وہ کئی گھنٹے ضائع کر دیتی تھی اور پھر اس کی سزا بھی پاتی تھی مگر اسے تو جیسے اس کے آنے کے بعد کسی سزا، کسی تکلیف کی پرواہ نہ رہی تھی۔

"سنان!" آنکھیں موندے اس کے لبوں سے یہ نام ادا ہوا تھا۔

نجانے جازل نے شزا سے ایسی کیا بات کی تھی کہ وہ ان کے ساتھ مال جانے کو تیار ہو گئی تھی اور اب گاڑی کی بیک سیٹ پر ونڈو پر سر رکھے باہر کے نظاروں کو دیکھ رہی تھی۔

فرنٹ سیٹ پر کریم اور وائے۔زی موجود تھے جبکہ بیک سیٹ پر اس کے ساتھ زویا اور بچے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ڈرائیو کرتا وائے۔زی گاہے بگاہے اس پر نگاہ ڈال لیتا تھا جو اپنی دنیا میں گم تھی۔

مال کی پارکنگ میں گاڑی پارک کیے وہ چاروں اندر داخل ہوئے تھے۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد مرینہ چوہان عبایا اور نقاب کیے وہاں آئی تھی جو گاہے بگاہے شزا پر نظر ڈال لیتی۔

"آپی یہ دیکھے کیسا ہے ؟"زویا نے ایک پیروں کو چھوٹی کام والی پنک فراک اس کے آگے کی تھی۔

"بہت پیاری تم پر بہت سوٹ کرے گی" شزا دھیما سا مسکرائی تھی

"اوہو آپی یہ آپ کے لیے ہے"

"میں ؟میں پہن کر کیا کرو گی ؟۔۔۔ویسے بھی بیوہ ایسے کپڑے نہیں پہنتیں !۔۔۔" اس کے لہجے کی تلخی محسوس کرتی وہ افسوس سے سر ہلائے کاؤنٹر کی جانب بڑھ گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

تھوڑی ہی دیر میں شاپنگ مکمل کیے وہ لوگ فوڈ کورٹ کی جانب بڑھے تھے۔

وہ ابھی اپنی جگہ پر بیٹھے ہی تھے جب وائے۔زی کے نمبر جازل کی کال آئی تھی جسے شزا سے بات کرنا تھی۔۔۔موبائل اس نے شزا کی جانب بڑھایا تھا۔

نجانے شزا کو ایسا کیا کہا گیا تھا کہ وہ سر ہلاتی سب سے ایکسکیوز کرتی واشروم کی جانب بڑھ گئی تھی۔

اس کے جاتے ہی وائے۔زی نے موبائل کان سے لگایا تھا۔

"ہمم۔۔۔ صحیح۔۔۔ ٹھیک۔" یہ تین لفظ بولتے ہی کال کاٹ دی گئی تھی۔

"کیا ہوا؟" کریم نے سوال کیا

"مرینہ چوہان!" دانت پیستے وہ بولا تھا۔

نام سنتے ہی انجانے میں زویا نے کریم کے ہاتھ پر سختی سے اپنا ہاتھ جما دیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

کریم نے چونک کر اسے دیکھ جس کے چہرے اور آنکھوں میں خوف تھا۔

کریم نے افسوس سے اسے دیکھا اور ہاتھ دبائے اسے اپنے ساتھ کا احساس دلایا تھا۔

"ایوری تھنگ از گوینگ ٹو بی اوکے!" کریم کے دلاسے پر وہ بس سر ہلا پائی تھی۔

واشروم میں داخل ہوتے ہی شزا نے گہری سانس خارج کی تھی۔۔۔منہ پر پانی کے چھینٹے مارے اس نے اندر کی کھولن کو کم کرنا چاہا تھا جب اسے دروازہ لاک ہونے کی آواز سنائی دی۔

سر اٹھائے اس نے دروازے کی جانب دیکھا جہاں عبایا میں ملبوس عورت اسے دیکھ کر عجیب انداز میں مسکرائی تھی۔

____

ہاتھ میں موجود زہر کی شیشی دیکھ جازل نے سر نفی میں ہلایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

وہ ایک خاص قسم کا زہر تھا جو تھوڑی ہی دیر میں انسان کو موت کے گھاٹ اتار دیتا۔

"اب آگے کیا؟۔۔۔ مرینہ چوہان کو بھابھی سے ملوا دیا!۔۔۔ ان کا پلان بھی سمجھ میں آ گیا۔۔۔ اب نیکسٹ سٹیپ کیا ہے؟" جازل نے سنان نے پوچھا تھا جو ویڈیو کال پر موجود تھا۔

"اب کچھ نہیں۔۔۔ فلحال تم لوگ شادی پر آنے کی تیاری کرو۔۔۔ اب جو ہو گا یہی ہو گا!" ان سب نے سر اثبات میں ہلا دیا تھا۔

"شزا کہاں ہے؟" اس نے شزا کے متعلق سوال کیا تھا

"وہ بچوں کے پاس ہے۔۔۔ جب سے آئی ہے مزید خاموش ہو گئی ہے۔۔۔ بس بچوں کے ساتھ چپکی بیٹھی ہے۔" زویا کی بات پر سنان نے گہری سانس خارج کی تھی۔

"سنان ڈیڈ کہاں ہے؟۔۔۔ کالز کر رہا ہوں وہ رسیو نہیں کر رہے ہے؟" وائے۔ زی نے ارحام شاہ کے متعلق سوال کیا تھا

All Rights Reserved by Novels lounge

"مجھے کیا معلوم ؟۔۔۔ چل رہا ہو گا شیطانی دماغ میں پھر کسی کی زندگی برباد کرنے کا پلان" وہ طنزیہ ہنسا تھا۔

اس کی بات پر ان سب نے مسکرا کر سر نفی میں ہلایا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیا تمہیں لگتا ہے وہ یہ کام کر دے گی ؟" شبیر زبیری کی بات پر مرینہ چوہان مسکرائی تھی۔

" بلکل وہ ویسا ہی کرے گی جیسا میں نے اسے کہاں ہے۔۔۔ اس کے ذہن میں ایسا زہر بھر کر آئی ہوں جو ارحام شاہ کو مار ڈالے گا!" مرینہ کی بات پر شبیر زبیری مسکرایا تھا۔

تھوڑی مزید باتیں کرنے کے بعد کال کاٹے وہ اٹھتی کھڑکی کے پاس آ کھڑی ہوئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

آنکھوں کے سامنے ہنستی ہوئی زویا آگئی تھی۔۔۔وہ کتنی خوش تھی، اسے یوں خوش اور مطمئن دیکھ مرینہ چوہان کا کتنا خون جلا تھا۔

آنکھوں کے کونے صاف کیے وہ اپنے کمرے سے نکلتی راہداری سے گزرتی سب سے آخری کمرے میں داخل ہوئی تھی۔

مشینوں میں جکڑے اس وجود کو دیکھ ان کی آنکھیں پھر سے نم ہوئی تھی۔

"جیک!" وہ اس کی جانب بڑھی تھی ستر فیصد چہرہ اور وجود جل گیا تھا اور وہ اس وقت کومہ میں تھا۔

کچھ ماہ پہلے وہ جب زویا کی تلاش میں پاکستان آیا تھا تو اس کی کار کا بہت ایکسیڈینٹ ہوا تھا جس کی وجہ سے وہ آج اس حال میں تھا۔

مرینہ چوہان نے اس وقت خود کو کیسے سنبھالا تھا یہ وہی جانتی تھی۔۔۔انتقام کی ایک نئی آگ ان کے اندر بھڑک رہی تھی جسے باہر نکلنے کی وجہ شبیر زبیری نے دی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

یہ گیم بہت آسان تھا شزا کا استعمال کر کے وہ بدلا لے لیتی اور الزام آتا شبیر زبیری پر اور وہ خود بیچ میں سے نکل جاتی۔۔۔ مگر ضروری نہیں کہ جیسا ہم پلان کرے ہمیشہ ویسا ہی ہو۔

مرینہ چوہان بھی اسی گمان میں تھی جس کی وجہ سے سب کچھ نظروں کے سامنے ہوتے ہوئے بھی وہ اندھی ہو گئی تھی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دن تیزی سے گزر رہے تھے۔۔۔ جہاں ماورا کی ریکوری میں بہتری آرہی تھی وہی دوسری جانب مان زارون رستم کی شادی کی تیاریاں زور و شور سے چل رہی تھی۔۔۔
اس وقت وہ میم صبغہ کے سامنے موجود تھی۔

"ابھی لاسٹ منتھ آپ نے ایک ویک کا آف لیا تھا اور اب آپ کو پھر سے چار دن کی چھٹیاں چاہیے کیوں؟" صبغہ نے ابرو اٹھائے سوال کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"وہ میم میرے کزن کی شادی ہے!" اب کیا بتاتی کہ بھائی کے دوست کی شادی ہے تو بول دیا جھوٹ۔

"فرسٹ کزن؟" صبغہ نے دوبارہ سوال کیا

"یس میم!" سر اثبات میں ہلائے اس نے جھوٹ پر مہر لگا دی تھی۔

"ابھی لاسٹ منتھ بھی فرسٹ کزن کی شادی تھی اور اب اس ماہ پھر سے ہے، کتنے فرسٹ کزنز ہیں آپ کے؟" درخواست پر سائن کیے اس نے لطیف سا طنز کیا تھا۔

"میم بس اب تو ایک اور کزن اور بھائی رہ گئے ہیں، باقی سب کی ہو گئی ہے!" وہ بھی مسکراتے بولی تھی۔

صبغہ نے سر اثبات میں ہلائے ایپلیکیشن ڈرا میں رکھی اور اسے جانے کا اشارہ کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

گیس اون کیے اس نے چولہا جلانا چاہا تھا جب کانوں سے موبائل کی بیل کی آواز ٹکرائی تھی۔

اس کے لبوں پر ایک مسکراہٹ در آئی تھی۔

"حماد بھی نا۔۔۔ایک تو تم لوگوں کے بابا کو بھی چین نہیں" مشعل عبداللہ کو بولتی وہ سر نفی میں ہلائے وہ کمرے کی جانب بڑھی تھی۔

"افف موبائل کہاں رکھ دیا؟" پورا کمرہ چھان مارا مگر اسے موبائل نہ ملا جس پر حماد اسے کال کر رہا تھا۔

"اوہو میں بھی کتنی بھلکڑ ہوں کچن میں ہی ہو گا موبائل" سر پر ہاتھ مارتی وہ کچن کی جانب بڑھی تھی جہاں پہلے سے موجود انعم نے آگ کے لیے ماچس جلائی تھی۔

کچن میں پھیلتی گیس نے ایک دم سے آگ پکڑی تھی جس سے ایک زوردار دھماکا ہوا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

گہری سانس خارج کیے وہ بینچ پر بیٹھی شزا کے برابر میں جا بیٹھا تھا جس کے ماتھے اور ہاتھ پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔

سر جھکائے وہ ان آنسوؤں کو روک لینا چاہتی تھی جو بہے جا رہے تھے۔

وائے۔زی نے ایک افسوس کن نگاہ اس پر ڈالی تھی۔

"چلے؟" اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے اس کی جانب ہاتھ بڑھائے وائے۔زی نے سوال کیا تھا۔

"وہ۔۔۔وہ۔۔وی کیسی ہے؟" ایک نظر وائے۔زی پر ڈالے اس نے لب چبائے سوال کیا تھا۔

"تمہیں فرق پڑتا ہے؟" ناچاہتے ہوئے بھی وہ طنز کر گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"میں نے، میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا، غلطی سے ہو گیا!" سر مزید جھکائے وہ اپنی کپکپاہٹ پر قابو پائے بولی تھی۔

"غلطی؟ تم اسے غلطی کہتی ہو؟" دونوں بازوں سینے پر باندھے اس نے سوال کیا تھا۔

"وہ، وہ میں۔۔۔ میں موبائل لینے گئی تھی روم میں۔"

"تمہارے پاس موبائل نہیں ہے شزا!" وائے۔زی دانت چبائے بولا تھا

"ہے میرے پاس اور اس پر کال آرہی تھی۔۔۔ ہاں کال آرہی تھی"

"اچھا کس کی کال آرہی تھی؟"

"حماد کی۔۔۔ حماد کی کال آرہی تھی، حماد اسے پسند نہیں کہ میں اس کی کال رسیو نہ کروں۔۔۔ تم دیکھنا اب، اب گھر جائے گے نا تو میں ڈانٹوں گی اسے۔۔۔ بتاؤں گی کہ اس کی اس حرکت کی وجہ سے کیا ہوا ہے۔۔۔ ہاں ابھی یہی کروں گی" وہ پر عظم لہجے میں خود سے بولی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

وائے۔زی کی آنکھیں ہلکی نم ہوئیں تھی۔

"شزا چلو گھر چلے!" وہ اب نرمی سے بولا تھا

"مگر وہ۔۔۔" اس نے انعم کے بابت سوال کرنا چاہا تھا

"وہ اب ٹھیک ہے شزا۔۔۔زیادہ مسئلہ نہیں ہوا۔۔۔ چلو چلے" گہری سانس خارج کیے اس نے ہاتھ ایک بار پھر شزا کی جانب بڑھایا تھا جسے اس نے تھام لیا تھا۔

انعم کا بازو کا حصہ جلا تھا وہ زیادہ نہیں۔۔۔جبکہ صد شکر تھا کہ اس کے چہرے کو نقصان نہیں پہنچا تھا۔

"میں؟ مگر میں کیسے جا سکتا ہوں سر؟۔۔۔یہ کام تو کریم کا ہے!" ارحام شاہ کے حکم پر اس کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

وہ اسے کسی کنسائنمنٹ کے لیے شہر سے دو گھنٹے کی مسافت پر موجود فیکٹری ایریا جانے کا بولا تھا

"فار گاڈ سیک معتصیم کریم فری نہیں ہے۔۔۔ورنہ میں تمہیں کیوں بولتا؟"

"اچھا چلے ٹھیک ہے میں چلا جاتا ہوں!"کال کاٹے وہ اپنی جگہ سے اٹھتا آفس سے نکلا تھا۔

ماورا کو کال کر کے اس نے نہیں بتایا تھا جانتا تھا وہ ٹینشن لے لے گی۔۔۔ویسے بھی تین سے چار گھنٹوں کی بات تھی۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

"چھوٹی چھوٹی۔۔۔کہاں ہو یار؟۔۔۔کب سے بلا رہی ہوں!"اسٹیک کی مدد سے لاؤنج میں آئے وہ اونچی آواز میں بولی تھی۔

"ماورا!"وہ مسکرا کر بولا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ماورا کے چہرے کا سارا خون نچڑ گیا تھا یہ آواز سن کر۔

خوف سے نگاہیں اٹھائے اس نے سامنے کھڑے اس شخص کو دیکھا تھا جو اس کے لیے کسی نائٹ میئر سے کم نہ تھا۔

"جج۔۔۔جونیجو "خوف سے اس کی زبان ہکلائی تھی۔

فہام جونیجو کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔

جتنا اس نے سوچا تھا اس سے زیادہ وقت اسے لگ گیا تھا۔

واپسی کی جانب ڈرائیو کرتے اس نے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔۔۔ماورا کی سخت قسم کی ناراضگی کا سوچ کر ہی اسے خوف آرہا تھا مگر اسے منانے کا سوچ کر لب مسکرا دیے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

گھر نظر میں آتے ہی وہ مسکرایا تھا جب چوکیدار کو دیکھ اس کی آنکھیں پھیلے تھے۔۔۔ گاڑی وہی روکے وہ جلدی سے اندر داخل ہوا تھا۔۔۔ تمام گارڈز زمین پر بے ہوش گرے ہوئے تھے۔۔۔

"ماورا!" ایک انجانے خوف میں گھرے وہ جلدی سے اندر بھاگا تھا۔

پورالاؤنج تہس نہس ہوا پڑا تھا۔

زمین پر خون کے دھبے اور گھسیٹنے کے نشان دیکھ اس کی دھڑکن تیز ہوئی تھی۔

"ماورا!۔۔۔ماورا!" اونچی آواز میں اس کا نام چلاتا وہ سب سے پہلے کچن کی جانب بھاگا تھا جہاں میڈ اور اس کی بیٹی دونوں بیہوش تھی۔۔۔انہیں وہی چھوڑے وہ ایک ایک کر کے تمام کمرے دیکھ چکا تھا مگر نداد۔

اسے لگا تھا اس کی جان نکل جائے گی، دھڑکن وقت کے ساتھ ساتھ تیز ہوتی جا رہی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

گہری سانس بھرتا وہ آخر میں سٹور روم کی جانب بڑھا تھا جب اسے کونے میں کچھ نظر آیا تھا۔

لائٹ اون کیے اس نے وہاں دیکھا جہاں ہوش و حواس سے بیگانہ اس کا وجود تھا۔

وہ تیزی سے اس کی جانب بھاگا تھا۔

"ماورا! ماورا!" اس کا چہرہ تھپتھپائے معتصیم نے اسے ہوش دلانے کی کوشش کی تھی۔

اس کے چہرے پر تھپڑوں کے نشان تھے جبکہ ماتھے پر زخم تھا۔۔۔یوں جیسے کسی نے پستول کی بیک اس کے ماتھے پر ماری ہو۔

"ماورا۔۔۔" معتصیم نے فوراً اس کی نبض ٹٹولی تھی جو مدھم چل رہی تھی۔

اسے باہوں میں اٹھائے وہ تیزی سے کمرے میں داخل ہوا تھا۔

بالوں میں ہاتھ پھیرے، بے بسی سے اس نے پورے کمرے میں نگاہیں گھمائیں تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

موبائل نکالے تیزی سے نمبر ڈائل کیے اس نے کال ملائی تھی۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

"معتصیم!" ایک چیخ کے ساتھ اس نے آنکھیں کھولی تھی۔

"ماورا!" وہ جو پاس موجود کرسی پر آنکھیں بند کیے بیٹھا تھا اس کی چیخ سنتا تیزی سے اس کی جانب بڑھا تھا

"معتصیم۔۔۔" اس نے گہری سانسیں بھری تھی۔

"وہ۔۔۔وہ آیا تھا معتصیم۔۔۔وہ، وہ مار دے گا معتصیم۔۔۔اس نے کہا تھا، کہا تھا تمہیں بتانے کو۔۔۔وہ نہیں چھوڑے گا، نہیں چھوڑے گا!" وہ پاگلوں کی طرح ری۔ایکٹ کر رہی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ماوراادھر دیکھو۔۔۔میری طرف دیکھو۔۔۔کچھ نہیں ہوا۔۔۔یہاں دیکھو۔۔۔وہ کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔کچھ نہیں کرے گا وہ!۔۔۔اوکے!"اس کے ماتھے سے اپنا ماتھا جوڑے وہ بولا تھا۔

نرمی سے اس کے آنسوؤں کو صاف کرتا وہ اسے اپنی پناہوں میں لے چکا تھا۔

سوچ کے سارے تانے بانے کسی اور جانب جڑ چکے تھے۔

بیگ پیک کیے اس کے لبوں پر ایک دھیمی سی مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔پری کا ری۔ایکشن سوچتے ہی وہ ہلکے سے ہنس دی تھی۔

فلیٹ کو اچھے سے لاک کیے وہ نیچے موجود ٹیکسی میں آ بیٹھی تھی۔اور اب بس پری کے ری۔ایکشن کو سوچے جارہی تھی۔

"اللہ جانے یہ لڑکی کیسے ری۔ایکٹ کرے گی۔۔۔"بڑبڑاتی وہ پھر سے ہنس دی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

اپنے آنے کی اطلاع اس نے صرف انا (ماں کی بہن) کو دی تھی۔

"کیا جانا ضروری ہے؟ میرا دل نہیں مان رہا!۔۔۔ میں تو کہتی ہوں رہنے دیتے ہیں۔۔۔ ایک تو آپی کی حالت اور پھر جو معتصیم بھائی کے ساتھ ہوا۔۔۔ انہیں بھی تو ضرورت ہو گی نا آپ کی؟" کپڑے پیک کیے زویا نے وائے۔زی سے پوچھا تھا جس نے بس کندھے اچکا دیے تھے۔

"میں کچھ نہیں کر سکتا تمہارے بھائی کا فیصلہ ہے۔۔۔ اس کے سامنے ہے سب کچھ، مگر وہ چاہتا ہے کہ ہم آئے!" مزے سے چپس کھائے وہ اسے بتاتا کمرے سے جا چکا تھا۔

"اللہ میاں پلیز سب کچھ ٹھیک کر دے جلدی سے!" نگاہیں اٹھائے وہ بولی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"صبغہ!!" دونوں باہیں پھیلائے اونچی آواز میں چلاتی انارستم شیخ اس کی جانب بھاگی تھی۔

صبغہ نے خوف سے سر نفی میں ہلایا تھا مگر اب بچنے کا کوئی راستہ نہیں تھا، وہ اس کے اوپر چھلانگ لگاتی اسے کس کر گلے سے لگا چکی تھی۔

"مس یو، مس یو۔۔۔ سوووووچ!!" اس کی خوشی بھری آواز سن صبغہ بھی نقاب کے پیچھے سے ہنس دی تھی۔

"انا!۔۔۔ سانس نہیں آرہا!" جب اس کی گرفت سخت ہوئی تو صبغہ اس کی پیٹھ تھپتھپائے بولی تھی

"اوپس۔۔۔ سوری، میں تھوڑی ایکسائیٹڈ ہو گئی تھی۔"

"تھوڑی؟" صبغہ نے مسکرا کر سر نفی میں ہلایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"توبتاؤپروفیسر صاحبہ اکیڈمی کیسی جارہی ہے تمہاری؟" گاڑی ڈرائیو کرتے اس نے سوال کیا تھا

"پروفیسر نہیں ہو میں!"

"حالانکہ لیکچرز تمہارے کسی پروفیسر سے کم نہیں ہوتے" انا کے طنز پر اس نے مسکرا کر سر نفی میں ہلایا تھا۔

"چلے؟" اپنی جگہ سے اٹھتا وہ مان سے مخاطب ہوا تھا جو کوٹ کو بٹن لگائے اس کی جانب آیا تھا۔

"ہاں چلو لیٹ ہو رہا ہے" عجلت میں بولتا وہ باہر کی جانب بڑھا تھا جبکہ سنان نے اس کی پیٹھ کو گھورا تھا۔

"ارے، ارے کہاں چلی یہ سواری؟" گلاب ان دونوں کو جاتے دیکھ پوچھ بیٹھی تھی۔

"ماماوہ شیروانی لینے جارہے ہیں!" مان نے مسکرا کر جواب دیا تھا

All Rights Reserved by Novels lounge

"وہ تو ٹھیک ہے مگر سنان تم نے کافی پی کہ نہیں؟۔۔۔میں نے بولا تھا میڈ کو!" وہ سنان کی جانب متوجہ ہوئی

"ارے نہیں آنٹی واپسی ہر سہی ابھی جانا ہے!" ایکسکیوز کرتا وہ مان کو اشارہ کرتا باہر نکل گیا تھا۔

گلاب نے فوراً مان کو گھورا تھا جو اس کے گال کو چومتا تیزی سے باہر نکلا تھا۔

"کبھی نہیں سدھرے گا!" سر نفی میں ہلائے وہ علی کے کمرے کی جانب بڑھی تھی۔

ان کی گاڑی باہر نکلتے ہی انا کی گاڑی اندر داخل ہوئی تھی۔

"یونو پری تو شاک ہی ہو جائے گی تمہیں دیکھ کر۔۔۔ ویسے خاصی ناراض ہے تم سے!" انا نے اسے اطلاع دی تھی

"یہ تم کیا ہوتا ہے انا؟ بڑی ہوں عمر میں تم سے۔۔۔ آپی بولا کرو!" صبغہ نے اسے گھر کا تھا جس پر اس نے صرف زبان دکھائی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

گھر میں داخل ہوتے ہی انا نے شور مچایا تھا علی کے کمرے کی جانب جاتی گلاب وہی سے پلٹی تھی۔۔۔انا کے ساتھ نقاب میں موجود لڑکی کو دیکھ کر پہلے وہ چونکی تھی مگر بعد میں مسکرادی

"صبغہ !!"گلاب مسکراتی ہوئی اس کی جانب بڑھی۔

"السلام علیکم آنٹی کیسی ہے آپ ؟"صبغہ بھی ان کے گلے ملی تھی۔

"وعلیکم السلام !۔۔۔الحمد اللہ بلکل ٹھیک۔۔۔بھئی تم نے تو سرپرائیز دیا ہے، پری نے تو بتایا تھا نہیں آرہی تھی تم ؟"ملازمہ کو جوس کا بولتی وہ صبغہ سے پوچھ بیٹھی جو ان کی بات پر فقط مسکرائی تھی۔

اب کیا بتاتی کہ ان کے لاڈلے بیٹے نے کال کر کے دھمکی دی تھی۔

مان کی دھمکی بھری کال کو سوچ کر ہی اس نے جھرجھری لی تھی۔

"بس آنٹی سرپرائیز۔۔۔آپ پلیز اسے نہیں بتائیے گا!"

All Rights Reserved by Novels lounge

"ہاہاہا۔۔۔ نہیں بتاتی۔۔۔ انا ایسا کرو صبغہ کو اس کا روم دکھا دو، ملازمہ روم میں ہی جوس دے جائے گی۔۔۔" گلاب کی ہدایت پر عمل کرتی وہ دونوں آگے پیچھے ڈرائینگ روم سے نکلتی کمرے کی جانب بڑھی تھی۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

"تم پاگل ہو؟۔۔۔ کیا سوچ کر تم نے یہ حرکت کی؟۔۔۔ تمہیں وہ لڑکی چاہیے تھی میں نے مدد کی، تمہیں گھر میں آسانی سے داخل ہونے کا راستہ دیا اور تم نے کیا کیا؟۔۔۔ اب معتصیم ایک لمحے کو بھی اپنی بیوی کو اکیلا نہیں چھوڑے گا!۔۔۔ آخر تمہارے دماغ میں چل کیا رہا تھا؟" ارحام شاہ کا دل چاہا تھا کہ وہ اس شخص کو شوٹ کر دے، کتنی مشکل سے انہوں نے معتصیم کو منظر سے غائب کر کے فہام جونیجو کے لیے راستہ کلئیر کیا تھا مگر وہ شخص ماورا کو اٹھانے کی بجائے الٹا اسے دھمکا کر آیا تھا۔

ارحام شاہ کا دل چاہ رہا تھا یا تو اس کو مار دے یا خود اپنا سر دیوار میں مار لے!۔۔۔

All Rights Reserved by Novels lounge

اتنی لمبی تقریر کے بدلے بھی انہیں دوسری جانب سے ہنسنے کی آواز سنائی دی تھی۔۔۔

ارحام شاہ کو یوں لگ رہا تھا جیسے وہ شخص اپنی حرکت پر نہیں بلکہ ان کی بے بسی پر ہنس رہا تھا۔

"لعنت ہو تم پر!" کہتے ہی وہ کال کاٹ چکے تھے اور اس سے زیادہ وہ کہہ بھی کیا سکتے تھے۔

شیروانی اٹھائے وہ دونوں مال سے باہر نکلے تھے جہاں ینگسٹرز کا ایک گروپ ایک جانب گھیر ابنائے ہوٹنگ کر رہا تھا۔

ایک لڑکا گٹار ہاتھ میں تھامے اسے بجا رہا تھا۔

اس کی دھن سننے کو وہ دونوں بھی ایک پل کو رک گئے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

سنان کی نگاہیں اس لڑکے سے ہوتی اس بلکل سامنے کھڑی اس لڑکی پر جا ٹھہری تھی جو آس پاس کو بھلائے یک ٹک اسے دیکھے جا رہی تھی، وہ لڑکا بھی گٹار بجاتا ایک نگاہ اس پر ڈالتا، اور مسکرا کر دوبارہ گٹار کی جانب متوجہ ہو جاتا۔

"چلے؟" مان کی آواز پر وہ ہوش میں آیا تھا، سر اثبات میں ہلائے وہ اس کے ساتھ چلتا پارکنگ کی جانب بڑھ گیا تھا۔

گاڑی ڈرائیو کیے مان نے اچانک روٹ بدلا تھا، اب گاڑی ایک پارک کے سامنے روکی تھی۔

"ہم یہاں کیوں آئے ہیں؟"

"بتاتا ہو چل۔" اسے اشارہ کرتا وہ گاڑی سے نکلتا پارک میں داخل ہوا تھا۔

اب وہ دونوں ایک بینچ پر بیٹھے وہاں چلتی ہلکی ٹھنڈی ہوا سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

"سنان!"

All Rights Reserved by Novels lounge

"ہمم؟"

"وہ کون تھی؟"

"کون؟"

"تم جانتے ہو میں کس کی بات کر رہا ہوں!۔۔۔کم آن سنان آج تو مجھ سے شئیر کر لو۔۔۔"

"چند رازوں کو راز ہی رہنے دینا چاہیے مان، انہیں دل میں دفن کر دینا ہی بہتر ہوتا ہے!" وہ تلخ لہجے میں بولا تھا۔

"ایسے رازوں کو نکال باہر پھینک دینا چاہیے جو انسان کا دل مار دے!" مان غصے سے بولا تھا۔

کچھ پل دونوں میں خاموشی چھائی رہی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"صبغہ نام تھا اس کا!۔۔۔جب جیکسن (لکڑہارا) کے پاس تھا وہی ملی تھی وہ مجھے۔۔۔ بہت عجیب لڑکی تھی وہ۔۔۔اس سے تو پہلی ملاقات بھی عجیب تھی" وہ زرا سا ہنسا تھا

لکڑیاں کاٹتے سنان نے اپنے غصے پر قابو پانے کی آج ایک ناکام سی کوشش کی تھی۔

طفیل ان کا پڑوسی تھا، کہنے کو تو وہ مسلمان تھا مگر اس کا شراب کا کاروبار تھا۔

وہ دیسی شراب بنا کر لندن میں موجود پاکستانیوں اور ہندوستانیوں کو سپلائے کیا کرتا تھا۔

روزانہ رات شراب پی کر چیخنا چلانا، شور مچانا اس کی عادت تھی۔۔۔سب لوگ اس سے نالاں تھے مگر پھر بھی کوئی اسے کچھ نہ کہتا تھا کیونکہ وہ کچھ دیر غلاظت بک لینے کے بعد خود ہی خاموش ہو جاتا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

جیکسن کی وجہ سے سنان نے بہت بار اسے برداشت کیا تھا مگر آج وہ نشے میں دھت اس کے خاندان کے بارے میں ایسے الفاظ استعمال کر چکا تھا کہ سنان اپنا آپا کھو چکا تھا۔

اس پر جھپٹے سنان نے اسے خوب مارا پیٹا تھا یہاں تک کہ وہ مرنے کے قریب تھا جب سنان نے اسے چھوڑا

"رو کو مت، اسے مار ڈالو!" اپنے عقب سے آتی آواز پر وہ حیرت سے سر اٹھائے مڑا تھا۔

وہ تقریباً سولا سال کی لڑکی تھی جو بے تاثر نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"تم رک کیوں گئے، مار کیوں نہیں دیتے اسے؟" اس نے حقارت سے طفیل کو دیکھا تھا جو اب ہوش و حواس کھو چکا تھا۔

"کون ہو تم؟" سنان نے حیرانگی سے سوال کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"صبغہ تم یہاں کیا کر رہی ہو؟۔۔۔ اور یہ طفیل، اسے کیا ہوا؟" جیکسن نے پہلے اس سے سوال کیا اور پھر بے ہوش طفیل کی جانب متوجہ ہوا تھا۔

"یہ اسے مارنے والا تھا مگر پھر رک گیا۔۔۔ اسے کہوں اسے مار دے!" پہلے سنان اور پھر طفیل کی جانب اشارہ کیے اس نے بات مکمل کی تھی۔

جیکسن نے گہری سانس خارج کی تھی۔

"اچھا تم گھر جاؤ ابھی۔۔۔ صبح بات کرتے ہیں!" جیکسن نے اسے ٹالا تھا۔

صبغہ کو گھر بھیج کر اس نے طفیل کو اٹھایا تھا۔

"یہ لڑکی کون تھی؟" اس نے جیکسن سے سوال کیا تھا۔

"اس گھٹیا انسان کی بھتیجی ہے۔۔۔ ماں باپ کو مرے تین سال ہو گئے ہیں!۔۔۔ تین سالوں سے اس کے پاس رہ رہی ہے بہت عجیب لڑکی ہے۔۔۔ تم جانتے ہو تین سالوں میں پچاس بار کوشش کر چکی ہے اسے مارنے کی!" وہ ہنس کر بولا تھا جبکہ سنان نے

All Rights Reserved by Novels lounge

حیرت سے گردن موڑے گھر کی جانب دیکھا تھا جہاں وہ دروازے پر کھڑی بے تاثر نگاہوں سے اسے دیکھتی اندر چلی گئی تھی۔

"خیر کم تو یہ بھی نہیں ہے۔۔۔ بہت مارتا ہے اسے، ہر وقت کا غصہ اسی پر نکلتا ہے مگر نجانے کس مٹی کی بنی ہے آج تک میں نے اسے مار کھانے کے بعد روتے نہیں دیکھا، نا ہی مار کھاتے ہوئے چیختے چلاتے۔۔۔!" جیکسن تو نجانے اور بھی کیا کیا کہانیاں سنا رہا تھا جبکہ سنان کا تو سارا دھیان اسی جانب تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

آج سنان کو اس گاؤں میں آئے چار ماہ ہو گئے تھے، چار ماہ ہو گئے تھے اسے اپنوں سے بچھڑے۔۔۔ ایسے میں کچھ لمحے اکیلے گزارنے کے لیے وہ لکڑیاں کاٹ لینے کے بعد کچھ پل اکیلے گزارنے کی نیت سے جنگل میں مزید اندر داخل ہوا تھا

یونہی چہل قدمی کرتا وہ جھرنے کے نزدیک پہنچ گیا تھا جب اسے کسی اور وجود کی موجودگی کا احساس ہوا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

اسے قریبی پتھر پر کوئی بیٹھا نظر آیا تھا، قریب جانے پر اس نے وہاں صبغہ کو پایا تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" آسمان کی جانب دیکھے اس نے سوال کیا جہاں اب اندھیرا چھانے والا تھا۔

منہ موڑے صبغہ نے ایک نگاہ اس پر ڈالی تھی اور دوبارہ رخ پھیر لیا تھا جبکہ سنان کی نظریں اس کے جلے ہاتھ پر جا ٹکی تھی۔

اس کا ہاتھ بری طرح سے جھلس گیا تھا مگر اس کے چہرے پر آنسو کا ایک نشان موجود نہ تھا۔

"یہ کیا ہوا؟۔۔۔افف پاگل لڑکی پٹی بھی نہیں کی؟" کندھے پر موجود بیگ سے کریم اور پٹی نکالے وہ اس کے ساتھ موجود پتھر پر جا بیٹھا تھا۔

اکثر لکڑیاں کاٹتے اسے چوٹ آجاتی تھی ایسے میں وہ فرسٹ ایڈ کٹ اپنے پاس ہی رکھتا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"یاخدایا کتنا جل گیا ہے۔۔۔ بھلا اتنا کون جلاتا ہے؟" اس کے زخم کا معائنہ کرتے وہ بولا تھا

"جلا نہیں ہے جلایا گیا ہے!" اس نے فقط اتنا جواب دیا تھا اور سنان کو بھی اس کے سوال کا جواب مل چکا تھا۔

"اچھا لاؤ ادھر دو!" نرمی سے اس کا ہاتھ تھامے تکلیف کا احساس کرتے سنان نے اس پر پٹی باندھنا شروع کی تھی۔

صبغہ کی آنکھیں پل بھر کو پھیلی تھی۔۔۔ وہ پہلا شخص تھا جس نے اسے کے زخموں پر مرہم رکھی تھی ورنہ تو آج تک اسے ہر انسان نے زخم ہی دیے تھے۔

نرمی سے کریم ملے وہ اس پر اچھے سے پٹی باندھ چکا تھا۔

"ہوا مت لگنے دینا، پانی سے بچانا اور ہاں آگ سے بھی" اسے نصیحت کرتا وہ اپنا سامان باندھتا وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

صبغہ نے حیرت سے ہاتھ پر موجود پٹی کو دیکھا تھا۔

یہ پہلی رات تھی صبغہ کی زندگی میں جب اس نے سونے سے پہلے کسی کو سوچا تھا۔

بیڈ سے اترتی کھڑکی کا پردہ پیچھے کیے اس نے باہر جھانکا تھا جہاں سامنے بلب جلائے وہ مہارت سے لکڑیوں کو باندھ رہا تھا۔

ایک نظر دیکھ لینے کے بعد وہ دوبارہ بستر کے نام پر زمین پر موجود بوسیدہ گدے پر آ لیٹی تھی۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" لکڑیاں کاٹتا سنان ایک پل کو رکا تھا اور سامنے کھڑی صبغہ سے سوال کیا تھا جس نے اپنا جلا ہاتھ آگے کر دیا تھا۔

آنکھیں ویسی ہے بے تاثر تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"آؤ بیٹھو!" اسے اشارہ کرتا وہ کلہاڑا ایک جانب رکھے اپنے بیگ کی جانب بڑھا تھا، فرسٹ ایڈ کٹ نکالے وہ اس کے سامنے جا بیٹھا تھا اور اس کی پٹی کھولی تھی۔

"تمہیں ڈاکٹر کے پاس جانا چاہیے ورنہ زخم خراب ہو جائے گا!" دوبارہ اس کی پٹی کرتے اس نے ہدایت دی تھی جبکہ وہ یک ٹک اس کے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔

وقت گزر رہا تھا روزانہ وہ اس کے پاس آکر پٹی بدلواتی اور اسے دیکھتی رہتی، اس کی نگاہیں ہمیشہ بے تاثر ہی رہتی تھی مگر آج اس کی آنکھوں میں کچھ ایسا تھا جس نے سنان کو ٹھٹھکنے پر مجبور کر دیا تھا

ایک عجیب سی چمک تھی جو سنان نے اس کی آنکھوں میں دیکھی تھی جسے وہ کوئی نام نہ دے سکا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

All Rights Reserved by Novels lounge

وہ مصروف سا لکڑیاں کاٹ رہا تھا جب اسے طفیل کے گھر سے چیزیں ٹوٹنے اور چلانے کی آواز آئی تھی۔

پہلے پہل تو اس نے اگنور کر دیا مگر ایک دم اس کے ذہن میں صبغہ کا خیال آیا تھا، کلہاڑا اپنی جگہ رکھے وہ جلدی سے گھر کی جانب بھاگا تھا۔

گھر میں داخل ہوتے ہی اس کی آنکھیں پھیلی تھی جہاں ایک جانب زمین پر گری صبغہ ماتھے پر ہاتھ رکھے گری ہوئی تھی وہی دوسری جانب طفیل ہاتھ میں موجود بوتل اس کے سر پر دے مارنے کو تیار تھا۔

سنان اسے دھکا دیے صبغہ کے پاس زمین پر بیٹھا تھا۔

"تم ٹھیک ہو؟" اسے سامنے دیکھ صبغہ چونکی تھی اور سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"زیادہ گہری چوٹ تو نہیں آئی؟" اب کی بار سر نفی میں ہلایا تھا۔

"اچھا تو یہ کرتی پھیر رہی تھی تم!" طفیل اب سنبھل چکا تھا اور طنزیہ انداز میں بولا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تم کیسے شخص ہو!۔۔۔ تمہارے بھائی کی اولاد ہے وہ، کیسا سلوک کر رہے ہو تم اس کے ساتھ کیا تم میں زرا شرم نہیں؟" سنان اس پر گرجا تھا۔

"جاؤ یہاں سے!" یہ آواز صبغہ کی تھی۔

سنان نے حیرانگی سے منہ موڑے اسے دیکھا تھا جس کا چہرہ سپاٹ اور آنکھیں بے تاثر تھیں۔

"تم۔۔۔"

"تمہاری مدد کا شکریہ مگر میں ہینڈل کر سکتی ہو، تمہیں آنے کی ضرورت نہیں تھی، تم جاؤ!" اس کی بات کاٹتے وہ تحمل سے بولی تھی۔

چہرہ خون سے تر ہو گیا تھا مگر اسے تو جیسے پرواہ ہی نا تھی۔

غصے سے ان دونوں کو گھورتا وہ وہاں سے جا چکا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ایک حقارت بھری نگاہ صبغہ پر ڈالتا طفیل بھی اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔

اس وقت وہ سنان کے سامنے موجود تھی جسے دیکھ سنان کے چہرے پر غصہ در آیا تھا۔

"کیا کر رہی ہو یہاں؟" اس کے پوچھنے پر صبغہ نے آرام سے اپنے ماتھے کی جانب اشارہ کیا تھا اور اپنی مخصوص جگہ پر جا بیٹھی تھی۔

کچھ دیر اسے گھور لینے کے بعد کٹ اٹھائے وہ اس کے سامنے آ بیٹھا تھا، زخم پر پٹی کیے اس کے چہرے پر غصہ موجود تھا جس کی صبغہ کو زرا فکر نہ تھی۔

ایک بار پھر وہ اس سے پٹی کروانے آنا شروع ہو گئی تھی۔

سنان کو یہاں اب چھ ماہ ہو چکے تھے۔۔۔ لکڑیوں کا گٹھ اٹھائے وہ اپنی مخصوص جگہ پر آیا تھا جہاں وہ پہلے سے ہی بیٹھی ہوئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

اسے اگنور کرتا وہ اپنا کام شروع کر چکا تھا جبکہ چہرہ ہاتھوں پر ٹکائے وہ سنان کو دیکھے جا رہی تھی۔

بس اب اس کی بس ہو گئی تھی۔

"گھورنا بند کرو مجھے!" وہ غصے سے بولا تھا جس کا صبغہ پر رتی برابر اثر نہ ہوا تھا۔

گھورتی تو وہ پہلے بھی تھی اسے مگر اب اس کی آنکھوں میں موجود وہ چمک سنان کو ٹھٹھکنے پر مجبور کر دیتی تھی۔

مگر سلسلہ بس یہی تک نہ رکا تھا، وہ رات کے آدھے پہر تک کھڑکی میں بیٹھی اسے دیکھتی رہتی تھی جس سے سنان اچھے سے واقف تھا۔

"تم مجھے ایسے مت دیکھا کرو مجھے اچھا نہیں لگتا!" سنان نے آج اسے صاف الفاظ میں بات کرنے کا سوچ لیا تھا

"مگر مجھے اچھا لگتا ہے" اس نے کندھے اچکائے

All Rights Reserved by Novels lounge

"مجھے گھورنا؟" سنان نے طنز کیا تھا

"نہیں تم۔۔۔مجھے تم اچھے لگتے ہو!۔۔۔بڑی ہو کر تم سے شادی کروں گی!" اس کی بات سن پانی پیتے سنان کو اچھو لگا تھا۔

اس نے آنکھوں میں غصہ سجائے اس سولا سالہ بچی کو گھورا تھا۔

"جاؤ یہاں سے اور پھر کبھی مت آنا!" غصے سے اس کے گھر کی جانب انگلی کیے وہ دانت پیستے بولا تھا۔

"تم مجھے نہیں روک سکتے، کل آؤں گی پھر۔۔۔بائے!" مزے سے پونی جھلاتی وہ وہاں سے اٹھتی گھر چلی گئی تھی۔

سنان نے افسوس سے سر نفی میں ہلایا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

All Rights Reserved by Novels lounge

جیکسن کو لکڑیاں کاٹتے دیکھ صبغہ کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔

"وہ کہاں ہے؟" اس نے جیکسن سے سوال کیا تھا۔

"کون؟" جیکسن صبغہ کو وہاں دیکھ چونکا تھا اور اس کے سوال پر بھی۔

اس کا روز سنان کے پاس آنا کسی کی بھی نظر سے مخفی نہیں تھا مگر یہاں کے لوگوں کو دوسروں کی زندگیوں میں دخل اندازی کرنے کا کوئی شوق نہیں تھا۔

"وہی جو روزانہ یہاں ہوتا ہے۔۔۔!"

"اوہ سنان کی بات کر رہی ہو!"

"سنان!" صبغہ کے لبوں سے یہ نام ادا ہوا تھا۔

جیکسن کو اگنور کرتی وہ مزے سے گھر میں داخل ہوگئی تھی۔ جیکسن تو اس کی اس دیدہ دلیری پر حیران رہ گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

گھر میں داخل ہوئے وہ خود سے کمرے کا اندازہ لگاتی ہر چیز اگنور کیے سب سے آخری کمرے کی جانب بڑھی تھی۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی کمرے نے اس کا استقبال کیا تھا۔۔ مزے سے کھڑکی کی جانب بڑھے اس نے پردے ہٹائے تھے، آج معمول سے ہٹ کر دھوپ نکلی تھی۔

دھیما سا مسکراتی وہ بیڈ کی جانب بڑھی تھی جہاں کمبل خود پر لیے وہ سویا ہوا تھا۔

اس کا سرخ چہرہ دیکھے صبغہ نے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھے اس کا بخار چیک کیا تھا۔

ہاتھ پیچھے کیے وہ کمرے سے نکلتی کچن میں داخل ہوئی تھی باؤل میں ٹھنڈا پانی بھرے، کپڑے کے کچھ ٹکڑے لیے وہ دوبارہ کمرے میں داخل ہوئی تھی۔

ماتھے پر پٹیاں رکھے اس کے بخار وہ وقتاً فوقتاً دیکھے جا رہی تھی۔

بیڈ پر بازو رکھے اسی پر اپنا سر رکھے وہ بس اسے دیکھے جا رہی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

تھوڑی ہی دیر میں جیکسن ڈاکٹر کے ساتھ اندر داخل ہوا تھا جو کچھ دوائیاں خریدنے کے لیے شہر گیا ہوا تھا۔

ڈاکٹر اسے دوائیاں دے کر جا چکا تھا جب جیکسن صبغہ کی جانب متوجہ ہوا تھا۔

"امم۔۔۔صبغہ میرے خیال سے اب تمہیں بھی گھر چلے جانا چاہیے!" گلا کھنکھارتے جیکسن نے بات کا آغاز کیا تھا مگر کوئی جواب نہ ملنے پر وہ ہار مانتا وہاں سے جا چکا تھا۔

صبح کی روشنی ہر سو پھیل چکی تھی، پلکیں جھپکتے اس نے آنکھیں کھولی تھی، آنکھیں بند کیے وہ دوبارہ سونے والا تھا جب ایک دم اس کی آنکھیں پھیلی تھی۔

وہ وہی اس کے پاس بیڈ پر سر رکھے سوئی ہوئی تھی۔

سنان نے حیرانگی سے اسے دیکھا تھا۔۔۔نجانے کیا تھی یہ لڑکی۔

"صبغہ!۔۔۔صبغہ، اٹھو!" اس کا کندھا ہلائے سنان نے اسے جگایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"کیا ہوا کچھ چاہیے؟" اچانک اٹھتے اس نے سوال کیا تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" اس کے سوال پر مسکراتی وہ دوبارہ سر بیڈ پر ٹکا چکی تھی۔

"تمہیں دیکھنے آئی تھی" پر سکون سا جواب

"دیکھ لیا اب جاؤ!"

"بخار اتر گیا ہے تمہارا!" اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھے اس کے جواب کو اگنور کرتی وہ مسکرا کر بولی تھی۔

اس کے بعد سنان کی گھوریوں اور باتوں کو نظر انداز کیے وہ مزید دو دن اس کے سر پر سوار رہی تھی۔

"صبغہ کیوں کر رہی ہو یہ سب؟" سنان نے اکتا کر پوچھا تھا۔

"کیونکہ صبغہ کو سنان اچھا لگتا ہے"

All Rights Reserved by Novels lounge

"مگر سنان کو صبغہ پسند نہیں" وہ غصے سے بولا تھا۔

ایک لمحے کو صبغہ کی آنکھوں میں درد ابھرا تھا جسے وہ جلد ہی چھپا چکی تھی۔

"کوئی بات نہیں آہستہ آہستہ صبغہ اچھی لگنے لگ جائے گی سنان کو!" وہ مسکرائی تھی۔

"اور اگر نہ لگی اچھی تو؟" سنان کے جواب پر مسکراہٹ ایک پل میں ہونٹوں سے ختم ہوئی تھی۔

"اس بارے میں سوچا نہیں!" سوپ کا باؤل اس کے پاس ٹیبل پر رکھے وہ مڑی تھی جب سنان نے اس کی کلائی پکڑی تھی۔

"یہ ہر وقت ایسی شکل بنائے کیوں گھومتی ہو؟" سنان کے سوال پر کوئی جواب دیے بنا وہ اپنی کلائی آزاد کروائے وہاں سے نکل چکی تھی۔

مزید چھ ماہ گزر چکے تھے، اس دن کے بعد سے صبغہ نے دوبارہ کبھی بھی اس سے بات نہیں کی تھی۔۔۔ وہ بس روزانہ اسے لکڑیاں کاٹتے دیکھتی رہتی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

اب تو سنان کو بھی ان نظروں کی عادت ہو چکی تھی اور کہی نا کہی اسے اچھا بھی لگتا تھا۔۔۔

جھرنے کے قریب بیٹھے وہ بے بس سا آنسوؤں بہا رہا تھا۔۔۔ایک سال!۔۔۔ایک سال ہو گیا تھا اس خوفناک حادثے کو جس نے اس سے اس کا سب کچھ چھین لیا تھا۔

اس وقت وہ رو کر اپنے اندر کے درد کو کم کر لینا چاہتا تھا جب اسے اپنے پیچھے سے جھاڑیوں کی آواز سنائی دی تھی۔

سنان نے تیزی سے اپنے آنسو صاف کیے تھے، جانتا تھا کہ کون ہو گا!۔

"سنان؟"صبغہ اسے اس وقت یہاں دیکھ کر چونکی تھی۔

اس کی جانب مڑے وہ مسکرایا تھا جبکہ صبغہ کی نگاہیں اس کی لال آنکھوں پر ٹکی ہوئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تم روئے ہو؟"

"نن۔۔۔ نہیں!" اس نے مسکرانے کی کوشش کی تھی جب ایک آنسو نا چاہتے ہوئے بھی آنکھ سے بہہ نکلا تھا جسے سنان نے فوراً صاف کیا تھا۔

"مت روؤں۔۔۔ مجھے اچھا نہیں لگتا!" اس کے قریب کھڑے ہوئے وہ بولی تھی۔

اس کی بات سن کر کئی آنسوؤں سنان کی آنکھوں سے بہنے لگ گئے تھے جنہیں صبغہ نے شرٹ کی پاکٹ سے ٹشو نکال کر نہایت نرمی سے صاف کیا تھا۔

کچھ لمحوں کے لیے سنان کو اس کی اس حرکت نے منجمند کر دیا تھا۔ نجانے اس وقت اس کے دل میں کیا سمائی تھی کہ وہ آگے بڑھتا اس کے گلے لگ چکا تھا۔

اس کے کندھے پر سر ٹکائے نجانے کتنے آنسوؤں وہ مزید بہا چکا تھا جنہیں صبغہ نے بہنے دیا تھا، اسے روکا نہیں تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

بے تاثر نگاہوں اٹھائے اس نے آسمان کی جانب دیکھا تھا جہاں چار سو اندھیرا چھا گیا تھا۔

آج پہلی بار صبغہ جنید نے تکلیف کو محسوس کیا تھا، آج پہلی بات صبغہ جنید کا دل کسی کو تکلیف میں دیکھ کر دکھا تھا۔

آج پہلی بار صبغہ جنید کو اپنا لگا تھا۔

پہلی بار صبغہ جنید اپنے دل میں ابھرتے اس جذبے کو نام دینے میں کامیاب ہوئی تھی جسے محبت کہتے ہے۔

"یہ کیا ہے صبغہ ؟"سنان نے خوف سے سامنے موجود ڈش کو دیکھا تھا۔

"صبغہ نے بریانی بنائی ہے، سنان کو پسند ہے نا!"اس کی آنکھیں کچھ زیادہ ہی چمک رہی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"یہ بریانی ہے؟" سنان نے دوبارہ ڈش کو دیکھا تھا

صبغہ نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"اب کھاؤ اور بتاؤ صبغہ کو کہ کیسی بنی ہے؟" اس کی بات پر سنان نے خوف سے دوبارہ اس ڈش کو دیکھا تھا۔

تھوک نگلتے ایک نگاہ صبغہ پر ڈالے اس نے چاول کا چمچ بھرے منہ میں ڈالا تھا۔

باخدا وہ جو بھی تھا مگر اسے بریانی نہیں نہیں کہا جاسکتا تھا۔

"کیسی ہے؟" اشتیاق سے اس نے سوال کیا تھا۔

"اچھی!" سر اثبات میں ہلائے اس نے تعریف کی تھی مگر سچ سے تو وہ ہی آشنا تھا۔

صبغہ کی آنکھیں مزید چمک اٹھی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تم جانتے ہو میں تمہارے لیے پاکستانی کھانے بنانا سیکھ رہی ہوں!" اس کی بات سن سنان کی آنکھیں پھیلی تھی۔

"کیوں؟" زبردستی نوالہ نگلے اس نے سوال کیا تھا

"تو کیا تم ساری زندگی انگریزوں والے کھانے کھاؤ گے؟۔۔۔ دیکھنا شادی کے بعد تمہارے لیے بہت اچھے پاکستانی کھانے بناؤ گی!" پانی فوارے کی طرح سنان کے منہ سے نکلا تھا۔

"یہ مزاق ہے نا؟۔۔۔ کہہ دو کے تم سیریس نہیں ہو؟" سنان کے سوال پر چمکتی آنکھیں پل بھر میں پتھر ہوئی تھی۔

"نہیں صبغہ ایسے مزاق نہیں کرتی، صبغہ سچ میں تمہیں پسند کرتی ہے اور تم سے شادی کرے گی!" وہ ٹھوس لہجے میں بولی تھی۔

"دیکھو صبغہ تم ابھی بچی ہو، ایسی باتوں سے پرہیز کرو!" سنان نے ٹوکا تھا

All Rights Reserved by Novels lounge

"ٹھیک ہے نہیں کرتی ایسی باتیں مگر ایک وعدہ کرو مجھ سے" وہ اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی تھی۔

"کیسا وعدہ؟" سنان نے چونک پر پوچھا

"یہی کہ شادی کرو گے صبغہ سے۔۔۔ کرو وعدہ، کرو گے شادی!" اپنا ہاتھ اس نے سامنے پھیلایا تھا

"رات ہو گئی ہے تمہیں اب گھر جانا چاہیے" سنان نظریں چرائے بولا تھا

"جب تک وعدہ نہیں کرو گے نہیں جاؤ گی" وہ دونوں بازو سینے پر باندھ کر بولی تھی

"صبغہ تنگ نہیں کرو جاؤ اب" سنان نے آرام سے اسے سمجھانا چاہا تھا

"بلکل بھی نہیں، جب تک وعدہ نہیں کرو گے کہی نہیں جاؤں گی نا تمہیں جانے دوں گی!" وہ ڈھیٹ ابن ڈھیٹ تھی

All Rights Reserved by Novels lounge

"صبغہ !!" دانت پیستے سنان نے اس کا نام ادا کیا تھا

"کیا تمہیں صبغہ ناپسند ہے ؟۔۔۔بری لگتی ہے ناسب کی طرح اسی لیے وعدہ نہیں کر رہے، بولو جواب دو!" اب کی بار وہ چلائی تھی

اسکو چلاتے دیکھ سنان بھوکلا گیا تھا

"صبغہ تماشہ مت لگاؤ گھر جاؤ" سنان سخت لہجے میں بولا مگر اس پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا وہ یونہی اس کے سر پر سوار رہی تھی

"جواب چاہیے نا تمہیں ؟۔۔۔تو سنو، سخت بری لگتی ہے سنان کو صبغہ، مر جائے گا مگر تم سے شادی نہیں کرے گا!۔۔۔سنان کا سر دکھتا ہے صبغہ کی موجودگی۔۔۔سنان کو تم بلکل پسند نہیں اور وہ قطعی تم سے شادی نہیں کرے گا۔۔۔ سمجھی!!" اس کی دھاڑ پر صبغہ اپنی جگہ سن ہو گئی تھی۔

ایک آخری نگاہ اس پر ڈالتی وہ الٹے قدموں گھر کی جانب بھاگی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

سنان نے گہری سانس خارج کی تھی، اسے امید تھی وہ زیادہ دیر تک اس کی باتوں کو دل پر نہیں لے گی، مان جائے گی خود بخود، مگر اب کی بار ایسا نہیں ہوا تھا، ایک ہفتے سے وہ سنان سے ملنے نہیں آئی تھی نا ہی کھڑکی پر بیٹھ کر اسے دیکھتی تھی۔

یہ ایک ہفتہ سنان نے بے چینی میں گزارا تھا۔۔۔اسے اپنا آپ خالی محسوس ہو رہا تھا۔۔۔اب کی بار وہ سخت ناراض تھی۔

جنگل میں کچھ پل اکیلے گزار لینے کے بعد وہ اب واپس آ رہی تھی، ایک ہفتے سے وہ سنان سے سخت ناراض تھی۔۔۔نا اس سے بات کی تھی اور نا ہی دیکھا تھا۔۔۔بھلے وہ سنان کو پسند کرتی تھی مگر اسے اپنی عزت نفس بھی پیاری تھی۔

سر جھکائے راہ میں حائل پتھر کو ٹھوکر مارتی وہ گھر کے قریب پہنچی تھی جب نظریں خود بخود جیکسن کے گھر کی جانب اٹھی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

وہاں ایک بڑی کالی گاڑی کو دیکھ اس کی آنکھیں میں حیرت ابھری تھی، مگر سنان کو اس گاڑی میں سوار ہوتے دیکھ اس کی آنکھیں پھیلی تھی۔

اس کے ساتھ ہی ایک آدمی اور دو گارڈز بھی سوار ہوئے تھے۔

تو کیا وہ اسے اتنی ناپسند تھی کہ وہ اسے چھوڑ کر جا رہا تھا، آج پہلی بار صبغہ جنید کی آنکھیں نم ہوئی تھی۔

تیزی سے بھاگتی وہ جیکسن کے گھر کے پاس آ کھڑی ہوئی تھی اور اسے جاتے دیکھ رہی تھی جب اچانک گاڑی رکی تھی۔

سنان کو تو سمجھ ہی نہیں آئی تھی یوں اچانک اس کا یا پلٹ پر۔۔۔اس نے اپنے سامنے موجود ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھے اس آدمی کو دیکھا تھا جو اس کے باپ کا بھائی تھا، اس کا

All Rights Reserved by Novels lounge

چچا۔۔۔ آخری بار سنان نے اس شخص کو نو سال پہلے دیکھا تھا، اسے ارحام شاہ تھوڑا بہت یاد تھا۔

ارحام شاہ کو جب اپنوں کی موت کا علم ہوا تو انہیں یقین تھا کہ یہ ان کے کسی دشمن کی چال تھی، انویسٹیگیشن کروانے پر شبیر زبیری کا نام سامنے آیا تھا اور ساتھ ہی انہیں یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ شہباز شاہ کا بیٹا سنان شاہ زندہ تھا، مگر وہ کہاں تھا کوئی خبر نہیں تھی۔۔۔ آخر کار ایک سال کی محنت کے بعد انہیں وہ مل ہی گیا تھا۔

اب وہ ان کے ساتھ واپس جا رہا تھا جب اس نے ذرا سی ترچھی نگاہوں سے اسے دیکھا تھا جو ایک ہفتے بعد اسے نظر آئی تھی۔

گاڑی میں سوار ہوتے ہی وہ دروازے سے ٹیک لگا چکا تھا۔

ایک بار پھر اسے اپنا آپ خالی محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ ایک عجیب بے نام سی بے چینی اس کے پورے وجود میں سما چکی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"گاڑی روکیے!" وہ یکدم بولا

"کیا؟" ارحام شاہ چونکے

"سٹاپ دا کار!" اس کی بات پر ارحام شاہ نے ڈرائیور کو اشارہ کیا تھا جس نے فوراً گاڑی روکی۔

گاڑی سے نکلتا وہ تیزی سے بھاگتا صبغہ تک پہنچا تھا۔

اسے اپنے سامنے یوں پا کر صبغہ بھی ایک لمحے کو گڑبڑائی تھی۔

"میں سنان سلطان شاہ تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں واپس آؤں گا صبغہ۔ تمہیں لینے آؤں گا، تم میری دلہن بنو گی۔۔۔ شادی کرو گا تم سے یہ وعدہ ہے میرا، مگر!۔۔۔ ایک وعدہ تم بھی کرو کہ ہمیشہ ایسی رہو گی، کبھی کمزور نہیں پڑو گی اور میرا انتظار کرو گی چاہیے کچھ بھی ہو جائے۔۔۔ کرو وعدہ انتظار کرو گی نا؟" سنان نے اس کے سامنے اپنی چوڑی ہتھیلی پھیلائی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

صبغہ جس کی آنکھیں پھیل گئی تھی اس کی ہتھیلی دیکھ اس نے نم آنکھوں سے اپنا ہاتھ اس پر رکھے وعدہ کیا تھا اور سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"میں واپس آؤں گا صبغہ!" پیچھے کو قدم اٹھاتے وہ بولا تھا

"سنان" صبغہ کی پکار پر اس کے قدم رکے تھے۔

"یہ تمہارے لیے، تمہیں یہ احساس دلانے کے لیے کہ صبغہ ہمیشہ تمہارے ساتھ ہے!" اپنی شرٹ کی پاکٹ سے ایک رومال نکالے اس نے سنان کی جانب بڑھایا تھا۔ جس کے چاروں کونوں پر "ایس" درج تھا۔

اسے تھامے سنان مسکرایا اور ہاتھ ہلاتا وہ گاڑی کی جانب چل دیا تھا۔ ان دونوں کی آنکھیں نم تھی جبکہ لبوں پر ایک میٹھی سی مسکراہٹ تھی۔

\---------

"اور پھر، پھر کیا ہوا؟" ماں کے سوال پر سنان نے گہری سانس بھری تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"پھر سب کچھ ختم ہو گیا، سب کچھ۔۔۔وہ، وہ چلی گئی مجھے چھوڑ کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔۔۔"

"کہاں؟ کہاں چلی گئی؟"

"وہی جہاں سے کسی کی واپسی ممکن نہیں۔۔۔ سیلنڈر پھٹنے سے اس کا گھر جل گیا تھا۔۔۔ کچھ نہیں بچا کچھ بھی نہیں۔۔"

آنکھوں کے سامنے پھر سے وہ منظر لہرایا تھا

"صبغہ!!۔۔۔صبغہ!!" چلاتے ہوئے اس نے گھر میں داخل ہونے کی کوشش کی تھی جس کو اس کے آدمیوں نے ناکام بنا دیا تھا۔

اسکے سامنے پورا گھر آگ کے شعلوں کی نظر ہو گیا تھا۔۔۔ سنان شاہ ایک بار پھر بے بسی سے اپنے ایک اور قریبی رشتے کو خود سے دور جاتا دیکھ رہا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

اندر سے آتی چیخیں اسے اذیت میں مبتلا کر رہی تھی۔۔۔وہی زمین پر بیٹھا وہ دھاڑے مار مار کر رو دیا تھا۔۔۔اس سے زندگی نے سب کچھ چھین لیا تھا، کچھ بھی نہیں بچا تھا اس کے پاس۔

اس کی کہانی سن مان نے گہری سانس خارج کی تھی، اس کے پاس الفاظ نہیں تھے کہ وہ اسے تسلی دے سکتا۔

"گھر چلتے ہیں!" سنان نے اس کی مشکل آسان کی تھی۔

" آپ پاکستان آرہے ہے؟ آر یو شیور چاچا جان؟۔۔۔بکاز میں اور مہرینہ میڈم سب سنبھال لے گے۔۔۔اچھا، اوکے!۔۔۔ٹھیک ہے!" مہرینہ کو وہاں آتے دیکھ اس نے کال کاٹی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"چاچا کی کال تھی وہ پاکستان آرہے ہے، کہہ رہے ہے کہ ارحام شاہ کی بربادی خود اپنی آنکھوں سے دیکھے گے!" جازل نے مسکراتے ہوئے انہیں بتایا تھا جس پر وہ بھی ہنس دی تھی۔

"شیور کیوں نہیں!۔۔ آخر کو پورا حق رکھتا ہے شبیر زبیری!" جوس کا گلاس لبوں سے لگائے وہ مزے سے بولی تھی۔

"السلام علیکم لیڈیز!" انا کے پاس بیٹھے اس کے بال کھینچتے مان نے سلام کیا تھا

"افف بھائی نہ کرے!"

"کیا بات ہے بچوں لیٹ ہو گئے تم دونوں؟" گلاب گھڑی کی جانب دیکھتے بولی تھی۔

"جی امی بس رش ہی اتنا تھا!" مان نے بہانہ گڑھا

All Rights Reserved by Novels lounge

"اچھا ایسا کرو دونوں فریش ہو آؤ میں کھانا لگواتی ہوں!" گلاب نے انہیں ہدایت دی تھی

"آنٹی مجھے اجازت دے میں اب چلتا ہوں، وہ باقی کی فیملی آرہی ہے رات تک تو مجھے جانا ہے!" سنان نے سہولت سے انکار کیا تھا۔

"ارے ایسے کیسے چلتا ہوں؟ رات تک آرہے ہیں نا سب!۔۔۔ابھی لنچ تو کر کے جاؤ اس کے بنا جانے نہیں دوں گی میں۔۔۔ چلو شاباش جاؤ فریش ہو کر آؤ۔۔۔" اب کی بار وہ دونوں شرافت سے اٹھ گئے تھے۔

تھوڑی ہی دیر میں سنان فریش سا ٹیبل پر آبیٹھا تھا

"انا جاؤ صبغہ کو بلالاؤ!"

صبغہ نام سن کر وہ پل بھر کو پتھر ہوا تھا۔

"صبغہ کون؟" اس نے گلا کھنکھارے ویسے ہی سوال کیا

All Rights Reserved by Novels lounge

"وہ پری آپی کی دوست ہے۔۔۔" انا کی بات پر اس نے گہری سانس خارج کیے سر نفی میں ہلایا

وہ بھی کیا کیا سوچے بیٹھا تھا بھلا مرا ہوا انسان زندہ ہو سکتا ہے؟

مان بھی آچکا تھا اور اب وہ دونوں بزنس سے متعلق کچھ باتیں ڈسکس کر رہے تھے جب انا کی پیروی میں سر پر ڈوپٹا ٹکائے وہ ڈائنگ ہال میں داخل ہوئی تھی۔

صرف انا اور گلاب کا سوچتے اس نے اس وقت ڈوپٹا سر پر ہی لیا ہوا تھا۔

"ارے صبغہ آگئی!" گلاب کی مسکراتی آواز پر سنان نے زرا سی نظریں اٹھائے سامنے دیکھا تھا جب اس کی نگاہیں وہی ٹھہر سی گئی تھی۔

اپنے دھیان میں آتی صبغہ دو مردوں کو وہاں دیکھتی جلدی سے نقاب کر چکی تھی اور نظریں جھکالی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"صبغہ؟" سنان کی بے یقین آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تھی اور اتنی ہی بے یقینی سے اس نے سر اٹھائے سامنے کھڑے سنان کو دیکھا جو حیرت کا مجسمہ بنا اسے دیکھ رہا تھا

بے یقین آنکھوں میں پہلے نمی اور پھر نفرت و غصہ در آیا، سر نفی میں ہلائے وہ الٹے قدموں بھاگی تھی جب سنان اس کے پیچھے بھاگا

"صبغہ میری بات تو سنو۔۔۔صبغہ رک جاؤ پلیز، صبغہ!۔۔۔صبغہ!" اس کے سر پر پہنچتا وہ اس کی کلائی تھام چکا تھا۔

"صبغہ پلیز میری بات تو سنو!۔۔۔پلیز!" اس کی التجا کو نظر انداز کیے اس نے اپنی کلائی آزاد کروانا چاہی تھی جس پر اس کی گرفت مزید مضبوط ہو گئی تھی

"ہاتھ چھوڑے میرا!" وہ غصے سے چلائی تھی

"تب تک نہیں جب تک تم میری بات نہیں سن لیتی!"

All Rights Reserved by Novels lounge

"مجھے کچھ نہیں سننا ہاتھ چھوڑیے میرا!" وہ غصے سے دھاڑی تھی

"سنان یہ کیا حرکت ہے ہاتھ چھوڑو بچی کا!" گلاب نے اسے ٹوکا تھا

"اسے کہیے نا آنٹی پلیز میری بات سن لے بس ایک بار!" اس کی بے بسی کسی سے مخفی نہ تھی۔

"اور میں نے بھی کہہ دیا ہے مجھے کچھ نہیں سننا!"

"اچھا وہ سنے گی تم اس کا ہاتھ تو چھوڑو۔۔۔ میں وعدہ کرتی ہوں!" گلاب کی بات پر صبغہ نے کچھ کہنے کو لب کھولے تھے مگر گلاب کے اشارے پر خاموش ہو گئی تھی

سنان نے کچھ سوچتے ہوئے اس کی کلائی آزاد کر دی تھی۔

____

All Rights Reserved by Novels lounge

"اب بتاؤ مجھے شروع سے کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے اور تم دونوں ایک دوسرے کو کیسے جانتے ہو؟" گلاب کے سوال پر سر جھکائے سنان نے ساری کہانی سنا دی تھی۔

اس کی بات مکمل ہوتے ہی صبغہ تلخی سے ہنسی تھی اور ہلکی سی تالی بجائی تھی۔

"واہ! کیا کہانی ہے!"

"اس سے پوچھیے کیوں کیا اس نے ایسا؟۔۔۔ کیوں میری فیلنگز کی انسلٹ کی؟۔۔۔ کیوں دھوکا دیا مجھے؟" وہ شکوہ کناں نگاہیں اس پر ٹکائے بولا تھا

"یہ بھی اچھا ہے۔۔۔ خود بے وفائی کرو اور الزام دوسرے پر ڈال دو!" تلخ مسکراہٹ ہونٹوں پر ہنوز قائم تھی۔

"میں نے سنان کے حصے کی کہانی سن لی اب تمہاری باری صبغہ، اپنے حصے کا سچ تم بتاؤ!" گلاب تحمل سے بولی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"میرے حصے کا سچ سن کر کیا کرے گی؟۔۔۔کوئی فائدہ نہیں" اس نے سر نفی میں ہلایا تھا۔

"صبغہ!" انہوں نے تنبیہ کی تھی۔

"سچ جاننا ہے آپ سب کو؟ تو سنیے یہ جو بیٹھا ہے آپ سب کے مظلوم انسان، دنیا کا سب سے شاطر اور ظالم انسان ہے یہ۔۔۔بے وفا ہے یہ۔۔۔دوسروں کی فیلنگز کا مزاق اڑانے والا، ان سے کھیلنے والا۔۔۔دوغلا ہے یہ انسان!"

"میں۔۔۔"

سنان نے کچھ کہنے کو لب کھولے ہی تھے کہ گلاب کی گھوری پر وہ لب سی گیا۔

"شروع سے بتاؤ صبغہ، سب سچ!" گلاب کی بات پر اس نے گہری سانس خارج کی تھی۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

All Rights Reserved by Novels lounge

"جی آپ کون؟" اپنے سامنے موجود انسان کو دیکھے اس نے سوال کیا تھا۔

"تم صبغہ ہو؟ صبغہ جنید؟" اس نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"میں ارحام شاہ ہوں۔۔۔سنان کا انکل!" ارحام شاہ کی بات پر اس کی آنکھوں میں پہچان کی رمق ابھری تھی۔

اس نے غور سے اس شخص کو دیکھا تو یاد آیا کہ یہ وہی شخص تھا۔

"آپ یہاں خیریت؟۔۔۔سنان تو ٹھیک ہے نا؟" اس نے بے تابی سے سوال کیا تھا

"بیٹھو!" انہوں نے صوفہ کی جانب اشارہ کیا جس پر وہ ناچاہتے ہوئے بھی بیٹھ گئی تھی۔

"دیکھو صبغہ جو میں تمہیں اب دکھانے والا ہوں، میں جانتا ہوں تمہیں تکلیف ہو گی، مگر تمہارے لیے، تمہاری آنے والی زندگی کے لیے بہت ضروری ہے!" ان کی بات پر وہ پریشان ہوئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"آپ مجھے ڈرا رہے ہیں، پلیز بتائیے کیا ہوا ہے؟" اس کی بات پر انہوں نے موبائل نکالے ایک ویڈیو پلے کیے اس کے سامنے کی تھی۔

جوں جوں وہ ویڈیو آگے بڑھتی گئی صبغہ کو اپنی آنکھوں اور کانوں پر یقین نہیں ہو رہا تھا۔

وہ سنان تھا، سو فیصد وہی تھا جو اس سے معافی مانگ رہا تھا۔۔۔

"ایم سوری صبغہ آئی نو کہ تم میرا انتظار کر رہی ہو گی مگر میں، میں نہیں آ سکتا!۔۔۔ میں جانتا ہوں تم سے وعدہ کیا تھا مگر اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ تم میرے لیے کچھ نہیں ہو اور یہ وعدہ میرے لیے کسی بوجھ سے کم نہیں، اب اگر میں تمہیں اپنا بھی لوں تو بس میری مجبوری ہو گئی۔۔۔ میں دل سے تمہیں اپنا نہیں پاؤں گا۔۔۔ ایم سوری صبغہ مگر میرا انتظار کرنا چھوڑ دو میں کبھی واپس نہیں آؤں گا! اور وہ وعدہ وہ بس ایک کمزور لمحہ تھا جس میں میں بہک گیا تھا۔۔۔ آئی ایم سوری" ویڈیو ختم ہوتے ہی موبائل چھوٹ کر کارپٹ پر گر گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

کئی آنسو اس کی آنکھوں سے بہہ نکلے تھے۔

"ہو سکے تو اسے معاف کر دینا!" اس کا سر تھپتھپائے وہ وہاں سے جا چکے تھے۔

اس کے بعد زندگی نے جیسے صبغہ جنید پر خود کر تنگ کر لیا تھا۔۔۔ صبغہ جنید ہمیشہ ہمیشہ کے لیے وہ جگہ وہ ملک چھوڑ آئی تھی جہاں سنان شاہ کی یادیں بستی تھی۔۔۔ وہ یادیں جن کے سہارے وہ زندہ تھی اب وہی یادیں اس کے لیے اذیت بن گئی تھی۔

پاکستان آکر جو اکیڈمی اس نے شروع کی تھی وہ اس کی ایک پاکستانی دوست کا خواب تھا جو لندن روڈ ایکسیڈینٹ میں مر گئی تھی اور اس خواب کو صبغہ جنید نے پورا کیا تھا۔

وہی اس کی ملاقات حاجرہ بی سے ہوئی تھی جن کا گھر اکیڈمی کے پاس ہی تھا اور بچے ان سے قرآن پڑھنے آتے تھے۔

ایسی میں وہی تھی جنھوں نے اسے مایوسی کی زندگی سے باہر نکالا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

اور جہاں تک بات رہی پری کی تو پری سے اس کی ملاقات اتفاقاً لندن میں ہی دو تین بار ہوئی تھی جس کے بعد پری نے زبردستی اس کا نمبر لے کر اسے اپنا دے دیا تھا اور جب صبغہ کے پاکستان آنے کا اسے علم ہوا تو وہ اس سے ملنے بھی آئی تھی بلکہ صبغہ کی اکیڈمی کے لیے ان سب لوگوں نے اس کی بہت مدد بھی کی تھی جس پر وہ ان سب کی شکر گزار تھی۔

اس کے حصے کی کہانی سنتے ہی مان نے سنان کی جانب دیکھا جو اپنے ہاتھ کی مٹھیوں کو کبھی کھولتا تو کبھی بند کر رہا تھا۔

"میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں ارحام شاہ!" غصے سے کھولتا وہ وہاں سے نکلا تھا۔

مان نے افسوس سے سر نفی میں ہلایا تھا۔ اگر اسے پہلے ہی علم ہوتا تو شائد وہ کچھ کر پاتا

All Rights Reserved by Novels lounge

غصے سے کھولتا دماغ بامشکل ڈرائیو کرتا وہ گھر تک پہنچا تھا جہاں اندر سے باتوں کی آواز آرہی تھی۔

ضرور وہ سب لوگ آچکے تھے۔

غصے سے بھرا وہ ارحام شاہ کے سر پر جا پہنچا تھا اور اس سے پہلے کوئی کچھ سمجھتا وہ ایک زوردار مکا اس کے چہرے پر مار چکا تھا۔

"بھائی!"

"سنان!"

وائے۔زی اور زویا دونوں کی حیرت میں ڈوبی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔

شزا تو ان سب سے لاتعلق بس اپنے بچوں میں مگن تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تم گھٹیا انسان تم کبھی نہیں بدل سکتے۔۔۔ کتنا گروگے تم ہاں؟ بتاؤ مجھے؟۔۔۔ کس قدر بے حس شخص ہو تم؟۔۔۔!" اس کا گریبان پکڑتا وہ چلایا تھا۔

"اوئے پاگل ہو گیا ہے چھوڑا نہیں کیا ہو گیا ہے؟ آرام سے بات کرتے ہیں!" وائے۔زی بیچ میں کودا تھا

"آرام سے؟ آرام سے بات کرنی ہے؟۔۔۔ تو جانتا ہے آج میں کس سے ملا ہوں؟۔۔۔ جاننا چاہے گا؟" سنان کی بات پر اسے خطرے کی گھنٹی بجتی محسوس ہوئی تھی۔

"کس سے؟"

"صبغہ جنید سے! میں صبغہ جنید سے ملا ہوں آج۔۔۔ وہی صبغہ جو گھر میں آگ لگنے کی وجہ سے مر گئی تھی۔۔۔ وہ زندہ ہے!۔۔۔ ہے نا جادو!" اس کی بات پر وائے۔زی نے ارحام شاہ کی جانب آنکھیں پھیلائے دیکھا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"مگر وہ تو مر۔۔۔"

"مری نہیں تھی وہ زندہ تھی مگر اس شخص کی مکاری کی بھینٹ چڑھ گئی وہ۔۔۔ایک سوال کا جواب تو دو وزرار حام شاہ، اس کے گھر میں آگ سیلنڈر پھٹنے کی وجہ سے نہیں نا لگی تھی اس کے پیچھے بھی تمہی تھے نا؟" سنان کی بات پر وہ ہنس دیا تھا، اس کی ہنسی اقرا تھا اس کے جرم کا۔

"کیوں؟۔۔کیوں؟ کیا ملا تمہیں؟" وہ اس قدر زور سے دھاڑا تھا کہ دونوں بچیں رونا شروع ہو گئے تھے جنہیں شزا اور زویا نے فوراً سنبھالا تھا۔

"سنان یہاں نہیں اندر چلتے ہیں!" بچوں پر نظر ڈالے وائے۔زی بولا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"یہ ضروری تھا سنان، میں تمہیں جس مقصد کے لیے لے کر گیا تھا وہ تبھی کامیاب ہو سکتا تھا اگر تم اس لڑکی سے دور رہتے، وہ چوبیس گھنٹے تمہارے حواسوں پر سوار رہتی تھی۔۔۔ مجھے صرف اس کا نقصان تھا۔۔۔ اس لیے جو ٹھیک لگا وہ کیا!"

سنان نے نفرت سے اسے دیکھا جس کے چہرے پر کسی قسم کی کوئی شرمندگی نہیں تھی۔

"اور وہ ویڈیو؟۔۔۔ میں وہ نہیں ہو سکتا!" سنان کی بات سن ان کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلی تھی۔

"وہ تم ہی ہو سنان۔۔۔ مگر آواز تمہاری نہیں!"

اپنا پلان انہوں نے نہایت چالاکی سے پورا کیا تھا۔ انہوں نے سنان نے ایک جھوٹی ویڈیو بنوائی تھی۔ جس پر بعد میں آواز ڈبنگ کر دی گئی تھی۔

سنان نے غصے سے ماتھا مسلا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"کس قدر گھٹیا انسان ہو تم!" دانت پیستے وہ بولا تھا۔

"مجھ پر غصہ مت کرو سنان!۔۔۔اگر وہ لڑکی تم سے سچی محبت کرتی تو کبھی بھی مجھ پر یقین نہ کرتی۔۔۔ساری غلطی اس کی ہے میں نے کچھ نہیں کیا!" ارحام شاہ نے مزے سے کندھے اچکائے تھے۔

"تم!" اس سے پہلے سنان کچھ بولتا وائے۔زی نے اسے روک دیا تھا۔

ایک آخری غصیلی نگاہ اس پر ڈالتا وہ وہاں سے جا چکا تھا۔

سڑکوں پر یونہی گاڑی ڈرائیو کرتے اس کے دماغ کو سکون نہیں مل رہا تھا۔۔۔وہ شخص کیا واقعی اتنا گر سکتا تھا؟

ہاں وہ کر سکتا تھا، اگر وہ معتصیم کے جذبات کے ساتھ کھیل سکتا تھا تو اس کے ساتھ کیوں نہیں۔

اس وقت سنان کا شدت سے دل چاہا تھا کہ وہ اس شخص کا قتل کر دے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ارحام شاہ اور اس کی حرکتیں، اس شخص کی موت پکاسنان کے ہاتھوں کی لکھی ہے!" واۓ۔زی نے جب اسے تمام حالات سے آگاہ کیا تو معتصیم افسوس سے بولا تھا جبکہ کریم مسکرا دیا تھا۔

"مجھے بھی سو فیصد یقین ہے کہ ارحام شاہ کی موت کی گولی سنان شاہ کی گن سے ہی چلے گی" کریم مسکراہٹ دبائے بولا تھا جس پر معتصیم ہلکا سا ہنس دیا تھا۔

ماورا کی حالت کے پیش نظر وہ تایا تائی اور تقی کو منا چکا تھا کہ وہ لوگ اس کے گھر آ کر رہے، ماورا کو اس وقت اپنوں کی بے حد ضرورت تھی اور پھر جو ہوا تھا ایسے میں وہ اسے اکیلے چھوڑ کر آفس بھی نہیں آ سکتا تھا۔

"کام کی بات پر آؤ کریم!۔۔۔کچھ پتہ چلا؟" کریم نے سر نفی میں ہلایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"وہ جو کوئی بھی ہے ہم میں سے ہی ہے!۔۔۔اپنی کوشش جاری رکھو کریم۔۔۔ہر شخص پر نظر رکھو چاہے وہ کوئی بھی کیوں نا ہو۔۔۔کوئی بھی نظروں سے چھوٹنا نہیں چاہیے!"اس کی بات پر کریم نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"ایک بار تمہارا مہرہ میرے ہاتھ لگ جائے فہام جونیجو!۔۔۔ایسی گردن مڑوڑوں گا تمہاری کے چیخیں نکل جائے گی!" پیپر ویٹ گھمائے اس نے سوچا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

"صبغہ!!"خوشی سے چلاتی وہ اس کی جانب لپکی تھی جبکہ بسمل نے ماتھا پیٹا تھا۔

مہندی کا پیلا جوڑا زیب تن کیے وہ بری طرح سے اسے چمٹ گئی تھی۔

"تم، تم واقعی آگئی!"اس کی بات پر وہ بس ہلکا سا مسکرائی تھی۔

"اُفف اللہ ایسا منہ کیوں بنایا ہے جیسے زبردستی آئی ہو؟ کہی ماں نے تو کچھ نہیں کہا؟" اپنے پاس آکر کھڑے ہوتے سنان کو گھورتے اس نے سوال کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"میں ؟۔۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا!" اس نے دونوں ہاتھ اٹھائے تھے۔

"ایسی بات نہیں ہے پری بس مجھے اس طرح کے ایونٹس کی عادت نہیں!" اس کی بات پر پری نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا تھا۔

"اچھا چلو سب سے ملے!" اس کا ہاتھ تھامے وہ بسمل کی جانب بڑھی تھی۔

ان سب سے ملتی وہ ایک الگ تھلگ کونے پر بنی ٹیبل پر جا بیٹھی تھی یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ کسی کے نظروں کے حصار میں تھی۔

"جینٹل مین کیسے ہو؟" زارون رستم شیخ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے اسے ہلایا تھا جو یک ٹک نقاب میں موجود صبغہ کو دیکھ رہا تھا۔

"انکل آپ کب آئے؟" مسکراتے اس نے سوال کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"جب تم کہی گم تھے"ان کی شرارت بھری آواز پر وہ اداسی سے مسکرایا تھا۔

"جانتے ہو تمہیں یوں دیکھ کر اپنا وقت یاد آگیا ہے۔۔۔ آج جس مقام پر تم کھڑے ہو کئی سال پہلے یہاں میں کھڑا تھا!"اس کی اداسی کو بھانپتے وہ بولے تھے۔

گلاب پہلے ہی زارون کو سب کچھ بتا چکی تھی اور انہوں نے فیصلہ کیا تھا اس سے بات کرنے کا۔

"مطلب میں سمجھا نہیں؟"

"میری محبت کی کہانی بھی لندن کی گلیوں سے شروع ہوئی تھی سنان، گلاب مجھ پر جان چھڑکتی تھی جبکہ میں اسے بس ایک معمولی سا کرش سمجھتا تھا۔۔ مگر وہ پاگل تھی میرے پیچھے، اسی پاگل پن کو دیکھتے میں نے اس سے شادی کا وعدہ کیا تھا مگر وعدہ نبھا نہ سکا!۔۔ لیکن وہ میرے لیے کیا تھی یہ مجھے تب معلوم ہوا جب اسے مجھ سے چھین لیا گیا!۔۔۔"وہ اداسی سے بولے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"مگر میں دھوکا نہیں دیا تھا!" وہ سر نفی میں ہلائے بولا

"معلوم ہے!۔۔۔ میں نے بھی دھوکا نہیں دیا تھا سنان بس وقت ہمارے حق میں نہیں تھا!" وہ مسکرائے تھے۔

"تو اب؟۔۔۔ اب کیا کروں؟" ان کی بات سمجھتے اس نے سوال کیا

"بات کرو۔۔۔ ایک دوسرے سے گلے شکوے کرو۔۔۔ اور مسئلے کا حل نکالو!"

"مگر وہ راضی ہو جائے گی؟" سنان کو شک ہی تھا۔

"میری بیوی ہے نا!" آنکھ دبائے انہوں نے اس ٹیبل کی جانب اشارہ کیا تھا جہاں گلاب بیٹھی صبغہ کو کچھ سمجھا رہی تھی۔

سنان نے مسکرا کر سر نفی میں ہلایا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ہمارا کام کب ہو گا؟" شبیر زبیری نے مرینہ چوہان سے سوال کیا تھا۔

"دو دن کے اندر اندر تمہیں خوشخبری سننے کو مل جائے گی!" مرینہ مسکرائی تھی۔

شبیر زبیری بھی مسکرا دیے تھے، بہت بے صبری سے انتظار تھا انہیں اس پل کا!

جبکہ ان دونوں کے سامنے بیٹھے جازل کو انتظار تھا تو بس ان کی بربادی کا۔

"آنٹی یہاں تو کوئی سامان نہیں ہے!" ڈریسنگ روم سے باہر نکلتی وہ اپنی ہی دھن میں بولی تھی جب سامنے کھڑے سنان کو دیکھ اس کے قدم ٹھٹھکے تھے۔

"تم، تم یہاں کیا کر رہے ہو اور آنٹی کہاں ہے؟" وہ گلاب کے ساتھ پری کا کوئی سامان نکلوانے میں مدد کے لیے آئی تھی مگر گلاب سرے سے ہی غائب تھی۔

"بات کرنی ہے تم سے" گلا کھنکھارے وہ بولا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"مگر مجھے نہیں کرنی" اسے اگنور کرتی وہ دروازے کی جانب بڑھی جسے سنان لاک کر چکا تھا

"پلیز" دروازے سے ٹیک لگائے اس نے التجا کی تھی۔

"میرے راستے سے ہٹو سنان، مجھے پھر سے تمہاری کوئی جھوٹی بات نہیں سننی۔۔۔اب کی بار وقت اور حالات بدل گئے ہیں۔" وہ تیز لہجے میں بولی تھی۔

"پلیز صبغہ۔۔۔میں جانتا ہوں جو ہوا وہ بہت غلط تھا مگر میں نے کچھ نہیں کیا بے قصور ہوں میں۔۔۔بس ایک موقع دے دو میری بے گناہی ثابت کرنے کا!" وہ التجائی انداز میں گویا ہوا۔

صبغہ گہری سانس کھینچ کر رہ گئی تھی۔

"بس پانچ منٹ!" صبغہ کی بات پر اس نے سر اثبات میں ہلایا

اپنی بے گناہی ثابت کرنے کے لیے پانچ منٹ بھی کافی تھے اس کے لیے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

موبائل جیب سے نکالے ایک ویڈیو پلے کیے اس نے صبغہ کے سامنے کی، یہ وہی ویڈیو تھی جو ارحام شاہ نے چودہ سال پہلے اسے دکھائی تھی اور اب وہی ویڈیو سنان شاہ اسے دکھا رہا تھا مگر فرق صرف الفاظ کا تھا۔

"یہ۔۔۔"صبغہ کی آنکھیں پھیلی تھی۔

"میں نے کبھی وہ سب کچھ نہیں کہاں تھا صبغہ، وہ الفاظ میرے نہیں تھے۔۔۔ میں تم سے کیا گیا وعدہ نبھانے آیا تھا صبغہ۔۔۔ میں، میں آیا تھا تمہیں لینے مگر تب۔۔۔ تب بہت دیر ہو گئی تھی۔۔۔ تمہارا پورا گھر، پورا گھر شعلوں کی لپیٹ میں تھا۔۔۔ تم نہیں جانتی اس وقت تمہیں کھونے کا خوف کس طرح میری روح تک میں جا بسا تھا، کس قدر بے بس اور بے یارومددگار تھا میں اس وقت۔۔۔ میں، میں بہت رویا تھا صبغہ۔۔۔ اس دن میں نے صرف صبغہ کو ہی نہیں بلکہ سنان کو بھی کھو دیا تھا ہمیشہ کے لیے۔۔۔ وہ پل، وہ لمحہ، میری زندگی کی ایک تاریک یاد کے علاوہ کچھ نہیں۔۔۔ میں بے وفا نہیں ہوں صبغہ، بے گناہ ہوں میں!" بولتے بولتے اس کا گلا رندھ گیا تھا اور

All Rights Reserved by Novels lounge

آنسو ناچاہتے ہوئے بھی آنکھوں سے نکل آئیں تھے جنہیں چھپانے کو وہ سر جھکا گیا تھا۔

کچھ پل یونہی خاموشی کی نذر ہو گئے تھے۔

"کچھ بولو صبغہ۔۔۔ پلیز کچھ بھی۔۔۔ پر بولو تو سہی!" دفعتاً نگاہیں اٹھائے وہ بولا تھا۔

"میں نے۔۔۔ مم۔۔۔ میں نے تمہیں بہت یاد کیا سنان، بہت زیادہ!۔۔۔ وہ وقت جو میں تکلیف میں رہ کر اکیلے گزارا۔۔۔ وہ جب مجھے خوشیاں ملی۔۔۔ زندگی کے ہر ایک موڑ پر تمہیں یاد کیا میں نے سنان! تم نے کیا صبغہ کو مس؟" وہ رو دی تھی۔

اس کے آخری سوال پر وہ روتے ہوئے ہنس دیا تھا۔۔۔ وہ اسے سولا سال کی صبغہ لگی تھی اس وقت وہ سوال کرتے ہوئے۔

"میں نے تمہیں مس کیا! بہت کیا! ہر روز کیا!۔۔۔ تمہاری قسم!" سرخ آنکھوں سے اسے کے چہرے کے ایک ایک نقش کو یاد کیے وہ بولا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

نقاب کے پیچھے اس کے لب مسکرائے تھے، اس کی آنکھیں مسکرائی تھی۔

"مجھے، مجھے جانا ہے پری ویٹ کر رہی ہو گی!" اس کی نظروں سے نظریں چرائے وہ جانے کو بڑھی تھی جب اس کا بازو کھینچے وہ اسے اپنے سینے سے لگا چکا تھا۔

صبغہ اس کے اس عمل پر بھونچکا کر رہ گئی تھی۔۔۔اگر وہ لندن کی صبغہ ہوتی تو شائد برا نہ مناتی مگر اب بہت کچھ بدل چکا تھا۔

"سنان۔۔۔"

"میری می!"

اس نے کچھ کہنے کو لب کھولے ہی تھے کہ سنان کے الفاظ سن وہ اپنی جگہ سن ہو گئی تھی۔

"سنان یہ سب۔۔۔"

All Rights Reserved by Novels lounge

"پلیز!۔۔۔ میری می صبغہ، رائٹ ناؤ۔۔۔ رائٹ ہیئر۔۔۔ اب اور دوری برداشت نہیں صبغہ۔۔۔ چودہ سالوں سے اس تکلیف میں مبتلا ہوں اب مزید صبر نہیں۔۔۔ تم چاہیے ہو، اب ہر حال میں ہر صورت میں تم چاہیے ہو۔۔۔ دس ٹائم نو وان از گوئنگ ٹو بیک آؤٹ!(اب کی بات کوئی پیچھے نہیں ہٹے گا!)۔۔۔ سوئیٹل می، ول یو؟" اس کے پوچھنے پر سر ہلائے، آنکھیں موندے وہ اس کے شانے پر سر ٹکا چکی تھی۔

اس کے اقرار پر وہ نم آنکھوں سے مسکرا دیا تھا۔

اس کے شانے پر سر ٹکائے وہ آنکھیں موندے وہ بینچ پر بیٹھی ہوئی تھی جبکہ ساتھ ہی بیٹھا معتصیم بھی آنکھیں بند کیے اس کے بالوں میں ہاتھ چلائے تازہ ہوا کے جھونکوں کو محسوس کر رہا تھا۔

"معتصیم؟"

All Rights Reserved by Novels lounge

"ہمم" آنکھیں کھولے اس نے ماورا کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"کچھ، کچھ پتہ چلا؟" اس نے ہچکچا کر سوال کیا، معتصیم نے گہری سانس خارج کی۔

"میں نے تمہیں کیا سمجھایا تھا ماورا؟ ہمارا وقت صرف ہمارا ہے، اس میں مجھے کسی تیسرے کا کوئی ذکر نہیں چاہیے۔" چہرہ تھوڑی سے تھامے اس نے نرمی سے سوال کیا تھا۔

"مگر، مگر مجھے ڈر لگتا ہے معتصیم، اس شخص سے، اس کی سوچ سے، اس کے نام سے۔۔۔ اگر اس نے تمہیں کوئی نقصان پہنچا دیا تو؟" خوف اس کی آنکھوں سے جھلک رہا تھا۔

"کچھ نہیں ہوگا ماورا۔۔۔ بھروسہ رکھو مجھ پر!" اس کی آنکھوں پر لب رکھے وہ اس کا سر اپنے سینے پر ٹکا چکا تھا۔

بیل کی آواز پر اس نے کال پک کیے موبائل کان سے لگایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

دوسری جانب سے نجانے ایسا کیا کہا گیا تھا کہ اس کے ماتھے پر پہلے لکیریں ابھری اور بعد میں مسکراہٹ میں لب ڈھل گئے تھے۔

"کیا بات ہے بہت مسکرایا جارہا ہے؟" اس کی مسکراہٹ دیکھ ماورا نے آنکھیں چھوٹی کیے اس سے سوال کیا تھا۔

اس کی بات پر معتصیم ہنس دیا۔

"ہاں اب بات ہی ایسی ہے"

"کیسی؟" وہ سیدھی ہوئی تھی۔

"سنان شادی کر رہا ہے!" وہ مزے سے بولا تھا۔

"سنان؟۔۔۔سنان بھائی؟۔۔۔ مگر وہ تو کسی سے محبت۔۔۔"

"اسی سے کر رہا ہے!" وہ پرسکون سا بولا

All Rights Reserved by Novels lounge

"واٹ؟ مگر وہ تو مر گئی تھی نا!" ماورا کو اپنا دماغ گھومتا محسوس ہوا تھا۔

"ہماری بھی طلاق ہوئی تھی نا؟"

"ارحام شاہ!" معتصیم کی بات سمجھتی وہ دانت پیستی بولی تھی۔

"ویسے بیوی۔۔۔ میرے ساتھ رہ کر خاصی عقلمند ہوتی جا رہی ہو!۔۔۔ دماغ استعمال کرنا آگیا ہے" وہ شرارت سے بولا

"زیادہ مت بنو" اس کے سینے پر مکا مارے وہ بولی تھی جس پر وہ ہنس کر اسے دوبارہ اپنے ساتھ لگا چکا تھا۔

"ویسے!۔۔۔ معتصیم!۔۔۔ ہم جائے گے شادی پر؟" اس نے دوبارہ سوال کیا

"بالکل جائے گے۔۔۔ اور اب تو ویسے بھی مزہ ڈبل ہونے والا ہے!" اس کی آنکھوں میں ایک الگ ہی چمک تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ہمم تو یہ ہے وہ!" وائے۔زی کے برابر کھڑی وہ شزا پر نگاہیں ٹکائے بولی تھی۔

وائے۔زی نے اس پر سے نگاہیں ہٹائے انا کو گھورا تھا جس نے ساتھ ہی بتیسی دکھائی تھی۔

"اپنے کام سے کام رکھو!" اس نے انا کو گھر کا تھا

"وہی کر رہی ہوں۔" وہ بھی ڈھیٹ بنی مسکرائی تھی۔

"ویسے ماما سے کہہ کر تمہاری بھی کروادوں؟" وہ شرارت سے بولی

"کیا؟" وائے۔زی چونکا

"سیٹنگ!۔۔۔سنان اور صبغہ کی تو کروا بھی دی ہو گی۔۔۔ کہو تو تمہارا بندوبست بھی کروادوں؟" اس کی بات پر مسکراتے ہوئے وائے۔زی نے سر نفی میں ہلایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"مجھے اس کی ضرورت نہیں!" وہ کندھے اچکائے بولا تھا۔

موبائل پر آئے میسج نے اس کی توجہ شزا سے ہٹائی تھی، میسج پڑھتے اس کے ماتھے پر تھوڑے سے بل پڑے تھے، نگاہیں اٹھائے اس نے مان کی جانب دیکھا تھا جو اندر جا رہا تھا، وائے۔زی بھی کندھے اچکاتا اس کے پیچھے نکلا۔

"اوئے ہیرو!" انا کی پکار پر وہ مڑا

"یار آج تو وائے۔زی کی فل فارم بتادو۔" اس کے لہجے میں نا چاہتے ہوئے بھی التجا آگئی تھی جس پر وائے۔زی ہنس دیا تھا

"پھر کبھی۔۔۔" ونک کرتا وہ اندر کی جانب بڑھا تھا جبکہ انا بھی کندھے اچکائے پری کے پاس چلی گئی تھی

"کیسے ہو میری جان؟" اس کی روندھی آواز سن جازل نے گہری سانس بھری تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"آپ آج پھر روئی ہے؟" اپنی ماں کا رونا اسے تکلیف دے رہا تھا۔

"نن۔۔۔ نہیں تو، تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہوگی" وہ گلا کھنکھارے بولی تھی۔

"ماما! کیوں؟" وہ بے بسی سے بس اتنا ہی پوچھ پایا۔

"آج بہت اکیلی تھی تو یاد آگئی ان کی" جازل بے بسی کی انتہا پر تھا وہ کچھ نہیں کر پا رہا تھا۔

پہلے وہ ایک بہت خوشحال فیملی کا بچہ تھا۔۔۔ مگر پھر ان کے آشیانے کو نظر لگ گئی تھی۔

منیب زبیری اور ان کی بیوی حلیمہ کے دو بچے تھے بڑا بیٹا یمر اور چھوٹا جازل۔۔۔ جازل کی عمر اس وقت چھ سال تھی جب اس منیب اور یمر کی موت ایک روڈ ایکسیڈینٹ میں ہوئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

منیب زبیری کسی میٹنگ کے سلسلے میں دوسرے شہر روانہ ہوئے تھے جب یمر ضد کرتا ان کے ساتھ چلا گیا تھا۔۔۔وہ ٹھرٹھراتی سردیوں کی رات تھی جب واپسی پر ان کی کار کا برے سے ایکسیڈینٹ ہوا تھا۔ان دونوں کی ڈیڈ باڈیز بری طرح سے جھلس گئی تھی تبھی شبیر زبیری جازل اور حلیمہ کو اپنے گھر لے آئے تھے جہاں وہ پہلے ہی اپنی بیوی بیٹے اور سب سے چھوٹے بھائی کی بیٹی کے ساتھ قیام پذیر تھے۔

"اچھا یہ سب چھوڑو تم بتاؤ واپسی کب کی ہے؟"ان کی آواز پر اس نے چونک پر نظریں اوپر اٹھائی تھی جہاں کھڑکی کے پاس بیٹھے شبیر زبیری اور مرینہ وائن پیتے خوشگپیوں میں مگن تھے۔

"بہت جلد ماما،بس آپ دعا کیجیے گا!"سرخ آنکھوں سے انہیں گھورتے وہ بولا تھا

\-----------

ایک بار پھر اس نے اپنا ہاتھ سنان کے ہاتھ سے چھڑوانا چاہا تھا جس میں وہ ناکام لوٹی تھی۔۔۔شرمندگی سے وہ سر نہیں اٹھا پا رہی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

مان اور وائے۔زی ان دونوں کے سامنے بیٹھے تھے ایک کی آنکھوں میں غصہ تو دوسرے کی آنکھوں میں شرارت تھی۔

"تو تمہیں نکاح کرنا ہے وہ بھی ابھی؟"مان نے نہایت تحمل سے پوچھا تھا جس پر سنان نے بس ہنکارا بھرا تھا۔

سنان کا یہ ایٹیٹیوڈ اسے سلگا گیا تھا۔

"لڑکی راضی ہے؟"مان کی نگاہیں اب صبغہ پر جمی تھی۔

"تمہیں کیا لگتا ہے؟"سنان کی بات پر اسے مزید پتنگے لگے تھے۔

زندگی میں ہر بار سنان کی وجہ سے ہی وہ دوسرے نمبر پر آتا تھا، لیکن اس چیز کی اسے خوشی تھی کہ کم از کم زندگی کے نئے سفر میں تو وہ اسے ہرا چکا تھا مگر یہاں بھی سنان نے لڑکی کو منا کر اسے ہرا دیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ٹھیک ہے پھر کل میرے ساتھ تمہارا بھی نکاح رکھوادے گے!" مان گلا کھنکھارتے بولا تھا

وہ کسی صورت اسے جیتنے نہیں دے سکتا تھا، اس نے سوچ لیا تھا پہلے اپنے نکاح کروائے گا اور پھر سنان کا، مگر سنان جیسے اس کی سوچ پڑھ چکا تھا اسی لیے وہ مسکرا دیا تھا۔

"قطعً نہیں نکاح آج ہی ہو گا!" سنان کی بات پر مان نے دانت پیسے تھے۔

"سنان" صبغہ منمنائی تھی جس پر سنان نے اسے آنکھیں دکھائی۔

"ٹھیک ہے کرتا ہوں انتظام!" دانت پیستے وہ زارون سے بات کرنے کے لیے باہر چلا گیا تھا۔

"میں بھی آج ہی نکاح کروں گا اور اس سے پہلے ہی کروں گا!" دل میں اس نے ارادہ باندھ لیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"یہ سب کیا تھا؟"صبغہ نے غصے سے اس سے سوال کیا تھا۔

"کیا؟"اس کے حجاب کو ٹھیک کیے سنان انجان بنا

انہیں یوں دیکھ سیٹی کی ایک شوخ سی دھن وائے۔زی نے بجائی تھی جس پر صبغہ ہڑبڑا کر سنان سے دور ہوئی تھی۔

"میں جا رہا ہوں!"سنان کی گھوری پر دونوں ہاتھ اٹھائے وہ ہنستا ہوا وہاں سے نکلا تھا۔

"معتصیم کو یہ خبر دینا بنتی ہے۔"مسکراتے ہوئے اس نے موبائل جیب سے نکالا تھا۔

"حماد"ہر بار کی طرح اس نے ایک بار پھر حماد کو ٹوکا تھا جو اس کے ساتھ چھیڑ خانی میں مگن تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"کوئی دیکھ لے گا!" وہ مسکراہٹ دبائے بولی تھی جبکہ ساتھ بیٹھا حماد بس مسکرا کر اسے دیکھے جا رہا تھا۔

اچانک کسی کی چیخ پر شزا نے چونک کر سر اٹھائے دیکھا تو ایک لڑکا چلاتا ہوا مہمانوں کے درمیان بھاگ رہا تھا جبکہ اس کے پیچھے اس سے ہی ملتی جلتی وہ لڑکی ہاتھ میں ہیل پکڑے چہرے پر غصہ سجائے اس کا پیچھا کر رہی تھی۔

ان کو یوں دیکھ شزا کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ در آئی تھی۔۔۔ وہ دونوں اس وقت ٹام اینڈ جیری لگ رہے تھے۔

"شیطان ہیں دونوں کے دونوں، ہر وقت بس مزاق، مستی ایک دوسرے کو تنگ کرتے رہتے ہیں۔۔۔ ساتھ ہی ساتھ باقی سب کو بھی" شزا نے چہرہ موڑے ساتھ بیٹھی عورت کو دیکھا تھا جو نجانے کب وہاں آ کر بیٹھی تھی۔

"آپ؟"

All Rights Reserved by Novels lounge

"گلاب۔۔۔ ان دونوں جڑواں شیطانوں کی ماں ہوں میں، بڑی بیٹی انا اور اس سے چند منٹ چھوٹا علی۔۔۔ ہر وقت ایک دوسرے کو تنگ کیے رکھتے ہیں" وہ ہنس کر بولی تو شزا بھی دھیما سا ہنس دی تھی۔

"ماما!" علی کی چیخ پر ان دونوں نے اسٹیج کی جانب دیکھا جہاں وہ پری کے پیروں میں بیٹھا انا کی جوتی سے خود کو بچانے کی کوشش کر رہا تھا جبکہ زویا اور پری اس پر ہنس رہے تھے۔

"دیکھو زرا ہر بار بڑی ہونے کا فائدہ اٹھاتی ہے، مگر محبت بہت کرتی ہے اپنے دونوں بھائیوں سے!" گلاب کی بات پر شزا نے چونک کو مشعل اور عبداللہ کو دیکھا جو دونوں اس شور میں بھی سکون سے سوئے ہوئے تھے، انہیں دیکھ کر شزا ہنس دی تھی۔

شزا کو انا بالکل مشعل جیسی لگی تھی وہ بھی تو ایسی ہی حرکتیں کرتی ہے ہر وقت عبداللہ کو تنگ کرتی ہے اور پھر اس کے رونے پر سب سے زیادہ خود پریشان ہو جاتی ہے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"یہ دونوں بھی ایسے ہی ہیں، مشعل بڑی ہے عبد اللہ سے چند منٹ مگر یہ بچی افف اللہ ہر وقت اس بیچارے کو تنگ کرتی رہتی ہے اور میرا معصوم شہزادہ رونے لگ جاتا ہے" محبت سے اس نے دونوں کے گالوں کو چھوتی وہ گلاب کو دیکھ بولی تھی۔

گلاب نے اس کی آنکھوں کو دیکھا تھا جن میں ایک کمی سی تھی۔

"اسے بھول کر زندگی میں آگے بڑھو شزا، مرے ہوئے لوگوں کے ساتھ مر جایا نہیں کرتے!" شزا نے چونک کر انہیں دیکھا جن کا چہرے پر اس کے لیے فکر تھی۔

شزا نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

"تم میری بات سمجھ رہی ہو نا؟" وہ فکرمندی سے اسے دیکھتے بولی تھی۔

"آپ کے بیٹے کی شادی کی مبارک دیتی ہوں آپ کو، اللہ اسے ہمیشہ خوش رکھے!" وہ ان کی بات اگنور کیے بولی تھی۔

"شزا بیٹا تم۔۔۔" وہ کچھ کہنا چاہ رہی تھی جب وہ وہاں سے اٹھی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"آپ نے ٹھیک کہاں آنٹی مرے ہوئے لوگوں کے ساتھ مر نہیں جایا کرتے مگر ان کے مرنے کے بعد ان کی محبت کو مار دینا یہ بھی ٹھیک نہیں!" سر نفی میں ہلائے اس نے تھوڑا آگے بڑھے ادھر ادھر آنکھیں گھمائی تھی جبکہ بالوں کو ہاتھوں سے سیٹ کرتا وائے۔زی اسے نظر آیا تھا۔

گلاب اس کی بات پر شرمندہ سی نظریں چرا گئی تھی۔۔۔وہ تو خود اس کشتی کی سوار تھی وہ کیسے کسی اور کو چھلانگ لگانے کا مشورہ دے سکتی تھی؟

"وائے۔زی" اس کی پکار پر وائے۔زی چونکا تھا

"میں؟" اپنی جانب اشارہ کیے اس نے سوال کیا جیسے یقین نہ آیا ہو

"ہاں تم!" شزا نے دھیرے سے سر ہلایا

All Rights Reserved by Novels lounge

"خیریت کیا ہوا؟ بچے تو ٹھیک ہیں؟" بچوں پر ایک نگاہ ڈالے اس نے سوال کیا جبکہ گلاب ایک شرمندہ سی نگاہ شزا پر ڈالتی ایکسکیوز کیے وہاں سے چلی گئی تھی۔

"وہ میں تھک گئی ہوں، گھر جانا چاہتی ہوں!" انگلیاں مڑوڑے اس نے بات کہی تھی۔

"ٹھیک ہے چلتے ہیں مگر اسے سے پہلے کچھ دیر کے لیے اندر آسکتی ہو؟ ملوانا ہے تمہیں کسی سے!" وائے۔زی کی بات پر جھجھکتی سر ہلاتی اس کی پیروی کرتی اندر داخل ہوئی تھی۔

____

ان کی تمام بات سن کر زارون نے مسکراہٹ دبائی تھی جبکہ مان سنان کو گھورے جا رہا تھا۔

صبغہ علیحدہ شرمندہ سی بیٹھی تھی جبکہ سنان کو تو کوئی پرواہ ہی نہیں تھی۔

مگر ان سب میں جو سب سے زیادہ چونکی تھی وہ زویا تھی۔

http:/www.novelslounge.com
All Rights Reserved by Novels lounge

"صبغہ میم!" اس کی بربراہٹ پر صبغہ نے نگاہیں اٹھائے زویا کو دیکھا تھا، دونوں ایک دوسرے کو دیکھتی اپنی جگہ چور سی بن گئی تھی۔

"اففف کیا سوچے گی میم کے میں نے چھٹیوں کے لیے جھوٹ بولا تھا ان سے" زویا پریشان ہوئی۔

"کیا سوچ رہی ہو گی زویا کے اسی کے بھائی کے ساتھ۔۔۔" صبغہ کے دماغ میں اس وقت کافی نیگیٹیو سوچیں آ رہی تھیں۔

"تو صاحبزادے کو شادی کرنی ہے وہ بھی آج؟" زارون کی بات پر سنان کے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"سنان رک جاتے ہیں" صبغہ دھیمی آواز میں بولی تھی جس پر سنان نے صرف گھورنے سے کام لیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

فلحال تو صبغہ خاموش ہو گئی تھی مگر بعد کے لیے وہ سنان کا دماغ سیٹ کرنے کا سوچ چکی تھی۔

"ٹھیک ہے "زارون کے اتنے آسانی سے مان جانے پر مان کا منہ کھل گیا تھا۔

انہوں نے مان اور پری کے آج نکاح پر صاف انکار کر دیا تھا ان کے مطابق نکاح کا برات والے دن ہونا ہی بہتر تھا۔

" مگر، مگر ایسے کیسے نکاح ہو سکتا ہے ؟۔۔۔ میرا مطلب اتنی جلدی ؟۔۔۔ "مان کو نکاح روکنے کی کوئی وجہ نہیں مل رہی تھی۔

" ایسے کیسے نکاح۔۔۔ بالکل ویسے ہی ہو گا جیسے ہوتا ہے !"سنان کے جواب پر مان نے دانت کچکچائے تھے۔

"کمینہ !"وہ بس اتنا بڑبڑا سکا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

تھوڑی ہی دیر میں وہ اسٹیج جو مان کی مہندی کے لیے سجایا گیا تھا وہ سنان کے نکاح کا اسٹیج بنا دیا گیا تھا۔

پری کے نکاح کا لال ڈوپٹا صبغہ پر اوڑھا دیا گیا تھا جس پر مان مزید تلملا گیا تھا۔

"صرف میری ہونے والی بیوی کے نکاح کا ڈوپٹا ہی کیوں میرے نکاح والے پین سے سائن بھی کروالے!" مان جل کر بولا تھا۔

"بہت اچھا آئیڈیا دیا ہے، علی جاؤ جلدی سے پین لاؤ!" پری چہک کر بولی تھی، مان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اسے گلا دبا کر مار ڈالے۔

نکاح کے ہوتے ہی پری اور مان کی مہندی کی رسم ادا کر دی گئی تھی جبکہ وائے۔زی اجازت لیتا شزا کو اپنے ساتھ گھر واپس لے کر جاچکا تھا۔

فنکشن ختم ہوتے ہی سنان بھی صبغہ کی رخصتی لیے زویا کے ساتھ اسے لے جاچکا تھا مگر جاتے جاتے وہ مان کو وکٹری کا نشانہ دینا نہ بھولا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"منحوس!" ایک بار پھر وہ بس بڑبڑا کر رہ گیا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

انگلیاں چٹخاتی وہ صبغہ کو جبکہ صبغہ نروس سی اسی کو دیکھے جا رہی تھی۔

دونوں ہی اپنی سوچوں میں الجھی ہوئی تھی جب زویا نے گلے کھنکھارے اسے اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔

صبغہ کے دیکھے پر وہ دھیما سا مسکرائی تھی۔

"سوری!" ہاتھ ملتے وہ بولی

"فار واٹ؟" صبغہ نے حیرت سے سوال کیا

"وہ، وہ جھوٹ بولا تھا آف کے لیے" زویا کی بات پر وہ دھیما سا مسکرائی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اٹس اوکے !۔۔۔ مگر آئیندہ ایسا نہ ہو" اسکی وارننگ پر زویا نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"ویسے ایک سوال پوچھوں؟" ہمت کیے وہ بولی

"شیور؟"

"وہ آپ، آپ بھائی کو کیسے؟ آئی مین کیا آپ دونوں پہلے سے ایک دوسرے کو جانتے تھے؟" اس کی بات پر صبغہ نے سر ہلایا تھا۔

"آپ نقاب اتار سکتی ہے!" زویا کی بات پر اس نے حجاب پن نکالے نقاب اتارہ تھا۔

اس کا چہرہ دیکھ کئی دیر تو زویا کچھ بول نہ پائی تھی، اس کا چہرہ بالکل چاند کی طرح دمکتا تھا، وہ بہت خوبصورت تھی، زویا نے اعتراف کیا تھا مگر جو چیز اسے منفرد بناتی تھی وہ تھی اس کی آنکھیں جو سرد سوسپاٹ تھی۔

کبھی کبھار تو زویا کو ان آنکھوں سے خوف محسوس ہوتا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"آپ، آپ کیسے، کہاں اور کب ملے تھے؟"زویا کو جاننے کا اشتیاق ہوا

گہری سانس خارج کیے صبغہ نے اسے تمام قصہ سنایا تھا، زویا تو بس منہ کھولے حیرت سے اسے سنے جا رہی تھی۔

کتنی عجیب لو سٹوری تھی ان کی۔

"آپ چاچو سے ناراض مت ہویئے گا!۔۔وہ ایسے ہی ہے مگر دل کے بہت اچھے ہے!"زویا کی بات پر صبغہ دھیما سا مسکرا دی تھی۔

وہ ضرور اس کی بات پر آنکھیں بند کر کے یقین کر لیتی اگر اسے لوگوں کو پڑھنا آتا ہوتا۔

اور زویا کی معصومیت سے تو وہ پہلے دن سے ہی واقف ہو چکی تھی۔

اس سے پہلے وہ کوئی جواب دیتی کانچ ٹوٹنے کی آواز پر ان دونوں نے دروازے کی جانب دیکھا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"یہ ؟"کسی نسوانی چیخ پر زویا اور وہ دونوں اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"شزا آپی!"زویا اس آواز کو پہچان چکی تھی۔

"شزا؟"صبغہ نے چونک کر اسے دیکھا

"شزا آپی، ارحام چاچو کی بیٹی۔۔۔!"

"گڑیا!"زویا کے تعارف پر وہ جیسے اس تک پہنچ چکی تھی۔

صبغہ کو زویا کے ساتھ کمرے کی جانب روانہ کیے سنان خود معتصیم کی کال رسیو کرنے کے لیے پیچھے رک گیا تھا۔

اس سے بات کرنے کے بعد اس کا ارادہ اب کمرے میں جانے کا تھا جب وائے۔زی اس کے راستے میں حائل ہوا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"وائے۔زی تم ابھی تک جاگ رہے ہو؟"سنان نے حیرت سے گھڑی کی جانب دیکھا۔

"کہی جا رہے ہو؟"وائے۔زی نے اس کا سوال اگنور کیا تھا۔

"بھائی اس وقت تو کمرے میں ہی جاؤں گا نا؟"سنان ہنس کر بولا تھا

"تم اپنے کمرے میں نہیں جا رہے، شزا کے پاس جا رہے ہو تم!۔۔۔اس کے پاس جاؤ، اس سے باتیں کرو، اسے احساس دلاؤ کہ وہ اکیلی نہیں ہے اس کے پاس ایک بھائی ہے۔۔۔ورنہ وہ یونہی رہی تو ان شاء اللہ جلد ہی اس کے قل کروانے پڑ جائے گے تمہیں۔۔۔بات تو سمجھ گئے ہو گے!"اس کا کندھا تھپتھپاتا وہ وہاں سے چل دیا تھا۔

سنان کافی حد تک اس کے طنز کو سمجھ چکا تھا اور خود کو کوسا بھی تھا کہ وہ کیسے شزا سے اس حد تک بے فکر رہ سکتا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ایک نگاہ اپنے کمرے پر ڈالتا وہ قدم اٹھاتا شزا کے کمرے کی جانب بڑھا تھا، اس نے دروازہ ناک کیا تھا جو اپنے آپ کھل گیا تھا۔

"شزا؟" گہری سانس لیے اس نے شزا کو پکارا تھا جب اسے کہی سے ہنسی کی آواز آئی تھی۔

بیڈ کے پاس سے گزرتا، دونوں سوئے ہوئے بچوں پر ایک نظر ڈالے وہ بالکونی میں داخل ہوا تھا۔

"شزا؟" اس نے شزا کو پکارا جو ریلینگ سے تقریباً گرنے کو تھی اس کی پکار پر وہ سیدھی ہوئی تھی یوں جیسے کوئی چوری پکڑی گئی ہو

"ہاں؟" وہ فوراً سیدھی ہوئی تھی۔

"یہاں کیا کر رہی ہو؟ اور سوئی کیوں نہیں ابھی تک؟" سنان کی بات پر اس کی نظریں جھک گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"وہ، وہ نیند نہیں آ رہی تھی" ایک نظر لان پر ڈالے وہ سنان کی جانب متوجہ ہوئی

سنان نے بھی اسی کے تعاقب میں دیکھا تھا جہاں ہر سو سناٹا تھا۔

"مجھے بھی نہیں آ رہی تھی، چلو آؤ باتیں کرتے ہیں!" وہ بالکونی میں موجود جھولے پر بیٹھا بولا اور اپنے ساتھ موجود جگہ پر ہاتھ رکھے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔

"نن۔۔۔ نہیں۔۔۔ وہ میرا مطلب آپ کو اپنی بیوی کے پاس جانا چاہیے۔۔۔ وہ انتظار کر رہی ہو گی" اس کی بات سن کر شزا کے چہرے کا رنگ اڑا تھا۔

"کچھ نہیں ہوتا چلا جاؤں گا اس کے پاس بھی لیکن آج کچھ وقت میں اپنی بہن کے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں، ویسے بھی تمہیں ٹائم جو نہیں دے پایا تھا!" اسکو زبردستی اپنے پاس بٹھائے وہ بولا تھا

اس کی بات پر شزا زبردستی کا مسکرائی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تم جانتی ہو شزا خالہ، ماما، بابا، میں۔۔۔ تم بہت عزیز ہو ہمیں۔۔۔ خالہ کو تو موقع نہیں ملا مگر ماما، بابا بہت محبت کرتے تھے تم سے۔۔۔ تم جانتی ہو جب تم دو سال کی تھی ناتب سے عادت سے تمہیں کہ بابا جب بھی آفس جاتے تم سے گال پر پیار ضرور لیتے اور میں!۔۔۔ مجھے تو سکول نہیں جانے دیتی تھی، ہر وقت میرے آگے پیچھے گھومتی تھی تم۔۔۔ سب بہت محبت کرتے تھے تم سے، چھوٹی سی زویا بھی جب بہت روتی تھی ناتو ماما بھی اسے خاموش نہیں کروا پاتی تھی مگر تمہارے پاس آتے ہی وہ ہنس دیتی۔۔۔ تم، تم سب کی فیورٹ تھی۔۔۔ تمہاری خوشی ہی سب کی خوشی ہوتی تھی"

"کیا سب واقعی میں مجھ سے بہت محبت کرتے تھے؟" شزا نے چونک کر سوال کیا

"ہاں!" سنان نے سر ہلایا

"آپ بھی؟" پھر سے سوال ہوا جس پر سنان نے سر ہلایا تھا

All Rights Reserved by Novels lounge

"توپھر اسے کیوں مار دیا؟ وہ بھی تو میری خوشی تھا، اسے کیوں چھینا مجھ سے ؟۔۔۔

صرف اسی لیے کہ وہ دشمن کا بیٹا تھا آپ نے اسے مار دیا!" سنان جو مسکرا رہا تھا یکدم اسکی بات پر سنجیدہ ہوا تھا، وہ کہاں کی بات کہاں لیجا رہی تھی۔

"شزا اسے میں نے نہیں مارا!" سنان نے ہر لفظ پر زور ڈالا تھا۔

"اوہاں!۔۔۔ آپ نہیں، آپ کیسے مار سکتے ہے!" وہ اچانک مسکرائی

"ایک، ایک سیکریٹ بتاؤں، کسی کو بتائے گے تو نہیں؟" اچانک اس کی آنکھیں کسی سوچ کے تحت روشن ہوئی تھی۔

سنان اس کے اچانک بدلتے موڈ پر حیران ہوا تھا

"ہاں ضرور بتاؤ، جانتی ہو بچپن میں بھی تم اپنی تمام باتیں مجھ سے شئیر کرتی تھی، میں تمہارا سیکریٹ کیپیر تھا!" سنان مسکرایا۔

"کیا سچ میں؟" اس نے پلکیں جھپکائے سوال کیا

All Rights Reserved by Novels lounge

"ہاں!" سنان نے ہنس کر سر ہلایا

"تو آپ اس سیکریٹ کو بھی کسی کو مت بتایئے گا۔۔۔ وہ، وہ زندہ ہے!" اسے وارن کیے، ادھر ادھر دیکھتی وہ اس کے قریب ہوئی بولی تھی

"کون، کون زندہ ہے؟" اس کی بات نے سنان کو پریشان کر دیا تھا۔

"حماد!۔۔۔ وہ زندہ ہے، ابھی مجھ سے ملنے آیا تھا چھپ کر، مگر آپ کسی کو مت بتایئے گا، نہیں تو وہ اسے دوبارہ مار دے گے۔۔۔ نہیں نا بتائے گے کسی کو؟۔۔۔ میرا سیکریٹ رکھے گے نا اپنے پاس؟" کتنی آس تھی اس کے لہجے میں۔

"کون آیا تھا تم سے ملنے؟" سنان کو جیسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا تھا۔

"حماد!" اس نے دوبارہ مسکراتے ہوئے نام دوہرایا تھا۔

"حماد؟۔۔۔ میری جان تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے وہ کیسے آ سکتا ہے؟"

All Rights Reserved by Novels lounge

"کیوں، کیوں نہیں آسکتا؟" شنزا نے اس کی بات کاٹی تھی۔

"وہ۔۔۔ حماد، حماد مر چکا ہے شنزا!۔۔۔ وہ مر گیا ہے!" سنان نے اسے سمجھانا چاہا تھا۔

ایک دم شنزا کی مسکراتی آنکھوں میں غصہ اتر آیا تھا۔

"وہ زندہ ہے، نہیں مرا وہ اور مجھ سے ملنے بھی آیا تھا۔۔۔ آپ کو یقین نہیں نا؟ جھوٹی لگتی ہوں نا میں؟۔۔۔ ٹھیک ہے میں اسے لے کر آتی ہوں پھر آئے گا آپ کو یقین" اپنی جگہ سے اٹھتی وہ تیزی سے کمرے کی جانب بھاگی تھی۔

کمرے سے نکلتے اس کا ارادہ لان میں جانے کا تھا جب سنان نے پیچھے سے آکر اس کی کلائی تھامی تھی۔

"شنزا بے وقوفی مت کرو کہاں جا رہی ہو؟" سنان نے اسے روکا تھا

"چھوڑے مجھے، مجھے حماد کے پاس جانا ہے۔۔۔ آپ کو یقین نہیں نا!۔۔۔ مگر یقین کرے وہ زندہ ہے، نہیں مرا!" اپنی کلائی آزاد کرواتی وہ بولی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"شزا!، شزا!، شزا!!" سنان نے اسے کئی بار پکارا تھا جو حماد نام کی گردان کیے جا رہی تھی۔

"شزا!!۔۔۔ کوئی نہیں ہے باہر سنا تم نے، وہاں کوئی نہیں ہے، حماد بھی نہیں۔۔۔ مر چکا ہے حماد!۔۔۔ نہیں آئے گا وہ اب واپس، تم بھی ہوش میں آجاؤ اور ایکسیپٹ کر لو اس حقیقت کو" سنان کی دھاڑ پر کئی لمحے کچھ نہ بول پائی تھی مانو جیسے سکتا طاری ہو گیا تھا اس پر۔

"شزا میری جان۔۔۔" اس کی آنکھوں میں ابھرتی بے یقینی دیکھ سنان نرم پڑا تھا

"جج۔۔۔ جھوٹ، جھوٹے ہو تم!۔۔۔ تم نے، تم نے مارا اسے، میرے حماد، میرے حماد کو مار دیا تم نے!" اسے دور ہوتی وہ سر نفی میں ہلائے رو رہی تھی۔

"شزا میری بات تو۔۔۔"

All Rights Reserved by Novels lounge

"پاس مت آنا!" اسے قریب آتے دیکھ اس نے پاس موجود گلاس واز اٹھا کر زمین پر مارا تھا۔

"تم سب کے سب قاتل ہو!، قاتل ہو میری محبت، میرے حماد کے تم!۔۔۔ اور تم سب سے بڑے جھوٹے ہو!۔۔۔ تمہی نے مارا ہے اسے۔۔۔ تم لوگوں نے مار ڈالا، مار ڈالا اسے۔۔۔ کتنے بے رحم ہو تم!۔۔۔" وہ دھاڑی تھی۔

صبغہ اور زویا کمرے سے نکل آئی تھی، وہی ارحام شاہ بھی اپنے گاؤن کو کستے کمرے سے باہر نکلے تھے، ان کی نظریں پہلے کانچ کے ٹوٹے ہوئے واز پر گئی تھی۔

وائے۔زی تو نجانے کہاں غائب ہو گیا تھا۔

"شزا۔۔۔"

All Rights Reserved by Novels lounge

"وہ، وہ نہیں بھولتا مجھے، اس کا وجود۔۔۔خون میں نہایا اس کا وجود۔۔۔مجھے بچاتے دے دی اس نے جان۔۔۔کاش وہ مجھے نہ بچاتا، کاش وہ مجھے مر جانے دیتا!۔۔۔اس نے کیوں بچایا مجھے؟"

بے بسی کسے کہتے ہے کوئی شزا اسلطان سے پوچھتا۔

"مجھے نفرت ہے تم سے، تم سب سے۔۔۔تم سب مجرم ہو اس کے، میرے اور میرے بچوں کے۔۔۔کاش میں ارحام شاہ کی بیٹی نہ ہوتی۔۔۔کاش وہ شبیر زبیری کا بیٹا نہ ہوتے۔۔۔کاش ہم یوں نہ ملتے، تو شائد ہم کبھی نہ بچھڑتے۔۔۔مگر کچھ لوگوں کی زندگیاں تو بس کاش پر آکر رک جاتی ہے جیسے شزا احمادیا میں کہوں شزا اسلطان کی!" وہ مسکرائی تھی جبکہ اس کی آنکھیں برس رہی تھی۔

"لگتا ہے گھر سے سارے واز اٹھوانے پڑے گے!" اپنے حصے کی لائن بولتے ارحام شاہ یہ جا، وہ جا

All Rights Reserved by Novels lounge

ویسے بھی انہیں اپنا پہلا نقصان نہیں بھولا تھا جب شزا نے پہلے بھی غصے میں ان کا انتہائی قیمتی واز توڑ دیا تھا۔

"شزا۔۔۔"

"آپی! آیئے کمرے میں چلے بچے اکیلے ہیں!" سنان کچھ بولتا زویا اس کے پاس آتی، سنان کو آنکھوں سے اشارہ کرتی اسے لے جا چکی تھی۔

بے بسی سے بالوں میں انگلیاں چلائے سنان نے نگاہیں اٹھائی تھی جو صبغہ کی آنکھوں سے جا ٹکرائی تھی۔

فجر ادا کرنے کے بعد واک کی نیت سے وہ لان میں چلی آئی تھی جب اسے شزا سامنے ہی بینچ پر بیٹھی اپنی دنیا میں کھوئی نظر آئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

کل رات کے ہنگامے کے بعد سنان اس قدر ڈسٹرب تھا کہ وہ نجانے کہاں چلا گیا اور پھر فجر سے کچھ دیر پہلے گھر لوٹا تھا

صبغہ نے بھی اسے چھیڑنا مناسب نہ سمجھا تھا۔

شزا پر نگاہ ڈالے پہلے پہل تو اسے وہاں سے چلے جانا سوچا مگر نجانے دماغ میں کیا سمائی جو وہ اس کی جانب چل دی تھی۔

"اہمم!" اس نے شزا کو اپنی جانب متوجہ کیا تھا جو آنکھیں موندے، پیچھے کو ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔

صبغہ کے گلا کھنکھارنے پر وہ اس کی جانب متوجہ ہوئی اور سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

"وہ میں صبغہ، سنان کی وائف!" اسے لگا شائد شزا کو علم نہیں۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"معلوم ہے، ایک نئے کارٹون کا اضافہ!" اسے جواب دیے وہ دوبارہ آنکھیں موند چکی تھی۔

صبغہ گہری سانس خارج کرتی اس کے پاس بیٹھ چکی تھی، اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ شزا کو سنان کے حوالے سے بد ظن نہیں ہونے دے گی، اسے کلئیر کر دے گی۔

"اسے، اسے غلط مت سمجھو وہ بہت محبت کرتا ہے تم سے شزا!۔۔۔بہن ہو تم اس کی، بہت عزیز ہو تم اسے!" صبغہ نے بات کا آغاز کیا تھا مگر کوئی جواب نہیں ملا

"شزا تم سن رہی ہو؟"

"ہمم سن رہی ہوں اور سمجھ بھی رہی ہوں اچھے سے!۔۔۔جب خود سے کچھ نہ بن پایا تو بھیج دیا بیوی کو اپنا وکیل بنا کر!" وہ کلس کر بولی

"نہیں شزا ایسا نہیں۔۔۔"

All Rights Reserved by Novels lounge

"بات سنو بی بی جس کی بیوی ہو اسی کی بیوی بن کر رہو، میری ماں بننے کی زیادہ ضرورت نہیں۔۔۔ کمرے میں جا رہی ہوں بچے جاگ گئے ہو گے!" اس پر حقیر نگاہ ڈالے وہ وہاں سے جا چکی تھی۔

"پوری کی پوری اپنے باپ پر گئی ہے" صبغہ بس سوچ سکی تھی۔

اس وقت گھر میں کوئی نہ تھا، سب کے سب مان کی برات پر گئے ہوئے تھے، گھر پر صرف ارحام شاہ، شزا اور میڈز موجود تھیں۔

"بات سنو ایک کپ کافی مجھے کمرے میں دے جاؤ!" ارحام شاہ نے میڈ کو حکم دیا تھا جو شزا کے کانوں تک باخوبی پہنچا تھا۔

کچھ سوچتے وہ میڈ کے پیچھے کچن میں گئی تھی۔

"مگر میم میں بنالوں گی" اس کی کافی بنانے کی بات سن میڈ نے انکار کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"میں نے کہاں نامیں بنالوں گی، اپنے لیے بنا رہی ہوں تو تمہارے سر کے لیے بھی بنادوں گی میں۔۔۔تم روم میں دے آنا!" شزا کی بات پر اسنے سر ہلایا تھا۔

کافی بنانے کے بعد، آس پاس نگاہیں دوڑائے کسی کو موجود نہ پا کر اس نے زہر کی بوتل کو کھولا تھا اور اس میں سے آدھی بوتل سے تھوڑی کم کافی میں ڈال دی تھی۔

اچھے سے زہر اس میں ملائے اس نے میڈ کے ہاتھ کافی روم میں بھیجوادی تھی۔

شزا کے دل میں گویا سکون در آیا تھا۔

اس کے حماد کے قاتل کا یہی انجام ہونا چاہیے تھا۔

اب کوئی چاہ کر بھی اسے نہیں بچاسکتا تھا کیونکہ گھر پر اس وقت کوئی بھی موجود نہ تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

تھوڑی ہی دیر میں تمام نوکروں میں ہلچل مچ گئی تھی، ارحام شاہ کے منہ سے جھاگ نکل رہی تھی، ان کا رنگ نیلا پڑ رہا تھا۔

دو گارڈز انہیں اپنے ساتھ ہسپتال لیکر روانہ ہوئے تھے اور یہ تمام کاروائی اس نے نہایت سکون سے دیکھی تھی۔

"اسے کہتے ہیں جیسے کو تیسا!" مزے سے کندھے اچکاتی وہ بچوں کی جانب متوجہ ہو گئی تھی۔

بھلے وہ شخص اس کا باپ تھا مگر وہ اس کے شوہر کا قاتل تھا اور شزا کو اس شخص سے کوئی دلی لگاؤ نہ تھا۔

مرتا ہے تو مرے اسے کیا!

All Rights Reserved by Novels lounge

ارحام شاہ کو آئی۔سی۔یو لیجایا گیا تھا، مرینہ چوہان اور شبیر زبیری کے ایک جاسوس نے ان تک یہ خبر پہنچائی تھی۔

"ماننا پڑے گا مرینہ تمہاری بھانجی تمہی پر گئی ہے۔۔۔امید نہیں تھی اس عقلمندی کی ویسے مجھے اس سے!"شبیر زبیری کی بات پر انہوں نے قہقہ لگایا تھا۔

"کم آن شبیر ڈونٹ یو!۔۔۔تم تو اس کے ٹیلینٹ سے اچھے خاصے مستفید ہو چکے ہو!۔۔۔جانتے تو ہو جو کرنے کی ٹھان لے وہ کر کے رہتی ہے"مرینہ کی بات پر انہوں نے اقرار میں سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"کانگریچولیشنز ایوری بڈی، جو ہم چاہتے تھے وہ ہو گیا!۔۔۔ارحام شاہ اس وقت زندگی اور موت کے درمیان لڑ رہا ہے اور ان شاءاللہ موت ہی اس کا مقدر بنے گی!"جازل مسکراتا وہاں آیا تھا جسے سن وہ دونوں بھی مسکرا دیے تھے۔

"سو واٹ نیکسٹ؟"سیب کا بائٹ لیے اس نے سوال کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

شبیر زبیری اس کی بات سن معنی خیز سا مسکرائے تھے۔

"فہام جونیجو یاد ہے؟" ان کے سوال پر جازل یکدم سیدھا ہوا تھا۔

"اب یہ کیا کرنے والے تھے؟" وہ بس سوچ سکا تھا اور ان کے سوال پر سر ہلایا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

سنان، معتصیم اور وائے۔زی اس وقت ہسپتال میں موجود تھے۔ معتصیم آج ہی دو دن کے لیے آیا تھا۔

اس وقت وہ سب ڈاکٹر کا بے صبری سے انتظار کر رہے تھے۔

تھوڑی ہی دیر میں ڈاکٹر روم سے باہر نکلا تھا۔

"آئی ایم سوری!" سر نفی میں ہلائے وہ وہاں سے جا چکا تھا۔

جہاں سنان اور معتصیم پر سکتہ طاری ہوا تھا وہی وائے۔زی بینچ پر ڈھے گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

وہ شخص جس نے اتنے سال اسے باپ بن کر پالا تھا، وہ جو اس کے لیے ایک سایہ بن گیا تھا، وہ آج نہیں رہا تھا

کاش، کاش اسے آئیڈیا ہوتا کہ شزا کچھ ایسا کرنے والی ہے تو وہ کہی نا جاتا۔۔۔ ان کا ارادہ زہر ارحام شاہ کو تھوڑی مقدار میں دینے کا تھا مگر شزا نے انہیں ضرورت سے زیادہ دے دیا تھا۔

اور ارحام شاہ بھی اس بات سے بے خبر تھے اسی لیے وہ پہلے سے کوئی بندوبست نہ کر سکے تھے۔

"ایکسکیوز می!۔۔۔ آپ لوگ ڈیڈ باڈی لیجا سکتے ہیں!" ڈاکٹر کی بات سن اس نے اپنی سرخ انگارہ آنکھیں اٹھائی تھی۔

اس کو پورا جسم جیسے کوئی کام کرنے سے انکاری تھی۔

"یہ تم نے کیا کر دیا شزا!" اس کی آنکھوں سے اشک رواں ہو گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ارحام شاہ کی باڈی وہ گھر لے آئے تھے، معتصیم اس وقت ماورا کے ساتھ کال پر تھا اور اسے مزید کچھ دن گھر نہ آنے کے بابت بتا رہا تھا۔

زارون شیخ کی تمام فیملی بھی آچکی تھی۔

کچھ دیر پہلے تک جن چہروں پر خوشی تھی اب وہی چہرے غم میں ڈوبے ہوئے تھے۔

ہاں اگر کسی کو زرا فرق نہیں پڑ رہا تھا تو وہ تھی شزا سلطان جس کے دل میں آج ڈھیروں سکون اتر آیا تھا۔

"ارحام شاہ گون ناؤ اٹس یور ٹرن شبیر زبیری!(ارحام شاہ چلا گیا اب تمہاری باری شبیر زبیری!)" اس نے دل میں فیصلہ لیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"کوئی ہے؟ ہیلو؟۔۔۔ پلیز۔۔۔ بچاؤ مجھے۔۔۔۔ کوئی بچاؤ۔۔۔ کوئی تو بچالو!" رسیوں میں بندھا وہ وجود برے سے رو رہا تھا۔

خود کو آزاد کروانے کی ہر ناممکن کوشش کر واچکا تھا وہ وجود، مگر لاحاصل۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے سر اٹھایا تھا، سامنے موجود وجود کو دیکھ اس کی آنکھوں میں حیرت اور ساتھ ہی نفرت نے جگہ لے لی تھی۔

"welcome to hell dear"

وہ ہنسا تھا جبکہ رسیوں سے جکڑے وجود کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔

"کوئی ہے؟ کھولو؟۔۔۔ نکالو مجھے۔۔۔ کوئی ہے؟" چلا چلا کر اس کا گلا بیٹھ گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

شزا نے خود کو اس وقت کے لیے کوسا تھا جب اس نے گھر سے باہر قدم رکھے تھے یہ جانتے ہوئے بھی کہ کتنا خطرہ موجود تھا وہاں!

زویا کے ہمراہ وہ مشعل اور عبد اللہ کی شاپنگ کے لیے مارکیٹ گئی تھی۔ جب واپسی پر ان پر کسی نامعلوم انسان نے سپرے کیا تھا

ضرور اس سپرے میں بیہوشی کی دوا شامل تھی۔

"زویا!۔۔۔زویا کہاں ہے؟ یا میرے اللہ اس کی حفاظت کرنا!" اس نے دعا کی تھی۔

"کوئی ہے؟۔۔۔ نکالو مجھے، کوئی سن رہا ہے؟" وہ ایک بار پھر چلانا شروع ہو گئی تھی۔

بھاری بوٹوں کی آواز سن اس کی آواز میں ڈر اور نمی گھل گئی تھی۔

"کوئی ہے؟ ہیلو؟۔۔۔ پلیز۔۔۔ بچاؤ مجھے۔۔۔ کوئی بچاؤ۔۔۔ کوئی تو بچالو!" رسیوں میں بندھی وہ برے سے رو رہی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

خود کو آزاد کروانے کی ہر ناممکن کوشش کرواچکی تھی وہ، مگر لاحاصل۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے سر اٹھایا تھا، سامنے موجود وجود کو دیکھ اس کی آنکھوں میں حیرت اور ساتھ ہی نفرت نے جگہ لے لی تھی۔

“welcome to hell dear”

وہ ہنسا تھا جبکہ رسیوں سے جکڑی شزا کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔

"شبیر زبیری!" کرواہٹ اس کے منہ میں گھل گئی تھی۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

"کیا مطلب ہے تمہارا کہ نہیں ملیں۔۔۔ صرف تین گھنٹے، تین گھنٹے ہیں تمہارے پاس جاؤ انہیں ڈھونڈ کر لاؤ!" سنان کی دھاڑ پر پورے لاؤنج میں سناٹا چھا گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

عبداللہ کی پیٹھ تھپتھاتی صبغہ نے تھوک نگلے اسے دیکھا تھا آج سے پہلے اس نے سنان کو کبھی بھی اتنے غصے نہیں دیکھا تھا۔

آج صبح ہی زویا اور شزا دونوں شاپنگ کے لیے نکلی تھیں مگر ابھی تک ان کی واپسی نہیں ہوئی تھی، سنان کے آدمیوں کو ان کی گاڑی پارکنگ میں نظر آگئی تھی مگر وہ دونوں غائب تھی، اوپر سے آس پاس کے سی۔ سی۔ ٹی۔ وی کیمرہ بھی تمام کے تمام خراب تھے۔

دونوں بچوں نے ماں کی غیر موجودگی میں رو رو کر سر پر آسمان اٹھالیا تھا، مشعل تو پھر کسی حد تک سنبھل گئی تھی مگر عبداللہ کو زرا چین نہیں آرہا تھا

"کہاں جاسکتی ہیں وہ!" ماتھا مسلے وہ بڑبڑایا۔

"سنان!" وائے۔ زی تیز قدم اٹھاتا اس کی جانب آیا تھا

"تمہیں اسے دیکھنا چاہیے!" اس نے لیپ ٹاپ سنان کے سامنے کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

سنان نے ویڈیو کو کلک کیا تھا اور اب وہ سب غور سے اسے دیکھ رہے تھے۔

سب سے پہلے نظروں کے سامنے زویا کا چہرہ آیا تھا جو بری طرح سے رو رہی تھی

"زویا" سنان نے مٹھیاں بھینچی تھی

"پھولوں کا تاروں کا سب کا کہنا ہے

ایک ہزاروں میں میری بہنا ہے"

گنگناتا شبیر زبیری اب ویڈیو کے سامنے آچکا تھا۔

"مائی ڈئیر بوائے کیسے ہو؟" وہ مسکرایا تھا۔

"خیر جیسے بھی ہو مجھے کیا لینا دینا" اس نے مزے سے کندھے اچکائے

"آخر یہ چاہتا کیا ہے؟" صبغہ بڑبڑائی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اب میری ایک بات غور سے کان کھول کر سن لو سلطان۔۔۔ تمہاری دونوں بہنیں میرے پاس ہیں، میرے قبضے میں، میری قید میں اور اگر ان کی سلامتی چاہتے ہو تو بدلے میں مجھے میرے بیٹے کی اولاد سونپ دو۔۔۔ تمہارے پاس صرف کل شام تک کا ٹائم ہے اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو شزا کے میں چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے اسے کتوں کو کھلا دوں گا جبکہ اس زویا کو رشئین مافیا کو بیچ دوں گا!۔۔۔ اور وہ کیا کرتے ہیں اس سے تم انجان نہیں۔۔۔ صرف کل شام تک کا وقت" وہ مسکرایا تھا اور ویڈیو ختم ہو گئی تھی جس کے اختتام پر رسیوں سے جکڑی بیہوش شزا کی تصویر آئی تھی۔

"ویڈیو کیسے ملا؟" سنان نے بس اتنا سوال کیا

"ای۔ میل کے ذریعے۔" وائے۔زی کی بات پر اس نے گہری سانس خارج کی

"یہ شخص پاکستان کب آیا؟" معتصیم کی آنکھیں پھیلی تھیں۔

اچانک موبائل پر آتی کال دیکھ معتصیم ایکسکیوز کرتا وہاں سے نکل گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اب ہم کیا کرے گے، ہم کسی صورت بچے اس شخص کے حوالے نہیں کر سکتے سنان، عبداللہ کو وہ اپنے جیسا بنالے گا جبکہ مشعل اس کے ساتھ نجانے کیا کرے؟" وائے۔زی نے صبغہ کے شانے سے سر ٹکائے عبداللہ کو اور پھر پرام میں سوئی ہوئی مشعل کو دیکھا تھا۔

"نہیں میں انہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا!۔۔۔تم انہیں اس شخص کے حوالے نہیں کروگے سنان" وائے۔زی نے سختی سے اسے منع کیا تھا۔

"کیا تمہیں واقعی لگتا ہے وائے۔زی کے میں اپنے بچوں کو اس شخص کے حوالے کردوں گا؟" سنان نے ابرو اٹھائے اس سے سوال کیا تھا۔

اسی لمحے معتصیم بھاگتا ہوا اندر آیا تھا اور وہ سیدھا اپنے کمرے کی جانب بھاگا تھا۔

"معتصیم کیا ہوا اور تمہارا سانس؟ تمہارا سانس اتنا کیوں پھولا ہوا ہے؟" وائے۔زی اس کی حالت دیکھ چونکا تھا

All Rights Reserved by Novels lounge

"وہ ماورا!۔۔۔ماورا غائب ہے وائے۔زی۔۔۔وہ غائب ہے، تقی۔۔۔اس کی کال آئی تھی۔۔۔یا خدایا اب میں کیا کروں؟"وہ سر ہاتھوں میں گرائے پاس موجود کاؤچ پر بیٹھ گیا تھا۔

یہ ایک نیا دھچکا تھا ان سب کے لیے۔

"کہی شبیر زبیری؟"

"نہیں وہ نہیں، میں جانتا ہوں یہ ہمت کس کی ہو سکتی ہے"وہ سرخ آنکھیں سامنے موجود کرسٹل بال پر ٹکائے بولا تھا

"کون؟"

"فہام جونیجو" معتصیم کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس شخص کی عبرتناک موت دے۔

"مجھے، مجھے جانا ہو گا!وہ یکدم اپنی جگہ سے اٹھا تھا جب اس کا موبائل دوبارہ بجا تھا جس پر "پرائیویٹ نمبر"شو ہو رہا تھا

All Rights Reserved by Novels lounge

کچھ سوچتے ہوئے اس نے کال اٹھائی تھی۔

"ہیلو!" مقابل کی بات سن موبائل پر اس کی گرفت سخت ہوئی تھی۔

"کیا ہوا کون تھا؟" اسے کال کاٹتے دیکھ سنان اس کی جانب بڑھا تھا

"فہام جونیجو!۔۔۔میرا شک ٹھیک نکلا، ماورا اسی کے پاس ہے" موبائل پر گرفت میں مزید سختی آئی تھی۔

"کیا کہہ رہا تھا وہ؟"

"بلایا ہے مجھے، ایک چانس دے رہا ہے کہ میں آؤں اور ماورا کو بچا سکتا ہوں تو بچا لوں۔"

"کیا بکواس ہے یہ، آخر وہ شخص کرنا کیا چاہ رہا ہے؟" وائے۔زی کو اس پر صحیح معنوں میں تاؤ آیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"کچھ نہیں ہوا بس اس کا دماغ کام کرنا بند کر چکا ہے۔۔۔ عجیب انسان ہے، پیچھے ہی پڑ گیا ہے!" معتصیم کا غصہ کسی صورت کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔

ان کا دماغ واقعی میں ایک دن کے اندر اندر ٹھیک ٹھاک گھوم چکا تھا۔

"مگر مجھے اس کے پیچھے کوئی اور بڑی وجہ معلوم ہو رہی ہے معتصیم۔۔۔ وہ کچھ اور چاہتا ہے۔۔۔ کیا؟ یہ نہیں معلوم!" سنان پر سوچ انداز میں بولا تھا۔

____

"ہمیں بچوں کو شبیر زبیری کے حوالے کرنا ہوگا!" سنان کی بات سن ان دونوں کو شاک لگا تھا۔

"کوئی گھنٹہ پہلے کہہ رہا تھا کہ وہ اپنے بچوں کو کسی کو نہیں دے گا!" وائے۔زی نے غصے سے اس پر طنز کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"کیا تم نے جازل کی بات نہیں سنی وائے۔زی؟۔۔۔یا تمہارا دماغ اس قدر نکارا ہو گیا ہے کہ اس کام کرنا بند کر دیا ہے؟" سنان اس پر برسا تھا۔

"اوکے گائز سٹاپ اٹ۔۔۔اور تم سنان صاف، صاف بتاؤ کیا بتانا چاہ رہے ہو؟" معتصیم نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔

"جازل کے مطابق فہام جونیجو اس وقت اسی شہر میں موجود ہے اور وہ شبیر زبیری کے ساتھ مل کر کچھ پلان بھی کر رہا ہے۔۔۔اس سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں، ایک: وہ دونوں جو بھی پلان کر رہے ہیں وہ ہمارے خلاف اور دو: ماورا ابھی اس وقت شزا اور زویا کے پاس ہے!"

"شبیر زبیری کی بات تو مجھے سمجھ آتی ہیں کے اسے حماد کے بچے چاہیے مگر فہام جونیجو آخر کیا چاہتا ہے؟" وائے۔زی کی سوئی وہی آکر اٹکی تھی۔

"اسے ارحام شاہ کی جگہ چاہیے وائے۔زی۔۔۔اب ارحام شاہ نہیں رہا تو اس کی جگہ کسی نہ کسی کو تو ملے گی اور فہام جونیجو چاہے جتنا مضبوط سہی مگر ارحام شاہ کا مقابلہ وہ

All Rights Reserved by Novels lounge

آج بھی نہیں کر سکتا۔۔۔ اسے ڈر ہے کہ اب کہی ارحام شاہ کی گینگ ہم تینوں میں سے کسی کے حوالے نہ کر دی جائے تو اسی لیے یہ پلان بنایا گیا ہے۔"

"وہ ہم تینوں کو ایک جگہ بلائے گے، مگر ان کے پلان کے مطابق معتصیم کو الگ اور ہمیں الگ۔۔ کیونکہ ان کے مطابق ہمیں تو معلوم ہی نہیں کہ وہ ساتھ ملے ہوئے ہیں اور اس طرح وہ ہمیں بنا ان کی چال سمجھنے کا موقع دیے حملہ کرے گے اور قصہ ختم!"

سنان کی بات پر ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔

"تو اب؟" معتصیم نے سوال اٹھایا۔

"بتاتا ہوں" سنان نے سر اثبات میں ہلایا۔

احتیاط سے عبداللہ کو جھولے میں ڈالے صبغہ نے اس کے اوپر ٹھیک سے لحاف دیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

وہ ان دونوں بچوں کا سامان میڈ کی مدد سے ایک رات کے لیے اپنے کمرے میں شفٹ کروا چکی تھی۔

اتنے میں ہی تھکا ہارا وہ کمرے میں داخل ہوتا سیدھا بیڈ پر جا لیٹا تھا۔

صبغہ بھی دونوں بچوں کے سونے کا یقین کرتی اس کے پاس جا بیٹھی تھی جو آنکھیں موندے پیر لٹکائے لیٹا ہوا تھا۔

"تم ٹھیک ہو؟" اس کے بالوں میں انگلیاں چلائے وہ اسے سکون دے رہی تھی۔

"نہیں!" ذرا سی آنکھیں کھول کر اسے دیکھے وہ دوبارہ آنکھیں بند کر چکا تھا۔

"سب ٹھیک ہو جائے گے سنان!" اسے اس حالت میں دیکھ صبغہ کو برا لگ رہا تھا، وہ چاہ کر بھی اس کے لیے کچھ کر نہیں پا رہی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"مجھے معلوم ہے صبغہ، مگر اب، اب میں تھک گیا ہوں۔۔۔۔ مجھے نہیں لگتا کہ اب مجھ میں اور ہمت باقی ہے" اس کی آنکھوں میں موجود بے بسی وہ با آسانی دیکھ سکتی تھی۔

چہرہ جھکائے لب اس کی آنکھوں پر رکھے وہ جیسے بے بسی کو بھگا دینا چاہتی تھی۔

اس کے اس عمل پر سنان دھیما سا مسکرایا تھا۔

"تم بھی سوچتی ہو گی نا کہ کیسا سسرال ملا ہے ابھی شادی کو ہفتہ بھی نہیں ہوا اور یہ سب ڈرامے شروع ہو گئے ہیں!" وہ دھیما سا مسکرایا تھا۔

"ایسی فضول باتیں مت سوچو سنان، میں جانتی ہوں کہ اس وقت میں تمہارے لیے کچھ بھی نہیں کر پا رہی ہوں میں، مگر میرا یقین کرو میں واقعی میں دل سے چاہتی ہوں کہ تمہاری تمام مشکلات آسان ہو جائے!" اس کے بازو پر اپنا سر رکھے وہ اس کے قریب ہو چکی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

اپنے ہاتھ میں موجود اس کے ہاتھ پر لب رکھے وہ مسکرایا تھا۔

تھوڑی ہی دیر میں صبغہ چینج کر کے سو چکی تھی جبکہ وہ بالکونی میں کھڑا باہر چلتی ہوا کو محسوس کر رہا تھا۔

"بس کل کا دن۔۔۔ایک آخری دن!" بڑبڑاتا وہ دونوں بچوں کے ماتھے پر لب رکھتا اپنی جگہ پر آلیٹا تھا۔

وہ دونوں اس وقت ایک سنسان، گنجان آباد علاقے میں موجود تھے۔سنان اور وائے۔زی ان دونوں نے بچوں کو اپنے سینے سے لگایا ہوا تھا۔

شبیر زبیری کے بتائے ہوئے ایڈریس پر وہ اس وقت موجود تھے۔مگر یہاں کسی ذی۔روح کا کوئی نام و نشان نہ تھا!

All Rights Reserved by Novels lounge

"شبیر زبیری کہاں ہو تم؟۔۔۔دیکھو میں لے آیا ہوں بچوں کو!۔۔۔میری بہنیں میرے حوالے کر دو!" سنان اونچی آواز میں بولا تھا۔

"اگر یہ اس شخص کا کسی قسم کا کوئی گندہ مزاق ہوا تو قسم خدا کی چھوڑوں گا نہیں میں اسے!" وائے۔ذی بڑبڑایا تھا۔

مزید آدھا گھنٹہ انتظار کر لینے کے بعد بھی وہ خالی ہاتھ تھے۔

"مجھے لگتا ہے ہمیں چلنا چاہیے سنان، اس شخص کے دماغ میں ضرور کچھ اور چل رہا ہے!" وائے۔زی کی بات پر اب کی بار سنان بھی سوچ میں پڑ گیا تھا اور سر ہلائے وہ اس کے ساتھ مڑنے ہی لگا تھا کہ قدموں کی دھاپ پر وہ دونوں سیدھے ہوئے تھے۔

سامنے سے ہی انہیں شبیر زبیری اپنی جانب آتا نظر آرہا تھا مگر اس کے پیچھے دیکھ ان دونوں کی آنکھیں غصے سے لال ہوئیں تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ایک جانب مرینہ نے زویا کو تھاما ہوا تھا اور وہی دوسری جانب جازل کی سخت گرفت میں شزا غصے سے پھڑ پھڑا رہی تھی۔

"ویلکم! ویلکم مائی ڈئیر!" شبیر زبیری ان کے سامنے کھڑا مسکرایا تھا۔

"انتہا قسم کے کوئی گھٹیا شخص ہو تم۔" وائے۔زی نے نفرت بھری نگاہوں سے اسے گھورا تھا۔

"اس میں کوئی شک؟" شبیر زبیری نے مسکرا کر تعریف وصول کی تھی۔

"لڑکیوں کو چھوڑ دو۔" سنان نے جیسے حکم سنایا تھا

"لڑکیوں کو چھوڑ دو!۔۔۔ ہم کیا یہاں پکڑم پکڑائی کھیل رہے ہیں؟" شبیر زبیری اس کی نقل اتارتے بولا تھا۔

"خیر میں چھوڑ دیتا ہوں انہیں مگر بدلے میں۔۔۔" نظریں اس کی بچوں پر تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ٹھیک ہیں لے لو انہیں مگر مجھے میری بہنیں صحیح سلامت چاہیں!" سنان کی بات پر شزا کی آنکھیں پھیلی تھی وہ جازل کی گرفت میں پھڑپھڑائی تھی۔

"او کے۔" کندھے اچکائے اس نے مرینہ اور جازل کی جانب اشارہ کیا تھا جنہوں نے فوراً شزا اور زویا کو دھکا دیا تھا۔

"شزا زویا آجاؤ" سنان نے انہیں آواز دی۔

"نہیں ہرگز نہیں۔۔۔ میں بالکل بھی تمہیں اپنے بچے ان کے حوالے نہیں کرنے دوں گی!" شزا نے سر سختی سے نفی میں ہلایا تھا۔

"شزا!" سنان نے پکار میں کچھ ایسا تھا کہ شزا نے بے ساختہ اس کی آنکھوں میں دیکھا جو اسے خود پر بھروسہ کرنے کو کہہ رہی تھی، اس سے وعدہ کر رہی تھی کہ کچھ نہیں ہو گا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

لب سختی سے بھینچے وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ان کی جانب بڑھی تھی جب وائے۔زی سے بچے کو لیے سنان آگے کو بڑھا تھا۔

بیچ راہ میں رکتے شزا نے آخری نگاہ اپنے بچوں پر ڈالی اور لب بھینچے آگے چل دی تھی۔

شبیر زبیری کے اشارے پر ایک گارڈ نے آگے بڑھ کر دونوں بچوں کو پکڑا تھا۔

"تم نے جو مانگا میں نے دے دیا، اب مجھ سے اور میری فیملی سے دور رہنا۔۔۔ تف ہے تم پر!" آخری جملے اس نے مرینہ چوہان کو دیکھ کر بولے تھے۔

بچوں پر ایک آخری نگاہ ڈالے سنان مڑتا اپنی بہنوں کی جانب چل دیا تھا۔

"رکو سنان شاہ!۔۔۔ایک آخری تحفہ ہے تمہارے لیے وہ تو لیتے جاؤ!" شبیر زبیری انہیں جاتے دیکھ بولا تھا۔

اس کی بات سن وہ دونوں چونک کر مڑے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"فائیر!!" اس سے پہلے وہ چاروں کچھ سمجھ پاتے جازل اور مرینہ چوہان کی پسٹل سے نکلی گولی سنان اور وائے۔زی کا چیر گئی تھی۔

"گڈ بائے سلطان!" وہ مسکرایا تھا

"نہیں!!" شزا اور زویا دونوں کی چیخیں ایک ساتھ اس ویرانے میں گونجی تھی۔

"لڑکیوں کو لے آؤ!" انہیں بین کرتے دیکھ وہ کوفت سے اپنے ساتھوں سے بولا تھا جبکہ مرینہ اور جازل مسکرا رہے تھے۔

"خبردار قریب مت آنا!" شزا انہیں پاس آتے دیکھ غرائی تھی مگر وہ اگنور کرتے ان دونوں کو سختی سے تھامے شبیر زبیری کی جانب لیجانے لگے تھے۔

"تم لوگوں میں سے کوئی زندہ نہیں بچے گا کوئی بھی نہیں!" شزا غصے سے اپنے آپ کو چھڑوانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اچھا! اور کون مارے گا ہمیں؟ یہ تمہارے مردہ بھائی؟ تمہارا وہ مرا باپ جس کی جان تم نے خود اپنے ہاتھوں سے لی تھی یا پھر وہ معتصیم جو ابھی تک فہام جونیجو کی گولی کا نشانہ بن چکا ہو گا!۔۔۔بتاؤ ذرا کون بچائے گا تمہیں؟"شبیر زبیری نے مسکرا کر سوال کیا تھا۔

"کچھ لوگوں کو خوش فہمیوں میں جینے کی بہت بری عادت ہوتی ہے!"اپنے پیچھے سے ابھرتی آواز پر شبیر زبیری کی مسکراہٹ پل بھر میں مدھم ہوئی تھی۔

"بھلا اس آواز کو تو وہ شخص نیند میں بھی پہنچان سکتا تھا!"

"ارحام شاہ"اس کے لب ہلے وہی ارحام شاہ کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔

"مجھے مارنے والا ابھی اس دنیا میں پیدا نہیں ہوا شبیر زبیری۔۔۔تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ ارحام شاہ کو تمہاری کوئی بھی گھٹیا چال اتنی آسانی سے مار سکتی ہے؟"گن کا نشانہ اس کے ماتھے پر لیے وہ مسکرائے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ان کے پیچھے کھڑے معتصیم،ماورااور تقی بھی مسکرائے تھے۔

معتصیم اور ماورا کو صحیح سلامت دیکھ مرینہ اور شبیر دونوں کو پل بھر میں ساری گیم سمجھ آچکی تھی۔

بے شک فہام جونیجو کا قصہ ختم ہو چکا تھا۔

"خبر دار!۔۔۔ خبر دار جو کسی قسم کی کوئی ہوشیاری دکھائی نہیں تو اسے مار دوں گی!" اچانک زویا کو اپنے سامنے کیے اس کی کن پٹی پر پستول رکھے مرینہ چوہان چلائی تھی۔

زویا نے چیخ کے ساتھ خوف کے مارے آنکھیں بند کر لی تھی۔

"اسے مار ڈالوں گی میں۔۔ کوئی ہوشیاری نہیں" وہ ارحام شاہ کے دو آدمیوں کو اپنی جانب آتا دیکھ پسٹل پر گرفت سخت کیے بولی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"دنیا کو الوداع کہہ دو میری جان!۔۔۔کیونکہ اب تمہارا وقت تمام ہوا!" زویا کے کان میں صور پھونکتے جیسے ہی انہوں نے گولی چلانا چاہی تھی اسی پل ایک پرانے بوسیدہ کنٹینر کے پیچھے سے چلتی ایک گولی ان کی کلائی میں لگی تھی۔

ایک چیخ کے ساتھ انہوں نے ہاتھ پیچھے کیا تھا جب زویا ان کی گرفت سے نکلتی بھاگی تھی۔

اس سے پہلے وہ کچھ سمجھ پاتے دو اور گولیاں چلی تھی اور شزا کے قریب موجود وہ دو آدمی ڈھیر ہو گئے تھے۔

"جازل!" شبیر زبیری کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا تھا۔

وہ لب جو تھوڑی دیر پہلے مسکرا رہے تھے وہ اب جامد تھے جبکہ آنکھوں میں صرف غصہ اور نفرت۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"دھوکے باز کسی کو نہیں چھوڑوں گا میں۔۔۔سب سے پہلے بچوں کو ماروں گا!" انہوں نے گن سے بچوں کو نشانہ لینا چاہا

"سر اس میں بچے نہیں ہیں، یہ تو گڈے ہیں" شبیر زبیری کی آنکھیں پھیل گئیں تھی۔

"ہم کیا تمہیں اتنے بے وقوف لگتے ہیں جو اصل میں بچے تمہیں تھما دیتے؟ کیا ہم تمہاری گھٹیا چالوں سے واقف نہیں؟" ارحام شاہ کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔

شزا اور زویا دونوں اس وقت ماورا کے برابر میں کھڑی تھی۔

"تم لوگ ٹھیک ہو؟" ماورا کے پوچھنے پر انہوں نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

جازل قدم اٹھاتا سنان اور وائے۔زی کی جانب بڑھا تھا اور انہیں ہلایا تھا جنہوں نے مسکرا کر آنکھیں کھولی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تو بتاؤ کیسی لگی ہماری گیم شبیر زبیری؟۔۔۔ایک گیم تم نے ہم سے کھیلی اور ایک ہم نے تم سے!۔۔۔اور یہ بات تم بہت اچھے سے جانتے ہو کہ ہم سلطانز گیمز کھیلنے میں کتنے ماہر ہیں۔۔۔ہے نا شزا؟" سنان کھڑا ہوتا مسکرا کر بولا تھا۔

"کوئی شک؟" شزا بھی اب دھیما سا مسکرائی تھی، وہ اب اس شزا سے بالکل مختلف تھی جو کچھ دنوں پہلے تک پاگلوں جیسی حرکتیں کر رہی تھی۔

"تمہیں کیا لگا تھا شبیر زبیری کے تم مجھے استعمال کرو گے اور مجھے پتہ نہیں چلے گا؟۔۔۔بھول گئے کیا یہ سب کچھ میں نے تم سے ہی تو سیکھا ہے!" شزا نے آج اس کا داؤ اسی پر چلا تھا۔

"کیا ہوا؟ زبان کو فالج آ گیا بولا نہیں جا رہا؟" وائے۔زی نے شرارت سے سوال کیا تھا۔

"اوہ یہ؟ یہ تو جوس ہے انار کا پیوں گے؟" ان کی ں ظریں اپنی شرٹ پر لگے لال رنگ پر جمی دیکھ وہ مسکرا کر بولا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

مرینہ چوہان تو خود کو خطرے میں دیکھتی سب کی نظروں سے بچتی بھاگنے کو تیار تھی جب کنٹینر کے پیچھے سے نکلتا کریم گن ان کی جانب کیے انہیں روکا تھا۔

"اتنی بھی کیا جلدی ہے محترمہ اپنا حصہ تو لیتی جائیے!" وہ مسکرایا تھا جبکہ مرینہ چوہان کو اس سے خوف محسوس ہوا تھا۔

"بے وقوفوں میری شکل کیا دیکھ رہے ہو؟ حملہ کرو!" شبیر زبیری غصے سے اپنے آدمیوں پر چلایا تھا جو سب خوف لیے ارحام شاہ کو دیکھ رہے تھے۔

شبیر زبیری اور مرینہ چوہان کے اس وقت رنگ اڑے ہوئے تھے کیونکہ ارحام شاہ کے آدمی چاروں جانب سے گھیراؤ کیے ہوئے تھے۔

"آگے کنواں تو پیچھے کھائی بیچ میں دو گدھوں کی شامت آئی!" شزا مسکرا کر بولی تو ان سب کی مسکراہٹ بھی گہری ہو گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"لڑکی کہاں ہے؟"

وہ ابھی ابھی شبیر زبیری کے ساتھ سارا پلان ڈسکس کر کے آرہا تھا جب اس نے راستے میں اپنے ایک آدمی سے پوچھا تھا جس کو اس نے ماورا پر نگرانی کرنے کے لیے معمور کیا تھا

"کمرے میں ہے" اس نے آنکھ کے اشارے سے کمرے کی جانب اشارہ کیا تھا، فہام جونیجو کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔

سر ہلائے وہ سامنے موجود کمرے کی جانب بڑھا تھا۔

"سر!" آواز پر وہ رکا اور پلٹا تھا۔

"معتصیم آفندی آگیا ہے" فہام جونیجو ایک بار پھر کھل کر مسکرایا تھا۔

"اب آئے گا نا مزہ۔۔۔ سنو لڑکی کو لے آؤ" حکم دیتا وہ دوسرے آدمی کو اشارہ کرتا باہر کو نکلا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

سامنے کھڑا وہ اس بلنڈنگ کو گھور رہا تھا جہاں اس کی بیوی کو بندی بنا کر رکھا گیا تھا۔

"ویلکم ویلکم معتصیم آفندی۔۔۔فائنلی تم آہی گئے!" فہام جونیجو تالیاں بجاتا اس کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔

"میری بیوی کہاں ہے جونیجو؟" معتصیم نے سخت لہجے میں سوال کیا تھا۔

فہام جونیجو نے انگلی کے اشارے سے پیچھے کھڑے آدمی کو اشارہ کیا تھا جو بیہوش ماورا کو باہوں میں جکڑے آگے آیا تھا۔

اس نے ماورا کو دونوں بازؤں سے تھاما ہوا تھا جس کے بال اس کے چہرے کو ڈھکے ہوئے تھے اور سر نیچے کو گرا ہوا تھا۔

"ماورا!" اس کی یہ حالت دیکھ معتصیم نے قدم آگے بڑھائے تھے جب فہام جونیجو نے اسے گن دکھائے وہی روک دیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"آخر تم چاہتے کیا ہو؟۔۔۔کیوں میری بیوی کے پیچھے پڑے ہو؟" وہ چلایا تھا

"تمہاری بیوی نے میرا جو نقصان کیا تھا کیا اسے بھلانا اتنا آسان ہے؟" فہام جونیجو کی بات سن اس نے مٹھیاں بھینچی تھیں۔

"تمہارا نقصان میں پورا کر دوں گا، جتنی قیمت چاہیے بتاؤ مگر اسے چھوڑ دو" وہ ماورا پر نگاہیں جمائے بولا تھا

"او کم آن معتصیم مجھے معلوم ہے تم نقصان بھر دو گے۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے تمہاری بیوی کو اپنے پاس رکھنے کی کیا وہ آٹھ سال پرانی وجہ ہے؟" فہام کی بات سن معتصیم نے لب بھینچے تھے یہ بات تو وہ بھی جانتا تھا کہ وجہ کچھ اور تھی۔

"کیا چاہیے تمہیں؟ اگر تو ارحام شاہ کی جگہ چاہیے تو لے لو کیونکہ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں بس میری بیوی میرے حوالے کر دو!" اس نے دوبارہ ماورا کو دیکھا تھا جو ہوش و حواس سے بیگانہ تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"میں جانتا ہوں معتصیم کہ تمہیں ارحام شاہ کی کرسی سے کوئی لگاؤ نہیں اور میں بھی ارحام شاہ کی بات نہیں کر رہا ہے۔۔۔مجھے کچھ اور چاہیے معتصیم!" فہام جونیجو کی آنکھیں پل بھر میں ساکت ہوئی تھی۔

"کیا چاہیے تمہیں؟" معتصیم نے حیرانگی سے سوال کیا۔۔۔آخر وہ کیا چاہتا تھا؟

"اتنے انجان مت بنو معتصیم، میں جانتا ہوں کہ تمہیں معلوم ہے مجھے کیا چاہیے۔۔۔وہ چپ!۔۔۔وہ چپ میرے حوالے کر دو معتصیم۔۔۔نہیں تو اپنے ماں باپ کی طرح اپنی بیوی کو بھی کھو دوگے"

"میرے پاس نہیں ہے چپ!" معتصیم فوراً بولا۔

"جھوٹ نہیں معتصیم چپ مجھے دے دو ورنہ۔۔۔" اچانک گن نکالے اس نے ماورا کا نشانہ لیا تھا۔

"نہیں!۔۔۔اسے کچھ مت کرنا!۔۔میں، میں دیتا ہوں وہ چپ تمہیں"

All Rights Reserved by Novels lounge

شرٹ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالے اس نے ایک چھوٹا نیل کٹر نکالا تھا جس کے درمیان میں چپ کو اچھے سے فکس کیا گیا تھا۔

وہ چپ نکالے اس نے فہام جونیجو کے سامنے لہرائی تھی۔۔۔ فہام جونیجو مسکرایا تھا۔

"لاؤ چپ دو"

"نہیں پہلے میری بیوی" معتصیم انکاری ہوا۔

"تم اس وقت کسی بھی قسم کی ڈیمانڈ کی پوزیشن میں نہیں ہو معتصیم مجھے میری چپ دو نہیں تو۔۔۔" گن لوڈ کیے اس نے ایک بار پھر سے ماورا کا نشانہ لیا تھا۔

"دیتا ہوں۔۔۔ دیتا ہوں" آگے بڑھ کر اس نے چپ فہام جونیجو کے آدمی کے حوالے کی تھی اور نظریں ماورا پر ہی تھی۔

"چھوڑ دو اس کی بیوی کو" اس کے اشارے پر اس آدمی نے بیہوش ماورا کو زور سے زمین پر دھکا دیا تھا

All Rights Reserved by Novels lounge

معتصیم بھاگتا ہوا اس کے پاس پہنچا اور اسے باہوں میں بھرا تھا۔

"سوئیٹ ری-یونین!" ان پر طنز کرتا وہ اپنے ساتھیوں کو اشارہ کرتے وہاں سے مڑا تھا جب اچانک اس کے قدم رکے۔

"یو نو واٹ معتصیم تم نے مجھے یہ چپ دے کر مجھے ایک نئ زندگی دی بدلے میں میں بھی تمہیں کچھ دینا چاہتا ہوں۔۔۔اور جانتے ہو وہ کیا ہے؟ موت!" مسکرائے اس نے گن سے معتصیم کے سر کا نشانہ لیا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

"آپ یہاں بیٹھے کیا کر رہے ہیں جائیے اور بچائے انہیں!" اسپیکر کے ذریعے ان کی تمام باتیں سنتی ماورا اپنے ساتھ بیٹھے ارحام شاہ سے بولی تھی۔

"ہمم" ہنکارہ بھرے انہوں نے کریم کو اشارہ کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"دنیا کو الوداع کہنے کا وقت آ گیا ہے معتصیم!" ایک بار پھر سے فہام جونیجو کی آواز ابھری تھی ماورا کے رونگٹے کھڑے ہوئے تھے۔

"اتنی بھی کیا جلدی ہے فہام جونیجو؟" اس سے پہلے وہ گولی چلا پاتا ارحام شاہ نے اس کے ہاتھ کا نشانہ لیا تھا۔

گن دور جا گری تھی جبکہ اپنے زخمی ہاتھ کو تھامے فہام جونیجو پھٹی آنکھوں سے ارحام شاہ کو دیکھ رہا تھا۔

"کسی کو زور کا جھٹکا کافی زوروں سے لگا ہے!" کریم ہنس کر بولا تھا۔

"تم!۔۔۔ تم زندہ ہو؟" فہام جونیجو کو جیسے اپنی آنکھوں اور لفظوں پر یقین نہ آیا تھا۔

"کوئی شک؟"

"یہ؟۔۔۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟" فہام جونیجو کی زبان لڑکھڑائی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"بالکل ویسے ہی جیسے یہ ہو گیا!" اب کی بار آواز پیچھے سے آئی تھی جہاں سامنے ہی ماورا گن پکڑے اس کا نشانہ لیے کھڑی تھی۔

"تم؟ تو پھر یہ؟" اس نے معتصیم کی جانب دیکھا تو اب کھڑا ہوتا کپڑے جھاڑ رہا تھا جب اس کے ساتھ کھڑا وجود اپنے بالوں سے وگ اتارے مسکرایا تھا۔

"کیسے؟" فہام جونیجو کو سمجھ نہیں آئی۔

معتصیم فہام جونیجو کے پہلے حملے سے ہی جان چکا تھا کہ اس کے دماغ میں کچھ اور ہی چل رہا ہے۔۔۔ ایسے میں جب جازل نے انہیں شبیر زبیری اور فہام جونیجو کی آپسی ملاقات کا بتایا تو معتصیم پہلے سے ہی چوکنا ہو چکا تھا۔

بہت جلد اس کے ایک جاسوس نے اسے فہام جونیجو کے پلان سے آگاہ کیا تھا اور یہ بھی کہ وہ یہ سب کسی چِپ کے لیے کر رہا ہے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"چِپ؟ کونسا چِپ ہو سکتا ہے؟" وہ انہی سوچو میں گم تھا جب اس کا دماغ اچانک کام کیا تھا۔

کچھ دن پہلے ہی وہ اپنے باپ کے ایک خاص آدمی سے ملا تھا جو آٹھ سال پہلے آفندی صاحب کے ساتھ ہوتا تھا۔۔۔اسی آدمی نے معتصیم کو وہ چِپ دی تھی اور دو دن بعد ہی اس کی ایک حادثے میں موت ہو گئی تھی۔

تب معتصیم اتنا الجھا ہوا تھا کہ اسے کچھ سمجھ نہیں آئی مگر اب دماغ کام کر رہا تھا۔

بہت کچھ ایسا تھا جو اس کی نظروں کے سامنے تھا مگر وہ اس سے انجان رہا۔۔۔اس چِپ نے وہ تمام راز کھول دیے تھے۔

مان کی شادی پر آنے کا مقصد بھی باقی سب کو اس چِپ کے متعلق آگاہ کرنا تھا۔

جس دن زویا اور شزا کو اغواہ کیا گیا تھا اس سے ایک رات پہلے ہی ماورا خفیہ طریقے سے کریم کے ساتھ معتصیم کے پاس آچکی تھی جبکہ پیچھے رہ گیا تھا تقی جس کا قد کاٹھ اور

All Rights Reserved by Novels lounge

شکل ماورا سے اس حد تک ملتی تھی کہ اگر اس پر تھوڑی سی بھی محنت کی جاتی تو وہ ماورا ہی لگتا باقی رہی سہی کسر اس کے ٹیلنٹ نے پوری کر دی تھی۔

تقی مختلف آوازیں نکالنے میں ماہر تھا وہ با آسانی لڑکیوں کی آواز میں بول سکتا تھا اور یہی اس کے ٹیلنٹ کو استعمال کیا گیا تھا۔

ویسے بھی ماورا کو گھر کی لائٹس آف کر کے اغواہ کیا گیا تھا اسے لیے اندھیرے میں بھی وہ لوگ بامشکل ہی فرق کر پائے تھے۔

فہام جونیجو کا دماغ تو اس قدر پلاننگ پر گھومنے لگ گیا تھا۔

وہ لوگ انہیں ڈبل کراس کر گئے تھے۔

"شٹ!" اسے اس وقت شبیر زبیری پر سخت تاؤ آرہا تھا۔

"جو تحفہ تم میرے شوہر کو دینے والے تھے وہ اب میں تمہیں دیتی ہوں فہام جونیجو" ماورا اونچی آواز میں بولی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"حملہ کرو ان پر!" وہ اپنے ساتھیوں سے بولا جن میں سے کسی نے بھی قدم آگے نہیں بڑھائے تھے۔

"کوئی فائدہ نہیں فہام تم ہار چکے ہو!" معتصیم نے سر نفی میں ہلایا تھا۔

"نہیں اتنی جلدی نہیں" فہام نے غصے سے سر نفی میں جھٹکا تھا۔

"سے گڈ بائے جونیجو" ساتھ ہی فضا میں گولی چلنے کی آواز گونجی تھی جو سیدھی اس کی پیٹھ پر جا لگی تھی بالکل وہی جہاں ماورا کو لگی تھی۔

وہ تکلیف سے زمین پر گرا تھا جب معتصیم اس کے سر پہنچتا اس کے چہرے کو کئی مکوں سے لہولہان کر گیا تھا۔

آج وہ ان سب تکلیفوں کا مداوا کرنے والا تھا جو اس نے فہام جونیجو کی وجہ سے اٹھائی تھی۔

"جہنم میں جاؤ" گن اس کے منہ میں ڈالے معتصیم نے ٹریگر دبایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

فہام جونیجو کا بے جان جسم ایک جانب کو ڈھلک گیا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

"کھیل ابھی ختم نہیں ہوا سلطانز۔۔۔ اگر تم لوگوں میں سے کسی نے ہوشیاری دکھائی تو یہ دیکھ رہے ہو ایک بٹن کی مار ہے تمہاری بیوی سنان!۔۔۔" شبیری زبیری نے ہنستے ہوئے اس کے سنان کی نظروں کے سامنے ایک چھوٹا سا ریموٹ لہرایا تھا جس کے ذریعے وہ اپنے آدمی کو سگنل دے سکتے تھے جو ان کے گھر کے باہر ہی کھڑا حملے کے لیے تیار تھا۔

"اچھاااا؟ ایسا کیا؟ چلو ٹھیک مار دو!" اس نے مزے سے کندھے اچکائے تھے۔

شبیر زبیری کو شدت سے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا۔

"تمہیں مجھے یہاں بھی دھوکا دیا جازل!" انہوں نے غصے سے جازل کو گھورا جب زچ کر دینے والی مسکراہٹ مسکرایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

زور سے انہوں نے ریموٹ زمین پر دے مارا تھا مگر ایک بار پھر ان کی آنکھیں پھیلی تھی۔

وہ جو اسے نکلی سمجھ رہے تھے وہ اصلی ریموٹ ہی نکلا تھا یعنی کے انہیں ایک بار پھر بیوقوف بنایا گیا تھا۔

"میرے خیال سے اب ہمیں کھیل کا دی اینڈ کر دینا چاہیے!" ارحام شاہ کی بات پر انہوں نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

موت کو اتنے قریب اور اتنے سامنے دیکھ ان دونوں کے ہاتھ پیر پھولے تھے مگر انہیں کوئی بھی دوسرا موقع دیے بنا ان پر گولیاں برسانی شروع کر دی گئی تھی۔

شزا جازل اور وائے۔زی کی گولیوں کا نشانہ شبیر زبیری جبکہ مرینہ چوہان کریم اور سنان کی گولیوں کا نشانہ بنی تھی۔

زویا خوف سے ماورا اسے لپٹ گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"خس کم جہاں پاک!۔۔۔چلے تھے مجھے مارنے" ارحام شاہ ان کے بے جان وجود زمین پر گرتے دیکھ ہنس کر بولتے مڑا ہی تھا کہ معتصیم کی گن سے نکلتی گولی اس کے سر پر جالگی تھی۔

وہ شخص جو ایک سیکنڈ پہلے ہنس رہا تھا وہ بھی اب ایک بے جان وجود بن گیا تھا۔

"سوری شنزا مگر یہ شخص ڈیزروو کرتا تھا!" وہ سپاٹ لہجے میں بولا تھا

"مجھے فرق نہیں پڑتا!" شنزا نے کندھے اچکائے تھے۔

اس کے وجود کو دیکھ معتصیم کی آنکھوں میں غصے کے ساتھ ساتھ نمی بھی اتر آئی تھی۔

کچھ دیر پہلے:

All Rights Reserved by Novels lounge

"تمہیں ایک راز کی بات بتاؤں معتصیم؟۔۔۔سوچا مرنے سے پہلے ایک نیک کام کرتا جاؤں۔۔۔تمہارے ماں باپ کا قاتل میں اکیلا نہیں!۔۔۔ارحام شاہ میرے ساتھ تھا!" وہ ہنسا تھا

"اب ایک راز تمہیں میں بتاؤں؟مجھے معلوم ہے۔۔۔اور تم جہنم میں جاؤ" اسے کے بے جان وجود کو پرے دھکیلتا وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

اسے ارحام شاہ پر شک تو بہت پہلے ہی ہو گیا تھا مگر یقین تب ہوا جب اس نے چپ میں موجود انفارمیشن دیکھی تھی۔

اس وقت معتصیم نے ہوشیاری سے صرف فہام جونیجو کے خلاف ثبوت ایک دوسری چپ میں منتقل کیے ارحام شاہ کو دکھائیں تھے۔

ارحام شاہ ایک واقعی شاطر کھلاڑی تھا، آٹھ سال پہلے وہ فہام جونیجو نامی ایک چھوٹے موٹے غنڈے کے ذریعے اپنے کام کرواتا تھا جب آفندی صاحب کو ان پر شک ہوا تھا اور وہ ثبوت اکٹھے کرنے میں جت گئے تھے۔۔۔ڈیپارٹمنٹ میں سے ہی ارحام

All Rights Reserved by Novels lounge

شاہ کے کسی بندے نے مخبری کی تھی جس کی وجہ سے انہیں دھمکی بھری کالز موصول ہوتی تھی۔

جب ارحام شاہ نے انہیں پیچھے ہٹتے نا دیکھا تو ان کا ارادہ ان کے بیٹے کو نشانہ بنانے کا تھا مگر معتصیم پر جب ہراسمنٹ کا الزام لگا تو اس سچوئیشن کو انہوں نے بہت اچھے سے استعمال کیا تھا۔

معتصیم کے ماں باپ کو مار کر وہ اسے اپنے گھر میں جگہ دیکر اس کے لیے ایک فرشتہ بن گئے تھے۔۔۔

ماں باپ کو قتل کر دیا مگر چپ انہیں تب بھی نہ ملی تھی۔ ملا تو ایک ٹوٹا بکھرا وجود جنہیں انہوں نے اپنے مقاصد کے لیے خوب استعمال کیا تھا۔

"واؤ!" تقی پہلی بار بولا اور بس اتنا ہی بولا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

وہاں موجود آدمیوں کو آرڈر دیے سنان نے بوڈیز کو اٹھوانے کو کہا تھا۔۔۔ ارحام شاہ کے وجود کو دیکھ اس نے افسوس سے سر نفی میں ہلایا تھا۔

"چلے؟" اس نے کریم کا کندھا ہلایا جو مرینہ چوہان کو دیکھ رہا تھا

"ہوں!" سر ہلائے وہ مڑا تھا۔

"گھر چلے بھائی؟۔۔۔ انہیں آپ کی ضرورت ہے وہ آج بھی آپ کو یاد کر کے روتی ہے!" وائے۔زی کے سامنے کھڑے ہوئے جازل بولا تھا۔

"میں جانتا ہوں جازل مگر کوئی اور بھی ہے جسے اس وقت میری زیادہ ضرورت ہے" اس نے شزا کو دیکھا تھا۔

"وہ آپ کے لیے نہیں ہے بھائی، آپ جانتے ہے!" جازل کو افسوس ہوا تھا۔

"جانتا ہوں، مگر محبت کا مطلب ہمیشہ پالینا تھوڑی نہ ہوتا ہے!۔۔ کھو دینے کے احساس کو بھی محبت ہی کہتے ہے!" مسکرائے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"شبیر زبیری کی باڈی لندن لے جانی ہے یا نہیں اب یہ تم پر ہے! میں چلتا ہوں۔۔۔ انہیں بتا دینا ان کا یمر بہت جلد ہی ان سے ملنے آئے گا!" وہ مسکرایا تھا۔

"بھائی!۔۔۔ جلدی آیئے گا!" اس کے گلے جازل کی آواز بھاری ہوئی تھی۔

وائے۔زی نے مسکرا کر اس کا سر تھپتھپایا تھا۔

شبیر زبیری نے اپنے ہی بھائی کی ایکسیڈینٹ میں جان لے لی تھی کیونکہ وہ شبیر زبیری کے خلاف تھے اور دھمکی دی تھی کہ اگر شبیر زبیری بعض نہ آئے تو وہ ان کے خلاف کوئی ایکشن لے گے مگر شبیر زبیری نے اپنے ہی بھائی کو مارنے میں عافیت جانی تھی۔

اسے لیے انہوں نے اپنے بھائی منیب اور یمر کا ایکسیڈینٹ پلان کیا تھا۔

اس رات منیب اور یمر کے ساتھ ساتھ یمر کا ایک دوست بھی ان کے ساتھ ہی واپس آ رہا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

اس کے کوئی رشتے دار نہیں تھے اور ماں باپ کو مرے کچھ عرصہ ہی ہوا تھا جب منیب زبیری نے اس کی ذمہ داری اٹھالی تھی۔

وہ وائے۔زی کا جمپر پہنے آگے والی سیٹ پر بیٹھا تھا جبکہ وائے۔زی پچھلی سیٹ پر موجود تھا۔

جب ایکسیڈینٹ ہوا تو یمر قریبی گاؤں سے مدد مانگنے کو بھاگا تھا مگر اس کے پیچھے ہی آگ کا ایک بھڑکتا شعلہ پوری گاڑی کو جلا کر راکھ کر گیا تھا

یمر تو گاؤں پہنچتا ہی بیہوش ہو گیا تھا اس کی خود کی حالت کافی خراب تھی۔۔۔ان لوگوں نے یمر کو ہر دیسی طریقے سے ٹھیک کرنے کی کوشش کی تھی۔

ایک ہفتے بعد یمر کی آنکھ کھلی تھی، مگر اس وقت اس کا دماغ بالکل خالی تھی۔۔۔

اسے شورٹ ٹرم میمری لاس ہوا تھا۔

وہ ان گاؤں کے لوگوں میں ہی رچ بس گیا تھا جب ارحام شاہ اس تک جا پہنچے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

سنان اور معتصیم کی طرح وائے۔زی بھی ان کے لیے ایک پتلا بن گیا تھا۔

آہستہ آہستہ اس نے اپنی میموری بھی ریکور کرلی تھی۔پہلے پہل تو اسے ارحام شاہ پر یقین نہ آیا مگر بہت جلد اس نے اس بات کو تسلیم کرلیا کہ اس کے باپ کا قاتل اس کے باپ کا اپنا سگا بھائی تھا۔

حماد کے نکاح پر بھی جانے کی وجہ صرف شزا نہیں بلکہ اس کا بھائی اوراس کی ماں تھے جو اسے پہچان نہ سکے۔

شزا کی سچائی بھی وہ بہت پہلے جان چکا تھا مگر چپ رہا۔

پھر جب حماد پر حملہ ہوا تب اس نے جازل سے کانٹیکٹ کیا تھا، جازل کو اس پر شک ہی تھا مگر ڈی۔این۔اے جازل کو غلط ثابت کر دیا۔

جازل کو شبیر زبیری کے حوالے سے کسی بات پر کوئی یقین نہیں آیا تھا، اس کے نزدیک یمر کی اچھی خاصی برین واشنگ کی گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

مگر حماد کے مر جانے کے بعد بہت سے سچ ان دونوں بھائیوں کے سامنے کھل کر آئیں تھے۔۔۔ جنہوں نے ان دونوں ایک جٹ کر دیا تھا۔

لاؤنج میں بیٹھے وہ سب آپس میں خوش گپیوں میں مصروف تھے جب زویا ایکسکیوز کرتی سنان کے پیچھے گئی تھی۔

"بھائی!" اس کی پکار پر سنان پلٹا

"ہمم؟"

"بھائی وہ مرینہ نے بتایا تھا کہ جیک۔۔۔ میرا مطلب وہ ایکسیڈینٹ۔۔۔" زویا کو قید میں مرینہ بتا چکی تھی جیک کے بارے میں اور یہ بھی کہ وہ بدلا لیکر رہے گی۔

"جیک اب نہیں رہا زویا!۔۔۔ اب تمہیں کسی سے بھی ڈرنے کی ضرورت نہیں میری جان!۔۔۔ جو انہوں نے کہاں وہ سچ تھا!" وہ بولا تو زویا مسکرا دی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"جی بھائی" مسکراتی وہ ایک بار پھر سب میں آ بیٹھی تھی۔

مشعل اور عبداللہ تو شزا سے چمٹے ہوئے تھے جیسے وہ اب اسے کہی نہیں جانے دے گے۔۔۔ان دونوں کی آنکھیں بھی ہلکی ہلکی لال تھی یقیناً وہ اپنی ماں کو یاد کرتے بہت روئے تھے۔

"ویسے ماننا پڑے گے تقی۔۔۔لڑکی تم کافی ہاٹ ہو!" وائے۔زی نے شرارت سے اس کی وگ ہوا میں لہرائی تھی جس پر سب ہنس دیے تھے۔

"بھائی نا کرے!" وہ شرمندہ سا بولا اور معتصیم کو گھورا جو ماورا کو بازو کے حلقے میں لیے کندھے اچکا گیا تھا۔

"ویسے زی بھائی آج تو اپنے نام کا مطلب بتا دے!" زویا کی بات پر اس نے زبان چڑائی تھی۔

"بتا دو وائے۔زی" درخواست شزا نے کی تھی

All Rights Reserved by Novels lounge

محبت کچھ مانگے اور محبوب دے نہ۔۔۔ناممکن!

"یمر۔۔۔یمر زبیری" وہ مسکرا کر بولا تھا۔

"شبیر زبیری کے؟" زویا نے آنکھیں پھیلائے سوال کیا

"شبیر زبیری کا بھتیجا یمر زبیری" اس نے بات مکمل کی۔

لاؤنج میں ایک پل کو سناٹا چھایا تھا جسے مشعل نے توڑا جو اب وائے۔زی کے پاس جانے کو مچل رہی تھی جس کی آنکھیں خوف سے پھیلی تھی۔

ایک بار پھر سب کے قہقہے گونجے تھے۔

"سو اب؟" کریم اور سنان دونوں اس وقت گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اب سے کیا مراد؟۔۔۔دو سال دے رہا ہوں تمہاری بہن کو دو ماہ بعد نکاح چاہیے اور دو سال بعد رخصتی۔۔۔اس سے زیادہ نہیں کر سکتا کچھ بھی اب میں"

"وہ تم سے خوف کھاتی ہے ڈرتی ہے!"سنان نے جیسے یاد دلایا۔

"جس سے ڈرتی تھی وہ جیک تھا جو نہیں رہا میں کریم ہوں جو زندہ ہے اس سے محبت بھی کرے گی اور زندگی بھی گزارے گی!"کریم کی بات پر مسکراتے ہوئے سنان نے سر نفی میں ہلایا تھا۔

آج سے ایک سال پہلے وہ صرف پری کو ہی وہاں سے نکالنے نہیں گیا تھا مقصد زویا کو بھی بچانا تھا جس میں جیک عرف کریم نے اس کا بھرپور ساتھ دیا تھا۔

جیک نے جب زویا کے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کی تھی اس کے دوسرے کی دن وہ اپنی اس حرکت پر بہت نادم تھا۔۔۔وہ واقعی میں زویا کو حقیقت میں پسند کرتا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

اس کا ارادہ مرینہ چوہان سے بات کرنے کا تھا مگر ان کے روم سے آتی آوازیں سن اس کے کان سائیں سائیں کرنے لگ گئے تھے۔

اس کی ماں اس حد تک گر سکتی ہے اس نے سوچا نہیں تھا، پھر اسی دن وہ پاکستان چلا آیا تھا۔

بہت مشکلوں سے وہ سنان سے ملا تھا، پہلے پہل تو سنان نے اس پر زرا بھروسہ نہیں کیا تھا اسے وہ شخص فراڈ لگا تھا مگر جب اس زویا کی تصویر دکھائی تو سنان کچھ حد تک مان گیا تھا، اس کے علاوہ وہ میری سے کہہ کر زویا کے ناخن بھی لے آیا تھا تا کہ ڈی۔ این۔ اے کروایا جا سکے۔

دو سال لگے تھے اسے سنان کا اعتبار جیتنے میں اور زویا کو وہاں سے نکالنے کی پلاننگ کرنے میں۔

آخر دو سال بعد وہ لوگ کامیاب ہو ہی گئے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

اور پھر وہ جو دو سال اس سے دور رہا تھا مزید دوری برداشت نہ کرتے ہوئے کریم بن کر یہی آبسا تھا۔

جیک کی جگہ موجود انسان بھی ان کا ہی ایک دشمن تھا جنہیں انہوں نے استعمال کیا تھا۔

زویا کی سالگرہ والے دن اس کے کمرے میں آنے والا بھی جیک ہی تھا جو کھڑکی کی مدد سے اس کے کمرے سے غائب ہوتا اپنے کمرے میں آگیا تھا۔

مگر جیک اب کہی نا تھا، جیک ختم ہو چکا تھا جو تھا وہ صرف کریم تھا۔

"اور ویلیم؟" سنان نے اس کے باپ کے بارے میں سوال کیا۔

"پولیس!" اس نے کندھے اچکائے۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

All Rights Reserved by Novels lounge

دوماہ بعد:

پورے گھر میں آج ہلچل مچی ہوئی تھی زویا کا نکاح جو ہوا تھا۔۔۔ ہر جانب افراتفری کا عالم تھا۔

نکاح ہو چکا تھا اور اب لوگ رخصت ہو رہے تھے جلد ہی صرف گھر کے افراد رہ گئے تھے۔

ایک بار پھر لاؤنج میں محفل سج گئی تھی۔

ایک جانب معتصیم ماورا کو آرام کی تلقین کر رہا تھا جو امید سے تھی جو دوسری جانب سنان کچن میں صبغہ کے ساتھ چائے بنوا رہا تھا، وہی تیسری جانب زویا اور کریم ایک ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور کریم زویا کے کان میں نجانے کیا کیا بول رہا تھا جس پر وہ مسکرا رہی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

شزا نے ایک پھیکی مسکراہٹ لیے ان سب کو دیکھا تھا، دل میں آج پھر ایک درد سا جاگا تھا۔

کاش آج وہ یہاں ہوتا۔۔۔دنیا کے سامنے وہ بالکل ٹھیک تھی مگر نجانے کتنی ہی راتیں اس نے رو رو کر گزاری تھی۔۔۔کتنی ہی راتیں اس کی تکلیف میں گزری تھی۔

"شزا!" اپنے نام کی پکار پر وہ مسکرائی، اب تو عادت ہو گئی تھی اسے سننے کی۔

"شزا!" اب کی بار وہ چونکی تھی، آواز کی سمت نگاہیں اٹھائے اس نے دروازے کی جانب دیکھا تھا جہاں ایک کمزور، لاغر، صدیوں کا بیمار اور تھکا وجود کھڑا تھا۔

"حماد" شزا کے منہ سے یہ نام سن باقی سب کی بھی آنکھیں بے یقینی سے پھیلی تھی۔

ان سب نے حماد کی تصویر دیکھی تھی وہ ایسا تو نہیں تھا۔

"تم نے مجھے پہچان لیا!" جازل کے سہارے کھڑا وہ وجود مسکرایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"حماد!"اس کی آنکھیں نم ہوئی تھی، قدم اٹھاتی وہ اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی اور ہاتھ لگائے اس کے چہرے کو چھوا تھا جیسے اس کے ہونے کا یقین کر رہی ہو!

اور ہاں وہ سچ تھا، خواب نہیں تھا وہ۔۔وہ حقیقت تھی۔

"تم، تم میرے حماد ہو نا!۔۔۔تم سچ میں ہو نا!۔۔۔دیکھو سب حماد، میرا، میرا حماد!۔۔۔حماد!"اس کے شانے پر سر ٹکائے وہ اونچا رونا شروع ہو گئی تھی۔

باقی سب کی آنکھیں بھی نم ہوئی تھی۔

"دیکھو سب میرا حماد!"بار بار اس کے سینے کو چومتی وہ بولی تھی۔

اس کا یہ دیوانہ پن دیکھ حماد کی آنکھوں سے بھی آنسوؤں نکل آئے تھے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ہمیں بتانا پسند کرو گے اب سچ؟" سنان نے جازل اور وائے۔زی کی کلاس لگائی تھی جبکہ صبغہ کی گود میں موجود مشعل غور سے اس شخص کو دیکھ رہی تھی جس کے شانے پر اس کی ماں نے سر رکھا ہوا تھا۔

حماد کو جب گولیاں لگی تو اسے ہسپتال لیجانے والا جازل تھا۔۔۔حماد بچ تو گیا تھا مگر وہ کوما میں جا چکا تھا۔

جازل ارحام شاہ جبکہ وائے۔زی شبیر زبیری پر الزام لگا رہا تھا اسی لیے دونوں بھائیوں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ جب تک حماد ٹھیک نہیں ہو جاتا اس کی جھوٹی موت کی خبر پھیلا دی جائے۔

وائے۔زی حماد کو اسی گاؤں چھوڑ آیا تھا جہاں کے لوگوں نے اس کا علاج کیا تھا

وہاں ڈاکٹرز کی ایک بیسٹ ٹیم ہر وقت اس کے علاج کے لیے موجود تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

حماد کو کوئی ماہ بعد ہوش آیا تھا اور اس نے ریکوری میں بھی ٹائم لیا تھا مگر اس تمام عرصے میں وہ اسے نہیں بھولا تھا، وہ اپنی شنزا کو نہیں بھولا تھا۔

تب وائے۔زی نے اس کی اور اپنی محبت کا موازنہ کیا تھا اور حماد کا پلڑہ بے شک بھاری تھا۔

"ڈاکٹرز کے مطابق حماد اب ٹریول کر سکتا تھا تو میں نے یہی ٹھیک سمجھا!" جازل کی بات سمجھتے سب نے ان دونوں کی جانب دیکھا تھا

آج کتنے ماہ بعد شنزا کے چہرے پر کچھ ایسا تھا جو پہلے کبھی نہ تھا۔۔۔وہ تھی محبت۔۔۔ محبت جھلک رہی تھی اس کے چہرے سے

"تو اس لیے تو نے نکاح سے انکار کیا تھا!" وائے۔زی کے کان میں بولا تھا معتصیم جس پر اس نے معتصیم کو گھورا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ایک دم ہی مشعل کا باجا بجنا شروع ہوا تھا جو مچل کر وائے۔زی کے پاس جانے کو بیتاب تھی۔

"ہماری بیٹی؟"حماد کے لہجے میں موجود حسرت کو سب نے محسوس کیا تھا جب وائے۔زی مشعل کو تھامے حماد کی گود میں ڈال چکا تھا۔

کانپتے ہاتھوں سے حماد نے اسے اپنے سینے میں بھینچا تھا اور خوب پیار لٹایا تھا۔

مشعل رونا بھول اس انسان کو دیکھا رہی تھی جس کی آنکھوں سے اشک رواں تھا۔

اچانک ہی وہ قلقاریاں مارتی ہنس دی تھی جس پر حماد بھی دھیما سا ہنسا، شائد اسے اس شخص کا رونا پسند نہیں آیا تھا اور اب اسے ہنسانے کے چکر میں تھی۔

"میری بیٹی میری جان!"وہ ایک بار پھر اسے سینے میں بھینچ چکا تھا۔

یہ سب دیکھ عبداللہ صاحب بھی مچل کر ماں کے پاس جانے کو تیار تھے اور شزا کی گود میں آتے ہی اس نے دم لیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

اب اپنی معصوم آنکھیں بڑی کیے وہ حماد کی جانب دیکھ رہا تھا، مطلب کے مجھے بھی ویسے ہی پیار دو

حماد اس کی آنکھوں کا مفہوم پڑھتا ہنسا تھا اور ہلکے سے سر جھکا کر اس کے ماتھے پر لب رکھے تھے جس پر کھل کر مسکرایا تھا۔

اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا کم از کم اس نے اپنی بہن سے ٹکر تو لے لی تھی۔

کرسی پر بیٹھی وہ باہر کے نظاروں پر ایک نگاہ ڈالے ایک بار پھر سے ایلبم کی جانب متوجہ ہوگئی تھی۔

کتنے برس بیت گئے تھے مگر بیٹے اور شوہر کا غم تھا کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ کتنی دعا کی تھی نا کہ آج بھی وہ دونوں کہی سے نکل آئے۔

حلیمہ زبیری کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہوئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ماما!" ان کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھے اس نے ہاتھ بڑھائے ان کے آنسوؤں صاف کیے تھے

حلیمہ زبیری نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔

"یمر؟" انہیں جیسے یقین نہ آیا۔

"جی ماما آپ کا یمر! آپ کا وائے۔زی!" ان کے ہاتھ کو چومے اس نے اقرار کیا تھا۔

"میرا، میرا ایمر؟۔۔۔جازل میرا ایمر!" انہوں نے پاس کھڑے جازل کو بتایا جس نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا تھا

"اتنی دیر کیوں لگادی؟" وہ اس کے شانے پر سر رکھے رو دی تھی۔

"بس ماما تھا کوئی اور جس آپ سے زیادہ میری ضرورت تھی" وہ نم آنکھوں سے بولا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اب، اب کہی نہیں جانے دوں گی!۔۔۔ کہی بھی نہیں یہی رہو گے میرے پاس، ہمیشہ ہمیشہ کے لیے" انہوں نے زور سے اسے سینے میں بھینچا تھا۔

"ہمیشہ آپ کے پاس رہوں گا میں!" اس نے وعدہ کیا۔

کچھ محبتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جو خالص ہوتے ہوئے بھی ادھوری رہ جاتی ہیں۔۔۔ ضروری نہیں ہر سچی محبت کا اختتام نکاح ہی ہو؟۔۔۔ بہت سی محبت کا انجام قربانی ہی ہوتا ہے۔

اور محبت تو نام ہی قربانی کا ہے۔

وائے۔زی کی محبت بھی ایسی ہی تھی۔۔۔ جو خالص تو تھی مگر وہ اسے پا نہ سکا تھا۔۔۔ بلکہ اس نے قربان کر دیا تھا، خود کو، اپنی محبت اپنے محبوب پر۔۔۔ اس کی خوشی پر۔۔۔ اس کی خواہشات پر۔

All Rights Reserved by Novels lounge

وہ آج خوش تھی اس کے ساتھ جس سے وہ محبت کرتی تھی تو وہ کیوں ناخوش ہوتا وہ بھی تو اس کی خوشی سے خوش تھا!

ویسے بھی وہ حماد اور بچوں کے ساتھ مسز زبیری کے پاس شفٹ ہو گئی تھی جو حماد کو زندہ دیکھ حیران تھی، مگر بیٹے کو زندہ دیکھ کر جو خوشی ہوئی تھی وہ ان سب دکھوں پر حاوی تھی جو انہیں سچ سن کر ملے تھے۔

سنان اور صبغہ بھی اپنی زندگی میں پر سکون تھے۔۔۔زویا اب کمپیوٹر کلاسز لے رہی تھی ساتھ ہی ساتھ وہ بزنس کی کلاسز بھی اٹینڈ کر رہی تھی۔

کریم اپنا تمام لیگل بزنس لندن سے پاکستان شفٹ کر واچکا تھا۔

وہ سب اپنی زندگیوں میں مطمئن تھے اور جہاں تک بات رہی ارحام شاہ کی کرسی کی تو وہ کس کے پاس تھی کسی کو کوئی سروکار نہ تھا!

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

All Rights Reserved by Novels lounge

"ماورا کتنی بار کہاں ہے آرام سے چلا کرو سمجھتی کیوں نہیں ہو؟" معتصیم نے اسے ڈانٹا تھا جو ابھی بے احتیاطی کی وجہ سی گرتے گرتے بچی تھی۔

"ابھی اگر کوئی نقصان ہو جاتا تم دونوں کو تو؟" معتصیم کی بات پر اس نے منہ پھیلایا تھا جب کے معتصیم اسے سہارا دیے صوفے کی جانب لایا تھا۔

"نہیں ہوتا مجھے کچھ۔۔۔اور ویسے بھی مجھے کچھ ہونے دو گے تم؟" اس نے سوال کیا جبکہ معتصیم نے اب اس کے پیروں سے ہیلز نکالی تھی۔

"بالکل نہیں میرے ہوتے ہوئے تمہیں کبھی کچھ نہیں ہو گا!" اس کا ہاتھ تھامے معتصیم نے وعدہ کیا تھا۔

"میں بھی تو وہی کہہ رہی ہوں کہ کچھ نہیں ہو گا مجھے۔۔۔ویسے بھی تم ساتھ ہو جب اپنے تو کیسا غم؟" اس نے دونوں بھنویں اچکائی تھی۔

"سدھر جاؤ تم!" اس کے ماتھے پر انگلی مارتے وہ بولا تھا جبکہ ماورا ہنس دی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

تم ساتھ ہو جب اپنے دنیا کو دکھا دے گے

ہم موت کو جی لے گے، انداز سکھا دے گے

مانا کہ اندھیروں کے گھرے ہیں بہت سائے

پر غم ہے یہاں کس کو؟ آتی ہے تو رات آئے

ہم رات کے سینے میں ایک شمع جلا دے گے

تم ساتھ ہو جب اپنے دنیا کو دکھا دے گے

ہم موت کو جی لے گے، انداز سکھا دے گے

اختتام!

____

All Rights Reserved by Novels lounge